

# قتلانی خان



PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY  
[www.pdfbooksfree.pk](http://www.pdfbooksfree.pk)

اسلم راہی ایم اے

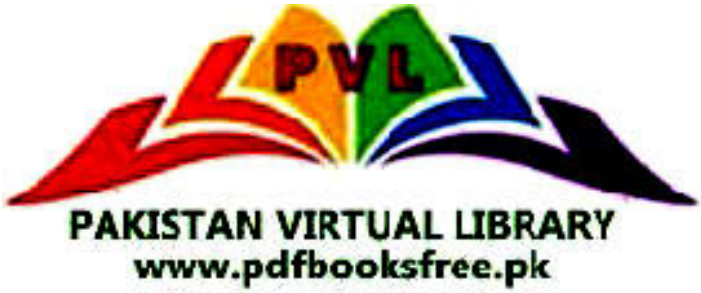
PDFBOOKSFREE.PK

# قبیلہ امی خاں

اسلم راہی ایم۔ اے



مقبول اکیڈمی  
مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ



قبلائی خان

2002ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اہتمام

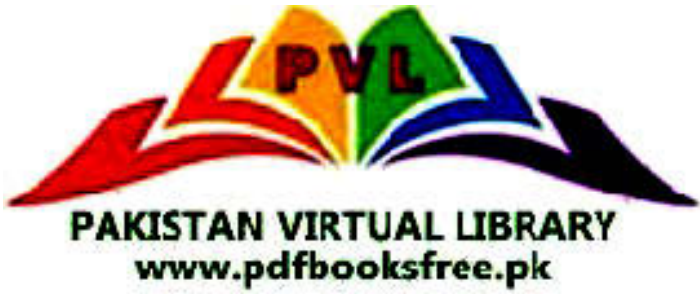
ملک مقبول احمد

مقبول ایڈری

۱۹۹ سٹریٹ لاڈ، جواک زائمی لائٹ

قیمت: 325/- روپے

مطبع: نیشنل پبلسیشن ہاؤس، لاہور



ایل خانی سلطنت کا سربراہ اور ہلاکو خان کا بیٹا ابا قاخان تبریز میں اپنے قصر کے اندر اکابرین سلطنت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اس کا حاجب اندر آیا جھک کر اس نے ابا قاخان کو تعظیم دی پھر سیدھا کھڑا ہوا ہاتھ میں پکڑے ہوئے اپنے لمبے عصا کو بھی اس نے سیدھا کر لیا تھا پھر وہ ابا قاخان کو مخاطب کرتے ہوئے بڑی عاجزی سے کہہ رہا تھا۔

خان محترم چین کی سرزمینوں سے آپ کے چچا قبلائی خان کی طرف سے کچھ قاصد آئے ہیں وہ ایک قافلے کی صورت میں ہیں اگر آپ کہیں تو میں انہیں آپ کی خدمت میں پیش کروں اس لئے کہ وہ آپ کے چچا قبلائی خان کی طرف سے کوئی اہم پیغام لے کر آئے ہیں۔

یاد رہے کہ ہلاکو خان کا لقب ایل خان تھا لہذا تبریز کو مرکز بناتے ہوئے اس نے جو سلطنت قائم کی اسے ایل خانی سلطنت کا نام دیا گیا۔

ابا قاخان کے حاجب نے جب یہ خبر دی تو ابا قاخان کچھ دیر سوچتا رہا اس موقع پر اس کے دائیں جانب اس کا بھائی احمد نکودار اور دوسرا بھائی منگو تیمور بیٹھے ہوئے تھے یہ بھی یاد رہے کہ ابا قاخان کے بھائی احمد نکودار نے اسلام قبول کر لیا تھا اور مسلمان ہو چکا تھا۔

ابا قاخان کی دوسری طرف اس کے دو بیٹے رونمون اور کاہنچا تو اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے ابا قاخان تھوڑی دیر تک اپنے بھائی احمد نکودار اور منگو تیمور سے صلاح

ابا قان خان کی بیوی میرا یانے بھی مسکراتے ہوئے ابا قان خان کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا پھر بلا کو خان کا چھوٹا بیٹا اور ابا قان خان کا بھائی احمد نکودار اپنی جگہ سے اٹھا قصر کے اس کمرے سے نکل گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد احمد نکودار ایک ساتھ والے بڑے کمرے میں داخل ہوا اس وقت تک ان کے چوہدرے نے قبائلی خان کی طرف سے آنے والے سارے وفد کو اس کمرے میں بیٹھا دیا تھا احمد نکودار جب کمرے میں داخل ہوا تو پہلی ہی نگاہ میں وہ چکر سا گیا تھا اسے ایسا لگا کہ اچانک اسے بے شمار اور ان گنت برتی پہروں کا سامنا کرنا پڑا ہوا اس لئے کہ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نگاہ ایک لڑکی پر پڑی تھی اس لڑکی کی خوبصورتی اس کی آب و تاب تقدیر کے دھارے میں جذبوں کی لطافت اس کا جمال صدیوں کے تمدن میں رنگ و خوشبو کے ربط اس کی سندرتا آئینہ ایام میں ریلے گہنوں اور اس کا حسن کرنوں کی احادیث میں ریشمی لہس کے احسان سے بھی اعلیٰ اور ارفع تھا۔

احمد نکودار کسی ستون کسی پتھر کی طرف دروازے پر کھڑا ہو کر اس لڑکی کو دیکھتا رہ گیا تھا جس کے شباب کی جاذبیت صبح کی نلی ٹھنڈک شام کی مہم خوشبو تھی وہ رت کی پہلی برنباری اور موسم کی پہلی بارش سے بھی زیادہ حسین تھی اس کے خوبصورت سراپا کی منقاصیت اور قوت جاذبہ بے نام جزیروں سے آتی خوشبو خوابوں کی رنگین تلیوں دل آویز زمسوں کھٹکتے نقرئی نغموں اور گیتوں کے شراروں پر رقص کرتے گنگنائے خیالوں جیسی حسین اور پر جمالی تھیں۔

اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے احمد نکودار کو ایسے لگا تھا جیسے حسین یادوں کے جل تھل موسموں میں پر جمال آنکھیں جہیل جسم ابطے دل کس بدن چلتی گنگنائی لہروں کی طرح چاروں طرف رقص کر رہے ہوں اس لڑکی کے دھتے رخسار اس کا مہکتا چہرہ اپنے اندر کیسیاتی اور کبر بانئ اور ایک انوکھی کشش لیے ہوئے تھا۔

اپنے سر کو جھٹکتے ہوئے ذہن میں اٹھنے والے خیالات کو خالی کرتے ہوئے نکودار اس کمرے میں داخل ہوا حاجب کے کہنے پر سب لوگ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑے ہوئے ساتھ ہی حاجب نے سب سے احمد نکودار کا تعارف کروا دیا تھا احمد نکودار نے آگے بڑھ کر

مشورہ کرتا رہا پھر اس نے اپنے چوہدرے کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔  
میرے چچا کی طرف سے جو وفد آیا ہے وہ کتنے لوگوں پر مشتمل ہے۔

اس پر چوہدرے پھر جھکا تعظیم دی دوبارہ وہ ابا قان خان کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا۔  
وہ تعداد میں تو کافی ہیں لیکن ان کے اندر ایک انتہائی محترم شخصیت بھی ہے اور یہ تبت کا دلائی لاما ہے اس کا نام ماگس پا ہے اس کے ساتھ اس کی ایک بھتیجی اور ایک بھتیجا بھی ہے ان کے علاوہ اور بہت سے لوگ ہیں۔

ابا قان خان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ اپنے حاجب کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

میرے چچا قبائلی کی طرف سے آنے والے وفد کے ان سارے اراکین کو بڑی عزت بڑے احترام سے ساتھ والے کمرے میں بیٹھا پہلے میرا بھائی نکودار ان سے بات کرتا ہے اس کے بعد اپنے بھائی سے تفصیل جاننے کے بعد میں ان سب سے ملنا پسند کروں گا۔

چوہدرے نے جھکتے ہوئے ابا قان خان کو تعظیم دی پھر وہ قصر کے اس کمرے سے نکل گیا تھا۔

اس کے جانے کے بعد ابا قان خان کے پشت حصے میں بیٹھی ہوئی اس کی بیوی اور بیٹیاں تھوڑی دیر تک کھسر پھسر کرتی رہیں پھر ابا قان خان کی بیوی میرا یا جو قسطنطنیہ کے شہنشاہ کی بیٹی تھی اپنی جگہ سے اٹھی اور ابا قان خان کے تھوڑا سا پیچھے بالکل ساتھ ہی ایک نشست پر آن بیٹھی اس کی طرف دیکھتے ہوئے ابا قان خان مسکرایا پھر اپنے چھوٹے بھائی احمد نکودار کو مخاطب کر کے وہ کبر ہا تھا۔

نکودار میرے بھائی تم اٹھو قبائلی خان کی طرف سے جو وفد آیا ہے اس وفد کے سارے اراکین سے ملوان سب کی تفصیل جانو اور یہ بھی ان سے معلوم کر دو کہ وہ ہمارے نام کیا پیغام لے کر آئیں ہیں کیونکہ اتنے بڑے قافلے کا آنا بغیر کسی علت کے نہیں ہے میرے بھائی پہلے ان سے تفصیل جانو اس کے بعد میں ان سب سے ملاقات کروں گا اور کیسوں گا وہ کیا کہتے ہیں اور ہم ان کے لئے کیا کر سکتے ہیں۔

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھ لیا۔

تمہارے وفد کے ساتھ اس شخص اور لڑکی اور ان کے ساتھ جو نو عمر لڑکا ہے ان کے آنے کا کیا مقصد ہے۔

سیف الدین دہیسے سے انداز میں مسکرایا پھر کہنے لگا

ان کے آنے کا کیا مقصد ہے یہ تو میں بعد میں بتاؤں گا میں اس کا تعارف آپ سے کروا چکا ہوں کہ وہ ماگس پا ہے اس کے ساتھ جو خوبصورت لڑکی دیکھ رہے ہیں وہ اس کی بھتیجی سیرم ہے اور جو نو عمر لڑکا لڑکی کے ساتھ بیٹھا ہوا وہ ماگس پا کا بھتیجا اور سیرم کا چھوٹا بھائی تو ماگس پا تبت کا دلائی لامہ ہے اور ان دونوں یوں جانیں یہ قبلائی کی سلطنت کا مہا پجاری ہے قبلائی خان نے ہر مذہب کے سرکردہ لوگوں کو اپنے ارد گرد جمع کر رکھا ہے اور بدھ مت کی نمائندگی یہی دلائی لامہ ماگس پا کر رہا ہے۔

اپنی بھتیجی سیرم اور بھتیجے تو ماگس پا کو اس لیے اپنے ساتھ رکھتا ہے کہ ان دونوں کے ماں باپ مر چکے ہیں لہذا ماگس پا ہی ان دونوں کا کفیل ہے یہ تو ان تینوں کا مکمل تعارف ہے وفد کے دیگر جوارکان ہیں ان میں مسلمانوں کے علاوہ ہر مذہب کے لوگ شامل ہیں اب رہی بات یہ کہ آپ کے چچا قبلائی خان نے ہمیں آپ لوگوں کی طرف کیوں بھجوایا ہے تو وہ بھی میں آپ سے کہتا ہوں۔

محترم احمد نکودار میں آپ پر انکشاف کروں کہ اس وقت قبلائی خان کو دو بڑی طاقتوں کا سامنا ہے ایک تم لوگوں کے باپ ہلاکو خان کے چچا اور نند ان کی نسل کا قائد اور اس کی حسین اور خوبصورت بیٹی جس کا نام آئی یاروتی ہے جس کے معنی ماہ تاباں کے بنتے ہیں یہ قائد اور اس کی بیٹی آئی یاروتی کیسے اس کے لیے درد سر بنے ہوئے ہیں یہ میرے خیال میں آپ بھی جانتے ہیں دوسری قوت جس کا قبلائی خان کو سامنا ہے وہ چین کی جنوبی سلطنت ہے جس کے خلاف قبلائی خان حرکت میں آنا چاہتا ہے اور پورے چین پر قبضہ کر کے حکمران اعلیٰ بنا چاہتا ہے اب یہ جو اتنا بڑا وفد آپ کی طرف بھجوایا ہے اور اس وفد میں جو دلائی لامہ اس کی بھتیجی اور بھتیجے کو بھی شامل کیا گیا تو یہ سب کچھ سلامتی کے تحت کیا گیا ہے احمد نکودار آپ جانتے ہیں کہ دریاے ہوانگ ہو اور

پہلے وفد کے سارے ارکان کو گہری نگاہ سے دیکھا لڑکی کو چھوڑ کر اس نے سب کے ساتھ مہمانی کیا پھر ان سب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

جیسا کہ ہمارا چوہدری بتا چکا ہے کہ میں ابا قاسم خان کا بھائی احمد نکودار ہوں تم ہمارے چچا قبلائی خان کی طرف سے آئے ہو میں اپنے اور اپنے بھائی کی طرف سے تم سب لوگوں کو خوش آمدید کہتا ہوں پہلے یہ بتاؤ کہ یہ تم جو وفد کی صورت میں آئے ہو تو اس وفد کا کوئی سربراہ بھی ہے۔

اس پر کچھ لوگوں نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا جو درمیانی سی عمر کا تھا وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور احمد نکودار کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میں اس وفد کا سربراہ ہوں

احمد نکودار تھوڑی دیر تک اسے بڑے غور اور حیرت سے دیکھتا رہا کچھ دیر تک اس نے سر سے پاؤں تک اس کا گہرا جائزہ لیا پھر اپنا منہ اس کے قریب لے گیا پھر انتہائی رازدارانہ انداز میں اسے مخاطب کرتے ہوئے اس نے پوچھ لیا۔

خدا جسوٹ نہ بلوائے اگر میں نعلی پر نہیں تو تم مسلمان کتے ہو ایسا اندازہ میں نے تمہارے طبعی اور تمہارے چہرے سے لگایا ہے۔

اس پر وفد کا سربراہ ہلکے سے انداز میں مسکرایا پھر احمد نکودار کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

خاقان ہلاکو کے بیٹے تمہارا اندازہ درست ہے میں مسلمان ہوں میرا نام سیف الدین ہے تمہارے چچا قبلائی خان کے لشکر میں بہت سے مسلمان ہیں جو مختلف عبادوں کے علاوہ لشکر میں بھی کام کر رہے ہیں ان میں زیادہ تعداد ترکوں کی ہے۔  
وفد سے سربراہ کے اس انکشاف پر احمد نکودار خوش ہو گیا تھا پھر وہ کسی قدر بلند آواز میں اسے مخاطب کر کے بولا تاکہ اس کے وفد کے دیگر ارکان بھی سنیں۔

اب تم اپنی جگہ بیٹھ جاؤ اور مجھے بتاؤ کہ ہمارے چچا قبلائی خان نے تم لوگوں کو ہماری طرف کیوں بھجوایا ہے ساتھ ہی مجھے یہ بھی بتاؤ کہ ..... یہاں تک کہ بعد نکودار کا پھر اپنا تک اس نے اس خوبصورت لڑکی کے ساتھ بیٹھے ہوئے ذہلی عمر کے شخص

یہ دوسرا کام ہے تیسرا کام یہ کہ چین کی سرزمینوں پر حملہ آور ہونے کے بعد قبائلی خان اپنا مرکزی شہر خود آباد کرنا چاہتا ہے لہذا اس نے ہمیں یہ کہہ کر بھی بھیجا ہے کہ آپ اس کے شہر کی تعمیر کے لیے مسلمان بنجائیے اور سمار بھی مہیا کریں۔

میں اب تک کہنے کے بعد سیف الدین رکا کچھ سوچا اس کے بعد وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

احمد گوردار اس وقت قبائلی خان کے لشکر میں ہر قبیلے کے لوگ ہیں بے شمار قبائل کے لوگ اس کے لشکر میں جمع ہیں ان قبائل کے سردار بھی لشکریوں کے اندر موجود ہیں اب ان سارے سرداروں اور مختلف وحشی قبائل کے لشکریوں کو ایک تنظیم کے تحت زیر کر کے رکھنا بڑا شہداد گزار کام ہے۔

سیف الدین تھوڑی دیر کے لئے رکا اس کے بعد وہ دوبارہ کہتا چلا گیا تھا۔ یہ کام سب سے پہلے قبائلی خان نے چنگیز خان کے بہترین جرنیل سو بدائی کے بیٹے اویانگ کو سونپا تھا لیکن اویانگ وحشی قبائل کے لشکروں اور ان کے سرداروں کو قابو میں نہیں رکھ سکا اس کے بعد یہی کام قبائل نے تمہارے باپ کے چچا اوندائی کے پوتے شیرامون کو سونپا لیکن وہ بھی یہ کام قبائلی کی مرضی کے تحت انجام نہ دے سکا اس کے بعد قبائلی نے مختلف سالاروں کو آزمایا جن میں ایک بڑا سالار کروک جی سو بدائی کا پوتا آچو اور بایان کے علاوہ اس کام کی نگرانی پر خود اپنے بیٹے چنگ کم کو بھی مقرر کیا لیکن ہر کوئی قبائلی کی مرضی کے مطابق نتائج برآمد نہ کر سکا۔

اب قبائلی نے جس اہم کام کے لئے ہمیں آپ کی طرف بھیجا ہے کہ میں ان سے ایک بہترین سپہ سالار مہیا کیا جائے جو نہ صرف تیغ زنی میں اعلیٰ پائے کی مہارت رکھتا ہو بلکہ طاقت اور قوت میں بھی ایک اعلیٰ معیار کا حامل ہو اس لئے کہ آپ جانتے ہیں کہ وحشی قبائل اور ان کے سردار طاقت ور آدمی کو دیوتا سمجھ کر اس کی پرستش اس کی فرماں برداری کرتے ہیں۔

سیف الدین تھوڑی دیر کے لئے رکا اس کے بعد احمد گوردار کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا۔

دہرائے کیا آگہی کی طرف سے جو راستے ان سرزمینوں کی طرف سے آتے ہیں وہ صحرائے گول اور کوہستان امطائی کے دروں تھان شیان سے ہو کر گزرتے ہیں اور صحرائے گول سے آگے کوہستان امطائی اور تھان شیان کے دروں پر قائمہ کا قبضہ ہے اور قائمہ ان دنوں قبائلی خان کا بدترین دشمن ہے اس طرح سے چین کی طرف سے آنے والی شاہراہوں پر قائمہ کا قبضہ ہے اور وہ ہر آنے جانے والے کی سختی سے نگرانی کرتا ہے۔

اب دہرائے لامہ کو اس مقصد کے تحت وند میں شامل کیا گیا تھا تاکہ قائمہ دہرائے کے لوگ اثر نہیں روکیں تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تبت کے دہرائے لامہ کے ساتھ اس کے محافظ اور عزیز واقارب ہیں سب کا تعلق بدھ مت سے ہے اور وہ مغربی سرزمینوں میں بدھ مت کے مقدس مقامات کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں اس طرح قائمہ سے ہمیں کوئی خطرہ نہ ہوتا جس اس خطرے کی وجہ سے اتنا بڑا وند اور اس میں دہرائے لامہ اور اس کی بہتی اور بہتی ہو بھی شامل کیا گیا ہے اگر راستے خطرناک نہ ہوتے تو دو چار قاصد ہی اس کام کے لئے قبائلی روانہ کرتے جس کام کے لئے اس نے اتنا بڑا وند آپ کی طرف بھیجا ہے۔

یہ تو اتنے بڑے وند کے آنے کی وجہ سے اب اس وند کو کس مقصد کے لئے بھیجا گیا ہے وہ میں بیان کرتا ہوں۔

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں کہ قبائلی خان جنوبی چین کے حکمران سنگ خاندان کے خلاف حرکت میں آنا چاہتا ہے۔ سنگ خاندان کے جو بڑے بڑے شہر ہیں وہ فیصل بند ہیں بڑی بڑی مضبوط قلعیں ہیں اور ان فیصلوں کو بڑا شہر میں داخل ہونے کے لئے سختیوں کی ضرورت ہے اور قبائلی کے پاس کارگر نہیں جو سختیوں بنائیں۔

اب سب سے پہلا اور بڑا مقصد جس کے تحت قبائلی نے ہمیں آپ لوگوں کی طرف روانہ کیا ہے وہ یہ کہ میں سے ہمیں کلزی کا کام کرنے کے ماہر اور سختیوں بنانے والے کارگر مہیا کیے جائیں جنہیں ہم ساتھ لے کر چین کی سرزمینوں کی طرف روانہ ہو سکیں دوسرے قبائلی خان چاہتا ہے کہ کوئی بہترین مسلمان منجم بھی ہمارے ساتھ بھجوا دیا جائے جو قبائلی خان کے ساتھ کام کرے اس لئے کہ قبائلی خان کو بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی سرزمینوں میں بڑے بڑے اعلیٰ پائے کے منجم ہیں



یوں کس نے ڈالا ہے۔

اس پر احمد نگویدار تھوڑی دیر کے لئے منسکراتا رہا پھر دلائی لامہ ماگس پا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

محترم دلائی لامہ قبلائی خان کے لشکریوں کو قابو میں رکھنے اور انہیں اپنا ماتحت اور فرما بردار بنا کر رکھنے کے لئے جس سالار کا میں انتخاب کر چکا ہوں وہ مسلمان ہے نام اس کا کوغنائی ہے اس کا تعلق ترکوں کے کرائت قبیلے سے ہے۔

احمد نگویدار تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر کہتا چلا گیا

شاید آپ لوگوں کو یاد ہوگا کہ میرے بھائی ابا قاخان کے تعلق مصر کے مسلمان سلطان کے ساتھ انتہائی ناگوار رہے ہیں مصر کے سلطان نے کئی مواقع پر میرے بھائی ابا قاخان کو شکست سے دوچار کیا دراصل میرا بھائی ابا قاخان مصر کے مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے سارے لشکروں کا سپہ سالار اعلیٰ کوغنائی کو بنانا چاہتا تھا بلکہ اس نے سپہ سالار بنا دیا اور کوغنائی کو حکم دیا کہ مصر کے مسلمان سلطان کے لشکریوں کا مقابلہ کرے اور انہیں سپا ہونے پر مجبور کرے۔

لیکن کوغنائی نے ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اس نے کہا کہ میں ایک مسلمان کی حیثیت سے مصر کے مسلمان سلطان کا مقابلہ نہیں کروں گا اس نے میرے بھائی ابا قاخان سے یہ بھی کہہ دیا وہ بے شک مجھے مصلوب کر دے مجھے قتل کر دے میری گردن کاٹ دے لیکن میں کسی بھی صورت اس کے لشکریوں کی راہنمائی کرتے ہوئے مصر کے سلطان کا مقابلہ نہیں کروں گا بس اسی جرم میں میزے بھائی ابا قاخان نے اس نوجوان کو جس کا نام کوغنائی ہے زندان میں ڈال رکھا ہے۔

اس کوغنائی کی تفصیل بھی میں آپ کو بتا دوں جیسا کہ بتا چکا ہوں کہ اس کا تعلق کرائت ترکوں سے ہے تم لوگوں کو یاد ہوگا کہ چنگیز خان کا ایک بڑا نایاب جرنیل تھا نام اس کا کودا کو تھا۔ کودا کو چنگیز خان کے انتہائی جفاکش اور ظر سالاروں میں شمار کیا جاتا تھا تبریز سے جنوب مشرق کے کوہستانی سلسلوں کے اندر ایک مسلمان ترک سردار نے چنگیز خان کے سالار کودا کو کو بدترین شکست دی اس کے لشکر کی اکثریت کو تہ تیغ کر دیا اور

محترم احمد نگویدار ہماری خوش قسمتی کہ ان علاقوں کی طرف آتے ہوئے قائد و یا اس کے لشکریوں نے ہم سے کوئی تعرض نہیں کیا نہ ان سرزمینوں کی طرف آتے ہوئے ہمیں کسی نے روکا میرے خیال میں کسی کی نگاہ سیم پر نہیں پڑی یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے دیکھا ہو کہ ہمارے اندر تبت کا دلائی لامہ ہے اس لئے کہ تبت کے دلائی لاموں کے لباس کی وضع قطع مخصوص ہوتی ہے جسے قائد و اور اس کے ساتھی پہنچاتے ہیں بہر حال ان سرزمینوں کی طرف آتے ہوئے ہمیں نہ کسی نے روکا نہ کسی نے دیکھا اگر راستے میں ہمیں کوئی روکتا تو ان سرزمینوں میں ہمیں زیادہ دیر تک رکنا پڑتا اس لئے کہ اگر ہم جلد واپس جاتے تو قائد و اور اس کے لشکری ہمیں روک کر پوچھتے کہ ہم اس قدر جلد کیوں لوٹ آئے ہیں کیونکہ ہم ان سے بہانہ کر کے آتے کہ دلائی لامہ بدھ مت کے مقدس مقامات کی زیارت کرنا چاہتا ہے اس لئے ہمیں یہاں کئی ماہ رکنا پڑتا۔

اب چونکہ ہمیں اس طرف آتے ہوئے کسی نے نہ دیکھا ہے نہ روکا ہے لہذا ہم اپنے کام کی تکمیل کے بعد فوراً واپس جا سکتے ہیں واپسی پر بھی اگر کسی نے ہمیں روکا تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں دلائی لامہ اپنے محافظوں کے ساتھ بدھ مت کے مقدس مقامات کی زیارت کے لئے گیا ہوا تھا اور لوٹ کر واپس تبت کی طرف جا رہا ہے۔

احمد نگویدار کچھ دیر سوچتا رہا سیف الدین اور اس کے سارے ساتھی بڑے غور سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے پھر احمد نگویدار نے سیف الدین کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

جس قسم کا ہلالا قبلائی خان چاہتا ہے اس قسم کا سالار ہمارے پاس یقیناً ہے جو تیغ زہنی میں اپنی مثال نہیں رکھتا طاقت اور قوت میں بھی کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا پھر اس وقت وہ زندان میں ہے۔

اس بار بڑی پریشانی اور فکر مندی کا اظہار کرتے ہوئے دلائی لامہ ماگس پانے پوچھ لیا۔

ہلاکو خان کے بیٹے کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ جس سالار کا انتخاب آپ ہمارے ساتھ جانے کے لئے کر سکتے ہیں اسے کس بنا پر زندان میں ڈالا گیا ہے کیوں ڈالا گیا ہے

جہاں تک مخفی تھیں بنانے والے اور کمزری کا کام کرنے والوں صناعوں کا تعلق ہے تو تم لوگوں کو بہترین صناع مہیا کیے جائیں گے غارتیں بنانے والے بھی عمدہ قسم کے مسلمان یہاں موجود ہیں جو تمہارے ساتھ روانہ کیے جائیں گے اب باقی رہ گیا منجم تو اس وقت تیریز شہر میں دنیا کا ایک مانا ہوا منجم موجود ہے نام اس کا جمال الدین ہے وہ صرف منجم ہی نہیں دین کا بہترین عالم بڑا نایاب طیب بھی ہے وہ بھی آپ لوگوں کے ساتھ جانے پر آمادہ ہو جائے گا۔

اس کے ساتھ ہی احمد کو دار اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور وفد کے سارے اراکین کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اب تم لوگ یہاں بیٹھو میں واپس اپنے بھائی ابا قاسم کے پاس جاتا ہوں ساری صورت حال سے اسے آگاہ کرتا ہوں میرے خیال میں وہ تم لوگوں کو بلوانے کا تمہاری عزت افزائی کرے گا اور تم سے خود بھی گفتگو کرے گا اس کے ساتھ ہی احمد کو دار اس کمرے سے نکل گیا تھا۔



نودا کو کو پسا ہونے پر مجبور کیا جس ترک سردار نے چنگیز خان کے سالار کو دا کو کو شکست دی اس کا تعلق بھی ترکوں کے کرائت قبیلے سے تھا اور وہ کوغنائی کا دادا تھا جو اس وقت زندان میں ہے۔

چنگیز خان کو جس وقت اپنے جرنیل کو دا کو کو کی شکست کی خبر ہوئی تو وہ اس مقام پر آیا جہاں کوغنائی کے دادا نے کو دا کو کو شکست دی تھی میدان جنگ کا چنگیز خان نے جائزہ لیا پھر ڈانٹنے کے انداز میں اپنے جرنیل کو دا کو کو کہا۔

تم نے جنگ کے لئے انتہائی برے مقام کا انتخاب کیا جبکہ تم سے جنگ کرنے کے لئے ترک سردار نے جن سرزمینوں کا انتخاب کیا اس کے لئے اس کے انتخاب کی داد دیتا ہوں اس نے بہترین جگہ کا انتخاب کیا۔

چنگیز خان کا سالار کو دا کو کو جب ترک سردار سے شکست کھا کر بھاگا تو اس کے لشکر کے ایک حصے پر ترک سردار کا قبضہ ہو گیا لشکر میں اس وقت کو دا کو کو بہن بھی تھی وہ بھی گرفتار ہو گئی وہ کوغنائی کے دادا کی دلیری اور جرات مندی سے ایسی متاثر ہوئی کہ جب کوغنائی کے دادا نے اسے رہا کر کے واپس جانے کی اجازت دے دی تو اس نے واپس جانے سے انکار کر دیا اور کوغنائی کے دادا سے شادی کرنے کا ارادہ ظاہر کر دیا کوغنائی کے دادا نے اس سے شادی کر لی وہ پچھلے چند ماہ تک زندہ تھی جب میرے بھائی ابا قاسم نے کوغنائی کو زندان میں ڈالا تو وہ شاید بے چاری اپنے پوتے کا غم برداشت نہ کر سکی اور اس دنیا سے کوچ کر گئی۔

کوغنائی کے ماں باپ پہلے ہی فوت ہو چکے ہیں وہ اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہے اب یوں جائیں وہ دنیا میں اکیلا ہے میں اپنے طور پر اس کا انتخاب کر چکا ہوں اس لئے کہ ہماری سلطنت میں نہ اس جیسا تیغ زن ہے نہ طاقت اور قوت میں کوئی اس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے اسے جب میرے بھائی ابا قاسم کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ قبلائی کے پاس جانے سے انکار کر دے لیکن میرا وہ بہترین دوست اور بھائی ہے اس لئے کہ میں اسلام قبول کر چکا ہوں اور وہ بھی مسلمان ہے وہ میری ہر بات کو مانتا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں اسے قبلائی کے پاس جانے پر آمادہ کر لوں گا۔

گول کے پاس بسنے والے جس قدر وحشی قبائل ہیں جب کوئی ان کے سامنے ان کی نسبت زیادہ طاقت اور قوت کا مظاہرہ کرتا ہے تو وہ لوگ دیکھتا سمجھ کر اس شخص کی پیروی کرتے ہیں اس کی فرما برداری پر تیار ہو جاتے ہیں۔ میں نے اپنے ذہن میں ایک ایسے ہی شخص کا انتخاب کیا ہے جس کو قبائلی خان کی طرف بھیجا جاسکتا ہے اور وہ وہاں جا کر نہ صرف یہ کہ کامیاب ہو سکتا ہے بلکہ ہم دونوں بھائیوں کی نیک نامی کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

ابا قان خان نے چونکنے کے انداز میں احمد نکودار کی طرف دیکھا پھر پوچھ لیا۔  
 وہ کون ہے جس کا تم نے تعین کر لیا ہے اس پر احمد نکودار مسکراتے ہوئے بول پڑا۔  
 بھائی ”ایسا بے مثال سالار ہے جو نیت کی خرابی ارادوں کی ناپاکی مقاصد کی خباث سے ماورا ہے بندہ نفس نہیں مقصد اور منصب سے انصاف کرنے والا ہے دنیا کے فریضہ حیات میں اغراض نفسانی کی بندگی کرنے والا نہیں اپنے اور اپنے لواحقین کی خواہشات کی جولان گاہوں کو اخلاقی پابندیوں کے اندر رکھنے والا ہے۔

جہاں تک اس کی طاقت اور قوت کا سوال ہے تو وہ اندھے تو اے فطرت جینا زور آور فرما کر وہ سے گزرتی سیال برف باری جیسا بے روک اور آگ کی وحشت جیسا طاقتور ہے جب وہ کسی کے مقابل ہوتا ہے تو اس کی کموار لاوا بن کر کھول اٹھنے والے آتش فشاں کی طرح حرکت میں آتی ہے اور بخنور کھڑے کرتے حادثوں کو جنم دیتی چلی جاتی ہے۔

احمد نکودار بولتا رہا ابا قان خان مسکراتا رہا احمد نکودار جب خاموش ہوا تب ابا قان خان بول پڑا۔

عزیز بھائی ایک سالار کا میں تے بھی تعین کیا ہے اور میرا اندازہ ہے کہ قبائلی خان کا کوئی سالار کوئی وحشی قبیلے کا سردار طاقت قوت اور تیغ زنی میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے گا۔

گھوڑے کے انداز میں احمد نکودار نے اس کی طرف دیکھا اور پوچھ لیا۔

بھائی وہ کون ہے؟

پہلے کی طرح احمد نکودار اپنے بھائی ابا قان خان کے پاس آن بیٹھا تھا سب لوگوں کی نگاہیں احمد نکودار پر جمی ہوئی تھیں کہ دیکھیں کہ وہ کیا انکشاف کرتا ہے احمد نکودار نے ایک نگاہ سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں پر ڈالی پھر کسی قدر دھیمے سے لہجے میں اپنے بھائی ابا قان خان کو ساری تفصیل بتادی تھی جو قبائلی خان کے وفد کے سربراہ سیف الدین نے کہی تھی احمد نکودار سے یہ تفصیل سن کر ابا قان خان خوش ہوا تھا بلکہ اس کی بیوی میرا یا کے لبوں پر بھی گہری مسکراہٹ تھی کچھ دیر تک ابا قان خان ہنستا رہا مسکراتا رہا پھر اپنے چھوٹے بھائی احمد نکودار کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

ہمارے لئے یہ بڑی خوش بختی اور سعادت کا لمحہ ہے کہ ہمارا چچا اور ہمارے دست کا خاتما قن قبائلی خان ہم پر اس قدر بھروسہ اور اعتماد کر رہا ہے اب یہ ہمارا کام ہے کہ جس جس شے کے لوگوں کو اس نے ہم سے مانگا ہے ہم اس شے کے انتہائی اعلیٰ پائے کی صلاحیت رکھنے والے لوگوں کو اس کی طرف بھیجیں تاکہ ہمارے لوگ اس کے پاس جا کے کامیاب ہوں اور اس کا دل ہماری طرف سے صاف اور خوش رہے۔

ابا قان خان جب خاموش ہوا تو احمد نکودار پھر بول پڑا

بھائی اس نے اپنے لشکر میں شامل بڑے بڑے سرکش قبائل اور سرداروں کو قابو میں رکھنے کے لئے ایک ایسا سالار مانگا ہے جو تیغ زنی میں لاثانی اور بے نظیر ہو اور ایسی طاقت اور قوت رکھتا ہو کہ دوسروں کو متاثر کر سکے اس لئے کہ منگولوں کے علاوہ صحرائے

ابا قاتخان نے ہلکا سا تہہ لگایا پھر وہ کہنے لگا جسے میں نے چنا ہے اگر اسے اپنے کام کی آزادی دے دی جاتی اس کی طاقت اور قوت اور اس کی تیج زنی کا صحیح استعمال کیا جاتا تو میں ضمانت دے سکتا ہوں کہ وہ دنیا کے پیشواؤں قوموں کے اماموں تہذیب-انسانیت کے استادوں اور کسی اہل قانون کی طرح زمین کے کسی بڑے حصے کا فرمانروا ہوتا جہاں تک اس کی طاقت اور قوت کا سوال ہے تو وہ گردش دوراں کے دیوانوں اور قطار در قطار نو کیلے گولون جیسا زور آور ہے صف در صف رتھیاں ہزاروں دوسوں اور تہ بہ تہہ غم کی پرتیں کھڑی کر دینے والے زیت کے زہریلے عنوان جیسا پر قوت ہے جب مقابلہ کرنے کے لئے کسی کے سامنے آتا ہے تو اس کے ذہن اور دل کے محرابوں میں چلتے خیالات کے تھپڑے اور سانسوں کے خودرو عمل میں بے نام لحوں کی سرسراہٹ بھرتا چلا جاتا ہے۔

ابا قاتخان جب خاموش ہوا تو بڑی جستجو اور بڑی پریشانی میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے احمد نکودار نے پوچھ لیا۔

بھائی وہ کون ہے جس کا آپ انتخاب کر چکے ہیں۔

ابا قاتخان نے بھی مسکراتے ہوئے نکودار کی طرف دیکھا۔

بھائی پہلے تم کہو تم کس کا انتخاب کر چکے ہو۔

نکودار نے ایک نگاہ اپنے سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں پر ڈالی پھر قریب میں بیٹھی ابا قاتخان کی بیوی اور اپنی بھانجی میرا پیرا پر نگاہ ڈالی پھر وہ ابا قاتخان سے کہہ رہا تھا۔

بھائی اس منصب کے لئے تو میری نگاہ صرف کوغنائی پر ہی ٹھہرتی ہے۔

یہ الفاظ سن کر ابا قاتخان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اس نے اپنا بازو اپنے بھائی احمد نکودار کی گردن میں حائل کیا پھر وہ اسے اپنے ساتھ تقریباً پلٹاتے ہوئے پر زور الفاظ میں کہنے لگا۔

میرے بھائی تیری میری پسند ایک ہے قسم نیلے جاوداں آسمان کی اپنے دل اپنے ذہن میں اس منصب کے لئے بھی کوغنائی ہی کا انتخاب کر چکا ہوں ہماری سلطنت میں نہ اس سے بڑھ کر کوئی طاقتور ہے نہ اس سے اچھا کوئی تیج زن ہے وہ تیج زنی طاقت اور

قوت دونوں میں بے مثال اور بے نظیر ہے۔

ابا قاتخان کو رک جانا پڑا اس لئے کہ اس کے قریب ہی بیٹھی ہوئی اس کی بیوی اور قسطظیہ کی شہزادی طنزیہ سے انداز میں بول پڑی۔

جس شخص کا تم دونوں بھائی انتخاب کر رہے ہو وہ اپنی ضد اپنی ہٹ دھرمی اور اپنے کٹر مسلمان ہونے کی بناء پر اس وقت زندان میں بند ہے کیا تم ایک قیدی کو زندان سے نکال کر قبلائی خان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس کی طرف روانہ کر دو گے اور کیا ایک قیدی وہاں سب سے بہتر انداز میں اپنی کارکردگی کا مظاہرہ کر سکے گا۔

میرا پیرا کے ان الفاظ کو احمد نکودار نے انتہا درجہ کا ناپسند کیا تھا چپ رہا بولا کچھ نہیں تاہم ابا قاتخان نے اپنی بیوی میرا پیرا کو مخاطب کرتے ہوئے کس قدر سخت الفاظ میں کہنا شروع کیا تھا۔

میرا پیرا تم اس شخص کی شخصیت اور طاقت قوت اور تیج زنی میں اس کے قد و قامت سے واقف نہیں ہو دیکھو میں جانتا ہوں تم جو کچھ کہہ رہی ہو نصیب کی بناء پر کہہ رہی ہو اس بنا پر کہ تم نصرانی ہو اور جسے ہم زندان سے نکال کر قبلائی خان کی طرف بھجوانا چاہتے ہیں وہ کٹر قسم کا مسلمان ہے تم یہ بھی جانتی ہو کہ اسے زندان میں اس لئے بھجوایا گیا ہے کہ اس نے مصر کے سلطان کے خلاف ہمارے لشکروں کی سپہ سالاری قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا ہماری نگاہ میں یہ کوئی بڑا جرم نہیں ہے اس لئے کہ مصر کا سلطان مسلمان ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں کا بھائی ہے اور ہر مسلمان یہی پسند کرے گا وہ کسی مسلمان سے نہ ٹکرائے یہ ان کی جبلت کی مانگ اور ان کے مذہب کا تقاضا بھی ہے۔

ابا قاتخان کو رک جانا پڑا اس لئے کہ اس کی بیوی میرا پیرا اس کی بات کا نتے ہوئے پھر بول پڑی۔

خاقان آپ جانتے ہیں کہ چنگیز خان کے بعد اس کا بیٹا اور اس کے پوتے تک اس امر پر کارفرما رہے ہیں کہ جس شخص نے بھی ان کی نافرمانی کی اس کی انہوں نے گردن کاٹ کر رکھ دی جبکہ اس کوغنائی نے آپ کی نافرمانی کی لیکن اس کی گردن کاٹنے کے بجائے اس پر رحم کرتے ہوئے اسے آپ نے صرف زندان میں بھیج دیا یہ کوئی بڑی

کی عبرت بنی کے لئے کیا ہے۔ کد جو کوئی بھی حکم عدولی لکھے اسے اس کی سزا ضرور ملتی ہے ورنہ اگر کوئی میرے دل کے اندر اتنی کھول کر دیکھے تو وہ ان سارے اوراق میں کو غنائی کے لئے محبت چاہت شفقت اور ہمدردی کے جذبے ہی دیکھے گا۔

میرا یا کو غنائی میں چند ایسی نوعیت ہیں جس کی بناء پر اس سے شفقت اس سے محبت کرتی پڑتی ہے۔

اس کی پہلی صفت یہ ہے کہ ہماری پوری سلطنت میں اس جیسا طاقتور اس جیسا عمدہ تیج زن نہیں ہے اور یہ ایسی خوبی ہے جس کی کوئی مثال پیش نہیں کی جاسکتی اور جس کی جس قدر بھی قدر کی جائے کم ہے۔

اس کی دوسری صفت میرے اپنے شعور کے مطابق یہ ہے کہ اس کا تعلق ترکوں کے کرائت قبیلے سے ہے میری دادی یعنی میری باپ کی ماں سیور تلمی ترکوں کے اسی قبیلے سے تعلق رکھتی تھی میری ماں دو تو زبھی ترکوں کے کرائت قبیلے سے تعلق رکھتی تھی اس تعلق کی بناء پر بھی مجھے کو غنائی سے شفقت اور محبت ہے اس لئے کہ اس کا تعلق بھی کرائت ترکوں سے ہی ہے۔

ایک اور صفت اسے محبت اور شفقت کرنے پر مجبور کرتی ہے کہ اس نے کھلے عام اپنی جان کی پر داہ کیے بغیر میرے روبرو مصر کے سلطان کے خلاف ہمارے لشکریوں کی یہ سالاری قبول کرنے سے انکار کر دیا اس کا یہ فیصلہ شجاعت اور دلیری اس کا یہ عزم ہمت اور استقلال پر مبنی ہے ایسا فیصلہ ہر کوئی نہیں کر سکتا ایسی دلیری ایسی جرات مندی کا اظہار ہر ایک کے بس کا ردگ نہیں ہے اس نے صرف مذہب کی بناء پر مصر کے سلطان کو اپنا بھائی خیال کرتے ہوئے اس کے مقابل جانے سے انکار کیا یہ اس کی اپنی قوم اپنی ملت اپنے مذہب سے محبت اور جا شاری کا مظاہرہ ہے اور ایسا ہر ایک کو کرنا چاہیے۔ میرا یا ایسی ہی جا شاری کا اظہار تم اپنی باتوں سے بھی کر رہی ہو اس لئے کہ یہ جو تم کو غنائی کے خلاف بول رہی ہو یہ تمہارے نصرانی مذہب کا تقاضا ہے تمہاری گفتگو میں یہ جو ایک طرح کا تعصب جھلکتا ہے یہ بھی نصرانیت سے تمہاری محبت کو ظاہر کرتا ہے پس ایسا ہر کوئی کر سکتا ہے کس کے جذبات کسی کے احساسات پر تدغن نہیں لگائی جاسکتی۔

سزا تو نہیں ہے۔

احمد نکلدار نے پھر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے میرا یا کو گھورا تھا اس کی نگاہوں کا اندازہ ابا تا خان بھی لگا گیا تھا لہذا ابا تا خان اپنی بیوی میرا یا کو مخاطب کرتے ہوئے پھر بول پڑا تھا۔

میرا یا تمہاری باتوں میں نصرانیت کا تعصب جھلکتا ہے جبکہ میں اور میرا بھائی اس سے ماورا ہیں ہم اپنے باپ کے دادا چنگیز خان کے نسل اور قانون کے پیروکار ہیں وہ ساری زندگی اپنے ساتھیوں سے وفاداری کا طلبگار رہا ایسی وفاداری جو چاکر کو اپنے آقا سے ہوتی ہے جس وقت چنگیز خان زندہ تھا تو دشت میں اس کے متعلق یہ بات پھیلی ہوتی تھی کہ اگر کوئی غدار اپنے قبیلے کے سردار کو قید کر کے چنگیز خان کے پاس لاتے تو خود اس غدار کو بھی قتل کی سزا ملتی تھی۔ اس کے برعکس چنگیز خان ان لوگوں کے ساتھ درگزر کا سلوک کرتا جو آخر تک اپنے آقا کا ساتھ دیتے اور اپنی آزمودہ وفاداری کی بڑی قدر کرتا تھا۔ اس نے ایک موقع پر ایک ترک سے کہا کہ تم تین دن تک صرف اپنے آقا کی جان بچانے کے لئے ہم سے لاتے رہے ہو تم میرے پاس رہو اسی طرح میری بھی خدمت کرو میں تمہیں اپنا بہترین رفیق جانوں گا۔

دشت کے رہنے والے اس کے قانون کو سمجھنے اور جاننے تھے کہ دشمن کے ساتھ مقابلے میں چنگیز خان کسی طرح اخلاقی روک تھام کا قائل نہ تھا تو اردغا چالاکی سب کو وہ جائز خیال کرتا تھا لیکن اپنے ساتھیوں سے جو وعدہ کرتا اسے ضرور پورا کرتا ان سے کہتا اگر صبح کو وعدہ کیا جائے اور شام کو بھلا دیا جائے تو یہ دغا فریب اور دھوکہ ہے لہذا جس سے بھی رحم و کرم کا وعدہ کیا جائے اسے وفا کرنے کا اطمینان بھی دلایا جائے۔

میرا یا میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ چنگیز خان اور اس کے بیٹے اور اس کے پوتے یعنی ہمارا باپ اور اس کے بھائی تک ایک بہادر ایک طاقتور شخص کی ایسی ہی عزت اس کا ایسا ہی احترام کرتے تھے جیسے وہ اپنی جان اپنی روح کی کرتے تھے اور پھر یہ جو کو غنائی ہے اس میں چند خصوصیات ایسی ہیں کہ میں اسے اپنے بھائی جیسا خیال کرتا ہوں اس میں شک نہیں کہ اسے میں نے زندان میں ڈالا سے اور ایسا میں نے دوسرے لوگوں

میں نے بھی اپنے ذہن میں ایک منجم کا انتخاب کر لیا ہے اور جس منجم کا انتخاب میں نے اپنے ذہن میں کیا ہے وہ بھی امیدوں کے صحرا میں زندگی کی خواہش جیسا قابل اعتماد اور پتھر لے لجات میں نئی رتوں کے رنگ جیسا قابل اعتماد ہے۔

احمد نکودار مسکرا دیا پوچھنے لگا۔

بھائی وہ کون ہے؟

ابا قاسم نے بھی مسکراتے ہوئے نکودار کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

پہلے کی طرح اس بار بھی منجم کے متعلق تم ہی پہل کرنا اور بتاؤ کہ تم نے اپنے ذہن میں کس شخص کا انتخاب کیا ہے۔

میں نے محترم جمال الدین کا انتخاب کیا ہے احمد نکودار نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

اس پر ابا قاسم اپنی نشست پر تقریباً اچھل سا پڑا پھر احمد نکودار کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہنے لگا۔

بھائی قسم نیلے جاودانی آسمان کی ہماری سلطنت میں جمال الدین سے براہ کرم کوئی بھی اعلیٰ پائے کا منجم نہیں ہے میرا انتخاب بھی یہی ہے۔

ہم دونوں بھائیوں کی خوش قسمتی ہے کہ سپہ سالار اور منجم کے معاملے میں ہم دونوں بھائی ایک جیسے پسندیدہ ناموں پر متفق ہوئے ہیں۔

بھائی کسی کو زندان کی طرف بھیجو وہ کوغنائی کو نکال کر میرے پاس لے کر آئے اس موضوع پر میں اس سے بات کرنا پسند کروں گا۔

احمد نکودار نے جواب میں کچھ نہ کہا اپنی جگہ سے اٹھا قصر کے اس کمرے سے باہر گیا پھر تھوڑی دیر بعد لوٹ کر اپنی نشست پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔

کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ابا قاسم کا حاجب ایک ایسے جوان کو لے کر قصر کے اس کمرے میں داخل ہوا جو دراز قد ہونے کے ساتھ ساتھ فطرت کے بے رنگ پن میں

موسموں کی شدت جیسا کزیم ٹوٹی کہانیوں اور نکھرنے قصوں جیسا سخت جان لگتا تھا سب نے دیکھا اس کی آنکھوں میں گزرے ستم کے موسموں کے پس منظر میں شعور اور لاشعور

ابا قاسم کے ان الفاظ پر میرا شرمندہ اور تھک سی ہو کر رہ گئی تھی اس موضوع پر وہ کوئی مزید بات نہیں کرنا چاہتی تھی لہذا انورا بات کا رخ بدلتے ہوئے وہ کہنے لگی۔

اگر کوغنائی نے تم دونوں بھائیوں کے کہنے پر قبلائی خان کے پاس جانے سے انکار کر دیا تب لوگوں میں تم دونوں کی کیا عزت رہے گی وہ ایسا کر سکتا ہے اس سے پہلے مصر کے سلطان کے خلاف اس نے تم لوگوں کی حمایت میں لڑنے سے انکار کر دیا تھا۔

ابا قاسم نے مسکراتے ہوئے اپنے بھائی احمد نکودار کی طرف دیکھا پھر اپنی بیوی کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا یقیناً وہ ایسا کر سکتا ہے اسے ایسا کرنے کا حق حاصل ہے جبراً اور زبردستی ہم اپنا کوئی بھی ذاتی فیصلہ اس پر مسلط نہیں کر سکتے اسے کوئی بات ماننے اور نہ ماننے کی مکمل آزادی ہے ہاں اگر وہ قبلائی خان کے پاس جانے سے انکار کرتا ہے تو پھر اسے اس کام کے نشیب و فراز سمجھا کر اسے اس بات پر آمادہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

ابا قاسم کی بات کا سنتے ہوئے احمد نکودار فوراً بول پڑا۔

یہ کام میں خود کر سکتا ہوں مجھے امید ہے کہ اول تو وہ انکار کرے گا ہی نہیں اگر انکار کرے گا تو میں اسے ہر حالت میں اپنے چچا قبلائی خان کے پاس جانے کے لئے آمادہ کر لوں گا۔

احمد نکودار شاید مزید اس موضوع پر گفتگو نہیں کرنا چاہتا تھا لہذا اس نے بات کا رخ بدلا اور اپنے بھائی ابا قاسم کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

بھائی جس طرح قبلائی خان کے لئے میں نے اپنے ذہن میں کوغنائی کا نام بٹھایا تھا اسی طرح قبلائی خان نے جو تجوی مانگا ہے اس کے لئے بھی میں نے اپنے ذہن میں ایک شخص کا نام جن لیا ہے مجھے امید ہے آپ بھی اسے پسند کریں گے۔

ابا قاسم نے احمد نکودار کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا کون ہے وہ۔

بھائی وہ حروف کی زندہ روشنی جیسا روشن دماغ۔ صبح کے اجالوں جیسا صاف گو۔

اور شعور اور فکر کی کرنوں جیسا دانا دار ہے

احمد نکودار کو رک جانا پڑا اس لئے کہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے تقریباً مسکراتے

ہوئے ابا قاسم کہنے لگا۔

کے مطیع ہیں میرا یا خاتون یہ کائنات بے شعور طاقتوں کی اندھی بہری فرما دوائی نہیں جس میں تم جو چاہے فیصلے کرتی پھر دیکھو کس شے کی خوبی اور اس کی صحت اور عدم صحت کا فیصلہ کرنا میرے خداوند قدوس کا کام ہے وہی حکیمانہ منصوبہ بندی کے تحت ہر شے کو اس کا انجام اس کی تکمیل عطا کرتا ہے میرا یا خاتون میں تمہارے سامنے تلخی شب سے لبریز کالے وقتوں کی کوئی کچی دیوار نہیں ہوں جسے تم جسے طرح چاہو توڑ دو جس طرح چاہو پھر چلتی چلی جاؤ۔

قصر کے اس کمرے میں بیٹھے سب لوگوں نے محسوس کیا کہ کوغنائی کے لفظوں میں زہر اس کے حرفوں میں تیرا اس کے انداز میں وحشتوں کے نشتر اس کی گفتگو کے آثار چڑھاؤ میں لحوں کی سنگلاخی نقار کے لقب کی چھین اور مورخ کے قلم کی اذیت ناک تھی۔

کوغنائی جب خاموش ہو گیا تب ابا قاسم خان تھوڑی دیر تک بڑی شفقت سے کوغنائی کی طرف دیکھتا رہا پھر اپنے پہلو میں بیٹھے اپنے بھائی نکودار کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔  
نکودار میرے بھائی یہ میرا سارا بنا بنا یا کھیل خراب کر دے گی تم ایسا کر داپنی جگہ سے اٹھو کوغنائی کو اپنے ساتھ لے جاؤ ساتھ والے کمرے میں بیٹھا کے پیار سے ٹھنڈے انداز میں اسے سمجھاؤ مجھے امید ہے یہ تمہاری بات مان جائے گا یہاں یہ اگر کھڑا رہا اور میرا اپنے پھر کوئی بات اس کے مزاج کے خلاف کہہ دی تو یاد رکھنا یہ سب پا ہونے والے جنگلی گھوڑے کی طرح بھڑک اٹھے گا اور پھر ہر صورت ہماری بات ماننے سے انکار کر دے گا۔

اس پر مسکراتے ہوئے احمد نکودار اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا کوغنائی سے پاس آیا اور بڑے پیار سے انداز میں اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور کہنے لگا۔

کوغنائی میرے بھائی تم میرے ساتھ آؤ کوغنائی تمرا چپ چاپ احمد نکودار کے ساتھ ہولیا تھا قبلائی خان کے وفد کے ارکان جس جگہ بیٹھے ہوئے ننگے وہاں سے گزرتے ہوئے احمد نکودار نے اس وفد کے قائد سیف الدین کی طرف دیکھا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سیف الدین تم ذرا میرے ساتھ آؤ سیف الدین بھی اٹھ کر ان دونوں کے

کے بیچ میں نمود کے اضطراب سے بھر پور سنگ ریزے اڑاتے طوفانوں جیسے سے برپا تھے اس کے چہرے پر سلگتی زندگی کے تلاطم سانوں کو دیران کر دینے والے اندھے ہونے صاف دیکھے جاسکتے تھے اس کی شخصیت کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ لگایا جاسکتا تھا وہ ایسا جوان ہے جو جھلستی دھوپ میں ابر بن کر سایہ کرنے یا سایوں کو دھوپ بن کر پگھلانے رنجشوں کی داستانوں کو احساسات کی تابانی اور جذبوں کی جوانی میں تبدیل کرنے کا فن اور ہنر جانتا ہے وہ جوان ہمت طاقتور اور نایاب و مثل تیغ زن کوغنائی تھا۔

حاجب نے جب اسے لاکر ابا قاسم خان اور احمد نکودار کے سامنے کھڑا کیا تو اس نے بلند آواز میں ایک بار سب کو سلام کیا جھک کر اس نے ابا قاسم کو تعظیم دی نہ کسی نغزول عقیدت اور ارادتمندی کا اظہار کیا اس کی اس حرکت کو ابا قاسم خان کی بیوی میرا نے ناپسند کیا تھا لہذا اپنے جذبات پر قابو نہ پاتے ہوئے وہ کوغنائی کو مخاطب کرتے ہوئے بول پڑی۔

کوغنائی تم جانتے ہو کہ میں ابا قاسم خان کی بیوی میرا ہوں آج تمہیں قصر کے اس کمرے میں اس لئے بلایا گیا ہے کہ تمہارے ذمے ایک انتہائی اہم کام لگایا جائے اگر اس کام کو کرنے سے تم نے انکار کر دیا تو یاد رکھنا تمہیں مصلوب بھی کیا جاسکتا ہے۔

میرا کے ان الفاظ پر احمد نکودار نے کھا جانے والے انداز میں اس کی طرف دیکھا اس کی آنکھوں میں قہرمانیت چہرے پر درودور تک نفرت کے آثار تھے ابا قاسم خان نے بھی مڑ کر بڑی ناپسندیدگی سے اپنی بیوی میرا کی طرف دیکھا تھا جس کے جواب میں میرا نے اپنی گردن جھک گئی تھی قبل اس کے کوئی کچھ بولتا کوغنائی نے ایک گہری نگاہ اس پر ڈالی پھر وہ مخاطب ہوا ایسی آواز میں جیسے دھرتی کا کوئی امین ظلمت شب کے سینے کو چاک کر کے بے حسی کے فسوں کو زمین کی روشنی میں تبدیل کرنے لگا ہو وہ کہہ رہا تھا۔

میرا یا خاتون! میں نہ کسی کا زرخیز ہوں نہ کسی کا غلام اس دنیا میں ہر کوئی اپنی اپنی کہانیوں کا متلاشی اپنی اپنی داستانوں کا اسیر ہے کوئی بھی مجھے زبردستی۔ ٹوٹی زرد دھوپ اور آنکھوں کی ادھوری تہائی نہیں بنا سکتا میں کائنات کے اس مالک کا غلام ہوں جس کے سامنے ہر شے حقیر ہے جو طبعی اسباب کا غلام نہیں بلکہ طبعی اسباب اس کے ارادوں

انکار کر دیا ایسا کرنے کا وہ حق رکھتا ہے بلکہ اس نے انکار کرتے وقت مجھ سے یہ تک کہہ دیا تھا کہ وہ مصلوب ہونا پسند کرے گا۔ مسلمان سلطان کے خلاف کسی بھی صورت جنگ میں حصہ نہیں لے گا۔

ابا قباخان رکا پھر دوبارہ میرا کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

تم اس موضوع میں بالکل دخل اندازی نہ کرو اس لئے کہ اس شخص کا ہر صورت میں قبلائی خان کے پاس جانا ضروری ہے تم جانتی ہو ہمارے چچا سنگو خان کے بعد دست کا بڑا خاقان ہمارا چچا قبلائی خان ہی ہے اگر وہ پسند نہ کرے تو ان علاقوں میں ہم حکومت نہیں کر سکتے اس کی رضامندی سے ہی میں ان علاقوں کا حاکم ہوں اگر اس کی رضامندی نہ ہو تو میں حکومت نہیں کر سکتا لہذا مجھ سے وفد بھیج کر جس جس نوع اور جس قسم کے لوگ مانگے ہیں میں ایسے لوگ اسے مہیا کرنے کا پابند ہوں اب اگر نکودار پھر اسے راضی کر کے میرے پاس لے کر آتا ہے تو تم اس سلسلے میں بالکل کوئی گفتگو نہیں کرو گی۔

میرا مسکراتے ہوئے خاموش رہی

ادھر احمد نکودار کو غنائی اور سیف الدین دونوں کو دوسرے کمرے میں لے گیا تینوں جب نخت پر بیٹھ گئے تب احمد نکودار نے نا صرف کو غنائی اور سیف الدین کا آپس میں تعارف کروایا بلکہ قبلائی خان کے وفد کے آنے کی ساری تفصیل بھی اس نے کو غنائی بتا کہہ دی تھی۔

جب احمد نکودار ایسا کر چکا تب سیف الدین کی طرف دیکھتے ہوئے کو غنائی بول پڑا۔

میرے عزیز باگر میں قبلائی خان کے پاس جاتا ہوں تو مجھ سے کیا کام لیا جائے گا۔

سیف الدین نے مسکراتے ہوئے کو غنائی کی طرف دیکھا اس کے شانے پر پیار سے ہاتھ رکھا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے عزیز بھائی قبلائی خان نے جو تفصیل مجھے بتائی ہے اس کے مطابق اس کے لشکر میں اس کے بعد تمھاری حیثیت اعلیٰ اور رتخ ہوگی دراصل اس وقت قبلائی خان

ساتھ ہوا ایسا احمد نکودار کو غنائی اور سیف الدین کو اس کمرے میں لے گیا تھا جہاں تھوڑی دیر پہلے اس نے قبلائی خان کے وفد کے اراکین سے بات کی تھی۔

احمد نکودار اور کو غنائی خان کے جانے کے بعد میرا نے پھر اپنے شوہر ابا قباخان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

کیا آپ اور نکودار دونوں اس معمولی شخص کو کچھ زیادہ اہمیت نہیں دے رہے ایسی اہمیت جس کا یہ قطعی طور پر حقدار نہیں ہے۔

ابا قباخان نے پھر پابندیدگی کے انداز میں رخ موڑتے ہوئے اپنی بیوی میرا کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

تم یقیناً بے وقت اور احمقانہ گفتگو کر رہی ہو تم اس شخص کی اہمیت کو نہیں سمجھتی ہو میرے چچا قبلائی خان نے ہم سے ایسا سالار مانگا ہے جو اس کے لشکریوں میں شامل وحشی قبائل کو زیر کر سکے انہیں قبلائی خان کا مطیع اور فرماں بردار بنا کر رکھے ایسا کام ہماری سلطنت میں اگر کوئی شخص کر سکتا ہے تو وہ صرف کو غنائی ہے اس کے علاوہ اور کوئی یہ کام سرانجام دے ہی نہیں سکتا۔

ابا قباخان تھوڑی دیر کے لئے رکا اس کے بعد اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

میرا میں ہی نہیں ہماری ساری سلطنت کے عمائدین بلکہ تم بھی جانتی ہو کہ کو غنائی جیسا عمدہ تیغ زن نہ کوئی ہے نہ اس سے بڑھ کر کوئی طاقت اور قوت والا ہے۔

ابا قباخان کی بات کا سنتے ہوئے میرا بول پڑی۔

میں مانتی ہوں اس جیسا کوئی تیغ زن نہیں۔ طاقت اور قوت میں بھی یہ سب پہ بھاری دور گراں ہے لیکن اس نے معزز کے سلطان کے خلاف ہمارے لشکریوں کی سپہ سالاری قبول کرنے سے کیوں انکار کر دیا۔

ابا قباخان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ کہنے لگا وہ ایسا کرنے کا حق رکھتا ہے مسلمان ہے اور مسلمان بھی بڑا کٹر قسم کا ہے اپنے دینی جذبات اور اپنے مذہبی تقاضوں کو ماننے رکھتے ہوئے اس نے ایک مسلمان سلطان کے خلاف جنگ کرنے سے



کے لشکر میں مختلف قبائل کے لوگ شامل ہیں اور ان وحشی قبائل کو قابو میں رکھنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

یہ کام قبلائی خان نے پہلے چنگیز خان کے بہترین جرنیل سوبدائی کے بیٹے اویانگ کو سونپا اویانگ قبلائی خان کے لشکروں کا سالار اعلیٰ تھا لیکن وحشی قبائل کو سوبدائی کا بیٹا اویانگ بھی اپنے قابو میں نہ رکھ سکا اس کے بعد یہی کام قبلائی خان نے سوبدائی کے پوتے آجو اور بایان اور چنگیز خان کے بیٹے اوغزائی کے پوتے شیرامون کو سونپا لیکن وہ دونوں بھی قبلائی خان کی خواہش کے مطابق نتائج سامنے نہ لاسکے اس لئے کہ قبلائی خان کے لشکر میں جو وحشی قبائل کے سردار اور ان کے لشکری ہیں انہیں کسی تعظیم میں رکھنا آسان کام نہیں ہے دراصل یہ سارے وحشی قبائل طاقت اور قوت سے زیر کیے جاسکتے ہیں جو شخص ان سے زیادہ جسمانی طاقت اور قوت رکھتا ہے اس کی فرمانبرداری وہ دیوتا سمجھ کر کرتے ہیں جو تفصیل کوغنائی مجھے تمہارے متعلق بتائی گئی ہے اس کے مطابق یہ کام صرف تم ہی کر سکتے ہو۔

کوغنائی نے کچھ سوچا پھر وہ سیف الدین کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

مجھے دو باتیں بتاؤ پہلی یہ کہ قبلائی خان کے لشکر میں مسلمانوں کی کیا حیثیت ہے تمہارے علاوہ اور بھی مسلمان وہاں ہیں میرا دوسرا سوال تم سے یہ ہے ان وحشی قبائل کی تفصیل بتاؤ جو اس وقت اس کے لشکر میں شامل ہیں۔

سیف الدین کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ کوغنائی کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

قبلائی خان کے لشکر میں بہت سے ترک مسلمان شامل ہیں تمہارے قبیلے کرائت کے ترک بھی ہیں اور پھر ان دونوں قبلائی خان کے سارے مال امور کی نگرانی احمد نام کا ایک شخص کر رہا ہے جو انتہائی دیانت دار اور اپنے کام میں انتہا درجہ کی مہارت رکھتا ہے۔ (احمد کے متعلق مغربی مورخین نے تعصب سے کام لیتے ہوئے اس کے خلاف بہت کچھ لکھا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اپنے بعد قبلائی خان سب سے زیادہ اعتبار اپنے مالیات کے ماہر احمد ہی پر کیا کرتا تھا)

سیف الدین تھوڑی دیر کے لئے رکا اس کے بعد وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

میرے عزیز تمہارا دوسرا سوال یہ ہے کہ اس وقت قبلائی خان کے لشکر میں کون کون سے وحشی قبائل ہیں اس وقت قبلائی خان کے لشکر میں زیادہ تر ترک قبائل ہی شامل ہیں ان میں کرغیز، قازق، نائی، من کرائت، مانچو، قپچاق، آریہ، کاپین، امان، نیون، ہن، گاتھ و نڈال اور ستھین شامل ہیں۔

اس بار کوغنائی نے بڑی دلچسپی سے سیف الدین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا شروع کیا۔

تم نے ان سارے قبائل کے نام بتا کر ان علاقوں کے متعلق میری دلچسپی میں یقیناً اضافہ کیا ہے کیا تم ان قبائل کی تفصیل بھی مجھ سے کہو۔

اس پر سیف الدین نے مسکراتے ہوئے کہا شروع کیا۔

کوغنائی میرے بھائی راستے میں میں تم سے ان قبائل کی تفصیل بھی کہتا چلوں گا پہلے تم ہمارے ساتھ جانے کی حامی تو بھرو۔

کوغنائی مسکرایا ایک گہری نگاہ اس نے احمد کو دار پر ڈال کر کہنے لگا۔

میں احمد کو دار کا کہا ناں نہیں سکتا جیسا یہ کہے گا میں دیا ہی کروں گا پھر اس نے احمد کو دار کی طرف دیکھا کہنے لگا۔

احمد میرے بھائی کیا تم چاہتے ہو کہ میں قبلائی خان کے لشکر میں جاؤں۔

احمد نے منہ سے تو کچھ نہ کہا اثبات میں گردن ہلا دی اس پر کوغنائی مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

اگر یہ بات ہے تو سیف الدین میں تمہارے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں اگر تم ان وحشی قبائل کی تفصیل راستے میں بتاؤ گے تو کوئی بات نہیں لیکن پہلے مجھے تھوڑی سی تفصیل بتاؤ کہ جن راستوں سے ہو کر تم آئے ہو ان میں تمہیں دلائی لامہ کو ساتھ لانے کی ضرورت کیوں پڑی کیا چنگیز خان کے پوتے قائد نے ان راہوں کو مسدود کر رکھا ہے اور کیوں چنگیز خان کے دشت پر قبضہ کرنے کے لئے سنگولوں کے مختلف گروہوں میں جنگ جاری ہے اگر تم چنگیز خان سے لے کر اب تک جو حالات صحرائے گوبی

ترک تاز میں تباہ ہوئے اب ان شہروں کے ڈھانچے موجود ہیں۔ جو بعد میں کھڑے کیے گئے تم اپنے شہر بغداد ہی کو لویہ ان شہروں میں سے ہے جو لوہے شک آج بھی باقی ہے لیکن عباسیوں کا وہ بغداد کہاں جس کی داستانیں کتابوں میں پڑھ کر باآسانی یقین نہیں آتا تھا کہ ان خصوصیت کا شہر واقعی ایک وقت میں دریائے دجلہ کے دونوں کناروں پر زیب و زینت کا باعث بنا ہوگا بہر حال منگول جہاں سے بھی گذرے بڑے بڑے ملکوں اور عظیم کتب خانوں کی جگہ یا تو صحرائے چھوڑ گئے یا بلے کے ڈھیر بنا کر رکھ گئے ایک حق شناس مورخ نے واقعی تاریخوں کی صحیح عکاسی کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایک اراغوانی ندی منگولوں کی گزرگاہ کا نشان بتا دیتی تھی۔

اوغدائی کے بعد احمد نکودار کا چچا منگو خان منگولوں کے دشت کا خاقان بنا منگو خان نے اپنے بھائی قبلائی خان کو جنوبی چین کے حکمران خاندان سنگ کے خلاف ترک تاز کرنے کے لئے روانہ کیا اس کے لشکر میں ہر طرح کے وحشی قبائل شامل ہیں جن کے نام میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں اسی دوران منگو خان کا انتقال ہو گیا اس کے انتقال کے بعد منگولوں نے جو علاقے فتح کیے تھے وہ تقسیم ہو گئے مغرب کے علاقہ چنگیز خان کے سب سے بڑے بیٹے جو جی کی اولاد یعنی باتو اور اس کے بھائی برقائی خان کے حصے میں آیا جو علاقے ہلاکو خان نے فتح کیے تھے ان پر اب احمد نکودار کا بڑا بھائی ابا تار حکمرانی کر رہا ہے جمیل بیکال سے لے کر کوہستان الطائی اور صحرائے گوبی تک کا علاقہ اوغدائی کے بیٹے قائد کو ملا اور اس کے شمال میں جو علاقہ تھا وہ چغتائی کی اولاد کے حصے میں آیا لیکن بعد میں قائد نے اس علاقے کو بھی اپنے تحت کر لیا۔

دشت اور مرکزی شہر قرم منگو خان قبلائی خان اور ہلاکو کے چھوٹے بھائی اریک بوغا کے حصے میں آیا۔

لیکن حالات نے نا اتفاقی کا ایک تیر مارا اور قائد قبلائی خان کے خلاف ہو گیا اریک بوغا کو بھی اس نے اپنے ساتھ ملا لیا۔ اریک بوغا چونکہ خاص تاریخوں کے دشت کا حکمران تھا لہذا اس کی بڑی اہمیت تھی۔ قائد کے کہنے پر قبلائی خان کے خلاف بغاوت کردی حالانکہ وہ قبلائی خان کا سگ بھائی ہے آخر کار قبلائی خان اور اریک بوغا کے

کوہستان ابطائی اور منگولوں کے دشت میں روتا ہوئے ہیں ان کی مجھے تفصیل بتا دو تو پھر ان علاقوں کو سمجھنے اور وہاں کے حالات جو اب تک پیدا ہوئے ہیں ان کو جاننے میں مجھے یقیناً آسانی ہوگی۔

اس پر سوالیہ سے انداز میں سیف الدین نے احمد نکودار کی طرف دیکھا احمد نے جب اثبات میں گردن ہلائی تب سیف الدین کہنے لگا۔

میں تمہیں اختصار کے ساتھ کچھ حالات بتاتا ہوں وہ سننے کے بعد مجھے امید ہے کہ تم ان علاقوں کے حالات سے پوری طرح آگاہ ہو جاؤ گے اس کے بعد سیف الدین گلہ صاف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

میرے عزیز چنگیز خان نے اپنے لشکریوں کے ساتھ کوہستان اور صحرائی پناہ گاہوں سے نکلنے ہی بجز اکاہل سے ایڈر یا تک تک ہر خطے کو پامال کر ڈالا ایک طرف چین، ترکستان، افغانستان، ایران، عراق، شام اور تفتقار کو نہیں کیا دوسری طرف روس، پولینڈ، مشرقی، پریشیا، منگولیا وغیرہ میں اس کے جانشینوں نے تباہی اور بربادی پھیلا کر رکھ دی۔

جہاں بھی چنگیز خان اور اس کے جانشین گئے تہذیب اور تمدن کی تمام مایہ ناز یادگاروں کو اس طرح ریزہ ریزہ کر ڈالا کہ ان کا سراغ لگانے کی کوئی صورت باقی نہ رہی جہاں جہاں مختلف لسانی گروہ اجتماعی زندگی کی تنظیمات میں لگے ہوئے تھے منگول ان پر برقی حافظ بن گئے اور ہر تنظیم کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا۔

میرے عزیز چنگیز خان کے بعد اس کا بیٹا اوغدائی منگولوں کے دشت کا خاقان بنا۔

میں تمہیں یہ بھی بتاتا چلوں کہ چین کی سرحد سے لے کر بحر روم تک جن خطوں میں بھی منگول ہمدوز موسم کی طرح پہنچے ان سب پر اسلامی پرچم لہرا رہا تھا مسلمانوں نے جو چھ صدیوں میں علم و فضل کے جویش بہا گئے اور جاہ و حشمت کے جو حیرت افزا اسباب فراہم کیے تھے وہ آگ و خون کے طوفانوں کی نظر کر دیئے گئے جن شہروں کے نام آج بھی تاریخ و ادب کے صفحات پر دیکھ کر دل میں عظمت اور یگانگی کا ایک خاص تصور بن جاتا ہے اور انکار اور خیالات میں ایک انوکھی روحانیت پیدا ہوتی ہے وہ سب اس منگولی

درمیان جنگ ہوئی جس میں قبلائی خان فاتح رہا ایک بوغا کو اس نے گرفتار کر لیا۔  
 ایک بوغا چونکہ قبلائی خان کا بھائی ہے لہذا اس کے خلاف اس نے کوئی انتقامی کارروائی  
 نہ کی اسکا پنے ساتھ اپنے لشکر ہی میں رکھ لیا تاہم وہ دشت جو دراشت کے طور پر ایک  
 بوغا کے حصے میں آیا تھا اور جہاں سے اٹھ کر چنگیز خان نے دنیا کے بڑے حصے کو فتح کیا  
 تھا وہ قبلائی خان نے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔

اب صورت حال یہ ہے کہ قبلائی خان کے علاقے اور قائد کے علاقوں کی  
 سرحدیں آپس میں ملتی ہیں دونوں ایک دوسرے کے بدترین دشمن ہیں اور ایک دوسرے  
 کے علاقوں پر حملہ آور ہوتے رہتے ہیں قائد کی ایک بیٹی ہے اس میں دو ایسی صفیں  
 ہیں جو کسی اور میں نہیں کہتے ہیں ایک تو وہ بلا کی حسین ہے اور جس قدر حسین ہے ایسی ہی  
 بہادر اور جرات مند بھی ہے اس کا نام آئی یادوق ہے جس کے سنی ہیں ماہ تاباں یعنی چمکتا  
 ہوا چاند اب قائد اور اس کی بیٹی اپنی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ قبلائی خان کے  
 خلاف حرکت میں آئے ہوئے ہیں بار بار دونوں میں جنگ ہوتی ہے قائد اور اس کی  
 بیٹی آئی یادوق کا ارادہ ہے کہ وہ منگولوں کے دشت پر قبضہ کر لیں اور اسے قبلائی خان  
 سے چھین لیں لیکن قبلائی خان بھی اپنے آپ کو منگولوں کی اس وراثت سے ہاتھ دھونا  
 نہیں چاہتا اس طرح ان دونوں گروہوں میں جنگوں کا سلسلہ جاری ہے۔

سینف الدین جب خاموش ہوا تب کوغنائی کہنے لگا۔

اب میں صورت حال کو کافی حد تک سمجھ گیا ہوں اور یہ بات بھی میری سمجھ میں  
 آگئی ہے کہ اگر یہاں سے سز کیا جائے اور قبلائی خان کے علاقوں کی طرف جایا جائے تو  
 راستے میں قائد کا علاقہ پڑتا ہے اسی بناء پر دلائی لامہ کو ساتھ بھیجا گیا ہے تاکہ یہ بہانہ کیا  
 جائے کہ دلائی لامہ بدھ مت کے مقدس مقامات کی زیارت کے لئے روانہ ہوا ہے چونکہ  
 دلائی لامہ ایک مذہبی سربراہ ہے لہذا اسے کوئی کچھ نہ کہے گا لیکن مجھے اب صرف ایک  
 بات بتادو میں چونکہ تم لوگوں کے ساتھ جانے کے لئے رضا مند ہو چکا ہوں لہذا مجھے ان  
 علاقوں کی پوری تفصیل آنی چاہیے مجھے منگولوں کے دشت اور پھر وہاں سے قبلائی خان کی  
 طرف جانے کے جو راستے ہیں ان کی تفصیل بتادو اس کے بعد جیسا تم کہو گے میں ویسا

ہی کروں گا۔

سینف الدین نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیری پھر وہ کہہ رہا تھا میرے عزیز  
 مشرق سے مغرب یا مغرب سے مشرق کی طرف جانے کے لئے دو بڑے راستے ہیں  
 ایک شاہراہ چین کے علاقے قمرین ہواگ سے شروع ہوتی ہے جہاں چین کی زرخیز  
 زمین ختم ہوتی ہے یہ قافلوں کا راستہ ہے۔ جو صحرائے گولی سے ہو کر گزرتا ہے اس راستے  
 پر اٹلی کے درخت آسبوں کی طرح کھڑے ہیں اس راستے پر طوفانی ہوا میں اور خشک مٹی  
 کے طوفان بڑے چلتے ہیں یہاں پانی بہت کم ملتا ہے جہاں ملتا بھی ہے وہاں زیر زمین  
 ہے ان راستوں کو اونٹوں کی لمبی قطاروں نے اپنے نقش قدم سے بنایا تھا بار برداری کے  
 اونٹ جن کی نگاہ میں سواروں کے ہاتھوں میں ہوتی ہیں گرد اڑاتے ہوئے ان راستوں پر  
 چلتے ہیں۔

یہ راستہ طوفانوں کے خیابانوں سے ہو کر کاشغر کی پہاڑیوں کے سلسلے سے ہو کر  
 گزرتا ہے جہاں باغوں کے اطراف خاک سے بچانے کے لئے بلند دیواریں بنی ہوئی  
 ہیں پھر یہ راستہ پھر کانتا ہوا برقانی پہاڑوں کے دوش پر جا نکلتا ہے اور پھر آگے بڑھتا ہوا  
 لڑکھڑاتا ہوا مختلف دروں سے نیچے اترتا ہے جہاں آفتاب کی سوزش سے چٹانیں پگھل  
 گئی ہیں یا ان پر جاڑوں کی برف جمی رہتی ہے یہاں سے یہ راستہ نیچے اس دادی کی سرخ  
 زمین اور پانی تک پہنچتا ہے جس میں شرف شہر واقع ہے۔

وہاں پھر یہ راستہ مرو شہر کے گنبدوں سے ہوتا ہوا آگے بڑھتا ہے جہاں جنگلی  
 پرندے پیاس بھگانے کے لیے آتے ہیں اس کے بعد خشک گھاس کا طویل جنگل ہے  
 جس سے گزرنے کے بعد یہ شاہراہ ایران کے خشک میدانوں تک پہنچتی ہے جہاں اونٹ  
 سیدھے مغرب کی طرف قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں اور افق پر پہاڑوں کی نیلی قطار  
 نظر آتی ہے جو نہ قریب آتی ہے نہ نظروں سے اوجھل ہوتی ہے بہر حال اس راستے پر  
 زیادہ تر اونٹ ہی سز کرتے ہیں راستے میں آنے والے دریاؤں پر کوئی پل نہیں اونٹ سچ  
 میں سے گزرتے ہیں اس شاہراہ کو ریشم کی شاہراہ کہا جاتا ہے اس لئے کہ قدیم زمانے  
 سے چین کے ریشم کی تجارت اس شاہراہ کے ذریعے سے ہوتی تھی۔

ان دنوں گواجمسلمانوں کی نمائندگی کر رہا ہے لیکن وہ اتنا مصروف ہے کہ کھل کر مسلمانوں کے مفاد کے لئے کام نہیں کر سکتا اس کے علاوہ ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب کے مفاد میں لگے ہوئے ہیں وہاں فرانس نام کا ایک نصرانی راہب ہے جو بڑی سرگرمی سے ان علاقوں میں نصرانیت کے لئے کام کر رہا ہے ایک شخص جس کا نام مارکولوپولو ہے وہ بھی اس کی مدد کر رہا ہے یہ مارکولوپولو وینس کا رہنے والا بظاہر سوداگر ہے لیکن اندر ہی اندر یہ نصرانیت کے علاوہ مغربی ممالک کے مفاد کے لئے کام کر رہا ہے۔

بدھ مت کی نمائندگی دلائی لاما ماگس پا کر رہا ہے اس کے پیروکار اور حمایتی بھی وہاں بہت موجود ہیں قدیم چینی مذہب کی نمائندگی ایک شخص یاڈ چاڈ کے ہاتھ میں ہے یہ کافی عرصے سے قبلالی خان کا استاد بھی ہے۔

سیف الدین جب خاموش ہوا تو کوغٹائی نے پھر سوال داغ دیا۔

قبلالی خان بذات خود کیسا انسان ہے اخلاق و کردار کے لحاظ سے کیسا ہے اپنے دوستوں اپنے جاننے والوں اپنے چاہنے والوں کے ساتھ اس کی جانثاری کس حد تک ہے کیا وہ قدیم منگولوں کی طرح بے رحم اور بربریت پسند ہے۔

سیف الدین کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ کہہ رہا تھا۔

قبلالی خان اپنے آباؤ اجداد سے کافی حد تک مختلف ہے وہ چین میں جان نچوڑنے والے حبشی منگولوں کی طرح داخل نہیں ہوا بلکہ وہ ایک خیر خواہ مہربان فاتح کی طرح چین کے علاقوں کو فتح کرنا چاہتا ہے اور وہاں ایک نئے حکمران خاندان کی بنیاد ڈالنا چاہتا ہے۔

تم یوں بھی سمجھ سکتے ہو کہ دشت کے منگولوں کی بجائے اس نے اپنی تقدیر کا رشتہ چینوں کے ساتھ جوڑ لیا ہے وہ پہلا منگول حکمران ہے جو چینوں کو سمجھ سکتا ہے وہ ان کو اتنی اچھی طرح جانتا ہے کہ ان پر کم اعتماد کرتا ہے لیکن ان کے تمدن کا گرویدہ بھی ہے وہ ان کے بفریب تمدن کا غلام بھی نہیں بنا چاہتا کہ کہیں اس کا حشر بھی چین کے پہلے تہہ ہو جائے والے حکمران خاندان جیسا نہ ہو جائے۔

وہ چینوں کے نظم و نسق کی برائیوں کو بھی ترک کرنا چاہتا ہے اور منگولوں کی سیدھی

دوسرا راستہ صحرائے گوبی کے جنوبی حصوں سے ہو کر گزرتا ہے اور خشک جھیلوں کو پار کرتے ہوا قفقز اور یارتقد کی چراہ گاہوں کی طرف جا نکلتا ہے اس جنوبی شاہراہ کو جو فان لو کا نام بھی دیا گیا ہے آگے بڑھتے ہوئے یہ شاہراہ قراقرم کے دروں سے ہوتی ہوئی ان برقانی دروں تک پہنچتی ہے جن کے نیچے کشمیر کی سرد اور دیوداروں سے لدی ہوئی دادی ہے پھر یہ راستہ بلخ کی بلند یوں کی طرف جا نکلتا ہے اور بلخ کو دم البلا بھی کہا جاتا ہے۔

یہ راستہ بڑا مشکل ہے اس پر بھی تجارت کا تانا بانا بنا گیا ہے اور یہ شاہراہ چین اور بلاد ایران کے سکونت پذیر تمدنوں کو بحر روم کی دنیا کے سکونت پذیر تمدنوں سے منسلک کرتا ہے چونکہ یہ دشوار گزار ہے لہذا ایک کمزور دھاگے کی طرح اکثر دھچکرتا ہوا ہو کر ٹوٹ جاتا کرتا ہے۔

اس راستے پر صحرائے گوبی کے مغربی سرے پر جہاں تھان شیان کے جنگل ریگستان سے ملتے ہیں کچھ شہر بس گئے ہیں یہاں ایک نئے تمدن نے نشوونما پائی ہے جو بڑی سلطنت سے بڑا اور ہے جو شہر اس کے کنارے بس گئے ہیں ان شہروں کو کچھ لوگ چوراہے کا تمدن بھی کہتے ہیں یہاں مندروں کے پاس سرائے ہیں کچی مٹی کی چوکیاں اور برج کثرت سے چوکیداروں کی طرح کھڑے دیکھے جاسکتے ہیں جو شہر اس راستے پر بس گئے ہیں ان میں بس بلخ، المالیک، کاشغر، قفقز اور یارتقد شامل ہیں یہ شاہراہ لشکروں کی نقل و حرکت کے لئے نہ صرف دشوار گزار ہے بلکہ تجارت اور زیارت کے لئے بھی مشکل گزار گاہ خیال کی جاتی ہے یہاں تک کہنے کے بعد سیف الدین کا اس کے بعد اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ کوغٹائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

کوغٹائی میرے بھائی یہی وہ دونوں راستے ہیں جو منگولوں کے دشت کی طرف جانے کے لئے مشرق اور مغرب کو آپس میں ملاتے ہیں۔

سیف الدین جب خاموش ہوا تو اس کی طرف دیکھتے ہو کوغٹائی نے پھر پوچھ لیا۔

سیف الدین میرے عزیز یہ کہو کہ قبلالی خان کے ہاں اس وقت مسلمانوں کی نمائندگی کس کے ہاتھ میں ہے۔

سیف الدین کے لبوں پر ہلکا سا ہنسنمودار ہوا پھر کہنے لگا۔

اپنی جوانی کے زمانے میں پسند تھیں۔

اس کی چار بیویاں ہیں جن کو وہ قانونی ازدواج کی طرح رکھتا ہے ان میں سے ہر ایک کا اپنا ایک علیحدہ علیحدہ خیمہ ہے ہر ایک کے پاس خدمت کے لئے ان گنت کنیریں غلام ہیں جب شہنشاہ ان بیویوں میں سے کسی کی محبت چاہتا ہے تو خود اس کے خیمے کو جاتا ہے یا وہ شہنشاہ کے خیمے کو آجاتی ہیں اس کے علاوہ اس کی بے شمار درشتائیں ہیں جن میں تمہیں بتاتا چلوں کہ وہ اپنی داشٹائیں کیسے حاصل کرتا ہے۔

کوغنائی تم جانتے ہو کہ کون کرات نام کا ایک سنگول قبیلہ ہے قبلائی خان کی بیوی جاسوئی کا تعلق بھی اسی قبیلے سے ہے یہ قبیلہ حسن و جمال کے لحاظ سے سارے قبیلوں میں مشہور ہے ہر سال اس قبیلے کی دلنریب ترین لڑکیاں قبلائی کے دربار میں بھیجی جاتی ہیں اور یہاں تجربہ کار بوزھیوں کو ان کی تربیت کے لئے مامور کیا جاتا ہے۔

یہ بوزھیاں ان لڑکیوں کو اپنے پاس یہ دیکھنے کے لئے سلاتی ہیں کہ ان کے منہ سے باس تو نہیں آتی خزانے تو نہیں لیتی ان کے اعضاء بدور اور مناسب ہیں کہ نہیں پھر ان میں سے چند کو چنا جاتا ہے جو باری باری سے شہنشاہ کی خدمت پر مامور کی جاتی ہیں ان میں سے چھ حسین ترین لڑکیوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ تین دن تین راتیں شہنشاہ کی خدمت میں رہیں خواب میں حاضر رہیں جب وہ سوتا ہو تو پہرہ دیں اور وہ جو حکم دے اس کی تعمیل کریں اس کے بعد اگلے تین دن ان کی جگہ اور چھ لڑکیوں کا تقرر کیا جاتا ہے اس طرح سال بھر بدل بدل کر چھ لڑکیوں کا تقرر کیا جاتا ہے۔

قبلائی خان کی چاروں بیویوں سے شہنشاہ کے بائیس بیٹے ہیں اور داشٹاؤں سے پچیس اور بیٹے ہیں لیکن کوغنائی تمہیں ان سب امور سے کوئی غرض نہیں رکھنی چاہیے قبلائی خان ایک بہترین اور نفیس انسان ہے اگر تم وہاں جا کر اپنی عمدہ تیغ زنی بہترین طاقت اور قوت کا مظاہرہ کر دو یا دیکھنا وہ تمہیں اپنے لشکریوں کے سالار کے علاوہ بڑا مکتسب بھی مقرر کر سکتا ہے ان لئے کہ قبلائی خان نے اپنی سلطنت میں ہر شہر اور مختلف علاقوں میں چھوٹے چھوٹے محنت مقرر کر رکھے ہیں جو ان علاقوں کی خبریں اس تک پہنچاتے ہیں ان علاقوں کے لوگ حکمرانوں کے متعلق جو عیب جوئی کرتے ہیں وہ خبریں بھی قبلائی

سادھی وہ خود مختاری بھی اختیار نہیں کرنا چاہتا بلکہ خود ایک خوش گوار درمیانی راستہ اختیار کرنا چاہتا ہے اس نے آہستہ آہستہ اپنا ایک مرکزی شہر بھی تعمیر کر لیا ہے اس کا نام اس نے خان بالغ رکھا ہے جس کے نواح میں ساٹھ میل کے احاطے میں اس نے جھیلیں بنوائی ہیں ان کے کنارے باغ لگوائے ہیں قبلائی کا بچپن چراہ گاہوں کے گرد و غبار اور آندھیوں میں گزرتا تھا اس لئے درختوں سے خاص طور پر مرغوب ہے اس لئے اس نے جھیلوں کے کنارے درخت لگائے۔ خان بالغ کے باغات میں وہ سواری کرتا ہے اور اپنے شہبازوں کو اڑا کے تماشہ دیکھتا ہے کبھی کبھی وہ اپنے ساتھ چیتے بھی لے کر جاتا ہے اور ان کے ذریعے شکار کرتا ہے۔

وہ گھنے سایہ دار اور بہتے پانی کا دل دادہ ہے اس لئے خیمے میں زندگی میسر کرنے کے لئے اس نے اپنے لیے ایک نئی طرز کا قصر بھی بنوایا ہے یہ قصر شانگ تو کے جنگل میں ہے اور بانسوں کو جوڑ کر بنایا گیا ہے۔ اس پر طلائی رنگ چڑھا دیا گیا ہے اور جنہیں رہتی دھاگوں سے باندھا گیا ہے اس لئے یہ آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ نصب کیا جاسکتا ہے اپنے اس محل میں یا تیل گاڑیوں سے کھینچے جانے والے چھکڑوں میں نصب ہونے والے اپنے خیمے اور پورت میں وہ چیتوں کی کھالوں اور شامیانے میں زندگی بسر کرتا ہے جن کے اندر برشم اور اطلس کے کپڑے لگے ہوتے ہیں۔

جو لوگ قبلائی کی خان سے وفاداری کا اظہار کرتے ہیں وہ ان کے لئے اپنی جان تک چھڑک دینے سے بھی دریغ نہیں کرتا جو لوگ اس کے سامنے بھرپور بلاقت اور قوت کا مظاہرہ کرنے کے ساتھ ساتھ تیغ زنی کے ہنر میں اپنی مہارت کا اظہار کرتے ہیں قبلائی خان انہیں اپنی جان کے بعد سب سے زیادہ عزیز اور شفیق خیال کرتا ہے۔

قبلائی کے مزاج میں نوادرات جمع کرنے کا شوق جنون کی حد تک ہے اسے قیمتی اور شاندار چیزیں جمع کرنے کا خیط ہے سیام کا ایک لعل جو بند سٹی جتا ہے وہ اسے بڑا عزیز خیال کرتا ہے ترشے ہوئے ہاتھی درخت، عسکن کے بھاری شفاف جیڑ جڑیوں کے انڈوں جیسے بڑے بڑے موتیوں کے جوڑے اس کے نوادرات میں شامل ہیں قبلائی کی صحت مند طبیعت کو حسین اور مناسب لڑکیاں اتنی ہی پسند ہیں جتنی اس کے دادا اوندائی کو

بیٹھ گیا پھر راز داری میں اپنے بھائی ابا قاسم کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔  
میرے بھائی کو غنائی ہمارے چچا قبلائی خان کے پاس جانے کے لئے تیار ہو گیا ہے کیا آپ پسند کریں گے کہ میں اسے یہاں بلاؤں اور آپ اس سے خود بات کر سکیں۔  
اس پر ابا قاسم نے ایک تشویش بھری نگاہ اپنے قریب بیٹھی اپنی بیوی پر ڈالی پھر اپنے بھائی کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

نہیں بھائی اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے تم نے اسے رضامند کر لیا ہے میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑا معرکہ ہے اس لئے قبلائی خان کے پاس اس کو غنائی کے علاوہ اور کوئی چل ہی نہیں سکتا اگر اسے میں یہاں بلاتا ہوں اور میری بیوی میرا جانے کوئی غلط بات کہہ دی تو مجھے خدشہ ہے کہ وہ پھر کہیں جانے سے انکار نہ کر دے تم نے اسے مجھانے پر رضامند کر لیا ہے بس اتنا ہی کافی ہے۔

ابا قاسم کوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔  
نکو دار میرے بھائی دو آدمیوں کا انتخاب ہو چکا ایک کو غنائی دوسرا جمال الدین اب جو صنایع اور زینار اور دیگر اپنے اپنے فن کے ہنرمند قبلائی خان نے مانگے ہیں ان کا انتخاب تم خود ہی کر لو اور ان کی روانگی کا اہتمام بھی خود ہی کر لینا مجھے ان امور میں مت ڈالنا۔

جواب میں احمد نکودار مسکرا دیا پھر ابا قاسم کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

بھائی آپ جانتے ہیں کو غنائی زندان میں تھا تو میں اس کی حویلی کی صفائی سہرائی اس کی آرائش اور زیبائش کا بہترین خیال رکھتا رہا ہوں میں چاہتا ہوں کہ ہمارے چچا قبلائی خان کی طرف سے جو وفد آیا ہے اسے کو غنائی کی حویلی ہی میں ٹھہرایا جائے وہ ایک عمدہ اور صاف ستھری حویلی ہے اور وہیں سے انہیں رخصت کر دیا جائے۔

اس پر ابا قاسم نے مسکراتے ہوئے جب اثبات میں سر ہلا دیا تب احمد نکودار اپنا جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا قصر کے اس کمرے سے نکل کر اس کمرے میں آیا جس میں سیف الدین اور کو غنائی بیٹھے ہوئے تھے پھر سیف الدین کو مخاطب کرتے ہوئے احمد نکودار کہنے لگا۔

خان تک پہنچاتے ہیں اب اگر تم قبلائی خان کے معیار پر پورے اترے تو یاد رکھنا وہ تمہیں مختص اعلیٰ بھی مقرر کر سکتا ہے اس طرح جو چھوٹے تختب مختلف خبریں قبلائی خان کو بھیجتے ہیں ان کا فیصلہ کرنا بھی تمہارے ذمے لگا دیا جائے گا اور یہ قبلائی خان کی سلطنت میں اس کی ذات کے بعد سب سے بڑا عہدہ ہے۔

سیف الدین خاموش ہو گیا کو غنائی بھی تھوڑی دیر تک گردن جھکا کے کچھ سوچتا رہا اس دوران احمد نکودار اور سیف الدین دونوں کی نگاہیں اس پر جمی ہوئی تھیں پھر احمد نکودار کی طرف دیکھتے ہوئے کو غنائی بول اٹھا۔

احمد میرے بھائی اب تم جس دہشت چاہو گے میں سیف الدین کے کاروان کے ساتھ کوچ کرنے کے لئے تیار ہوں  
کو غنائی کے اس جواب سے احمد نکودار ایسا خوش ہوا کہ اسے گلے لگا لیا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

کو غنائی میرے بھائی میں تمہارے ساتھ ایک ایسا شخص بھی بھیج رہا ہوں جو تمہارے لیے وہاں بڑا سود مند ہوگا اور وہ تمہاری پسندیدہ شخصیت بھی ہے وہ خود بھی تمہیں دیوانگی کی حد تک چاہتا ہے پسند کرتا ہے وہ ہماری سلطنت کا نجم جمال الدین ہے اسے بھی تمہارے ساتھ قبلائی خان کی طرف روانہ کیا جا رہا ہے۔

احمد نکودار کے اس انکشاف پر کو غنائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

اگر جمال الدین بھی میرے ساتھ جا رہا ہے تو میرے خیال میں میرا وقت وہاں بہترین انداز میں گزرے گا کو غنائی کو خاموش ہو جانا بڑا اس لئے نکودار پھر بول پڑا۔

میں آج ہی کچھ کلزی کا کام کرنے والوں اور تخلیق بنانے والے ماہر صنایع کا انتخاب کر رہا ہوں جو تم لوگوں کے ساتھ جائیں گے قبلائی خان نے جس جس شعبے کے ماہر مانگے ہیں میں ان کا انتظام کر دوں گا اب تم تھوڑی دیر یہاں بیٹھو میں اپنے بھائی کے پاس جاتا ہوں اور اس سے بات کر کے لوٹتا ہوں پھر دیکھتا ہوں وہ کیا کہتا ہے۔

احمد نکودار اٹھ کر باہر نکل گیا پھر وہ واپس قصر کے اس کمرے میں داخل ہوا جہاں ابا قاسم اور سلطنت کے دیگر عمائدین بیٹھے ہوئے تھے اپنی نشست پر جا کے احمد نکودار

سیف الدین قصر کے اس کمرے میں جاؤ اپنے وفد کے سارے اراکین کو یہاں بلا کر لاؤ میں ان سے کچھ کہنا چاہتا ہوں سیف الدین اٹھ کر باہر نکل گیا تھوڑی دیر بعد وہ لوٹا اس کے ساتھ اس کے وفد کے سارے ارکان بھی تھے جب وہ اس کمرے میں داخل ہوئے تب نکودار انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے عزیز میں تم سب لوگوں کی قیام کا اہتمام اپنے بھائی کوغنائی کی حویلی میں کر رہا ہوں دو تین دن تک تم وہاں قیام کرو اتنی دیر تک میں ان صناعتوں کا بھی انتخاب کر لوں گا جو تمہارے ساتھ روانہ ہوں گے اس کے بعد تمہیں یہاں سے قبلائی خان کی طرف جانے کے لئے باعزت طور پر الوداع کیا جائے گا اب تم سب لوگ میرے ساتھ آؤ۔

کوئی کچھ نہ بولا سب احمد نکودار کے ساتھ ہو لیے تھے احمد نے ان سب کا قیام کوغنائی کی حویلی میں کر دیا تھا۔

کوغنائی کی حویلی میں جو کمرہ دلائی لامہ ماگس یا اس کی خوبصورت اور پر جمال بھتیجی سیرم بھتیجے تو ماں کو ملا تھا اس میں ماگس پا اور حسین سیرم اکٹھے بیٹھے راز دراندہ سی گفتگو کر رہے تھے تھوڑی دیر بعد کھانا آ گیا دونوں نے مل کر کھانا کھایا کھانے سے وہ فارغ ہوئے تھے کہ سیرم کا چھوٹا بھائی اور ماگس پا کا بھتیجا تو ماں کمرے میں داخل ہوا اسے دیکھتے ہی ماگس اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

بیٹے تم کہاں چلے گئے تھے کھانے پر بھی تم نہیں آئے میں نے اور سیرم نے تمہارا بڑا انتظار کر لیا۔

تو ماں مسکراتے ہوئے بول پڑا

لامہ میں نے وفد کے دیگر ارکان کے ساتھ کھانا کھالیا ہے میں کوغنائی کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتا رہا ہوں۔

ماگس پانے اس سے آگے تو ماں کو کچھ نہ کہنے دیا اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے اس نے خاموش رہنے کے لئے کہا پھر وہ دروازے پر آیا تو ماں کا بازو پکڑا اور اسے باہر لے جاتے ہوئے کہنے لگا۔

ذرا میری بات سنو۔

باہر لا کر عجیب سے انداز میں اپنے بھتیجے تو ماں کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔

تو نے کچھ وقت کوغنائی کے پاس گزر رہے بتاؤ کہ کیا انسان ہے۔

تو ماں مسکرایا شہادت بھرے انداز میں اپنے چچا ماگس پا کی طرف دیکھا پھر بول اٹھا۔

لامہ وہ ایک انتہائی نیک دل اور ہمدرد انسان ہے اس کے کچھ جاننے والے لوگ بھی اس سے ملنے آئے ہیں جن کا تعلق اسی شہر سے ہے جمال الدین نام کا وہ نجم جس نے ہمارے ساتھ روانہ ہونا ہے وہ بھی اس کے پاس آ کر بیٹھا ہوا ہے سب لوگ اس کی تیغ زنی اس کی طاقت اس کی جرات مندی کی تعریف کر رہے تھے کچھ لوگوں کو میں نے یہ کہتے بھی سنا ہے کہ اس جیسا کوئی تیغ زن نہیں کوئی طاقت اور قوت میں اس کا ہم سر نہیں ہے۔

تو ماں جب خاموش ہوا تو ماگس پانے خدشات ظاہر کرتے ہوئے کہنا شروع کیا اس قسم کی گفتگو تو ماں اپنی بہن سیرم سے مت کرنا یاد رکھنا اگر تم نے اس کی جرات مندی اس کی دلیری اس کی شجاعت اس کی طاقت و قوت کی تعریف سیرم سے کی تو یاد رکھنا سیرم اس کی طرف مائل ہو جائے گی اس سے محبت کرنے لگے گی اگر ایسا ہوا تو سیرم کو مجھے کوغنائی سے بیاہنا نہ پڑے گا اور میں ہرگز یہ نہیں پسند کروں گا میں سیرم کی شادی بدھ مت سے تعلق رکھنے والے کسی جوان سے کرنا چاہتا ہوں کھانے سے پہلے تمہاری غیر موجودگی میں میں نے سیرم سے کوغنائی کی انتہا درجہ کی بد تعریفی کی ہے میں نے اس سے یہ بھی کہا ہے کہ یہ شخص عادی مجرم ہے خواہ مخواہ ہے جو ان لاکھوں کی عزت اور آبرو لمحوں کے اندر برباد کر دیتا ہے اور لاکھوں کو بیا برد کرنے میں بڑی خوشی محسوس کرتا ہے اس کے علاوہ جو برائی مجھ سے ہو سکی میں نے سیرم کے سامنے کوغنائی کے متعلق کہہ دی ہے یہ سب کچھ میں اس لئے کر رہا ہوں کہ کہیں سیرم اس کوغنائی کی طرف مائل نہ ہو جائے اب میں نے جو برائیاں اس کوغنائی کی سیرم کے سامنے کی ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے میرے

کوغٹائی قبلائی خان کے وفد کے ساتھ اس شاہراہ پر سفر کر رہا تھا جو تبریز سے نکل کر مازندران، خلاط، بخارا، شمرقند اور کاشغر سے ہوتی ہوئی تھان شیان کے کوہستانی دروں سے گزر کر کوہستان الطائی اور صحرائے گوبی کے پاس سے گزرتی ہوئی چین کے دریا ہوانگ ہو کی طرف چلی گئی تھی۔

کاروان کے آگے آگے کوغٹائی تھا اس کے ایک طرف سیف الدین دوسری جانب عالم اسلام کا بہترین منجم، طبیب اور عالم جمال الدین تھا جو ڈھلتی ہوئی عمر کا تھا لیکن اپنے جسمانی اعضاء کے لحاظ سے خوب مضبوط لگتا تھا ان تینوں کے پیچھے قبلائی خان کی طرف جانے والے مسلمان صناعتی تھے ان کے پیچھے دلائی لامہ ماگس پاس کی بھیجی سیرم بھیجتا تو ماں اور ان کے پیچھے ان کے ساتھ آنے والے وفد کے دیگر اراکین تھے۔

اس موقع پر کوغٹائی نے سیف الدین کی طرف دیکھتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔

سیف الدین تبریز میں قیام کے دوران تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ راستے میں تم مجھے دشت ایلیا میں رہنے والے مختلف قبائل کے متعلق تفصیل سے بتاؤ گے۔

کوغٹائی کو کہتے کہتے رک جانا پڑا اس لئے کہ اپنی داڑھی میں ہاتھ پھیرتے ہوئے جمال الدین نے بھی سیف الدین کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سیف الدین اس بات کا ذکر کوغٹائی مجھ سے بھی کر چکا ہے دیکھو کوغٹائی کی حیثیت میرے ہاں ایک بیٹے کی سی ہے مجھے یہ بڑا عزیز ہے میں چاہوں گا کہ سب سے پہلے تم

خیال میں سیرم کوغٹائی سے انتہا درجہ کی نفرت کرنے لگے گی اور اپنی زندگی میں کبھی بھی اس کی طرف متاثر ہونے کی کوشش نہیں کرے گی اور ایسا ہی میں بھی چاہتا ہوں تم بھی جب کبھی سیرم اس کوغٹائی کے متعلق کوئی سوال کرے بڑھا چڑھا کر اور اپنے پاس سے خوب اس کوغٹائی کی بد تعریفی کرنا یوں جانو یہ کام اب میرے اور تمہارے فرائض میں شامل ہے

لگتا تھا ماگس پاکی اس گفتگو کو تو ماں نے ناپسند کیا تھا پھر کہنے لگا۔

بس انہی باتوں کے لئے آپ مجھے بلا کر باہر لائے لیکن ماگس پامسکرا دیا اور کہنے لگا یہ بڑی اہم باتیں ہیں بیٹے ان پر ہر حال میں عمل کرنا ہے اب آؤ آرام کرتے ہیں اس کے ساتھ ہی دونوں اپنے کمرے کی طرف ہو لئے تھے دو دن سب نے وہاں قیام کیا تیسرے روز کوغٹائی جمال الدین اور دیگر صناعت قبلائی خان کی طرف سے آنے والے اس وفد کے ساتھ تبریز سے کوچ کر گئے تھے۔

☆☆☆☆☆



اس کے جسم پر بہت کم بال ہوتے ہیں۔

بہر حال یہ سب ترک ہی تھے حقیقت کچھ بھی ہو لیکن یہ شمال ایشیاء کے برف کے منجمد دشت میں بھولے بسرے انسانوں کی طرح رہتے تھے جو غذا کی تلاش میں ٹنڈرا کے برف زاروں کے کنارے مارے مارے پھرا کرتے تھے مگر انہوں نے جو سب سے بڑا فن سیکھا وہ یہ کہ انہوں نے گھوڑے کو اپنا مطیع بنا لیا تھا اور اس پر سواری کرنے کا فن سیکھ لیا تھا۔

یہ نووارد گردہ تمدن کے مرکزوں سے دور رہتا تھا وہ ابھی تک شکار کر کے اپنا پیٹ بھرتے تھے اور کھالوں سے اپنا تن ڈھانچتے تھے کبھی مچھلیاں پکڑتے اور بڑی بڑی مچھلیوں کی کھالوں سے سردی سے بچاؤ کے لئے اپنا بدن چھپا لیتے تھے انہوں نے اس شمالی علاقوں کے جانوروں یعنی پاک بھیر اور جنگلی گھوڑے کو اپنا مطیع بنا لیا تھا جانوروں کا گوشت اور دودھ ان کی خوراک تھی جانوروں کی اڈوں سے انہوں نے کپڑا بننا بھی سیکھ لیا تھا۔

پیٹ بھرنے کے لئے وہ مجبوراً شکاری کی تلاش میں مارے مارے پھرتے شکاری تلاش میں اور اپنے پالے ہوئے جانوروں کے لئے چراگاہیں تلاش کرتے پھرتے ان میں سے کچھ شمالی جنگل کے ترک ایسے تھے جو جنگلوں ہی میں زندگی گزارتے یہاں یہ شمال برقانی جانوروں کو پالتے رہے اور اپنے لئے جھونپڑیاں بناتے رہتے دوسرے یعنی نیموں کے رہنے والے جو گھوڑوں اور اونٹ کے سبارے زندگی گزارتے تھے ایشیاء کی چراگاہوں میں اتر آئے اور اون چرے کے نیموں میں رہنا شروع کر دیا۔

یہ بھولے بسرے ترک خانہ بدوش ایک عجیب و غریب سرزمین کے مالک تھے شمال میں یہ علاقہ بحر منجمد شمال کی برقانی دلدلوں اور ٹنڈرا سے شروع ہو کر جنوب کے برقانی پہاڑوں یعنی تبت اور ہمالیہ تک پھیلا ہوا تھا مشرق میں یہ چین کی سلطنت کے دریاؤں کی وادیوں سے شروع ہو کر وسط ایشیاء کے ریزہ کی ہڈی جیسے کوہستانوں کی وادیوں اور مرغزاروں سے ہوتا ہوا مغربی پہاڑی سلسلے یورپ پر ختم ہوتا تھا جس کو یہ خانہ بدوش زمین کا کمر بند کہتے تھے اس عظیم الشان علاقے کو ہم بہم طور پر دشت ایشیاء بھی

ہیں ترکوں سے متعلق تفصیل بتاؤ میں اور کوغنائی دونوں ترک ہیں لیکن ترکوں سے متعلق ہم کوئی زیادہ تفصیل سے نہیں جانتے کب انہوں نے اس دشت ایشیاء سے خروج کیا ان کے خروج کرنے کی کیا وجوہات تھیں اس کے بعد میں تم سے دوسرے قبائل کے متعلق بھی تفصیل جانا پسند کروں گا اس طرح نا صرف یہ کہ ہمارے علم میں اضافہ ہوگا بلکہ ہمارا سفر بھی بہترین انداز میں کٹ جائے گا۔

سیف الدین مسکرایا پھر کہنے لگا۔

میں آپ دونوں کی بات نالوں کا نہیں جو کچھ میں جانتا ہوں آپ لوگوں سے کہتا ہوں اس کے بعد اس نے گلہ صاف کیا پھر وہ کہہ رہا تھا۔

میرے عزیزو! تو کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ منگول تاتاری یہ سیتھین یہ آریہ یہ گاتھ وہن سبھی ترک قبائل ہیں اب یہ کہاں رہتے تھے کیوں انہوں نے اپنی پیدائش آماجگاہ کو چھوڑا اس کا ذکر میں تفصیل سے آپ لوگوں سے کرتا ہوں۔

میرے عزیزو ایک چینی شاعر نام جس کا نام یو ہے اس نے ان ترکوں کا نام سرحدی رکھا ہے اور کہتا ہے کہ یہ سرحدی ساری عمر کبھی کتاب کھول کر نہیں دیکھتا لیکن اسے شکار کھیلنا ایسا آتا ہے کہ جب کمان کھینچتا ہے تو اس کا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا اور اس کے سناتے ہوئے تیر ہوا میں چڑیا تک کو شکار کر لیتے ہیں وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ جب وہ میدان میں گھوڑا دوڑاتا ہے تو شیاں بجاتے ہوئے دشت کے اندر اپنے شاہینوں سے شکار کرتا ہے اور دشت کا ذرہ ذرہ اس کی شجاعت اس کی دلیری کی گواہی دیتا ہے چینی شاعر یہ بھی لکھتا ہے کہ ترک جب اپنی زمین پر بیٹھتا ہے تو اپنے باپ کی بھی پرواہ نہیں کرتا اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ ترک جھونپڑے میں پیدا ہوتا ہے اور دشت میں مرتا ہے۔

ہسانی ساخت میں ترک کی حیثیت آریوں اور وحشی منگولوں کے بین بین ہے اس کا تدار یہ کی طرح دراز اور حرکت میں اتنا ہی تیز ہے عام طور پر لوگوں کو اس کے رنگ سے متعلق غلط فہمی ہے مگر دراصل ذہ گندم رنگ منگولوں کے مقابلے میں سفید فام ہے اکثر اس کے بال سرخ ہوتے ہیں آنکھوں کا رنگ ہلکا ہوتا ہے ضد و خالی نمایاں اور جسم پر کثرت سے بال ہوتے ہیں اس کے برعکس مول چہرے والے منگول کا جڑہ ہڈی دار اور

کہتے ہیں اسے وسط ایشیاء بھی کہا جاتا اور یہی علاقہ ایشیاء اعلیٰ بھی کہلاتا ہے اور یہی ان سارے وحشی قبائل کی آرمگاہ ہے۔

میرے عزیز اس علاقے میں بڑا متوجہ ہے اور اس کے موسم میں بھی کیونکہ کہیں جد سے زیادہ سردی ہے کہیں چلچلاتی ہوئی گرمی اور اکثر و بیشتر اڈنی آندھیاں سرد آندھیاں ٹنڈرا میں سوائے کالی کے جانوروں کے لئے کوئی غذا نہیں آگتی۔ ٹنڈرا کے جنوب میں ساکیمیر یا کے جنگل ہیں جس کو تیز رو اور شہریں دریا قطع کرتے ہیں ان جنگلوں کے جنوب میں چراہ گاہوں کا علاقہ ہے جہاں تھوڑی بہت بارش ہوتی ہے اور بڑی اونچی اونچی گھاس آگتی ہے مغرب میں پہاڑی سلسلے اس دشت میں جا بجا گھس آتے ہیں ان کو ہستانوں میں خانہ بدوشوں کو لہے اور چانہ کی کاٹیں مل گئیں تھیں اور کسی نہ کسی ڈھب سے وہ تھوڑی بہت کان کنی کرنے لگے تھے اور ان سے ہتھیار بنانے لگے تھے۔

چراہ گاہوں کی لمبی لمبی گھاس کے جنوب میں صحرائے گوبی کا خشک اور بجز علاقہ واقع ہے یہاں کی مٹی چلنی ہوتی ہے اور یہاں ریت کی آندھیاں اٹھتی ہیں گوبی کے کناروں پر چھیلوں کا ایک سلسلہ ہے ان میں سے بعض پرانے سمندروں کی یادگار ہیں اور ان کا پانی کھارنے یہاں صرف خاکستری رنگ کی اہلی اور خاردار جھاڑیاں آگتی ہیں جنہیں سوائے اونٹ کے کوئی جانور نہیں کھاتا۔

یہ سارے خانہ بدوش قبیلے اسی دشت اور صحرا میں رہتے تھے جس کے ایک طرف چراہ گاہوں اور دریاؤں کی وادیوں کی زرخیز زمین تھی اور دوسری طرف خشک اور بجز علاقے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سارے وحشی قبائل اس علاقے سے کیوں نکلے جسے وسط ایشیاء یا دشت ایشیاء کہا جاتا ہے بات کچھ یوں ہے کہ دشت ایشیاء کے سارے علاقے خشک ہو رہے تھے اس خشکی نے دو نتائج مرتب ہوئے اول یہ کہ زندگی بخش مرغزاروں اور شمال کی طرف چراہ گاہوں کی تعداد کم ہو رہی تھی دوسرے یہ کہ خانہ بدوش کی اور زیادہ تعداد محض زندہ رہنے کے لئے نقل و حرکت پر مجبور ہو گئی ان کا اپنا وطن ریگستان بنا جا رہا تھا اور اب وہ اپنے جھے کو کاشت شدہ زمین میں تلاش کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے تھے صحرائے گوبی پھیلتا جا رہا تھا اور زرخیز زمینوں کو بجز کرتا جا رہا تھا

لہذا یہ لوگ اپنے علاقوں سے نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔

صحرائے گوبی کے پھیلنے کی وجہ سے دشت کے خانہ بدوش زرخیز زمینوں تک پہنچنے کے لئے بڑی تیزی سے تگ دو کرنے لگے اس تگ دو میں بعض قبیلے ایک دوسرے سے ٹکراتے جس کا نتیجہ نکلتا کہ جو قبیلے لڑائی میں جیتتے زندہ رہتے اور جو ہار جاتے وہ غلام بنا لیے جاتے یا مت جاتے ان انسانی لڑائیوں سے زیادہ مہیب وہ لڑائی تھی جو انسان کو مسلسل فطرت کے مقابل جاری رکھنی پڑتی یعنی محض تنازعہ لبقا اور اپنی بھوک مٹانے کے لئے یہ ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار ہو جاتے تھے۔

اتفاق سے ایک بڑا ہی زرخیز علاقہ جھیل بیکال کے جنوب مشرق میں واقع ہے یہاں کے مرغزار ان دریاؤں کے سرچشموں سے سیراب ہوتے ہیں جو دریائے آمور میں جا کر گرتے ہیں یہ علاقہ بڑا پسندیدہ ہے اور خانہ بدوش قبائل کے درمیان تنازعہ کا باعث بنا رہا۔

اس علاقے کی زرخیزی کی وجہ سے مختلف خانہ بدوش قبائل ہر طرف سے دشت میں گھیرے اس علاقے کی طرف بڑھتے رہے اس زرخیز علاقے کے شمال میں بحر محمد شمال کا برف زار شمال مشرق میں کوہسار خشک جو فیصل کی طرح سیدھا ہے اور اس کے اس پار پنجوریہ کے گھنے جنگل ہیں جنوب میں تبت کا کوہسار تھا جو بادلوں سے بھی زیادہ بلند ہے اور آسمان سے باتیں کرتا ہے۔

اس کو ہستانی حصار سے نکلنے کے دو ہی راستے تھے جنوب مشرق میں چین کی آبادیوں کی طرف اور مغرب میں وسط ایشیاء کے صحراؤں کی طرف ان دونوں راستوں کے پار ایسے علاقے تھے جہاں جانوروں کے لئے اچھی چراہ گاہیں مل سکتیں تھیں شمال مشرقی علاقہ چین کی بلند سر زمین تک پہنچنا تھا چینی جنہیں مجبوراً بہت جلد اس دروازے کی نگرانی کرنا پڑی جسے شمالی دروازہ کہتے تھے مغربی راستہ اس دشت کی طرف جاتا ہے جس پر بعد میں روسیوں نے حکومت قائم کی جیسے جیسے صدیاں گزرتی رہیں انہیں راستوں سے خانہ بدوش باہر کی دنیا میں نمودار ہوتے رہے فی الوقت کئی سو سال سے ایشیاء اعلیٰ کا خانہ بدوش باہر دنیا سے الگ تھلگ تھے ایشیاء کا باقی ماندہ حصہ مکانات بنا تا رہا دوسروں کو

زندگی مسلسل آوارہ گردی ہے جب پیدل کھڑے ہوتے ہیں تو پست قدم معلوم ہوتے ہیں لیکن جب گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں تو بڑے عظیم الشان اور شہسوار دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے بعد آریہ اس دشت سے نکلے یہ لوگ دراز قدم تھے ان کی آنکھیں نیلی اور بھوری تھیں اور ان کے بال بھی سرخی مائل تھے ان کے سر لمبوترے تھے انہیں زمین پر کاشت کرنا آتا تھا اور لڑائی میں یہ لمبی سیدھی لکڑیاں استعمال کرتے تھے یہ نسلاً ستھیں کے رشتہ دار تھے ان کی ایک شاخ گوبلی تک پہنچی اور چینوں نے ان کا نام یوچی رکھا۔

وسط ایشیاء کے دوسرے باشندوں کی طرح یہ بھی خانہ بدوش تھے اور شہسواروں اور تیراندازی میں ماہر تھے یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ انہوں نے شرتی خانہ بدوشوں کو جنگ کے لئے گھوڑے کا استعمال سکھایا یا خود ان سے سیکھا قیاس یہ ہے کہ یہ مغربی آریہ جو عرصہ دراز سے میدانوں میں رہتے تھے ایشیائی وحشی اقوام کے مقابل گھوڑے کا استعمال پہلے کرنے لگے ہوں گے کیونکہ ایشیائی دشت کی وحشی قومیں ابھی شمالی جنگوں کی سرحد سے نیچے اتر رہی تھیں اور ان کا نظم معشیت قدیم شکاریوں کے اصول پر بنی تھا کم از کم چینوں کا یہی خیال ہے کہ آریہ دوسرے وحشی قبائل کی نسبت گھوڑے کا استعمال پہلے سے جانتے تھے۔

اس کے بعد دشت ایشیاء سے ترکوں نے آباد سرزمینوں کی طرف رخ کیا ترک جو دشت ایشیاء میں آباد تھے وہ کہا کرتے تھے کہ وہ ایک لوہے کے پہاڑ میں قید تھے یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے جو آہن گر تھا لوہے کے پہاڑ میں ایک سرنگ کھودی پھر وہ سب نکل کر باہر آ گئے اس بات کی حیثیت ایک روایت سے زیادہ نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ ترک شمال کے برفانی علاقوں میں محصور تھے ان علاقوں میں جب تیز بارش ہوتی تو کوہستانی سلسلے کے اندر انہیں لوہے کا پتا چلا انہوں نے لوہے کی کانیں کھودنی شروع کیں اور لوہے سے انہوں نے ہتھیار بنائے اور ان ہتھیاروں کے سہارے لڑبھڑ کے آزادی سے آگے بڑھنا شروع کیا۔

ترکوں کے بے شمار قبیلے تھے جنہوں نے دشت ایشیاء سے نکل کر آبادیوں کا رخ کیا لیکن ان میں چند قبیلے ایسے تھے جو آخر تک دشت میں آباد طاقتور قبیلوں سے نبرد آزما

جاتا رہا خانہ بدوش سوار اس ایشیاء سے دور اور اس کے تمدن سے ناواقف تھے۔

حضرت عیسیٰ سے ہزار سال قبل بیرونی دنیا کے تمدن لوگ اس دشت کے ساکنوں کے وجود سے آگاہ تھے یونانیوں کو اس کا علم تھا نامعلوم ملکوں کی سرحدوں کے اس پار نامعلوم مخلوق ادھر سے ادھر ہجرت کرتی پھرتی ہے یونانی مورخوں نے ان ترک قبائل کو ہائی پر بورین کا نام دیا ہے۔ یعنی ایسے لوگ جو شمال ہوا کے اس پار رہتے ہیں چینی مفکروں نے ان کے لئے اور طرح کا نام سوچا وہ انہیں شیاطین کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔

مسلمانوں اور دیگر اہل کتاب نے ان لوگوں کو یا جوج ماجوج کا نام بھی دیا دراصل اس نام کی ایک وجہ ہے اور یہ کہ چینوں کا ایک قبیلہ یوچی تھا اس نام نے مخارج اور تلفظ کے اختلاف سے گزر کر عبرانی میں یا جوج کی شکل اختیار کر لی اس طرح منگول کی اصل موگ تھی یونانی زبان میں یہ تلفظ میگ اور میگاگ بنا اور جب اس نے عبرانی لباس پہنا تو ماجوج بن گیا اس طرح لفظ یا جوج ماجوج وجود میں آیا بہر حال انہیں پر بورین کہا جائے انہیں ترک کا نام دیا جائے انہیں منگول تاتاری مانچو بن ستھیں گاتھ یا کوئی بھی نام دیا جائے یہ سارے ترک قبائل ہی تھے۔

اس دشت کے اندر وحشی قبائل کے درمیان طوفانی جنگوں کا سلسلہ اٹھ کھڑا ہوا اور وہ اس بنا پر کہ ہر قبیلہ اپنے لئے خوراک کی تلاش میں ایک دوسرے کا دشمن بن گیا تھا کمزور قبیلوں کو دشت سے نکل کر دوسرے علاقوں کا رخ کرنا پڑتا اس علاقے سے سب سے پہلے جو قبیلہ نکلا وہ مہن تھا اس کے بعد آوار اس کے بعد بلغاری اس کے بعد ستھیں اس دشت سے نکلے اور مغرب کی سرزمینوں کا رخ کیا ان کے پیچھے پیچھے گاتھ بھی نکلے اور انہوں نے رومنوں کو اپنا ہدف بنایا اور آباد دنیا کو جس نہس کرتے چلے گئے۔

مغرب کے لوگوں کا ان کے متعلق یہ خیال تھا کہ وہ دد پیروں والے جانور ہیں چھوٹے چھوٹے بے ریش جو اپنے گھوڑوں سے بندھے ہوئے نظر آتے ہیں اور انہیں سے اپنا کھانا پینا حاصل کرتے ہیں سوتے بھی ہیں تو گھوڑوں کے ایالوں پر سر رکھ کر سو جاتے ہیں نہ کھیتی باڑی کرتے ہیں نہ ہل کو ہاتھ لگاتے ہیں مکانوں میں نہیں رہتے ان کی

انہوں نے اسلام کا اثر قبول کر لیا اور دنیا کے عظیم مہذبوں میں یہ آخری مہذب تھا جس سے یہ ترک متاثر ہوئے۔

ان ترک شہسواروں کے قلب کو اسلام سے بہت تسکین پہنچی اسلام کی سادگی ان کے سیدھے سادھے دل کو بہت پسند آئی اور وہ خود کو نہ کہ بہادر تھے اس لئے انہیں اسلام کے جہاد کا فلسفہ بحد پسند آیا اور جاودانی نیلے آسمان کی طاقت کو ماننے کے بجائے انہوں نے اپنا رخ قبیلے کی طرف کر لیا اور تیزی سے اسلام قبول کرنے لگے۔

یہاں تک کہنے کے بعد سیف الدین رکا اس کے بعد وہ کہتا چلا گیا۔  
کوغنائی میرے عزیز بھائی میں نے ترکوں کے متعلق کافی تفصیل سے بتا دیا ہے ترکوں کے بعد ایشیاء کے اس دشت سے منگول نمودار ہوئے یہ بھی ذات کے ترک ہی تھے سب سے بعد میں نکلنے والے یہی لوگ تھے جو آباد سرزمینوں کی طرف بڑھے منگول کیسے نکلے اور کیا کیا انہوں نے کارہائے نمایاں انجام دیئے یہ میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں ہاں ترکوں کے دو ایسے قبیلے ضرور ہیں جنہوں نے جنوب یا مغرب کی طرف کوچ نہیں کیا بلکہ انہوں نے اور ہی سرزمینوں کا انتخاب کیا ان دو قبیلوں میں سے ایک خطا اور دوسرے مانچو ہیں ان کی تفصیل میں تم سے کہتا ہوں اس کے بعد میرے خیال میں تم مطمئن ہو جاؤ گے کہ مختلف ترک قبیلے کیسے اور کس سمت کو دشت ایشیاء سے نکلے۔

جہاں تک خطائی ترکوں کا تعلق ہے تو یہ مانچوریا کے جنگلوں میں رہتے تھے چینیوں نے ہر قسم کے ترکوں سے بچنے کے لئے دیوار چین کھڑی کی تھی مانچوریا سے نکلنے والے خطا نام کے ترکوں نے کسی نہ کسی طرح دیوار چین کو عبور کر لیا اور شمالی چین پر یہ قابض ہو گئے اور یہاں اقامت اختیار کر لی یہ لوگ خطائی یا تا خطائی کہلائے گو یہ چینیوں پر حکومت کرنے لگے لیکن چینیوں کے مقابلے میں ان کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی لیکن چینیوں پر ان کی دہشت ایسی تھی کہ چینی ان کے سامنے نہ اٹھا سکتے جس زمانے میں خطا ترک مانچوریا کے جنگلوں سے نکل کر چین پر قابض ہوئے اس دور میں چین پر سنگ خاندان کی حکومت تھی یہ خاندان ضعیفی اور انحطاط کا شکار تھا لہذا وہ خطائی ترکوں کا مقابلہ نہ کر سکا اور خطائی شمالی چین پر حکومت کرنے لگے۔

رہے۔ ان میں سرفہرست کرغیز کرامت اور قارلق آتے ہیں کرغیز کے معنی ہیں زر خیز کھیت یہ ترکوں کی بڑی جنگجو قوم تھی ان کے سروں کے بال سرخ ہیں کرغیزوں نے اپنے رزق کی تلاش میں وسط ایشیاء سے نکل کر سب سے پہلے جنوب کے الغویوں کو نشانہ بنایا اور وہ کوہستان الطائی کے شمال کی گرم سرزمینوں میں بس کر کاشت کاری کرنے لگے۔

جہاں تک کرامت ترکوں کا تعلق ہے یہ مختلف کزور قبیلوں کو اپنے آگے آگے بھگاتے ہوئے مختلف شہروں اور زمین کے زر خیز خطوں میں آباد ہوتے چلے گئے ان کے بھائی بند قارلق جس کے معنی برف کے رہنے والے ہیں یہ اپنے گلوں کے ساتھ ساتھ سفر کرتے تھے اپنے ساتھ ساتھ ایک بھیڑیے کا سر لیے پھرتے تھے یہ ان کی علامت تھی کہ ان کی نسل ایک بھیڑیے سردار کی اولاد سے تھی کارلقوں کے پیچھے پیچھے اور بہت سے ترک قبیلے بھی دشت ایشیاء سے نکلے اور آباد سرزمینوں کی طرف بڑھے ان میں نائی من اور کچھ دوسرے ترک قبیلے آتے ہیں بعض ترک قبیلے کو ساروں کی جنوبی نسل پار کر کے تبت کی طرف چلے گئے ترکوں کا ایک قبیلہ بڑی تیزی سے جنوب مشرق کی طرف بڑھا غزنی پر قبضہ کر لیا اور یہ غزنوی کہلائے لوگوں کا کہنا ہے کہ ترک ہمیشہ امیر کبیر رہے اور ان کے امارت کی خوب کبھی نہ گئی ترک بادشاہت کا گر جانتا تھا وہ شامی باروں کو اصطبل بنانے کا بھی ہنر جانتا تھا آباد دنیا میں کوئی ایسی طاقت نہ تھی جو ترکوں کا راستہ روک سکتی۔

دشت ایشیاء سے نکل کر یہ ترک مختلف جنگلوں پر آباد ہوتے چلے گئے بحرِ فصر کے جنوب میں خوارزمی ترکوں نے پاؤں جمالیے شام میں اتابک ترک قابض ہو گئے ترکوں کا سب سے بڑا خانوادہ سلجوق مغرب کی طرف یلغار کر کے ایشیاء کو چک جا پہنچا تھا۔ یہاں تک کہ گیارہویں صدی میں ملک شاہ کے دور میں سلجوقیوں کا اثر و رسوخ عیسائی مملکتوں کے اندر چلا گیا تھا اور ان کے شہسوار فلسطین کی پہاڑیوں پر یورش کرنے لگے تھے۔

دشت ایشیاء سے نکل کر سب سے پہلے ترکوں کا جس قوم سے بالا پڑا وہ مسلمان تھے ترک اگر کسی کو مانتے تھے تو وہ صرف جاودانی نیلے آسمان کی طاقت تھی اس کی قسم کھایا کرتے تھے چونکہ اپنی فتوحات کی بدولت وہ جنوب سے مغرب میں آ پہنچے تھے یہاں

دار الحکومت یں کنگ (دربار عظیم) فیصل کے اندر تھا۔ مانچو قبائل سے اپنی حکومت چھوانے کے بعد چینی دریائے یانگ تسی کے جنوب میں چلے گئے اور وہاں انہوں نے سنگ کے نام سے اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔

یہاں تک کہتے کے بعد سیف الدین رکا کچھ سوچا اس کے بعد وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

میرے عزیزوں! بعد میں منگول مانچو قبائل پر حملہ آور ہوئے اور شمالی چین ان سے چین لیا لیکن منگول مانچو ترکوں کو تباہ و برباد اور ختم نہ کر سکے بلکہ وہ شمال کی طرف ہجرت کر کے اپنی قوت جمع کرنے لگے (ایک بار مانچو ترک پھر جمع ہو کر سن 1644 میں چین پر حملہ آور ہوئے چین کو انہوں نے متبح کر لیا اور وہاں انہوں نے اپنی حکومت قائم کر لی تھی مورخین کا کہنا ہے کہ منگولوں کے بعد صرف سنگ خاندان ہی واحد غیر ترکی شاہی خاندان تھا جس نے چین پر حکومت کی اور صرف اور صفوں خاندان ہی واحد غیر ترکی خاندان تھا جس نے ایران پر حکومت کی)۔

سیف الدین پھر رکا کچھ سوچا اس کے بعد وہ دوبارہ کوغٹائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

کوغٹائی میرے عزیز چنگیز خان اور اس کے بیٹوں نے شمالی چین میں مانچو ترکوں کی حکومت کو ختم کیا اور اب چنگیز خان کا پوتا قبلائی جنوبی چین کی سنگ حکومت پر ضرب لگانے کی تیاری کر رہا ہے۔ حالانکہ اس سے قبل ایک بار یاپان کی سرگردگی میں جنوبی چین کے کافی علاقوں کو فتح کر لیا گیا تھا لیکن قبلائی کی دوسری مصروفیات کے باعث سنگ خاندان کا باغی وزیر ہان متی پھر اکثر علاقوں پر قابض ہو چکا ہے۔

یہاں تک کہتے کے بعد سیف الدین رکا مسکرایا پھر وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

میرے عزیز تو نے دشت ایشیا کے مختلف قبائل کی تفصیل جاننے کے لئے کہا تھا میں جس قدر جانتا تھا تم سے کہہ چکا ہوں میرے خیال سے میری باتوں سے کسی حد تک تمہیں اطمینان قلب ضرور ہوا ہوگا۔

کوغٹائی مسکرایا پھر سیف الدین کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

لیکن چینی خطائیوں کے جبر و ظلم سے کڑھتے تھے ان خطائیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے انہوں نے ایک اور قبیلے سے مدد حاصل کی یہ ترکوں کا ایک قبیلہ مانچو تھا یہ لوگ ان دنوں وحشیانہ زندگی بسر کر رہے تھے شمال کے بوزاروں میں سوراخوں میں شست لگا کے مچھلیاں پکڑ کر گزر بسر کرتے تھے یہ لمبی لمبی ریش بڑھاتے تھے اور چوٹی گوندھتے تھے انہیں کی وجہ سے دیوار چین کے جنوب میں چوٹیاں گوندھنے کا رواج ہوا جب ان میں سے کوئی مر جاتا تو اس کے ساتھ ایک کتے کی لاش جلائی جاتی تاکہ کتا مرنے والے کی روح کو آسمان پر لے جائے۔

بہر حال چین والوں نے خطائی ترکوں کے خلاف مانچو ترکوں سے مدد حاصل کی مانچو اپنے دیولدخوں سے نکلے خطائیوں پر حملہ آور ہوئے اور انہیں بدترین شکست دی خطائی چین میں آنے کے بعد شہروں میں رہنے کے عادی ہو گئے تھے امیر اور آرام طلب ہو چکے تھے غلاموں سے کام لیتے تھے لہذا انہیں مانچو قبیلے کے ہاتھوں بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا شکست کھانے کے بعد یہ لوگ بھاگ نکلے اور تبت کی ڈھلانون میں انہوں نے اپنی ایک علیحدہ حکومت قائم کر لی۔

چینیوں کا خیال تھا کہ خطائی ترکوں سے نجات دلانے کے بعد مانچو واپس چلے جائیں گے لیکن ایسا نہیں ہوا خطائیوں کو شمالی چین سے نکالنے کے بعد مانچو ترکوں نے چینیوں پر بھی ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیے اور چینیوں کو انہوں نے پیچھے ہٹانا شروع کر دیا یہ مانچو شروع میں جانوروں کی طرح خونخوار تھے انہوں نے سنگ حکومت کو دریائے یانگ تسی کے جنوب میں دھکیل دیا یہ ایسے جاہل اور جبر پسند تھے کہ جب وہ کسی چینی سردار کو قتل کرتے تو اس کی آنتیں نکال کر پیٹ میں ننگ بھر دیتے اور اسے ننگین شہزادہ کہہ کر پکارتے تھے۔

شمالی چین پر قابض ہونے کے بعد مانچو قبائل نے اپنا ایک شہنشاہ بنایا خود مانچو اور ان کا شہنشاہ چلتے ہوئے سونے سے بڑھ کے کسی اور چیز کے قائل نہ تھے اس لئے اس خاندان نے اپنا نام کن یعنی زریر رکھا اور اپنے آپ کو تانکن یعنی زریر اعظم کا خطاب دیا کرتے تھے ان کے تحت پڑاؤوں کے سر بہنے ہوئے تھے اور ان کا

سیف الدین دشت ایشیاء کے مختلف قبائل کے متعلق تفصیل بتا کر تم نے یقیناً میرے علم میں اضافہ کیا ہے اب ان قبائل کے اندر رہتے ہوئے اپنے آپ کو میں پر دہنی محسوس نہیں کروں گا۔

کوغٹائی کے ان الفاظ کے جواب میں سیف الدین نے کچھ بھی نہ کہا اور سفر خاموشی سے جاری رہا۔



تیزی سے سطر کرتے ہوئے اور راستے میں شمر قد اور کاشغر شہروں میں منزل کرنے کے بعد ایک روز جبکہ سورج شفق رنگ لحوں سے ہر شے کو آباد کرنے لگا تھا اور وقت اڑتے بگولوں کی طرح سکوت ازل کی صدا کاریوں کی طرف بھاگ رہا تھا کوغٹائی اپنے قافلے کے ساتھ کاشغر سے آگے تھان شیان کے دروں سے ابھی مغرب ہی میں تھا کہ شمال اٹنی بڑی تیزی کے ساتھ گہرا نیلا ہونا شروع ہو گیا تھا۔

یہ صوبت حال دیکھتے ہوئے سیف الدین چونکا۔

اپنے گھوڑے کو ایز لگاتے ہوئے وہ کوغٹائی کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا

کوغٹائی میرے بھائی جس وقت میں ان سرزمینوں سے تیریز کی طرف سفر کر رہا تھا اس وقت اس قافلے کا سرکردہ میں تھا اب جبکہ ہم تیریز سے چین کی سرزمینوں کی طرف سفر کر رہے ہیں تو اب اس کا ردان اس قافلے کے سرکردہ تم ہو لیکن یہ چونکہ تم ان راستوں سے اور ان شاہراہوں پر سودا ہونے والی آفتوں سے نا آشنا ہو لہذا تمہاری راہنمائی کرنا میرا فرض ہے

سیف الدین تھوڑی دیر کے لئے رکا اس کے بعد خوف بھرے انداز میں کہہ رہا تھا۔

کوغٹائی میرے بھائی ذرا شمال کی طرف دیکھ پورا آسمان بڑی تیزی سے نیلا

لگے تھے کچھ جوان کائی جانے والی نلکڑیاں اور گھاس کے ڈھیر اٹھا اٹھا کر اس جگہ رکھنے لگے تھے جہاں چنانوں کے نیچے جانوروں اور سامان کو رکھا گیا تھا۔

کوغٹائی جب ایک خشک درخت کو کاٹنے کے بعد دوسرے درخت کی طرف گیا تو اس نے دیکھا چنان کے قریب خوبصورت سیرم خشک گھاس اکٹھی کرنے میں مصروف تھی۔

کوغٹائی اس کی طرف بڑھا اور بلند آواز میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

لڑکی تو یہ کام نہ کر جا کے پڑاؤ میں بیٹھ جا

سیرم نے شاید کوغٹائی کی یہ بات نہ سنی تھی جو نبی کوغٹائی اس کے قریب گیا وہ چیخیں مارتی ہوئی اٹھی اور ایک طرف بھاگ کھڑی ہوئی

کوغٹائی بڑا پریشان تھا کہ اسے دیکھتے ہی وہ کیوں چیخنے لگی ہے کیا اس نے کوئی خطرے کی چیز دیکھ لی ہے یہ اندازہ لگاتے ہوئے وہ اس کے پیچھے بھاگا۔

سیرم ایسی حواس باختہ اور پریشان ہوئی کہ پڑاؤ کی طرف بھاگنے کے بجائے ایک گہری کھڈ میں اتر گئی مخالف سمت بھاگ کھڑی ہوئی لیکن ایک دم کھڑی ہو گئی کیونکہ آگے راستہ بند تھا کوغٹائی بھاگتا ہوا اس کے پیچھے پیچھے رہا کوغٹائی اس کے قریب گیا تب ایک دم زمین کی طرف جھکتے ہوئے سیرم نے چند پتھر اٹھالیے پھر انتہائی غصے اور تہرمانی میں وہ کوغٹائی کو مخاطب کر کے کہہ رہی تھی۔

یہ مت خیال کرنا کہ میں تمہاری اصلیت سے واقف نہیں میں تمہارے کردار تمہارے اخلاق سے آشنا اور واقف ہوں میں جانتی ہوں تو برائی بھری ساعتوں کی دیواروں پر لگا کالا مکروہ سایہ اور قہر بھرنے آسمان پر گہن لگا کرب کا چاند ہے اگر تو یہ خیال کرتا ہے کہ میں تیری طاقت اور قوت کی ہیبت اور جلالت اور تیری تیج زنی سے مرغوب ہو کر تیری جبر بھری خواہشوں کا شکار ہو جاؤں گی ہرگز نہیں۔

جہاں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تو انتہا درجہ کا طاقت ور اور پر زور انسان ہے اور تیج زنی میں اپنا جواب نہیں رکھتا وہاں مجھے تمہارے اخلاق اور تمہارے کردار کے متعلق تفصیل سے بتا دیا گیا ہے بے آبروی کے پرچم اڑانے والے عزت نفس کو اچھالنے والے خوشبو

ہونے لگا ہے یاد رکھنا بوران چلنے والی ہے۔

پریشانی سے کوغٹائی نے سیف الدین کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا

یہ بوران کیا چیز ہے؟

سیف الدین کی چہرے پر پریشانیوں بکھر گئیں کہنے لگا

اس کی تفصیل میں تم سے بعد میں کہوں گا دیکھو سراپائے عروج پر ہے اور ان دنوں جو بوران چلتی ہے وہ تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہے اس کی تفصیل میں وقت لگے گا اس وقت جو میں کہنے لگا ہوں وہ اگر گزرو۔

کوہستانی سلسلوں کے دامن میں کوئی محفوظ جگہ تلاش کر لو جہاں ہم تیز طوفانی آندھیوں اور برفانی جھکڑوں سے بچ سکیں قافلے کے اندر جس قدر سواری اور بار برداری کے جانور ہیں ان سب کو آپس میں باندھ دوور نہ یہ بوران سے ایسے بد کیس گے کہ جلدھ منہ اٹھے گا بھاگ کھڑے ہوں گے اس کے بعد کوئی پناہ گاہ تلاش کرنے کے بعد گھاس اور نلکڑی کے ڈھیر لگا لو اس لئے کہ بوران جب چلے گی تو انسانی جسم کو تجمد کرتی چلی جائے گی مجھ سے اور تفصیل مت پوچھنا پہلے میں نے جو کچھ کہا ہے اس پر عمل کر لو اس کے بعد آرام سے ایک جگہ بیٹھ کر جو تفصیل تم جاننا چاہو گے میں تم سے کہوں گا۔

کوغٹائی نوراً حرکت میں آیا اس کے ساتھ جو صنایع اور سیف الدین کے قافلے کے لوگ تھے بڑی تیزی سے آگے بڑھنے لگے کوہستانی سلسلے کی ایک ایسی جگہ آن ر کے جہاں کائی بڑی بڑی چٹانیں چھوٹی صورت میں آگے بڑھی ہوئی تھیں جن کے نیچے رہ کر بارش اور طوفان سے بچا جاسکتا تھا۔

کوغٹائی کے کہنے پر سارا کارواں وہاں رک گیا پھر کوغٹائی کے کہنے پر کچھ جوان سواری اور بار برداری کے جانوروں کو آپس میں باندھنے لگے پھر سب لوگوں نے اپنی اپنی زمینوں کے ساتھ بندھے ہوئے کھارے اتار لیے اور کوغٹائی کے کہنے پر وہ خشک نلکڑیاں اور گھاس اکٹھی کرنے کے لئے کم بلندی والے کوہستانی سلسلے کے ٹیلوں پر چڑھ دوڑتے تھے۔

بڑی تیزی کے ساتھ کوہستانی سلسلے کے اوپر جو خشک گھاس اور درخت تھے کٹنے

اس پر وہ چٹخیں مارتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور ایک طرف بھاگی میں سمجھا جانے کس چیز نے اسے خوف زدہ کر دیا ہے اور اس نے کیا چیز دیکھ لی ہے جس کی بناء پر وہ ایسی خوف زدہ ہو رہی ہے اور چٹخیں مارنے لگی ہے میں اس کے پیچھے پیچھے بھاگا وہ ایسی بدحواس تھی کہ پڑاؤ کی طرف بھاگنے کے بجائے مخالف سمت بھاگی ایک گہری کھڈ میں اتر گئی جو آگے بند تھی میں اس کے پیچھے پیچھے گیا تو وہ راستہ آگے سے بند ہونے کی وجہ سے رک گئی اور زمین پر پڑے ہوئے چند پتھر اس نے اٹھائے اور مجھے مارنے کے درپے ہو گئی ساتھ ہی اس نے عجیب و غریب سی باتیں کہیں۔

سیف الدین کے کچھ کہنے سے پہلے ہی ماگس پاس کے قریب آیا اور بڑے پیار اور شفقت سے کوغٹائی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہنے لگا۔  
مسلمانوں کے عظیم فرزند برامت ماننا میری سچی سیرم چھوٹے ذہن اور کند دماغ کی لڑکی ہے یوں جانو نیم جنونی ہے بس اس جنون میں کبھی کبھی لوگوں پر یونہی برس پڑتی ہے اول نول کہتے لگتی ہے تم اس کی باتوں کا برامت ماننا۔

کوغٹائی نے جواب طلب انداز میں تیز دگا ہوں سے ماگس پاکی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

ماگس پا میں تمہاری اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتا اس لئے کہ جو باتیں یہاں کھڑے ہو کر سیرم نے کی ہیں انہیں سننے کے بعد مجھے سو فیصد یقین ہے نہ وہ کزور ذہن ہے نہ ہی چھوٹے دماغ کی لڑکی ہے نہ ہی جنونی یا پاگل ہے انتہائی عاقل انتہائی دور اندیش اور محتاط گفتگو کرنے والی لڑکی ہے جو الفاظ جو مکالمے اس نے ادا کیے ہیں وہ ایک جنونی لڑکی اور پاگل کہی نہیں سکتی بہر حال جو کچھ ہوا یہ میری زندگی کا پہلا بڑا واقعہ ہے۔  
کوغٹائی لمحہ بھر کے لئے خاموش ہوا پھر کہنے لگا۔

بہر حال ہمیں جلدی جلدی اپنے کام کو ختم کرنا چاہیے لگتا ہے تیز آندھیاں چلیں گی ماگس پا اور اس کا بھتیجا تو ماگس وہاں سے ہٹ گئے تھے ان کے وہاں سے جانے کے بعد سیف الدین اور جمال الدین کی طرف دیکھتے ہوئے کوغٹائی کہنے لگا۔

سیرم نام کی لڑکی کی باتوں سے میں نے جو اندازہ لگایا ہے اس سے میں اس نتیجے

بھری کہانیوں کو خون کا نذرانہ پیش کرنے والے میں ایک صاحب عصمت ایک آبرمند اور ایک کنواری لڑکی ہوں مت خیال کرنا کہ تمہاری طاقت اور قوت کے سامنے میں بور لگی نہیں۔ رسوائی اشعار۔ بدن فروش اور پانی بھرے ابر کے قافلے کی طرح جھک جاؤں گی تمہیں من مانی کرنے کی اجازت دے دوں گی ہرگز نہیں اپنی آبرو اپنی عزت کی حفاظت کے لئے میں تیرے سامنے باغی موج سرکش لہر بن جاؤں گی ایک کزور اور ناتواں لڑکی ہونے کے باوجود اپنی آبرو اپنی عزت کی حفاظت کی خاطر میں تیرے لئے سلگتی جلتی دو پہر آنفون کا سیل اور کرب کی منزل ثابت ہوں گی۔

میں تجھے ان دیرانوں کے اندر اپنی آنا کی سنگتگی اپنی بے آبروئی کا جھان اپنی بے عصمتی کا جنون نہ دیکھتے دوں گی سن بے ضمیر روشنی کے متلاشی حرص و ہوس کے مسافر میرے سامنے سے ہٹ جا اگر تو نے ایک قدم بھی میری طرف بڑھانے کی کوشش کی تو میں پتھر مار مار کر تجھے لہو لہان کر دوں گی جنوں کی زور زور سے لوگوں کو اپنی مدد کے لئے پکاروں گی اور بتاؤں گی تو مجھے بے آبرو کرنے کے درپے ہوا تھا۔

سیرم کے ان الفاظ اور گفتگو سے کوغٹائی انتہا درجہ کا برہم ہو گیا تھا غیض و غضب کی لہر اس کے چہرے پر اُبھارنگ دکھا گئیں تھیں لیکن ایک بے بس لڑکی کو اپنے سامنے دیکھتے ہوئے لمحہ بھر کے لئے اس کی گردن جھکی پھر وہ ایک طرف ہٹ گیا تھا عین اسی لمحہ اس کے قریب دلائی لاسہ ماگس پاس کا بھتیجا تو ماگس سیف الدین اور نجم جمال الدین نمودار ہوئے سیرم ان کے پاس سے گزر کر پڑاؤ کی طرف چلی گئی تھی سیف الدین قریب آیا اور کوغٹائی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے عزیز بھائی کیا ہوا یہ سیرم کیوں اتنی سخ پا اور برہم ہو رہی تھی اس پر کوغٹائی نے ایک غلطی نگاہ ماگس پا اور دور جاتی سیرم پر ڈالی اور سیف الدین کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

سیف الدین میری زندگی کا یہ پہلا عجیب سا معاملہ ہے میں ایک درخت کا ٹٹے کے بعد دوسرے درخت کی طرف گیا تو قریب ہی سیرم خشک گھاس اکٹھا کر رہی تھی میں نے اس سے کہا کہ وہ یہ کام نہ کرے جا کے پڑاؤ میں بیٹھ جائے میں اس کی طرف بڑھا



اور شعور ذات کے شیشہ جان اور ساگر روح کو ریزہ ریزہ کرنے پر تمل گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی تیز ایسی خوفناک تھی کہ لگتا تھا زمین کے بگڑ جانے اور ظلم کے بھر جانے کے باعث وہ دن اب عظیم کے جلال کا دن ہو گیا ہو اور اس کے حکم پر عذاب کے فرشتے دم کے دم میں جلتے تندروں کو ٹھنڈا کرنے پر تمل گئے ہیں لگتا تھا فطرت کے عناصر نے اس کو ہر شے میں گھر کرنے اور رنج و غم سے ہر جاندار کو ہلکان کرنے کا تہیہ کر لیا ہو۔

پہلے تیز اور بھیا تک آندھیاں چلتی رہیں یہ صورت حال کچھ دیر رہی فضاؤں کے اندر پتھر اڑتے رہے تیز ہواؤں اور بھاء کے اندر طرح طرح کی خوفناک ڈراؤنی آوازیں ابھرتی رہیں اس کے بعد بارش کے چند چھینٹے پڑے جس کے بعد تیز برقانی طوفان آ گیا تھا بڑی تیزی کے ساتھ گرتی برف نے ہر شے پر سفیدی پھیرنی شروع کر لی تھی۔

سیف الدین کے کہنے پر وفد کے سارے ارکان نے گھاس اور لکڑیوں سے بالکل چٹانوں کے پیچھے پتھروں کے ساتھ جہاں ہوا نہ پڑتی تھی آگ کا الاؤ روشن کر دیا تھا سب لوگ آگ کے ارد گرد بیٹھ گئے تھے پھر کھانے کی اشیاء نکالی گئیں سب نے مل کر کھانا کھایا کھانے کے بعد کوغنائی سیف الدین کے قریب ہو بیٹھا جمال الدین اور دوسرے لوگ بھی ان کے ارد گرد بیٹھ گئے تھے پھر کوغنائی نے سیف الدین کو مخاطب کیا۔ میرے عزیز بھائی تم نے وعدہ کیا تھا کہ مجھے بوراں سے متعلق تفصیل سے بتاؤ گے۔

سیف الدین نے مسکراتے ہوئے کوغنائی کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگا میرے بھائی! ترکوں کے سارے وحشی قبیلے جن دنوں ٹنڈرا کے میدانوں میں آباد تھے تب بھی وہ دو چیزوں سے بڑے خوف زدہ رہتے تھے اب جبکہ یہ ٹنڈرا کے میدانوں سے نکل کر جمیل بیگال اور صحرائے گوبی کے آس پاس کے میدانوں میں آ کر آباد ہو گئے ہیں تب بھی یہ دو چیزوں سے ڈرتے ہیں۔

جب یہ ٹنڈرا کے میدانوں میں رہتے تھے تو دو چیزیں جن سے یہ ڈرتے تھے ان میں سے ایک کانوں کو تان اور دوسری پرگا تھی ان علاقوں میں ان وحشیوں کے پیچھے

پر پہنچا ہوں کہ وہ لڑکی انتہا درجہ کی عقل مند ہے اپنا دفاع کرنا اور اپنے آپ کو بچانا بھی جانتی ہے جو الفاظ اس نے ادا کئے لیے ہیں زبان اس نہ تھی لیکن الفاظ کسی اور کے تھے جو کسی نے اس کے ذہن میں اس کے دل میں ڈالے ہیں اس نے جو میرے ساتھ گفتگو کی ہے وہ گفتگو اس کے اپنے ذہن کی نہیں بلکہ کسی اور ذہن کی پیداوار ہے صرف ان الفاظ کو پیش کرنے والی سیرم ہے بہر حال اب میری کمزوری بن گئی ہے اور میں ہر صورت میں جاننے کی کوشش کروں گا کہ جو الفاظ اور رویہ اس نے میرے ساتھ اختیار کیا ہے ایسا اس نے کس کے کہنے پر کیا۔

اس کے بعد کوغنائی پیچھے ہٹا اور پہلے کی طرح کام میں لگ گیا تھا وفد کے سارے افراد اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے تھے کچھ لکڑیاں کاٹ رہے تھے کچھ گھاس کاٹ رہے تھے اور کچھ گھاس اور لکڑیوں کے گٹھے بنا کر پراؤ کے قریب رکھ رہے تھے۔

جب شمال سے اٹھنے والی آندھیاں کالی اور سیاہ رنگ کی صورت اختیار کرتے ہوئے آسمان کے وسطی حصے کے قریب آگئی تب سیف الدین سب کو زور زور سے پکارنے لگا۔

میرے عزیز دوسارے کام چھوڑ کر اپنے پراؤ کے قریب جمع ہو جاؤ اس پر وفد کے سارے ارکان جو لکڑیاں اور گھاس کاٹ رہے تھے یا جو کئی ہوئی چیزیں اٹھا رہے تھے وہ سب کام چھوڑ کر کئی ہوئی لکڑیاں اور گھاس اٹھا کر بھاگتے ہوئے اس جگہ آن جمع ہوئے تھے جس جگہ انہوں نے پراؤ کیا تھا۔

سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا تھا سردی لمحہ بہ لمحہ تیز ہونے لگی تھی ہوا کے اندر ایسی تیزی اور تندہی پیدا ہونے لگی تھی جیسے ہر چیز کی تعمیر و تجسیم اور اعضاء و جوارح کی تنظیم سب کو ریزہ ریزہ اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دے گی تھوڑی دیر بعد ایسی تیز آندھیاں چلیں کہ کوہستانی سلسلوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے فضاؤں کے اندر اڑنے لگے تھے فضاؤں کے اندر عجیب و غریب آوازیں پیدا ہونے لگی تھیں ایسا لگتا تھا فطرت کے عناصر نے خوبی تعبیروں کو زمین کا ہدف اور ذلت اور تنگ کو اس کا نصاب بنانے کا تہیہ کر لیا ہو بے شک ان شعلوں اور بے روک ابر آتش جیسے گولے ہر شے کے تن کے بھید

جس طرح سامیخ یا کے میدانوں میں یہ دو چیزوں سے ڈرتے تھے یہاں صحرائے گوبی کے آس پاس کے علاقوں میں بھی یہ دو ہی چیزوں سے ڈرتے ہیں ان میں سے ایک چاند اور دوسری بوران ہے۔

یہ لوگ راتوں کو دیر تک چاند کی طرف نہیں دیکھتے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ یہ آسمان نور ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک کند ہے جس کا پھندہ وہ اس شخص کے گلے میں ڈال دیتا ہے جو دیر تک اس کی طرف دیکھنے کی جرات کرتا ہے ان میں سے جو جنگوں سے نکل آتے تھے ان کا عقیدہ تھا کہ ان میں سے ایک آسمان نور ہے اور دوسرا سورج ہے جو آسمان کے اس سرے سے اس سرے تک اپنے آگے آگے زمین پر بانکتا چلا جاتا ہے۔

دوسری چیز جس سے یہ لوگ ان میدانوں میں ڈرتے ہیں یہ بوران ہے یہ ایک انتہائی ہولناک آندھی کا نام ہے جو ابھی تھوڑی دیر پہلے تم نے دیکھی بوران شمال کی کالی آندھی اور ان جھکڑوں کو کہتے ہیں جو پتھروں تک کو اڑالے جاتی ہے اور چراہ گاہوں کو ہستانوں اور زمین پر ایک طرح کا جھاڑو بھیرتی چلی جاتی ہے ایسے وقت میں وحشی قبیلے بھیڑ اور برن کی کھالیں لپٹ کر اپنے گنبد نما خیمے میں الاؤ کے پاس لیٹ جاتے ہیں انہیں یہ ڈر ہوتا ہے کہ ان آندھیوں اور ان کے اندر رقص کرنے والی سردی اور جاڑے کی طویل راتوں کے باعث ہسٹریا کی صورت میں ان پر شمال کا جنون طاری ہو جاتا ہے۔

سیف الدین تھوڑی دیر تک رکا اس کے بعد کس قدر مسکراتے ہوئے کوغٹائی کو مخاطب کرتے ہوئے وہ پھر کہہ رہا تھا۔

کوغٹائی میرے خیال میں بوران کے متعلق اتنی تفضیل تمہارے لئے کافی ہے اب میرے خیال میں سب لوگ اٹھو اور آرام کرو ابھی تک برف باری جاری ہے اگر برف صبح تک رک گئی تو پھر یہاں سے کوچ کیا جائے گا۔

کوغٹائی اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا کچھ جوانوں کو اس نے مقرر کیا اور ان کو تاکید کی کہ رات کو باری باری چہرہ دہیں اس کے بعد سب لوگ آرام کرنے لگے تھے۔

رات کے پچھلے پہر تک برف باری جاری رہی زمین کا سینہ اور بڑے بڑے

ناویدہ وحشتیں تھیں وہ اپنے شمالی علاقوں کی ناویدہ طاقتوں سے خوفزدہ تھے ان میں سے دو کے نام میں نے تمہیں بتائے ہیں۔ کانون کوتان لگا تار کی مہینوں پر محیط اس اندھیرے کو کہتے ہیں جو انتہائی شمال کی سرزمینوں پر چھایا رہتا ہے اور پرگاٹ محمد شمالی کا برفانی طوفان ہے جس سے انسان کے کپڑوں میں برف گھس جاتی ہے مجبوراً انسان کو طوفان کی طرف بڑے کر کے سوروں میں لپٹے رہنا پڑتا ہے اور ایسا اس وقت تک کیا جاتا ہے جب تک پرگاٹ ختم نہیں ہو جاتی۔

دراصل کانون کوتان اور پرگاٹ کی وجہ سے یہ وحشی قبیلے انتہائی شمال کی سرزمینوں کو دیوتاؤں کی سرزمین کہتے تھے ان میں نڈرا اور شمالی سامیخ یا کا علاقہ شامل ہے جہاں کالی پتھر ملی چٹانیں یوں ابھرنی ہوئی ہیں گویا دیوتاؤں کے مہیب ہاتھوں کی تراشی ہوئی ہوں ان علاقوں میں سردی اس قدر شدید ہے کہ لوہا آسانی سے ٹوٹ جاتا اور لکڑی لوہے کی طرح سخت ہو جاتی ہے اگر محمد شمال میں وحشیوں نے بڑے بڑے جانوروں کے ڈھانچے صحیح سلامت برف سے ڈھکے ہوئے اور محفوظ دیکھے جن کے دانت ہاتھوں جیسے تھے وہ وہاں کے ماحول سے خوفزدہ تھے ان کا یقین تھا کہ یہ تمام طاقتیں بڑی منحوس ہیں جو طاقت ان پر حاوی تھی ان کی سکنت آسمان پر تھی گویا یہ آسمان ہی کو خدا سمجھتے تھے لہذا کانون کوتان اور پرگاٹ سے بچنے کی خاطر وہ آسمان کو خوش کرنے کے لئے انسانی قیدیوں اور سفید گھوڑوں کو پہاڑوں کے ٹیلوں جیسے کسی بلند مقام پر قربانی کیلئے ذبح کرتے ان قربانیوں کا مقصد یہ تھا کہ آسمان کا جلال مل جائے اور اس کی رحمتیں زمین پر نازل ہوں۔

ان کا خیال تھا کہ آسمان اپنے جلال کا تباہ کن آندھیوں بجلی اور رعد سے اظہار کرتا ہے جب وہ صاف صاف نیلا نیلا چمکتا ہے تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس وقت وہ انسانوں پر مہربان ہے نتیجے کے طور پر ان وحشیوں کو نیلا اور سفید رنگ پسند تھا کالا رنگ منحوس سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ رات کا چٹانوں کا اور زمین کے اندر کی گہرائیوں کا رنگ ہے۔

آسمان کے بعد یہ لوگ سورج کو ایک کم درجے کا دیوتا سمجھتے تھے ان کا خیال تھا کہ یہ ہر روز آسمان کے ساتھ سواری کرتا ہے اور شام کو اپنی بیوی کے پاس چلا جاتا ہے۔

انچے پہاڑ برف سے لد گئے تھے پھر برف باری تھم گئی ہوا بھی رک گئی تھی اس طرح اگلے روز فجر کی نماز کے بعد اس کاروان نے پھر اپنی منزل کی طرف کوچ کیا تھا۔

☆☆☆☆☆

برف سے ڈھکی زمین پر جب وہ شاہراہ ریشم پر آہستہ آہستہ مشرق کی طرف سفر کر رہے تھے تو کوہستان تھان شیان کے قریب اچانک بائیں طرف کی ڈھلوانوں کے اوپر سے غراتا ہوا ایک خونخوار چیتا نمودار ہوا اس وقت کاروان کی حالت یہ تھی کہ سب سے آگے کوغنائی سیف الدین اور جمال الدین تھے ان کے پیچھے تبریز سے آنے والے صنایع بیچ میں ماگس پاس کہ بھتیجی سیرم اور بھتیجا تو ماس تھے اور سب سے پیچھے وہ لوگ جو ایک وفد کی صورت میں سیف الدین اور ماگس پاس کے ساتھ چین کی سرزمینوں کی طرف سے آئے تھے۔

اتفاق کی بات کہ جس وقت چیتا غراتا ہوا آن کے پاس آیا اس وقت اس کے سامنے ماگس پا تھا چیتے کو اپنی طرف آتا دیکھتے ہوئے ماگس پاس کی حالت غم کے پیراہن اور مرگ کے کفن میں لپٹے زخموں کی جلن روح کی گھٹن جیسی ہو کر رہ گئی تھی اس نے عجیب سی چیخیں بلند کیں ایک تو چیتے کو دیکھ کے اور اس کی چیخیں سن کر اس کا گھوڑا بدکا اور ماگس پاس بچے گر گیا تھا۔

دوسری جانب سیرم کی حالت بھی اس سے مختلف نہ تھی وہ بھی ایسی ہو رہی تھی کہ جیسے کبھی نہ کٹنے والی رات میں ساری راتیں اور حلاوتیں کسلاٹ اور کڑوے پن میں تبیل ہو گئی ہوں اس کے چہرے پر زمانے بھر کی وحشتیں اس کی آنکھوں کے اندر آنسوؤں کی داستائیں رقص کر رہی تھیں تو ماس کی حالت بھی بدتر ہو رہی تھی ماگس پاس چونکہ

تم کس قسم کی گفتگو کر رہے ہو کیا میں اس چپتے کو کھلی چھٹی دے دیتا کہ میرے قافلے کے افراد پر حملہ آور ہو کر انہیں موت کے حوالے کرنا چلا جاتا اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے ساتھ کوغنائی نے اپنی تلوار بھی بے نیام کر لی تھی پشت پر لٹکتی ہوئی ڈھال کو بھی اس نے اپنے بائیں ہاتھ کی گرفت میں لے لیا تھا۔

آنے والے اجنبی نے پھر اسے مخاطب کیا

تمہاری طاقت اور تمہاری قوت میں کوئی شک نہیں ہے اس طرح اکیلے چپتے کا مقابلہ کر کے اس کا خاتمہ کرنا کوئی آسان نہیں پر اپنے ذہن میں یہ تو سوچو کہ یہ چیتا ہے کس کا؟

جس کسی کا بھی ہو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں نہ ہی مجھے اس سے غرض ہے میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ بائیں جانب کی ڈھلانوں سے یہ چیتا اترا میرے قافلے پر اس نے حملہ آور ہونے کی کوشش کی جو اب میں میں بھی جست لگاتے ہوئے اس پر حملہ آور ہوا اور اس کا خاتمہ کر دیا بس اس سے زیادہ نہ میں جانتا ہوں نہ مجھے جاننے کی ضرورت ہے۔

اس پر مسلح جوان نے طنز یہ قہقہہ لگایا اور کہنے لگا۔

اجنبی میں نہیں جانتا تو کون ہے اور تیرے ساتھ اس قافلے کے لوگ کس قسم کے انسان ہیں پر یہ یاد رکھو یہ چیتا چنگیز خان کے بیٹے اوغدائی کے فرزند قائد اور اس کی بیٹی آئی یاروق کا ہے قائد کو تم جانتے ہو گے وہ شمر قد سے لے کر تھان شیان کے دروں کے اس پار تک کا حاکم ہے اور ان علاقوں میں کوئی چیز اس کی اجازت کے بغیر گزر نہیں سکتی۔

کوغنائی نے اپنے سامنے اپنی تلوار کو لہرایا وہ ایک برچھانا خم دار خوب بھاری اور جوزے پھل کی تلوار تھی اس کی چمک نگاہوں کو خیرہ کرتی تھی پھر اس نے کوہستانی ڈھانوں کی طرف سے آنے والے کو مخاطب کیا۔

اگر یہ چیتا قائد اور اس کی بیٹی یاروق کا تھا تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ جس کو چاہے یہ حیرتا پھاڑتا پھرے اور کوئی اسے ہاتھ تک نہ لگائے اگر اس کے آنے آئے وہی

اپنے گھوڑے سے زمین پر گر گیا تھا اب صورت حال یہ تھی کہ چپتے کا رخ بھی سیدھا اس کی طرف تھا اچانک کوغنائی بدگمانوں کے دشت میں بدترین تقدیر کے پر شور بگولوں اور زرد پتئی ریت میں بے شرم موسوں کی لمبی داستانیں کھری کر دینے والی بے روک آندھیوں کی جنوں خیزیوں کی طرح حرکت میں آیا اپنے گھوڑے کو بائیں طرف موڑتے ہوئے وہ ماگس پا اور چپتے کے درمیان حائل ہو گیا پھر اس نے گھوڑے پر بیٹھے ہی بیٹھے ایک لمبی جست لی اور دوسرے ہی لمحے اس نے چپتے کے اوپر چھلانگ لگا دی تھی۔

تھوڑی دیر تک چپتے اور کوغنائی میں کش مکش رہی پھر دیکھنے والی ہر آنکھ نے دیکھا کہ کوغنائی بالکل سیدھا کھڑا ہو گیا تھا اس کا رایاں گھٹنا چپتے کی پیٹھ پر تھا چپتے کے دونوں بازو گرفت میں لیتے ہوئے اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس کی شرنگ پر رکھ دیئے تھے پھر زور لگاتے ہوئے اس نے چپتے کا گلہ دبایا تو تھوڑی دیر پھر بھرانے کے بعد چیتا دم توڑ گیا تھا۔

دو تین بار کوغنائی نے پاؤں کی ٹھوکریں اسے ماریں پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر اسے چٹان پر پٹخ دیا تھا چیتا مر چکا تھا۔

چپتے کا خاتمہ کرنے کے بعد کوغنائی ابھی اپنی جگہ ہی پر کھڑا تھا کہ انہی ڈھلانوں پر سے جدھر سے چیتا آیا تھا کچھ مسلح جوان اپنے گھوڑوں کو سر پٹ دوڑاتے ہوئے نیچے اترے تھے کوغنائی اور اس کے سارے قافلے کا انہوں نے محاصرہ کر لیا تھا پھر ان میں سے ایک کوغنائی کے قریب آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

کیا تم نے اس چپتے کو مارا ہے؟

کوغنائی اپنا ہاتھ اپنی تلوار کے دستے پر لے گیا تھا پھر آنے والے اس اجنبی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

ہاں میں نے اس چپتے کا خاتمہ کیا ہے

آنے والے نے اس بار جواب طلب انداز میں پوچھا لیکن کیوں؟

کوغنائی غصے میں بھڑک اٹھا تھا بے پناہ غضبناکی کا اظہار کرتے ہوئے وہ کہنے

تہارے تعاقب میں بھجوائے گا جو تمہیں پکا کر اس کے سامنے پیش کریں گے پھر وہ تم سے اصل احوال جاننے کی کوشش کرے گا لہذا بہتر یہ ہے کہ آگے بڑھنے کے بجائے ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہماری بریت کا سامان ہو جائے۔

کوغنائی شاید اصل معاملے کو سمجھ گیا تھا اپنی تلوار نیام میں کر لی پھر کہنے لگا۔  
چلو ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں اس کے ساتھ ہی قافلے کے سارے ارکان قاعدہ کے ان مسلح جوانوں کے ساتھ ہو لیے تھے۔

بائیں طرف والے کوہستانی سلسلوں کی چوٹیاں پر چڑھنے کے بعد وہ کسی قدر بلند میدان میں نمودار ہوئے جس کے آگے دور تک خیوں کا ایک شہر آباد تھا خیوں کے اندر گھسنے کے بعد تھوڑی دیر تک وہ چلتے رہے پھر ایک کافی بڑے شامیانہ نماخیے کے قریب اس شخص نے رکنے کے لئے کہا جو کوغنائی سے مخاطب ہوا تھا کوغنائی اور اس کے ساتھی وہاں رک گئے وہ شامیانہ کی طرف گیا تھوڑی دیر بعد لوٹا پھر کوغنائی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میں نے سارا معاملہ قاعدہ اور اس کی بیٹی آئی یاروق سے کہہ دیا ہے ان دونوں نے تمہیں بلایا ہے تم اپنے سارے ساتھیوں کے ساتھ اس کے پاس چلو۔

کوغنائی منہ سے کچھ نہ بولا اپنے سارے ساتھیوں کے ساتھ وہ ان کے ساتھ ہولیا جب وہ شامیانہ نماخیے کے پاس گئے تو انہوں نے دیکھا وہاں ڈھلی ہوئی عمر کا ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اس کے پہلو میں ایک لڑکی تھی دائیں بائیں اور سامنے اس کے لواحقین اور سالار بیٹھے ہوئے تھے وہ چنگیز خان کے بیٹے اوندائی کا بیٹا قاعدہ اور اس کے پہلو میں جو بیٹھی ہوئی تھی وہ اس کی حسین اور پر جمال بیٹی آئی یاروق تھی۔

ایک اچھتی ہوئی نگاہ کوغنائی نے آئی یاروق پر ڈالی وہ بھولوں سے لدی نہیں میں اٹھکیلیاں کرتی گلابی کونپل جیسی حسین نفس نفس میں تب و تاب کھڑی کر دینے والی روشنی جیسی خوبصورت اور جمال رخ کوہ سینا کے کھیلنے شعلوں جیسی پر جمال تھی اس کی جسمانی کشش ایسی تھی جیسے حرم حسن میں نشاط بخش اور طرب افزاء شبنم میں دھلی سحر کے خار آلود جلوے بھر دیئے گئے ہوں اس کی شب تاب جوانی کی ضیاء ایسی کیفیت پیش کر رہی

شکار بھاگ رہا ہوتا اور یہ اس کے پیچھے ہوتا تو ہم یہ سمجھتے کہ یہ ہم پر حملہ آور نہیں ہوگا شکار کے پیچھے لگا ہوا ہے ہم چپ چاپ اپنی شاہراہ پر آگے بڑھ جاتے۔

لیکن ایسا نہیں تھا اپنے سامنے دیکھو یہ تبت کا محترم دلالی لامہ ماگس یا ہے اس کے ساتھ اس کی بیٹی سیرم اور اس کا بھتیجا تو ماں ہیں ہم سب لوگ ان کے محافظ اور خدمت گار ہیں اور میں ان سارے محافظوں کا سربراہ ہوں ہم سب پر امن لوگ ہیں یہ جو تم نے ہمارے ارد گرد اپنے مسلح جوان پھیلا دیئے ہیں یہ تمہاری فطرتی ہے تم تو ایسا سماں باندھ رہے ہو جیسے ہم سے برسر پیکار ہونے والے ہو اگر یہ جیتا شخصیں حد سے زیادہ عزیز ہے تو پھر اس کی لاش اٹھا کر لے جاؤ اپنے مسلح جوانوں کو یہاں سے ہٹا لو تاکہ ہم اپنی راہ لیں۔

اس پر وہ کسی قدر تڑپا ہوا اختیار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ہم تم سے کوئی تعرض نہیں کرنے والے نہ تم سے برسر پیکار ہونے والے ہیں دیکھو جیتا مرچکا ہے اگر ہم تمہیں چھوڑ دیں اور تم اپنی راہ لو تو قاعدہ اور اس کی بیٹی تو ہمیں نہیں چھوڑیں گے وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم نے خود جیتا مار دیا ہے لہذا تم سب کو ہمارے ساتھ چلنا ہوگا یہ جو سامنے چھوٹا سا کوہستانی سلسلہ ہے اس کی اونچائی اور ڈھلانوں کو عبور کرنے کے بعد اس پار قاعدہ اور اس کی بیٹی آئی یاروق کا پڑاؤ ہے دونوں باپ بیٹی اس وقت پڑاؤ کے اندر موجود ہیں تم ہمارے ساتھ وہاں چلو جب تم خود اپنی زبان سے سارے احوال ان سے کہو گے تو ہماری جان بخشی جائے گی اور پھر تمہارے اندر دلالی لامہ ماگس پاہیں تم جانتے ہو اس علاقے کے سارے وحشی قبائل مذہبی لوگوں کی بڑی قدر اور عزت کرنے والے ہیں اور خاص کر دلالی لامہ کو تو بڑی عزت اور بڑے احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

کہنے والا تھوڑی دیر کے لیے رکا اس کے بعد اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ

کہہ رہا تھا۔

میرے عزیز دانکار محنت گہرنا یوں سمجھو تمہارا ہمارے ساتھ جانا ہماری گلو خلاصی کا ایک ذریعہ بن جائے گا اور پھر اگر تم یونہی آگے بڑھ گئے تو یاد رکھنا قاعدہ مزید مسلح جوان

اس کا گلہ گھونٹ کر اس کا خاتمہ کر دیا۔ کیا یہ درست ہے اگر ایسا ہے تو تم نے ایسا کیوں کیا۔ محترم اور خدائی کے بیٹے جیتا ماگس پا پر حملہ آور ہو رہا تھا میں چونکہ اس کا محافظ ہوں لہذا چیتے کا خاتمہ کر کے میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے قائد و قسم اس خداوند قدوس کی جو شام سے تا آخر شب پھیل تاریکی کی اونچی دیواروں کے اندر وقت کی تقدیر بدلنے والی صبح کی روشنی برپا کرتا ہے قسم مجھے اس مالک کی جو ستاروں کو کہکشاں میں غوطہ زن کرتا ہے قسم مجھے اپنے اس آقا اور معبود کی جو جگنوؤں کے مشعلیں فضاؤں میں اڑاتا ہے جس کے کہنے پر جھینگر لمبار گاتے ہیں چڑیاں چچھلیاں ہیں یہ تو صرف ایک چیتا تھا اگر ماگس پا پر اس سے زیادہ چیتے حملہ آور ہوتے تب بھی میں ان پر جست لگا کر ان کی راہ روکتے ہوئے ماگس پا کی حفاظت کرتا اس لئے کہ میں اس کا محافظ ہوں اور اس کی حفاظت کرنا میرا فرض ہے چاہے اس کے لئے مجھے اپنی جان سے ہاتھ کیوں نہ دھونے پڑیں۔

کوغنائی کے ان الفاظ کے ساتھ ہی آئی یاروق فوراً اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی کوغنائی نے دیکھا وہ بھڑکے چڑے کے اونچی اڑھی والے جوتے پہنے ہوئے تھی جس کے اوپر اس کا سرخ رنگ کا پاجامہ تھا اور اس کے اوپر بھی اسی رنگ کا چڑے کا لبادہ تھا سر پر اس نے انتہائی خوبصورت چڑے کی ٹوپی پہن رکھی تھی کھڑا ہونے کے بعد اس نے اپنی ٹوپی اتار کر نشست پر رکھی اس پر اس کے خوبصورت بال نکھر گئے تھے جو اس کے حسن میں اضافہ کر گئے تھے پھر وہ آگے بڑھی کچھ دیر کوغنائی کے سامنے کھڑی ہو کر اس کا جائزہ لیتی رہی پھر اس کے ارد گرد چکر لگا کر سامنے آئی اور کہنے لگی۔

میں حیران ہوں کہ تم ایک چیتے کا خاتمہ کرنے کے ساتھ ساتھ کئی چیتوں کا سامنا کرنے کا دعویٰ بھی کر رہے ہو مجھے اعتبار نہیں آتا کہ تم ایسا کر سکتے ہیں۔

آئی یاروق مزید کچھ کہنا چاہتی تھی کہ اس کی بات کا نٹے ہوئے کوغنائی بول پڑا۔  
 سنی (شہزادی) جس طرح تم نے میرے ارد گرد چکر لگا کر شے اور طنز بھیسے انداز میں مجھ سے گفتگو کی ہے ایسی گفتگو کوئی اور کرتا تو پھر میں اسے بتاؤں کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے تم عورت ہو اور عورت بھی محترم قائد و کی بیٹی لہذا میں تمہاری اس حرکت کے جواب میں کسی قسم کے رد عمل کا اظہار نہیں کر سکتا۔

تھی گویا شفق بھرے بادلوں میں کسی نے مہتاب دھنک پھولوں کی اور ستاروں کے نئے اور قلب بے قرار کی نفسی بھردی ہو یا کسی نے دامن دہر کو رنگوں کی گلکاریوں سے سنوار کر رکھ دیا ہو۔

کچھ دیر تک قائد اور آئی یاروق دونوں باپ بیٹی کوغنائی کا جائزہ لیتے رہے پھر آئی یاروق نے اسے مخاطب کیا  
 کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔

کوغنائی نے محسوس کیا کہ جب آئی یاروق کے چہرے پر ہلکا سا تبسم بکھرا تھا تب اس کے دانت ایسے لگے تھے جیسے برقی کی طرح چمکتے تھے آلود تبسم کے پیچھے سفید رنگ کے بادل نمودار ہوئے ہوں جب وہ کوغنائی سے مخاطب ہوئی تو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ہونٹوں سے باتیں اس طرح نکلی ہوں گویا یا قوت کی سیل چیر کر کوئی جھرنا پھوٹ پڑا ہو۔

کوغنائی کچھ دیر تک خاموش رہا کچھ نہ بولا تب آئی یاروق نے پھر اسے مخاطب کیا۔

میں نے تم سے پوچھا ہے کون ہو اور کہاں سے آئے ہو تمہارا نام کیا ہے۔  
 کوغنائی نے غور سے اس کی طرف دیکھا پھر بڑے ٹھہرے لہجے میں اسے مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

میرا نام کوغنائی ہے میرا تعلق ترکوں کے کرائت قبیلے سے ہے ہم ایک وفد کی صورت میں تبت کی طرف جا رہے ہیں پھر اس نے ماگس پا کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگا۔

ہمارے اندر یہ دلائل لامہ ماگس پا ہے اور اس کے ساتھ اس کی بھتیجی سیرم اور بھتیجا تو ماں ہے اور باقی لوگ ان کے محافظ ہیں دلائل لامہ مدھ مت کے مقدس مقامات کی زیارت کیلئے مغرب کی طرف گیا ہوا تھا ہم اس کی حفاظت کے لئے اس کے ساتھ ہیں میرے خیال میں میرا اتنا تعارف ہی کافی ہے۔

اس بار قائد نے اسے مخاطب کیا۔  
 میرے آدمی نے بتایا ہے کہ تم اکیلے نے میرے چیتے کے اوپر چھلانگ لگا دی پھر

دُھال کوغنائی نے سنبھال لی تھی ایک جھٹکے کے ساتھ جب اس نے اپنی تلوار نکالی تو نوک دنگ رہ گئے اس کی تلوار پر چھاننا خم دار تھی پھل خوب چوڑا اور وزنی تھا اور اس کی پینب یقیناً لگا ہوں کو خیرہ کرتی تھی اپنی تلوار اپنے سامنے لہراتے ہوئے کوغنائی پھر بول پڑا آگے بڑھو۔

وہ قائد کو طرف دیکھنے لگے تھے قائد نے ان کا جائزہ لیا پھر کوغنائی کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

میں تمہاری طاقت اور قوت کا تو اندازہ لگا چکا ہوں اب تمہاری تیغ زن کی مہارت دیکھنے کے بعد ہی تمہارے لئے کوئی سزا تجویز کروں گا میرے ان دو سالاروں میں سے ایک کا تم انتخاب کر لو اس کے ساتھ تمہارا تیغ زنی کا مقابلہ ہوگا۔

کوغنائی نے مسکراتے ہوئے قائد کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔  
اوغدائی کے عظیم بیٹے اپنے دونوں سالاروں کو میرے مقابل لاد دونوں سے کہو کہ بے یک وقت میرے ساتھ تیغ زنی کا مقابلہ کریں پھر دیکھیں انجام کس کا برا ہوتا ہے۔  
کوغنائی کے ان الفاظ کو قائد کی حسین اور پر جمال بیٹی آئی یاروق نے ناپسند کیا تھا تھوڑی دیر تک وہ بڑے عجیب اور ناقابل اعتبار سے انداز میں کوغنائی کی طرف دیکھتی رہی پھر کہنے لگی۔

اجنبی تم ہمارے ان دونوں سالاروں کی طاقت قوت اور تیغ زنی کا غلط اندازہ لگا رہے ہو اور تم ایک طرح سے ان کی توجہیں بھی کر رہے ہو جب یہ دونوں کسی کے مقابل آتے ہیں تو گرجتی کڑکتی وحشت برساتی اور سنائوں کو بھسم کرتی غصے اور نفرت کی برق کی طرح اس پر چھا جاتے ہیں ان دونوں کو بیک وقت مقابلے کی دعوت دے کر کیا تم خود اپنی امرایکی اپنی شکست اپنی بیزاری اپنی بے عزتی کے دروازے کھولنے کی کوشش نہیں کر رہے۔

کوغنائی کے چہرے پر لمحہ بھر کے لئے طنز یہی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر آئی یاروق کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

خانم آپ کے دونوں سالار کیسے ہیں مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے میں تو یہ کہتا

قائد کے قریب پیچھے بیٹھے ہوئے اس کے کسی سالار نے کوغنائی کی اس بات کو انتہا درج کا ناپسند کیا تھا اور اپنی جگہ پر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور انتہائی غصے اور غضبناکی میں کوغنائی کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

اگر بیکی نے تمہارے ارد گرد اس طرح چکر لگایا ہے اور تم رد عمل کا اظہار نہیں کرنا چاہتے اگر ایسا ہی کوئی مدد کرتا تو پھر تم اس کا کیا بگاڑ لیتے۔

کھا جانے والے انداز میں کوغنائی نے اس کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔  
ذرا بیکی کو اپنی نشست پر بیٹھ جانے دو اس کے بعد تم بیکی کے انداز میں میرے ارد گرد چکر لگاؤ پھر تمہیں خود ہی پتا چل جائے گا کہ کیا انجام سامنے آتا ہے۔

آئی یاروق کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی تو صلی سے انداز میں اس نے کوغنائی کی طرف دیکھا قائد بھی بڑے شہقانات انداز میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا پھر قائد وادہ سالار آگے بڑھا کوغنائی کے سامنے آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میں بیکی کے انداز میں تمہارے گرد چکر لگاتا ہوں پھر دیکھتا ہوں تم کیا کرتے ہو۔ وہ سردار پھکر لگاتے ہوئے جب کوغنائی کی پشت کی طرف گیا تو چپتے سے بھی زیادہ پھرتی کے انداز میں کوغنائی گھوما اپنا دایاں ہاتھ اس کی گردن پر لے گیا پھر ایک جھٹکے کے ساتھ اسے اٹھاتے ہوئے نضام میں بلند کیا پھر اس طاقت اور قوت سے اچھلا کہ ہوا میں خوب بلند ہوتے ہوئے وہ قائد اور آئی یاروق کے قدموں میں جا گرا تھا۔

قبل اس کے کہ آئی یاروق یا قائد وہیں سے کوئی بھی اپنے رد عمل کا اظہار کرنا قائد کے دو سالار اپنی جگہوں پر اٹھ کھڑے ہوئے ایک ساتھ انہوں نے اپنی تلواریں بے نیام کیں پھر ان میں سے ایک کوغنائی کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

تو نے ہمارا سالار اعلیٰ کی توجہیں اور آہانت کی ہے اور اس کی سزا تجھے ضرور مل کر رہے گی۔

کوغنائی نے غضبناک انداز میں ان کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔  
اپنی نشستوں کے قریب کھڑے ہو کر مجھے کیوں دھمکی دیتے ہو اگر تم واقعی مجھ سے بگڑانا چاہتے ہو تو پھر آگے بڑھو اور اپنا انجام دیکھو اس کے ساتھ ہی پشت پر لگتی ہوئی

ثابت ہو رہا تھا جو خوف کے دھارے پھیلاتا خواہشوں کے آئینوں تک کو توڑتا چلا جاتا ہے۔

کچھ دیر تک ایسا ہی سماں رہا کوغنائی ان سے تیغ زنی کے فن کا بہترین اور عمدہ مظاہرہ کرتا رہا پھر شاید اس نے مقابلے کو سینے کا ارادہ کیا اس وقت جب ان دونوں کی تلواریں اس کی تلوار سے علیحدہ ہوئیں تو برق کے کسی تیز رو کو ندے کی طرح کوغنائی حرکت میں آیا اپنی برچھانا تلوار اس نے بلند کی اور ان میں سے ایک کو ہدف بنایا اس نے جب ڈھال اپنے آگے کی تو کوغنائی کی تلوار اس زور سے اس کی ڈھال پر گری کہ ڈھال کو کاٹتے ہوئے اس کے ہاتھ کو بھی خاصا زخمی کر گئی تھی۔

ہاتھ کے زخمی ہونے سے لمحہ بھر کیلئے وہ چونکا اس کے چونکنے سے کوغنائی نے قاعدہ اٹھایا اس زور سے اپنی تلوار اس کی تلوار پر ماری کہ اس کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر دور جا گری تھی۔

یہ سب اس قدر اچانک اور غیر متوقع طور پر ہوا تھا کہ حسین دُوبصورت آئی یاروق کسی بھولی بصری صدا کی طرح خاموش چپ چاپ اسے دیکھتی رہ گئی تھی ایک کوغنائی اور اس کی تلوار کو اس سے چھیننے کے بعد کوغنائی کا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اب تو مقابلہ کرنے کے قابل نہیں رہا تیرا ہاتھ زخمی ہو چکا ہے اور اگر تو یہ خیال کرتا ہے کہ اب بھی تو میرے ساتھ مقابلہ کر سکتا ہے تو میں تھوڑی دیر کیلئے رک جاتا ہوں وہ تیری تلوار پڑی ہوئی ہے اسے اٹھا اور میرے مقابلے پر آتا کہ میں تیرا دوسرا ہاتھ بھی زخمی کروں۔

جب اس کی طرف سے کسی رد عمل کا اظہار نہ ہوا تب کوغنائی نے پھر اپنے کام کی ابتدا کی کھا جانو الے انداز میں اس نے دوسرے سنگول سالار کی طرف دیکھا پھر اس پر وہ حملہ آور ہوا بالکل ایسے انداز میں جیسے حوادث کی رو میں عزم کے چوار تھا سے سفینوں کا کوئی راہبر تند موجوں کے سامنے چٹانوں کے انداز میں جم جانے کا عزم کر چکا ہو۔

اس سنگول سالار نے دو ایک بار کوغنائی کے حملوں کو لرزاتے کا پختہ ہاتھوں سے روہ پھرا چانک اس پر ایک افتاد ٹوٹ پڑی اچانک اپنی تلوار اور ڈھال اس سے علیحدہ کرنے

ہوں کہ وقت بتائے گا کہ جبر کی زد میں کون آتشی آندھیوں کا ہدف بنتا ہے کس کی خواہشوں کے حلقوم پر دکھ کے گرا نبار ڈھیر لگتے ہیں کس کے سینے کے صفحے پر حسرت اور یاس کے گھیر اندھیرے رقص کرتے ہیں کس کے خوابوں کے صفحے پر زخم آلود روئیں رقص کرتی ہیں کس کی آنکھیں نم کس کا دل شکستہ کسی کی روح مجرد اور کسی کا قلب انفرود ہوتا ہے ذرا ان دونوں کو میرے مقابلے آنے دو پھر اپنے آپ فیصلہ ہوگا کہ میرے مقابلے میں یہ دونوں برقی ثابت ہوتے ہیں یا برق کا شکار۔

قائدو کے ان دونوں سالاروں نے جواب طلب سے انداز میں قائدو کی طرف دیکھا ان کے دیکھنے کے انداز کو قائدو سمجھ گیا تھا لہذا انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اس اجنبی نوجوان سے تمہیں مقابلہ کرنے کی اجازت ہے۔

اس پر وہ دونوں اپنی تلواریں اور ڈھالیں سنبھال کر کوغنائی کے سامنے آئے کچھ دیر تک اس کا جائزہ لیا پھر دونوں نے بیک وقت اس پر حملہ کر دیا وہاں بیٹھ سب دیکھنے والے حیرت زدہ ہو گئے تھے اس لئے کہ کوغنائی نے بڑی آسانی سے اپنی بھاری بھر کم برچھانا تلوار پر ان دونوں کی تلواروں کو روک دکھایا تھا اور ان کی ڈھالوں کو بھی اپنی ڈھال پر اس نے روک لیا تھا ایسا کرتے ہوئے اس کے چہرے پر آسودگی اس کے ہونٹوں پر گہرا پرسکون تسم تھا۔

ان دونوں کے حملوں کو روکنے کے بعد طوفانی انداز میں آسمان کی طرف منہ کرتے ہوئے کوغنائی نے خداوند قدوس کی کسیر یائی کا نعرہ بلند کرتے ہوئے اللہ اکبر پکارا اس کی اس پکار نے چاروں طرف ایک دشت ایک عجیب سا سماں برپا کر کے رکھ دیا تھا پھر جوانی کا رروائی کرتے ہوئے جب وہ حملہ آور ہوا تو ایسا لگا جیسے نادیدہ آسمانی افتاد نے زمین پر اتر کر لحوں کا وحشیانہ رقص شروع کر دیا ہو یا وقت کے ان تاروں کا کوئی محرم اتر کر موت کے پیغام پھیلانے لگا۔

حیرت انگیز انداز میں کوغنائی ان دونوں کے ساتھ تیغ زنی کا جان لیوا رقص شروع کر چکا تھا ان دونوں نے کئی بار کوشش کی کہ اپنے سامنے کوغنائی کو بے بس اور مجبور کریں لیکن ہر بار انہیں ناکامی ہوئی اس لئے کہ کوغنائی ان دونوں کیلئے تباہی کا وہ کالا سمندر



سرتکی آہیں بھروح آرزو میں حوصلوں کے زخم زخم بدن اپنے دامن میں لیے انا کے سرکش جذبوں کی طرح اپنے مد مقابل کے سردوں پر وارد ہو جاتا ہے اے میرے باپ ایسے معجز آثار اور دکھ کے موسم کی طرح حرکت میں آنے والے نوجوان جب کسی کے مد مقابل ہوتے ہیں تو اس کے خواب ٹوٹ جاتے ہیں شہر ذوب جاتے ہیں مرکز بکھر جاتے ہیں دائرے سٹ جاتے ہیں اور زمانوں کے رابطے تک منقطع ہو جاتے ہیں کیا آپ کی دور بین نگاہوں نے اس کی طاقت اور قوت کا جائزہ نہیں لیا اور اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا یہ یقیناً نوجوانوں میں سے ایک ہے جو فتح مندی کی شان کے ساتھ زندہ رہتے ہیں اور امید کی شمع بن کر موت کا انتظار کرتے ہیں۔

آئی یاروق لمحہ بھر کے لئے رکی کچھ سوچا اس کے بعد دوبارہ وہ اپنے باپ کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی۔

اے میرے باپ اس نوجوان کے متعلق میں نے ایک بہت بڑا فیصلہ کیا ہے آپ کے تاثرات اس کے متعلق کیا ہیں یہ میں نہیں جانتی لیکن آپ نے اس نوجوان کو صالح کر دیا تو میں سمجھوں گی کہ آپ نے ایک انتہائی قیمتی سوتی اور جواہر کو بے پروائی سے کام لیتے ہوئے پتھروں میں پھینک دیا۔

آئی یاروق مزید کچھ کہنا چاہتی تھی کہ اس کا باپ قائد و دھیمے سے لہجے میں بول پڑا۔

آئی یاروق میری مہربان بیٹی مجھے ایک عرصے سے ایک ایسے نوجوان کا انتظار تھا جو وقت کے صحیفوں پر انگارہ بن کر عکس کر رہا ہو جو آپ پیاسا ساہرا کرادوں کی پیاس بجھائے اپنے دشمنوں کو آگ پر رکھی ہوئی برف کی طرح آہستہ آہستہ کھپٹے پر مجبور کر دے اور اگر کوئی اس کے سامنے مقابلہ کرنے کے لئے آئے تو اسے دھلے ہوئے کپڑوں کی طرح نچوڑ کر رکھ دے میں عرصے سے یہ خواہش کر رہا تھا کہ مجھے ایسا کوئی نوجوان ملے جو میرے دشمنوں کی شر آورتوں کو مفلوج کر دے ان کے سارے فیصلوں کو بے سماعت بے زبان اور لامرکز بنا کر رکھ دے میری بیٹی یہی وہ نوجوان ہے جس کا مجھے انتظار تھا یہی وہ اچھی ہے جو میرے دشمنوں کو اداسی کے غبار ریگتے خیالوں کے جہوم اور تفکرات کے

کے بعد اپنی تلوار کا بھاری بھارے دستہ کو غنائی نے اس کی کینٹی پر بوسے مارا اور یہ دستہ اس زور اس قوت سے لگا تھا کہ وہ پچھرا لہرایا جھکا پھرز میں پر گر گیا تھا۔

دونوں کی تلواریں کو غنائی نے اپنی گرفت میں لیں ان سے ڈھالیں بھی لے لیں پھر دونوں کی ڈھالیں اور تلواریں اپنی پاؤں کی ٹھوکروں سے ایک طرف پھینکتے ہوئے کو غنائی نے آئی یاروق کی طرف دیکھا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

مخترم قائد کو عظیم بیٹی! کیا یہی وہ دونوں سالار ہیں جن کے متعلق تو نے کہا تھا کہ رچی کرکٹی وحشت برساتی سناٹوں کو بھسم کرتی غصے اور نفرت کی برق کی طرح اپنے مقابل پر چھا جانے کی جرات اور عت رکھتے ہیں دیکھو یہ کیسے بے ضرر سیموں اور زخمی بے ضرر سانپ کی طرح سامنے پڑے ہیں منہ سے بھی کچھ نہیں بولتے۔

آئی یاروق کچھ نہ بولی شرمندگی میں اس کی گروں تھوڑی دیر تک جھکی رہی پھر اپنا منہ اپنے باپ قائد کو دکھانے کے قریب لے گئی اور اسے مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی۔

اے میرے باپ آپ نے اس اجنبی اور نووارد جوان کی طرف دیکھا یہ کیسے اپنے مد مقابل پر دشنام کی بارش ستم گری کی وحشت ناک برف باری کی طرح نزول کرتے ہوئے اس کے احساس کو معطل گویائی کو خاموش اور حیات کی نبض کو ڈوب دینے والا انسان ہے آپ نے اس کی طاقت اس کی تیغ زنی کو بھی دیکھا یہ کراہتی دھاڑتی بوران کی طرح زور آوزدوں کا سینہ چھلنی کرتے بے نام و نشان کر دینے والے طوفانوں کی طرح طاقتور آسمان پررداں بادلوں کی کشتیوں کا سا بے روک اور ریت پر دوڑتے پھیل جانے والے سمندر کی طرح اٹل ہے۔

میرے باپ یہ نوجوان ایسا ہے جو اس سے پہلے میں نے کبھی نہیں دیکھا نہ طاقت میں نہ تیغ زنی میں یہ اجل کی تختیاں لکھتے بے ثمرہ کر دینے والے جگولوں کی طرح جرات مند موسموں میں سلوٹیں ڈال دینے والی آندھیوں بھری کرکٹی برق کی طرح جرات مند غبار صحرا میں چار سو سراپ کھڑے کرتی شیت کے فیصلوں کی طرح پرتوت ہے۔

آپ نے بھی دیکھا میں نے بھی اس کا جائزہ لیا جب کسی پر یہ جملہ آوزد ہوتا ہے تو

یہ نوجوان ہمارے سامنے اکر سکتا ہے ہمارے پاس رہنے سے انکار کر دے گا ایسے نوجوان ٹوٹ جانا پسند کرتے ہیں جھکتے نہیں ہیں اور اگر اسے کسی طرح میں اپنے لشکر میں روک بھی لوں تب بھی میری بیٹی موقع ملتے ہی یہاں سے بھاگ جانے ہی میں اپنی عافیت جانے گا اس کو یہاں روکنے کے لیے کسی نو بھ لالچ حرص اور ہوس کے بجائے کس کشش کس جاؤ بیت تاثیر اور کس مقناطیت کی ضرورت ہے۔

اسے یہاں روکنے کے لئے جس مخالف کی کسی خوبصورتی کسی حسن کسی جمال اور کسی شباب کی ضرورت ہے جسے یہ اپنا کہہ سکے جس کے پاس اٹھ بیٹھ سکے جس کا یہ اور اس کی مخالف سمت کی ہستی انتظار کر سکے اگر ایسا ماحول اسے دیا جائے تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں یہ نہ یہاں سے بھاگے گا بلکہ ہمیشہ کے لئے یہاں رہنے پر آمادہ ہو جائے گا۔ جب تک قائدو بولتا رہا آئی یاروق عجیب سے انداز میں اس کی طرف دیکھتی رہی جب خاموش ہوا تب نکھرے نکھرے لہجے میں وہ بول پڑی۔

میں آپ کی کسی بات کو سمجھی نہیں کھل کر کہیں کیا کہنا چاہتے ہیں۔

میری بیٹی! اگر تو کھل کر سننا چاہتی ہے تو سن اگر تو نے اسے اپنے لشکریوں کا سپہ سالار بنا کر روکنے کا تہیہ کیا ہے تو میں نے بھی اپنے دل میں ایک فیصلہ کیا ہے اور وہ یہ کہ میں اسے تیری زندگی کا ساتھی بنانا چاہتا ہوں تیرے ساتھ بیاہ دینا چاہتا ہوں اگر تیرے جیسی خوبصورت جوان اور حسین لڑکی اس کی بیوی بن جائے تو آپ سے آپ یہاں رہنے پر آمادہ ہو جائے گا اور تمہارے ساتھ رہتے ہوئے پوری جانفشانی اور پورے خلوص کے ساتھ ہمارے لئے کام کرے گا اب بتا تیرا اس معاملے میں کیا فیصلہ ہے۔

لہجہ بھر کے لئے آئی یاروق کی گردن جھک گئی پھر اس کے چہرے پر گہری سکراہٹ نمودار ہوئی اور اپنے باپ کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی۔

میرے باپ ہر لڑکی کی خواہش ہوتی ہے کہ اسے تفکرات کے دھاروں کا دلیر گولوں کے گرداب جیسا بہادر اور زرقار کی کالی آنکھی جیسا جرات مند شوہر اور ساتھی ملے اگر کوغنائی کو میری زندگی کا ساتھی بنایا جاتا ہے تو میں اپنے آپ کو دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی خیال کرونگی اس سے بڑھکر اس سے اچھا مجھے زندگی کا کوئی ساتھ مل ہی نہیں

دھاروں میں بہا کر رکھ سکتا ہے میں اسے ضائع نہیں کرنا چاہتا اور نہ ہی کر دوں گا۔

قائدو کا یہ جواب سن کر اس کی بیٹی آئی یاروق خوش ہو گئی تھی کچھ کہنا چاہتی تھی کہ پہلے کی طرح راز دارانہ سرگوشی میں قائدو نے پھر اس سے پوچھا۔

بیٹی پہلے یہ بتا کہ تو نے اس انتہائی طاقتور اور تیج زنی میں بے مثال جرات اور مہارت رکھنے والے نوجوان کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے اس کے بعد میں تجھے اپنے فیصلے سے آگاہ کر دوں گا۔

آئی یاروق کی گردن جھکی کچھ سوچا پھر کہنے لگی۔

میرے باپ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس نوجوان کو آپ اپنے پاس روک لیں ۶۷ اپنے لشکریوں کا سالار اعلیٰ مقرر کریں میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ لشکریوں کی اپنے طور پر بہترین تربیت کرنے کے بعد یہ ہمارے جس دشمن کا بھی رخ کرے گا اسے اپنے سامنے لوہے کی طرح جگھلاؤ اور لکڑی کی طرح توڑنا چلا جائے گا۔

آئی یاروق جب خاموش ہوئی تو قائدو بول پڑا۔

بیٹی میں تیرے فیصلے سے اتفاق نہیں کرتا ایسے نوجوان عہدوں کے حریص اور لالچی نہیں ہوتے فی الوقت یہ دلائل اسے مانگ پا کا محافظ ہے اگر میں اسے اپنے لشکریوں کی سپہ سالاری پیش کرتا ہوں اور اس نے انکار کر دیا تو؟ آئی یاروق تھوڑی دیر کے لئے دفرہ ہو گئی پھر کہنے لگی۔

اگر یہ بات ہے تو میرے باپ ہم اسے زبردستی اپنے پاس روک لیں گے ہمارے درمیان رہتے ہوئے یہ آہستہ آہستہ ہم سے مانوس ہو جائے گا پھر اپنے آپ ہمارے پاس رہنے پر رضامند ہو جائے گا۔

قائدو نے ایک لبسا سانس لیا چہرے پر مسکراہٹ بکھیری پھر کہنے لگا۔

تو ابھی نادان ہے تیرا یہ فیصلہ بھی غلط ہے تجھے ابھی دنیا کے اندر نکھرے معاملات کا تجربہ نہیں ہے تو عمر ہے جوں جوں وقت گزرے گا تیرے فیصلوں میں پختگی آتی جائے گی لیکن اس نوجوان کے متعلق تو نے جو فیصلہ کیا ہے وہ غلط ہے اگر اسے ہم زبردستی روکتے ہیں تو یاد رکھنا دو چیزوں میں سے ایک رد عمل بن کر ہمارے سامنے آئے گا۔

وہاں آگے بڑھ کر میرے باپ کے پہلو میں بیٹھو پھر جو فیصلہ تمہارے متعلق کیا گیا ہے اس سے میرا باپ ہی تمہیں آگاہ کرے گا۔

قائد و مسکرایا اور اپنے پہلو میں جو خالی نشست تھی اس پر ہاتھ مارتے ہوئے اس نے کوغٹائی کو وہاں بیٹھنے کے لئے کہا تب کوغٹائی آگے بڑھا اور قائد کے سامنے بیٹھ گیا تھا وفد کے سارے ارکان کو بھی وہاں اگلی نشستوں پر بیٹھنے کے لئے کہا تھا اس پر کوغٹائی کے سارے ساتھی بھی خالی نشستوں پر بیٹھ گئے تھے کچھ دیر خاموشی رہی پھر دھیمی سی آواز میں قائد نے کوغٹائی کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

کوغٹائی میں تم سے ایک معاہدہ یا یوں جانو ایک عہد لینا چاہتا ہوں۔ میں تم سے چند سوال کروں گا اس کے بعد تم سے اپنا مدعا بیان کروں گا میرا پہلا سوال تم سے یہ ہے کہ تم شادی شدہ ہو اگر ہو تو تمہاری بیوی اور خاندان کے دیگر لواحقین کہاں ہیں۔ کوغٹائی مسکرایا یوں پر اس نے زبان پھیری پھر کہنے لگا۔

میرے ماں باپ پہلے مر چکے تھے ایک دادی تھی وہ بھی ساتھ چھوڑ چکی ہے شادی میں نے ابھی تک کی ہی نہیں۔

اس کا یہ جواب سن کر آئی یاروق بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مسکرا رہی تھی قائد کے چہرے پر بھی دور دور تک خوشیاں کھڑ گئیں تھیں پھر اس نے کوغٹائی کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

کوغٹائی جو میں تم سے کہنا چاہتا ہوں اس سے قبل میں تم سے یہ کہوں کہ ان علاقوں میں مختلف قبائل آباد ہیں جو ایک دوسرے سے برسر پیکار ہیں اوزان علاقوں میں ان کی زندگی ناگ پھنی کے جنگل میں دھوپ سایوں کی تیز کاری پتھروں کے شہر میں جلتے پتے شمشان بے لباس بستی میں بھڑکتے خزاں کے سایوں اور پیاسے ریت کے سمندر میں خود سے خود کو مہفل کرتی بے انتہا ستم کاریوں سے مختلف نہیں ہے۔

یہاں ہر کوئی جو طاقت اور قوت رکھتا ہے اپنے سے کمزور کو دباتے ہوئے خواہوں کی جنت کی تلاش میں ہلاکت کا جلتا دوزخ، تخریب کی تیز آندھی بن کر چھوٹے سے سایوں کی کیفیت پھیلاتا ہے۔ یہاں کر دہلیس بدلتی ساعتوں میں گلابوں پر پڑی شبیم اور

سکتا اگر آپ مجھے اس سے بیاہتے ہیں تو یاد رکھیے گا میرا آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں زیت کے شور بدہ سنائوں میں کوغٹائی کیلئے ہنستے چہروں کی طراوت گلوں کے موسموں کی زینتی سکون کا نوخیز سویرا اور بے خود کردینے والی شبیمی رات بن جاؤ گی میں کبھی کسی بھی موقع پر اس کے لیے دکھ کا سامان نہیں بنوں گی ساری عمر اس پر آسودگی، محبت اور چاہت چھوڑ کر رہوں گی۔

آئی یاروق کے ان الفاظ پر قائد کی خوشیوں اس کے سکون کی کوئی انتہا نہ تھی کچھ دیر تک وہ آئی یاروق کی طرف دیکھتا رہا پھر اسے مخاطب کر کے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اس کے سامنے کھڑا کوغٹائی بول پڑا تھا۔

اوغٹائی کے عظیم بیٹے آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میری طاقت اور قوت کا اندازہ لگانے اور تیغ زنی میں میری مہارت دیکھنے کے بعد آپ میری سزا تجویز کریں گے میں اپنے جرم کو پہلے ہی تسلیم کر چکا ہوں کہ میں نے آپ کے چھتے کو ہلاک کیا اور میں ایسا کرنے میں حق بجانب تھا اب جبکہ آپ میری طاقت و قوت کا بھی اندازہ لگا چکے ہیں تیغ زنی میں میری مہارت کو بھی دیکھ چکے ہیں تو پھر جو فیصلہ آپ لوگوں نے میرے متعلق کرنا ہے وہ سنائیں آخر کب تک ایک مجرم کی حیثیت سے میں آپ دونوں کے سامنے کھڑا رہوں گا اور آپ دونوں باپ بیٹی میرے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے باہم مشورہ کرتے رہیں گے اگر میں آپ دونوں کی نگاہوں میں مجرم ہوں تو جو فیصلہ آپ دونوں کر رہے ہیں اسے سنانے میں ہچکچائیں نہیں میں آپ لوگوں کی طرف سے بد سے بدترین فیصلہ سننے کے لئے تیار ہوں اس لئے کہ -----

کوغٹائی مزید کچھ نہ کہہ سکا اس لئے کہ بڑے پیارے انداز میں اپنے چہرے پر تبسم بکھیرتے ہوئے اور اپنی جوانی اپنے شباب کا سارا رس اپنی آواز میں بھرتے ہوئے آئی یاروق نے اسے مخاطب کیا تھا۔

کوغٹائی نے تم مجرم ہو اور نہ ہی تمہیں فیصلہ سننے کے لئے ہمارے سامنے مجرموں کی طرح کھڑا ہونے کی ضرورت ہے۔ پھر اپنے باپ کے پہلو میں جو خالی نشست تھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آئی یاروق کہنے لگی۔

قائد کو بولتے بولتے رک جانا پڑا اس لئے کہ کوغنائی بول پڑا۔  
آپ مجھے کس موضوع کی طرف گھسیٹ رہے ہیں آپ دونوں باپ بیٹی میرے  
لئے سزا تجویز کرنے والے تھے۔

قائد مسکرایا آئی یاروق کے بھی حسین اور خوبصورت لبوں پر تبسم بکھر گیا تھا یہاں  
تک کہ قائد پھر بول پڑا۔

میں نے ابھی اپنی بات مکمل نہیں کی تم نے درمیان ہی میں مجھے ٹوک دیا ہے میں  
تمہاری سزا ہی تو تجویز کرنے لگا تھا۔

کوغنائی اگر تم دلائی لامہ کو چھوڑ کر میرے پاس رہنا پسند کرو تو میں تمہیں اپنے  
لشکریوں کا سالار اعلیٰ مقرر کروں گا اور یہ میرے قریب میری اکلوتی بیٹی آئے یاروق بیٹی  
ہوئی ہے میں تمہیں اس سے بیاہ دوں گا میرے خیال میں اس سے بہتر وفادار بہادر  
شجاعت خوبصورت اور حسین لڑکی تمہیں کہیں سے مل ہی نہیں سکتی۔

قائد ورا کا پھر دوبارہ کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

کوغنائی تم نے چپتے کو ہلاک کیا اس سے ہی میں نے تمہاری طاقت اور قوت کا  
اندازہ لگایا تھا اور اب یہاں آ کر تم نے میرے سالار کو میرے پاؤں پر بیخ دیا تو تم نے  
اپنی قوت اور طاقت کے اظہار پر مہر لگا دی تھی پھر بے یک وقت دو بیخ زنیوں کو اپنے  
سامنے زیر کرتے ہوئے تم نے بیخ زنی میں بھی اپنی طاقت کا لوہا منوالیا ان سارے عوامل  
کو دیکھتے ہوئے میں نے تمہارے لئے یہی دوسرا میں تجویز کیا ہیں پہلی سزا یہ کہ میں  
تمہیں اپنی لشکریوں کا سالار اعلیٰ مقرر کروں گا اور اپنی بیٹی آئی یاروق کو تم سے بیاہ دوں  
گا میرے خیال میں اس سے اچھی سزا کسی کو زندگی میں مل ہی نہیں سکتی۔

کوغنائی نے لمحہ بھر کے لئے تیز نگاہوں سے آئی یاروق کی طرف دیکھا اس موقع  
پر آئی یاروق بھی مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر، تبسم بکھر قائد کو مخاطب کرتے  
ہوئے کوغنائی کہہ رہا تھا۔

یہ فیصلہ بیکطرفہ ہے یا اس سلسلے میں آپ نے اپنی بیٹی آئی یاروق سے بھی مشورہ کیا  
ہے اگر آئی یاروق نے مجھے اپنی زندگی کا ساتھی بنانے سے انکار کر دیا تو پھر آپ کی اس

زیست کے بیچ دغم میں چاند کی ٹھنڈی کرنوں سا کوئی رخم نہیں۔ ہر کوئی سورج کی پیاسی  
کرنوں سا سرگرداں ہے۔

میری ایک بات یہ بھی ذہن میں رکھو جب مدت بڑھتی ہے تپش کے شعلے بھڑکتے  
ہیں تو انسان ٹھنڈک کی ضرورت محسوس کرتا ہے ایسے ہی جب انسان پر جوانی آتی ہے تو  
خون چائٹی خواہشیں اور زیت کی ضرورتیں جس لطیف کے کسی صندوق بیکر کے حسن اور  
اس کے لبوں و رخسار کی رعنائی کی ضرورت محسوس کرتی ہے جو اپنے پیار کی خوشبو جو اپنے  
جذبوں کی حرارت اور اپنی محبت کی تمازت سے اس کے لئے سنبھلے لہلاتے تاکستانوں کا  
ساعافیت کدہ بنا کر رکھے۔

کوغنائی یہ باتیں میں نے تم سے اس لیے کہیں کہ تم ابھی مجرد زندگی بسر کر رہے  
ہو۔ تمہیں زندگی کے راستوں پر ایک ساتھی کی ضرورت ہے اور اسی بناء پر میں تم سے  
مزید گفتگو کرنا چاہتا ہوں پر پہلے میں تم سے اپنا دوسرا سوال کرتا ہوں۔

کوغنائی نے تیز نگاہوں سے قائد کو طرف دیکھا پھر اس نے پوچھ لیا۔

کیسا سوال؟

قائد مسکرایا پھر وہ کہہ رہا تھا۔

میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر میں تم سے کہوں کہ تم دلائی لامہ ماگس پانچو چھوڑ کر  
میرے پاس رہو میں تمہیں اپنے لشکریوں کا سپہ سالار اعلیٰ بنا کر رکھوں گا اور میرے لشکر  
میں تمہاری حیثیت سب سے اعلیٰ ارفع ہوگی میں تمہاری طاقت اور قوت اور بیخ زنی میں  
تمہاری مہارت اور تمہاری جرات اور شجاعت کا اندازہ لگا چکا ہوں اپنے لشکریوں کی  
سالاری کے لئے مجھے تم سے بہتر جوان نہیں مل سکتا۔

مجھے امید ہے تم انکار نہیں کرو گے دیکھو دلائی لامہ کے ساتھ رہتے ہوئے تم اپنی  
طاقت قوت اور توانائیوں کو بیخ زنی میں اپنی مہارت اور اپنی دلیری اور شجاعت کو ایک  
طرح سے ضائع کر رہے ہو ان ساری توانائیوں کو کس بہتر مقصد کے تحت استعمال کرنا  
چاہیے اگر تم دلائی لامہ کو چھوڑ کر میرے پاس رہنے پر آمادہ ہو جاتے ہو تو پھر میں

قائدو نے کچھ سوچا پھر دوبارہ اس نے سرگوشی کی

پر میری بیٹی میں اس موقع پر تمہیں ایک مشورہ بھی دوں گا تم ابھی اٹھو اپنے خیمے کی طرف جاؤ وہاں تمہارے پاس زیورات کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں، کچھ زیورات تمہاری ماں کے بھی ہیں میری بھی بے شمار قیمتی انگوٹھیاں ہیں۔ ان میں سے دو عمدہ انگوٹھیاں لے کر آؤ ایک ایسی انگوٹھی ہو جو کوغنائی تمہیں پہنائے اور دوسری تم کوغنائی کو پہناؤ اس طرح جب تم ایک دوسرے سے منسوب ہو جاؤ گے اور کوغنائی دلائی لامہ کو چھوڑ کر ضرور تم جیسی خوبصورت اور پرکشش لڑکی کو حاصل کرنے آئے گا۔ اس موقع پر آئی یاروق کی خوشیوں کی کوئی انتہا نہ تھی کہنے لگی۔

اے میرے باپ آپ ٹھیک کہتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور ایک طرف بھاگتی ہوئی کہنے لگی میں ابھی آئی۔

آئی یاروق کے جانے کے بعد قائدو نے کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا شروع کیا۔

کوغنائی میں تمہارا شکر گزار اور ممنون ہوں کہ تم نے اس سزا کو قبول کر لیا جو میں نے تمہارے لئے تجویز کی ہے بیٹے اب تمہارے ساتھ میرا ایک رشتہ ہے یہ بات یاد رکھنا آئی یاروق میری اکلوتی اور انتہائی لازمی بیٹی ہے میں نے اسے بڑے پیار سے پالا ہے میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ بائی یاروق بہترین تیغ زن اور عمدہ گھوڑ سوار ہے اور جنگوں میں بڑے بڑے شہسواروں اور بڑے بڑے لشکروں کو پسپا کرنے اور شکست دینے کی جرات رکھتی ہے جنگ میں یہ ہمیشہ میرے پہلو پہ پہلو ہوتی ہے۔

بیٹے میں چاہتا تھا کہ یہ جو سزا میں نے تمہارے لئے تجویز کی ہے یہ زبانی نہ رہے تم دونوں کی نسبت طے ہو جائے اس طرح تم ایک دوسرے سے مل سکتے ہو اکٹھے بیٹھ سکتے ہو میں یہ بھی پسند کروں گا کہ تم دونوں یہاں ہمارے پاس قیام کرو ہم نے شکار کے لئے یہاں پڑاؤ کیا ہوا ہے دو دن بعد ہم یہاں سے شمال کی طرف کوچ کریں گے تم اپنی منزل کی طرف چلے جانا واپس انہیں علاقوں کی طرف آنا ان علاقوں میں میرے محافظ اور

سزا کا کیا سبب گا جو آپ میرے لئے تجویز کر رہے ہیں۔

قائدو بولنا چاہتا تھا کہ اس سے پہلے ہی آئی یاروق کس قدر بے تکلفی کا اظہار کرتے ہوئے بول پڑی۔

کوغنائی ایسی کوئی بات نہیں ہے یہ سب کچھ میری مرضی میرے مشورے اور میری رضا مندی سے ہو رہا ہے میں تمہیں اپنی زندگی کا ساتھی بنانے کے لئے تیار ہوں میں کوئی کچھ چیز چھپاؤں گی نہیں تمہارے منہ پر صاف کہوں گی کہ مجھے تم سے بہتر تم سے اچھا تم سے خوبصورت تم سے جوان تو انا پھر قوت اور عمدہ تیغ زن شجاعت اور دلیری رکھنے والا زندگی کا ساتھی مل ہی نہیں سکتا اگر تم مجھے اپنی بیوی بنانے پر تیار ہو جاؤ تو میں اپنے آپ کو دنیا کی سب سے خوش قسمت ترین لڑکی تصور کروں گی۔

کوغنائی نے کچھ سوچا مسکرایا پھر قائدو کی طرف رخ کر کے بولا عظیم قائدو میں آپ کی اس سزا کو قبول اور منظور کرتا ہوں آپ کے لشکریوں کی سپہ سالاری بھی قبول کرتا ہوں اور آئی یاروق سے شادی پر بھی آمادہ ہوں لیکن اس کے لئے میری ایک شرط ہے۔

کوغنائی کے ان الفاظ پر آئی یاروق چونک سے پڑی بے چینی اور بے تابلی سے کہنے لگی کسی شرط۔

میرا شرط یہ ہے کہ پہلے میں دلائی لامہ ماگس پا اور اس کے ساتھ جس قدر لوگ ہیں ان کو تبت کی سرزمینوں میں چھوڑ آؤں پھر واپس آؤنگا اور پھر جو سزا آپ نے میرے لئے تجویز کی ہے اس پر میں پورا اتروں گا۔

کوغنائی کے ان الفاظ نے قائدو ہی نہیں آئی یاروق کو خوش کر دیا تھا پھر قائدو اپنا منہ اپنی بیٹی آئی یاروق کے قریب لے گیا وہی سی سرگوشی کی۔

بیٹے جیسا میں چاہتا تھا ویسا ہی ہو رہا ہے اگر یہ دلائی لامہ کو تبت کی وادیوں میں چھوڑ کر واپس آنے کی شرط رکھتا ہے تو میرے خیال میں ہمیں یہ شرط قبول کر لینی چاہیے۔

آئی یاروق نے بھی بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا شروع کیا۔

اے میرے باپ آپ ٹھیک کہتے ہیں کوغنائی اگر دلائی لامہ کو چھوڑ کر واپس آ کر مجھ سے شادن کرنا پسند کرتا ہے تو ہمیں اسے قبول کر لینا چاہیے۔

اس موقع پر قائد کے سامنے بیٹھے ہوئے سارے لوگ بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہے تھے دوسری جانب کوغنائی کے وفد کے ارکان سب حیرت اور فکر مندی میں ڈوبے ہوئے تھے انہیں یقین ہو چکا تھا کہ کوغنائی ان کے ساتھ تلبائی کے پاس جانے کے بجائے یہیں قائد کے پاس رہ جائے گا اس لئے کہ قائد کی بیٹی آئی یاروق کے ساتھ اس کی نسبت طے ہو گئی ہے اور وہ شاید آئی یاروق کو چھوڑ کر جانا کبھی پسند نہ کرے۔

سب انہی تخلیات میں تھے کہ قائد نے اپنی بیٹی آئی یاروق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا شروع کیا۔

آئی یاروق میری بیٹی اب جبکہ تو اپنی مرضی اپنی خواہش سے کوغنائی کو اپنی زندگی کا ساتھی چن چکی ہے اس میں میری بھی رضامندی ہے اور میں تجھے اس سے منسوب بھی کر چکا ہوں نسبت کی انگوٹھی بھی تو اسے پہنا چکی ہے وہ تیرا ہاتھ بھی تھام چکا ہے اب تم دونوں اکٹھے بیٹھ سکتے ہو باہم گفتگو کر سکتے ہو اپنے مستقبل کی باتیں کر سکتے ہو۔

قائد روکا سوچا پھر دوبارہ وہ آئی یاروق کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا۔

بیٹی اپنی جگہ سے اٹھو آئی یاروق اپنی جگہ پر بیٹھی بیٹھی عیب سے انداز میں اپنے باپ کی طرف دیکھنے لگی تھی جن میں ایک سوالیہ انداز تھا۔ قائد مسکرا دیا کہنے لگا۔

اپنی جگہ سے اٹھو پھر بتانا ہوں۔

آئی یاروق اٹھ کھڑی ہوئی بڑے پیار سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے قائد کہنے لگا۔

میری بیٹی کوغنائی کے ساتھ جو خالی نشست ہے اس پر بیٹھ اس لئے کہ اب تم زندگی میں ایک دوسرے کے ہمسفر ہو میں تمہیں اکٹھے بیٹھے دیکھ کر سکون اور خوشی محسوس کر دوں۔

آئی یاروق مسکراتے ہوئے چچاتی ہوئی تھیں۔ جھل تھل قدموں سے آگے بڑھی پھر رزتے بدن کے ساتھ کوغنائی کے پہلو میں جا کے بیٹھ گئی تھی لہذا بھر کے لئے کوغنائی نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے پہلو میں بیٹھی ہوئی آئی یاروق کی طرف دیکھا پھر اس نے قائد کو مخاطب کیا۔

علیہ گرسرگراں رہتے ہیں۔ میں انہیں تمہارے متعلق سخت احکامات جاری کر دوں گا تم جب واپس ان علاقوں میں آؤ گے تو وہ تمہیں انتہائی احترام اور عزت سے میرے پاس پہنچا دیں گے۔

میں نے آئی یاروق کو بھیجا ہے وہ دو انگوٹھیاں لے کر آتی ہے ایک انگوٹھی تم اسے پہنا دینا ایک وہ تمہیں پہنا دے گی اس طرح تم دونوں کی نسبت پکی ہو جائی گی دو دن جو تم یہاں قیام کرو گے تو تمہیں اجازت ہے آئی یاروق کو بھی میں اجازت دے دوں گا کہ تم دونوں آپس میں ایک دوسرے سے مل سکتے ہو اپنے مستقبل کے متعلق گفتگو کر سکتے ہو۔

قائد کو روک جانا پڑا اس لئے کہ آئی یاروق لوٹ آئی تھی دو انگوٹھیاں لاکر اس نے قائد کی گود میں رکھ دی تھیں قائد کچھ دیر تک ان انگوٹھیوں کو دیکھتا رہا مسکراتا رہا پھر وہاں بیٹھے سب لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

میرے عزیز تم لوگوں کے سامنے کوغنائی نے بہترین توت اور طاقت جرات مندی اور تیغ زنی کا مظاہرہ کیا ہے اس کے لئے میں نے ایک سزا تجویز کی ہے وہ سزا یہ ہے کہ میں اسے اپنی بیٹی آئی یاروق سے منسوب کر رہا ہوں کوغنائی نے میرے لشکریوں کا سپہ سالار اعلیٰ جتا بھی قبول کر لیا ہے لیکن ایسا یہ اس وقت کرے گا جب اپنے کام سے فارغ ہو جائے گا یعنی یہ دلائل لامہ ماسگس پا اور اس کے ساتھیوں کو تبت کی سر زمینوں میں چھوڑ کر واپس آئے گا اور پھر یہاں میری بیٹی آئی یاروق سے شادی کرنے کے بعد یہاں مستقل قیام کرے گا اور میرے لشکریوں کی سپہ سالاری بھی کرے گا اب میں تم سب کے سامنے ان دونوں کو ایک دوسرے سے منسوب کرتا ہوں۔

پھر ایک انگوٹھی قائد نے کوغنائی کو دوسری اس اپنی بیٹی آئی یاروق کو دی اور انہیں بلند آواز میں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اب دونوں ایک دوسرے کو انگوٹھی پہناؤ تاکہ تمہاری نسبت چلتے ہو۔

شرماتے لجاتے دونوں حرکت میں آئے پہلے کوغنائی نے آئی یاروق کو انگوٹھی پہنائی اس کے بعد جو انگوٹھی آئی یاروق نے پکڑی ہوئی تھی وہ بھی اس نے لرزتے کانپتے ہاتھوں اور سیکپاتے جذبات کے ساتھ کوغنائی کو پہنا دی تھی

عظیم قائدو اب جبکہ آپ میرے لئے یہ سزا تجویز کر چکے ہیں کہ میری واپسی پر آپ مجھے اپنے لشکریوں کا سالار اعلیٰ بنائیں گے تو میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ان دنوں آپ کے لشکریوں کا سالار کون ہے کیا اپنے سارے لشکریوں کی کمانداری آپ خود ہی کرتے ہیں۔

قائد مسکرایانسی میں گردن ہڈائی پھر کہنے لگا۔

نہیں ان دنوں میرے لشکریوں کا سالار پلو جس ہے مجھے امید ہے تم اس سے بہتر کارگزاری کا مظاہرہ کر دو گے پلو جس ایک عمدہ اور تائب بیخ زن ہے اس کا دادا بھی ایسا ہی تھا اس کے دادا کا نام کوڈاکو تھا اس نے زندگی میں کبھی بھی شکست نہیں کھائی وہ میرے دادا چنگیز خان کے چھپتے سالاروں میں سے تھا زندگی میں صرف ایک بار اس نے افغانستان کے کوہی سلسلوں میں ایک کرائٹ ترک سردار کے ہاتھوں شکست اٹھائی اور وہ شکست اس کی زندگی کی بدترین شکست تھی اس کوڈاکو کا پوتا پلو جس ان دنوں میرے لشکریوں کی کمانداری کر رہا ہے کوغٹائی خاموش رہا گہری سوچوں میں کھو گیا تھا۔ تاہم اس نے قائدو یا آئی یاروق پر اس بات کا اظہار نہیں کیا کہ پلو جس کے دادا کوڈاکو افغانستان کے کوہستانی سلسلوں کے اندر بدترین شکست دینے والا کوغٹائی کا دادا تھا۔

قائدو کچھ دیر خاموش رہا سوچتا رہا پھر اپنے دو سالاروں کو ہاتھ کے اشارے سے اس نے بلایا جب وہ اس کے سامنے آن کھڑے ہوئے تب قائدو نے انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا کوغٹائی کے وفد کے جس قدر ارکان ہیں خیموں میں ان کی رہائش کا عمدہ انتظام کروان کے ساتھ جو ان کے جانور اور گھوڑے ہیں ان کے دانے چارے کا بھی عمدہ انتظام ہونا چاہیے اس پر کوغٹائی نورانٹھ کھڑا ہوا اس پر قائدو نے اس کا بازو پکڑ لیا اور کہنے لگا۔

بچے تم بیٹھے رہو تمہارے قیام کا اعلیٰ عمدہ اہتمام ہمارے ساتھ کیا جائے گا اس پر ہنسکراتے ہوئے کوغٹائی کہنے لگا۔

میں لوٹ کے آتا ہوں میں ذرا اپنے وفد کے اراکین سے کہہ لوں کہ دو دن ہم یہاں قیام کریں گے تیسرے دن ہم یہاں سے کوچ کریں گے۔

اس کے ساتھ ہی قائدو کے جواب کا انتظار کیے بغیر کوغٹائی اپنے وفد کے اراکین کی طرف بڑھا جب وہ سیف الدین اور جمال الدین کے قریب گیا تب جمال الدین نے اسے مخاطب کیا۔

کوغٹائی میرے بیٹے یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے ہماری موجودگی میں جو کچھ ہوا میں اسے ایک خواب ایک دھوکہ خیال کر رہا ہوں بیٹے کیا تم یہیں رہنے کا ارادہ کر چکے ہو اپنی منزل پر نہیں جاؤ گے۔

کوغٹائی مزید جمال الدین کے قریب ہوا ہاتھ پکڑ کر اس نے سیف الدین کو بھی اپنے قریب کر لیا تھا پھر ان دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

فکر مندی کی کوئی بات نہیں جو کچھ ہوا ہے یہ قائدو اور اس کی بیٹی کے کہنے پر ہوا ہے اگر میں ایسا نہ کرتا تو یاد رکھنا وہ زبردستی بھی مجھے اپنے پاس رکھ سکتے تھے اور مجھے ہی نہیں تم لوگوں کو بھی روک کر اپنے مرکزی شہر کی طرف لے جاسکتے تھے جو طریقہ کار میں نے اختیار کیا ہے وہ اپنی اور تم سب کی سلامتی کے لئے ہے دو دن بعد ہم یہاں سے کوچ کریں گے میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ دلائی لامہ کو تبت کی سر زمینوں میں چھوڑ کر ان کے پاس آؤں گا ایک دفعہ ہم یہاں سے کوچ کر جائیں قبائلی خان کی حدود میں داخل ہو جائیں پھر کون مزے کے قائدو کی طرف دیکھے گا۔

کوغٹائی جب خاموش ہوا تب اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سیف الدین بول پڑا۔

کوغٹائی میرے بھائی تم تصویر کا ایک رخ پیش کر رہے ہو دوسرا رخ ابھی تک تاریکی میں ہے جو یقیناً تمہارے شعور میں محفوظ ہوگا بات یوں ہے کہ آئی یاروق کو تمہارے ساتھ منسوب کیا جا چکا ہے وہ تمہیں انگوٹھی اور تم اسے انگوٹھی پہنا چکے ہو اگر اس نسبت اس ناطے کے حوالے سے وہ تم سے پیار کرنے لگی اور تمہارے جانے کے بعد تمہارے انتظار میں لگ گئی تو پھر سوچو اس کا کیا بنے گا۔

سیف الدین رکا اس کے بعد اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔  
ذرا آئی یاروق کی شخصیت پر بھی غور کرو قدر آؤر۔ سر حسین ہے نہیں بلکہ میں کہتا

اب تم آئی یاروق کے ساتھ جاؤ یہ تمہارے آرام اور قیام کا اہتمام کرتی ہے  
کوغنائی بھی اٹھ کھڑا ہوا پھر اچھے سے لہجے میں آئی یاروق نے کوغنائی کو مخاطب کیا۔  
آپ میرے ساتھ آئیں۔

کوغنائی چپ چاپ آئی یاروق کے ساتھ ہو لیا تھا۔

آئی یاروق کوغنائی کو اپنے خیمے میں لے گئی جو ایک چھکڑے کے اندر نصب تھا اس  
چھکڑے کو خچر یا بیل کھینچتے تھے خیمے میں کوغنائی آئی یاروق کے پیچھے پیچھے داخل ہوا اس  
نے دیکھا خیمہ اندر سے سفید اون کا بنا ہوا تھا باہر سے اس کا ڈھانچہ گلابی کا محسوس ہوتا تھا  
اندرونی حصے والی اون کے اوپر انگوڑی بلیں چڑیا اور جالوروں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں  
خیمے کے ایک طرف چمڑے کی نرم خٹیس بنی ہوئیں تھیں دوسری جانب چینی ریشم منکس  
چمڑے کا کڑھا ہوا پترا چاندی کے ہار اور ایک چھوٹی سی بھدی میز پر گوہر اور جواہر پڑے  
ہوئے تھے۔

آئی یاروق نے ایک نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کوغنائی کو بیٹھنے کے  
لئے کہا کوغنائی بیٹھ گیا آئی یاروق اس کے پہلو میں ہو بیٹھی پھر سکر اتے ہوئے کہنے لگی۔

یہ میرا خیمہ ہے۔

کوغنائی نے اسے مخاطب کیا۔

میں نے سنا ہے تم لوگ اکثر جنگوں اور شکار میں مصروف رہتے ہو جب تم لوگ  
فارغ ہوتے ہو تو تمہارے مرد اور عورتیں کیا کرتے ہیں۔

محبت اور چاہت بھرے انداز میں کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے آئی یاروق  
سکرائی پھر کہنے لگی۔

فارغ وقت میں مرد تیر کمان اور زین بناتے ہیں خیمے اور زینیں بناتے ہیں  
گھوڑوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں گھوڑیوں کا دودھ دوہتے ہیں اون کے کپڑے بنتے ہیں  
اور ایسے ہی کپڑے اپنے گھوڑوں کی زین کے نیچے بھی رکھتے ہیں یہ آپ جو میرے مختلف  
لبادے دیکھ رہے ہیں تو یہ عورتوں اور مردوں کے مختلف نمونوں کے ہوتے ہیں جازوں  
میں ہم لوگ چمڑے کے دو لبادے پہنتے ہیں ایک میں بالوں کا رخ اندر ہوتا ہے دوسرے

ہوں حسین ترین اور انتہائی پرکشش جسامت کی لڑکی ہے نو عمر بھی ہے میرے خیال میں  
اس جیسی بیوی تمہیں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی ایسی لڑکیوں کو ٹھکرانا کفران قسمت  
بھی ہے اور اگر وہ تم سے محبت کرنے لگ گئی تو ذرا سوچو اس بیچاری کی محبت کا کیا انجام  
ہوگا۔

کوغنائی کی گردن لہجہ بھر کے لئے جھکی اس کے بعد اپنا فیصلہ دیتے ہوئے وہ کہہ رہا  
تھا۔

اگر اس نے ایسا کیا تو میں اسے اپنانے سے حاصل کرنے کی کوشش کروں گا  
سیف الدین میرے بھائی مستقبل میں کیا ہوتا ہے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا اس  
وقت جو کچھ میں نے کیا ہے یہ فی الفور اپنی اور تم سب کی سلامتی کے لئے کیا ہے اس کے  
توا میرا کوئی مقصد نہیں ہے۔

دیکھو قائد کے دو دو سالار کھڑے ہیں تم سب لوگ ان کے ساتھ جاؤ وہ تمہاری  
رہائش اور قیام کا عمدہ انتظام کریں گے میں اب قائد کے پاس جاتا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی کوغنائی قائد کی طرف بڑھ گیا اس کے وفد کے دیگر ارکان قائد  
کے ان دونوں سالاروں کے ساتھ چلے گئے تھے جنہیں قائد نے ان کے قیام اور طعام کا  
اہتمام کرنے کا حکم دیا تھا۔

کوغنائی جب دوبارہ قائد کے پاس آیا تو اسے بازو سے پکڑ کر نشست پر  
بٹھاتے ہوئے وہ بڑی شفقت میں کہنے لگا۔

کوغنائی تمہاری غیر موجودگی میں میری بیٹی آئی یاروق نے ایک فیصلہ کیا ہے  
تمہارے وفد کے دیگر ارکان کے طعام اور قیام کا انتظام ہو چکا میرے سالار انہیں اپنے  
ساتھ لے گئے میں آئی یاروق کا کہنا ہے کہ تم اس کے ذاتی خیمے میں قیام کرو گے دو دن  
آئی یاروق کے خیمے ہی میں ٹھہرو گے جبکہ آئی یاروق دو دن کے لئے میرے خیمے میں  
منتقل ہو جائے گی میرا خیمہ کافی بڑا ہے جس کے اندر آئی یاروق اپنی رہائش کا اہتمام  
کر سکتی ہے۔

اس کے ساتھ ہی قائد اٹھ کھڑا ہوا اور کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔



جاتا ہے تو بیٹا اپنی سگی ماں کے علاوہ اپنے باپ کی سب بیواؤں سے شادی کر لیتے ہیں۔  
 باپ کا سارا ورثہ سب سے چھوٹے بیٹے کو ملتا ہے اور اپنے باپ کی ساری بیواؤں کی  
 روزی کا انتظام بھی اسے ہی کرنا پڑتا ہے۔

آئی یاروق تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہوئی پھر اٹھ کھڑی ہوئی کس قدر بے تکلفی  
 کا اظہار کرتے ہوئے اس نے کوغٹائی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اسے کھینچتے ہوئے اٹھایا اور  
 اپنے خیمے میں لگے ہوئے بستر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگی۔

آپ لیٹ کر آرام کریں میں تھوڑی دیر تک لوٹی ہوں آپ کے کھانے کا اہتمام  
 کرتی ہوں اس کے ساتھ ہی وہ دھیمی دھیمی سی مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے باہر نکل گئی تھی  
 اس کے کہنے کے مطابق کوغٹائی آئی یاروق کے خیمے کے اندر اس کے نرم بستر پر دراز  
 ہو گیا تھا۔

دو روز تک کوغٹائی اور اس کے وفد کے اراکین نے وہیں قیام کیا تیسرے روز صبح  
 ہی صبح کوچ کا اہتمام کیا گیا وفد کے سارے اراکین اپنے بار برداری کے جانوروں کو  
 سنبھالنے کے بعد اپنے اپنے گھوڑوں کی باگیں تھامے کھڑے تھے انہیں کوغٹائی کی آمد کا  
 انتظار تھا قائد اور اس کے سالار بھی اس کے پاس ہی کھڑے تھے دوسری جانب کوغٹائی  
 کو کھانا کھلانے کے بعد آئی یاروق اسے خیمے سے لے کر نکلی پھر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں  
 لیا بڑے پیار بڑی محبت میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

کوغٹائی میرے دل میں محبت کے بیج بو کر گئی رتوں کے مسافر خواب و خواہش کے  
 فاصلوں سوچ کی لکیروں اور عکس و پانی کے درمیان فاصلے کی طرح مجھے بھول مت جانا  
 میں اپنی آنکھوں میں دکھ کے ستارے دل کے آئینوں میں دعاؤں کے حروف سجائے  
 تمہاری وابستگی کا بڑی بے چینی سے انتظار کروں گی اگر تم نہ آتے تو یاد رکھنا یہ سرسئی رات  
 کے دھند لگے ڈوبتے سورج کی سرخ بندیا یہ اونچے کوہ ساریہ گونگے صحرا خاموش چپ  
 شاہراہیں سب میرا مذاق اڑائیں گی۔

آئی یاروق تھوڑی دیر کے لئے رکی پھر اس نے بڑی چاہت اور محبت میں کوغٹائی  
 کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میں باہر ہمارے پا جاے بھی چڑے کے ہوتے ہیں جیسے میں نے پہن رکھا ہے۔

جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے تو عورتیں گاڑیاں اور پھکڑے ہنکاتی ہیں جانوروں  
 پر بوجھ بھی لادتی ہیں گایوں کا دودھ دوتی ہیں مکھن بناتی چڑوں کی دباغت کرتی ہیں  
 ساتھ ہی وہ ریشوں کے دھاگے بھی بناتی ہیں جوتے اور جرابیں بھی بنتی ہیں کپڑوں اور  
 خیموں کے لئے اونی پار چاجات بھی بناتی ہیں۔ اپنی حفاظت کے لئے قبیلے کی عورتوں کو  
 اپنے مردوں کی طرح دن بھر میں ستر ستر سیل سواری کرنا پڑتی ہے ہماری عورتیں اور  
 لڑکیاں تیروں سے بھینڑوں کا شکار بھی کھیل لیتی ہیں اور اکثر میدان جنگ میں مردوں  
 کے ہمراہ بھی جاتی ہیں اکثر بیشتر جنگ میں شریک ہونا فخر خیال کرتی ہیں۔

کسی خاندان کی مالی حالت کی ناکامی اور کامیابی کا انحصار بھی عورت پر ہے وہ سمور  
 تیار کرتی ہے جانوروں کی آنتوں کو کھانے کے ذائقے بناتی ہے نمک ڈال کر چڑے کو کھاتی  
 ہے دودھ کو جوان لوگوں کے لئے بیش قیمت غذا ہے چڑے کے تھیلوں میں ہلا ہلا کر جا  
 دیتی ہے اس کے علاوہ گوبر جمع کر کے ایلے بھی بنائے جاتے ہیں جن سے آگ روشن کی  
 جاتی ہے یہ جو آپ میرے خیمے میں منکش چڑے کے صندوق لوہے کے برتن سوکھے  
 ہوئے گوشت لے بھرے ہوئے چڑے کے تھیلے اور دوسرا سامان دیکھ رہے ہیں عموماً ایسا  
 ہی سامان عورتوں کے پاس ہوتا ہے۔

ہمارے قبائل میں نوجوان لڑکیوں کو فرصت کم ہی ملتی ہے ان کا کام ہوتا ہے بڑی  
 اور بوڑھی عورتوں کا ہاتھ بنائیں اس وقت تک ان کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی جب تک  
 انہیں کوئی شادی کی لئے خرید نہ لے اس لئے کہ شادی لڑکی کو خرید کر کرنی پڑتی ہے شادی  
 کے بعد وہ اپنے لیے بے بالوں کی چوٹی گوندھ سکتی ہے ماتھے پر سر کے بال موٹھ سکتی  
 ہے پھولوں کا گلہ سٹ پہن سکتی ہے اور اگر شوہرا میر ہو تو سونے کا گہنہ بھی پہن سکتی ہے  
 شوہر رشتہ داروں یا رشتہ داروں میں سے نہیں ہوتا دشت کا قانون ہے یہ شادی قبیلے سے باہر  
 ہوتی ہے اس لئے دلہنیں اپنے قبیلے چھوڑ کر اجنبیوں کے قبیلے میں بچوں کی مائیں بنتی ہیں  
 میں آپ کو یہ بتا چکی ہوں کہ یہاں کے قبائل میں یہ رسم ہے کہ بیوی کو خریدنا پڑتا ہے  
 اور اگر کوئی لڑکی خریدی نہ جائے تو بیاہے بغیر ہی آخری عمر کی ہو جاتی ہے باپ جب مر

کوغٹائی میں اب تم سے محبت اور شناسائی کا اقرار کر چکی ہوں اور اب آپ ہی میرا ادراک میرا وجدان آپ ہیں میرے جسم کے ہر بھید میں آپ کی محبت پہنا ہے۔ میرے سربستہ ہونوں کے نطق میں اب صرف آپ ہی کا نام ہے آپ کی محبت ہی اب میرا سایہ ہے یہ بات اپنے ذہن کے قرطاس اپنے دل کے نہاں خانوں میں لکھ کر رکھنا کہ اگر آپ نے آنے میں دیر لگائی تو یاد رکھنا میں لاعلاج گھاؤ کی طرح ٹھیس مارتی رہوں گی عقل کی بانجھ مٹی کی طرح کراہتی اور کرب کے غاروں کی طرح سلگتی رہوں گی آپ کے بغیر میری چاہتیں خاک۔ یادیں راکھ ہو کر رہ جائیں گی۔ آپ کے بغیر کوئل شاموں کا سنگیت نزل رنگوں کی شوخیاں جھرنوں کی نغمی صبحوں کی مباحث میرے لئے کسی حیثیت کے نہیں ہوں گے کوغٹائی میں ہر روز اپنے احساس کی کھڑکیوں میں کھڑی ہو کر جذبوں کے چھلکتے جام اور ازلی مسافت کی تھکاوٹ کی طرح بڑی بے چینی سے تمہارا انتظار کر دوں گی واپسی کے لئے۔ دیر مت کرنا یہ میری تم سے التجا اور گزارش ہے۔

آئی یاروق جب خاموش ہوئی تو مسکراتے ہوئے کوغٹائی نے اس کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

آئی یاروق مطمئن رہو میں تمہیں دھوکہ فریب نہیں دوں گا تمہاری محبت اور چاہت کو بھولوں گا بھی نہیں جو دو دن میں نے تمہارے ساتھ گزارے ہیں وہ میری زندگی کے حسین ترین لمحے ہوں گے مطمئن رہو ایک دن ضرور آئے گا میں لوٹ کر تمہارے پاس ضرور آؤں گا۔

جواب میں آئی یاروق کچھ نہ کہہ سکی اس لئے کہ وہ وفد کے ارکان کے پاس پہنچ گئے تھے آگے بڑھ کر کوغٹائی نے قائد اور دوسرے سالاروں سے مصافحہ کیا سب سے رخصت ہوا الوداعی انداز میں اس نے آئی یاروق کی طرف دیکھا اپنے گھوڑے پر سوار ہوا پھر وہ اپنے وفد کے ارکان کے ساتھ کوہستان الطائی کی ان بلند یوں سے چین کی سرزمینوں میں قتلائی خان کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

جنوبی چین پر دوبارہ حملہ آور ہونے اور اس پر اپنا قبضہ اور تسلط مکمل کرنے سے پہلے قتلائی خان نے دریائے کیانگ سی کے کنارے قیام کر رکھا تھا حقیقت میں یہ ایک چھاؤنی تھی جو لشکریوں کی قیام گاہ بننے کے لئے قتلائی نے جنوبی چین پر حملہ آور ہونے کے لئے بنائی تھی۔

ایک روز آلانی قبیلے کے اپنے محافظ دستوں کے ساتھ قتلائی خان صبح ہی صبح گھوڑ دوڑ کے بعد واپس آیا تو ایک جگہ اچانک اس نے اپنے گھوڑے کو روک دیا اور اس کے پیچھے پیچھے محافظ دستے کے سارے اراکین نے بھی اپنے گھوڑوں کو روک دیا تھا۔ قتلائی خان نے اپنے گھوڑے کو اس لئے روکا تھا کہ اس نے اپنے سامنے سیف الدین کو آتے دیکھ لیا تھا قتلائی خان اپنے گھوڑے سے اتر پڑا محافظ دستے کے لوگ بھی اپنے گھوڑوں سے اتر کر قتلائی خان کے ارد گرد جمع ہو گئے اتنی دیر تک سیف الدین قریب آ گیا تھا قتلائی خان نے مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کیا پھر حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

سیف الدین تم کب لوئے؟

سیف الدین آگے بڑھا اور بڑا مودب ہو کر کہنے لگا۔

مترم خاقان! میں رات کے پچھلے حصے میں ہی یہاں پہنچ گیا تھا لیکن اس وقت آپ کو اطلاع سے کہ میں آپ کو زحمت دینا نہیں چاہتا تھا میں خیریت کے ساتھ یہاں

اپنی جگہ بیٹھ چکے تھے وہ ایک اونچی شہ نشین تھی جس پر قبلائی خان بیٹھا ہوا تھا اس کے پیچھے اس کی بیوی جاسوئی اور بیٹی اور شہزادی کو کاچین تھی دائیں جانب اس کا بیٹا اور زنی عہد جنگ کم اس کے بعد لشکر یوں کا سپہ سالار اعلیٰ ادیا نگ نائب سالار بایان اس کے بعد دوسرے بڑے بڑے سالار مثلاً شیراسون آچوردک پی۔ جنگ لی وانگ جو مالیات کا مسلمان ماہر احمد اس کا نائب سانگا بیٹھے ہوئے تھے۔ بائیں جانب قبلائی خان کا بیٹی استاد یاؤ چاؤ اس کے بعد دلائی لاما ماگس پا بھی وہاں آ کر بیٹھ چکا تھا اس کے بعد نورلیس نام کا عیسائی پادری اس کے ساتھ ہی دینس سے آنے والا سوداگر مارکو پولو اور دیگر لوگ نشستیں سنبھال چکے تھے۔

پھر قبلائی خان نے اپنے حاجب کو حکم دیا کہ وہ سیف الدین اور کوغٹائی نام کے نوارو کو اس کے سامنے پیش کرے۔

تھوڑی دیر بعد سیف الدین اور کوغٹائی کو سب کے سامنے پیش کیا گیا قبلائی نے سیف الدین کو ہاتھ کے اشارے سے ایک خالی نشست پر بیٹھنے کے لئے کہا تو وہ چپ چاپ وہاں بیٹھ گیا پھر قبلائی خان بڑی گہری نگاہ سے کوغٹائی کا جائزہ لینے لگا تھا۔

قبلائی نے دیکھا وہ اس کے سامنے اس طرح چپ اور خاموش کھڑا تھا جیسے کوئی خون گشتہ گولا کسی گوشہ جز سے اٹھ کر کھلی میں سا جانے کے لئے سنگس حلقوں کے غلاف اتار رہا ہو قبلائی نے اس کی آنکھوں میں جھانکا وہاں بکھری خاموشیوں میں سکوت کے سبے کراں انہوہ ..... تنہائیوں کی دستوں میں زندگی کی گرم پازول سے لبریز شیرازہ جان منتشر کر دینے والی جڑھتے ساگروں کی تحریریں وجود پانے کی منتظر تھیں۔

قبلائی خان نے یہ بھی دیکھا کہ اس کے چہرے کی ضیائی میں تاروں کی سیلابی روح خواہشوں کی اڑتی چنگاڑیاں زیست کا عنوان بدل دینے والی بے نام سافٹیں اور قرب و بعد کے سارے مرطے منارینے والی بے قرار انگلیں موج زن تھیں۔

اپنے قد کاٹھ اپنی جسمانی ساخت اپنے بدن کی سنگینی میں قبلائی خان کو وہ ایسا لگا جیسے کوئی آدمیت کا ضمیر انسانیت کا وقار رکھنے والا انسان اپنی تیغ کی ضرب سے دھر کی تقدیریں بدلنے اور آندھوں کو تھام لینے کے لئے اس کے سامنے آن کھڑا ہو۔

پہنچ گیا ہوں۔

اس کی بات کاٹے ہوئے قبلائی خان بول پڑا جن لوگوں کو میں نے لانے کے لئے کہا تھا کیا وہ سب لوگ تمہیں تمہاری مرضی کے مطابق مل گئے۔

جواب میں مسکراتے ہوئے سیف الدین نے اثبات میں جب گردن بلا دی تب قبلائی خان نے پھر اسے مخاطب کیا۔

سب سے پہلے میں تم سے یہ پوچھوں گا کہ تم ایک سالار کی حیثیت سے کس شخص کو اپنے ساتھ لائے ہو میں نے تمہیں کہا تھا وہ طاقت اور قوت میں بے مثال تیغ زنی شجاعت اور ہمت مردانہ میں اپنا جواب نہ رکھتا ہو پہلے اس کے متعلق کہو۔

سیف الدین مسکرایا کہنے لگا۔

جس شخص کو میں اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں اس کی طاقت اور قوت اور تیغ زنی میں اس کی مہارت کو دیکھ کر آپ خوش نہیں دنگ رہ جائیں گے اس کا نام کوغٹائی ہے۔ اس کے بعد تفصیل کے ساتھ کوغٹائی کے حالات سیف الدین نے قبلائی خان سے کہہ دیئے تھے بعد میں وہ اسے جمال الدین کے علاوہ تبریز سے آنے والے دوسرے لوگوں کے متعلق تفصیل سے بتا رہا تھا۔

سیف الدین جب خاموش ہوا تو بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے قبلائی خان کہنے لگا۔

دند کے سارے اراکین کا بہترین استقبال میں اسی شامیانے میں کر دوں گا جہاں میں سب لوگوں سے ملتا ہوں اور ان کی شکایات سنتا ہوں تم سب کو لیکر وہیں آؤ میں تمہارے آنے تک وہاں پہنچتا ہوں اور سب کو وہاں جمع ہونے کا حکم دیتا ہوں اس کے ساتھ ہی سیف الدین ہٹ گیا قبلائی خان اپنے محافظ دستے کے ساتھ ایک طرف ہولبا تھا۔

تھوڑی دیر بعد سیف الدین اپنے دند کے سارے اراکین کے ساتھ قبلائی خان کے مستقر میں ایک کھلے اور کافی وسیع شامیانے کے احاطے میں داخل ہوا پھر ایک جگہ رک گیا اس وقت شامیانے میں قبلائی خان آچکا تھا اس کے سالار اور دوسرے لوگ اپنا

کچھ دیر تک اس کا جائزہ لینے کے بعد قبلائی نے اسے مسکراتے ہوئے مخاطب کیا۔

اجنبی! سیف الدین نے مجھے تیرا نام کوغنائی بتایا ہے تیری طاقت اور قوت تیغ زنی میں تیری مہارت کی بھی اس نے خوب تعریف کی ہے بتا تو میرے لئے کیا کر سکتا ہے۔ کوغنائی نے کس پاکیزہ اور معتبر ہستی کی طرح چند لمبے سنجیدگی سے سوچا پھر اس کے ہونٹوں کی بھرپور نفسگی میں ایک آواز پر جوش انداز میں ابھری جسے قبلائی کے علاوہ سب لوگوں نے بھی سنا کوغنائی بلند آواز میں کہہ رہا تھا۔

محترم قبلائی خان اگر شفق جیسی اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے مجھے ہزار بار بھی ہرنا پڑے تو میں مرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہوں ایسے ہی وہ لوگ جو میرے ساتھ خلوص ایثار دیانت داری عمدہ سلوک اور نیک نیتی کا برتاؤ کرتے ہیں اگر ان کے لئے مجھے ہزار بار پیدا ہونا پڑے تو میں ان جان نثاروں کے لئے پیدا ہونے کے لئے تیار ہوں یہاں تک کہنے کے بعد لمحہ بھر کے لئے کوغنائی رکا پھر بلند آواز میں وہ پھر کہہ رہا تھا۔ محترم قبلائی خان میں موت اور مرگ سے ڈرنے والا نہیں تیروں کی سرسراہٹ۔ تلواروں کی چمک بھی مجھے ہراساں نہیں کر سکتی اگر کوئی بے وجہ مجھے اپنے سامنے سرنگوں کرنا چاہے تو میں اس کے مقدر میں مایوسیوں کے سوا کچھ نہیں رہنے دیتا اگر کوئی میرے جذبات کا احساس کرتے ہوئے مجھ سے کام لے تو اس کے لئے میری جان بھی حاضر ہے قبلائی خان جس مقصد کے لئے مجھے یہاں بلایا گیا ہے اس سلسلے میں میں یقین دلاتا ہوں میں آپ کے دشمنوں کے سامنے اس طرح آؤں گا جس طرح بند توڑ کر نکلنے والا سیلاب یا زمین پھاڑ کر اٹھنے والا طوفان اور ان پر اس طرح حاوی ہوں گا جیسے بے نام لمحوں کی سرسراہٹ اور دشت سے اٹھنے والے گولے چھا جاتے ہیں میں آپ کے دشمنوں کے سروں پر کوئی چھت ان کے ذمے کوئی آنگن نہ رہنے دؤں گا۔

جب تک کوغنائی بولتا رہا قبلائی خان مسکراتا رہا جب وہ خاموش ہوا تو قبلائی بول پڑا۔

کوغنائی تو نے اپنی باتوں اپنے جذبوں اپنی ہمت سے بھرپور آواز میں میرا دل

خوش کر دیا ہے تو نے جو الفاظ ادا کیے ہیں میں قبلائی خان ان کی قدر کروں گا تھوڑی دیر بعد میں تیرا امتحان لیتا ہوں پھر پہلے مجھے تمہارے ساتھ آنے والے جمال الدین کے ساتھ بات کرنے دو پھر قبلائی خان نے جمال الدین کو بلانے کے لئے کہا تھوڑی دیر بعد جمال الدین کو بھی کوغنائی کے ساتھ کھڑا کیا گیا جمال الدین کا بھی تھوڑی دیر تک قبلائی نے جائزہ لیا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

مجھے بتایا گیا ہے تم اپنے مذہب کے جید عالم ہونے کے علاوہ ایک بے نظیر مخم بے مثال طبیب فلسفی اور لاجواب قسم کے جغرافیہ دان ہو جمال الدین نے قبلائی خان کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

تولائی کے عظیم بیٹے میں تمہارے لئے ایسی جستری بنا سکتا ہوں جو تمہاری سلطنت کے سال سے شروع ہو حکمت کے فروغ کے لئے شفا خانوں کا اہتمام کر سکتا ہوں اور تربیت دے کر بہترین طبیب پیدا کر سکتا ہوں علم نجوم کے لئے ایک رسد گاہ بنا سکتا ہوں جس میں دور بینیں اصطرلاب ہوں اس کے علاوہ میں اپنے علم نجوم سے کام لیتے ہوئے اچھے اور بد شگون بتا سکتا ہوں مبارک اور نحس مہینوں کی نشاندہی کرتا ہوں منجوس اور اچھی ساعتوں کو بھی علم نجوم سے نکال سکتا ہوں۔

اس کے علاوہ میں اچھی عمارتیں تعمیر کر سکتا ہوں اور جس قدر میں علم جانتا ہوں اس کے متعلق میں آپ کو مشورے بھی دے سکتا ہوں (چینی مصوروں نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ جمال الدین نے ایک عمدہ پائے کا جغرافیہ دان بھی تھا اور اس نے چین میں بڑی اعلیٰ اور انتہائی شاندار عمارتوں کی تعمیر کی ابتدا بھی کی تھی)

قبلائی خان کچھ دیر سوچتا رہا پھر جمال الدین کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

تم کیونکہ ایک مذہبی آدمی ہو مذہب کے علاوہ اور بہت سے علوم میں بھی بے نظیر مہارت رکھتے ہو لہذا میں تمہیں مذہب کے متعلق اپنے خیالات بتانا اپنا فرض خیال کرتا ہوں میرے حلقے میں دینس کا مارکو پولو بھی ہے جو مذہبی العوم اور عقائد کا بڑا پابند بھی ہے جو باتیں میں تم سے کہنے لگا یہ میں اس سے بھی چکا نہیں۔

جمال الدین دنیا میں چار بیخبر ایسے ہیں جن کی میں تمہارے دل سے عزت کرتا ہوں

ان کا احترام کرتا ہوں انہیں تسلیم بھی کرتا ہوں کہ وہ نعلیہ جادوئی آسمان کی طرف سے مقرر کیے گئے تھے۔

ان میں سے ایک سوئی دوسرے یعنی تیسرے تمہارے رسول محمد اور چوتھے ساکیانی یعنی مہتا مبدہ میں ان چاروں کے آگے سر جھکاتا ہوں اور اس کے آگے بھی جس نے ان کو عظمت بخشی اور جو جادوئی آسمان میں ہے اور میں اس سے امداد کی التجا کرتا ہوں لیکن میں کسی مذہب کو اختیار نہیں کرتا تمہارے سامنے عیسائی مذہب کی مثال دیتا ہوں لیکن میں اسے کون قبول کروں تب دیکھتے ہو کہ ہمارے ہاں کے عیسائی وہی کچھ کرتے ہیں جو دوسرے جاہل لوگ کافر دیوتاؤں کے پجاری ہونے کی وجہ سے کرتے ہیں۔

میں ساکیانی مہتا مبدہ پر بھی ایمان نہیں لانا اس لئے کہ میں دیکھتا ہوں میرے سامنے تبت کے دلائی لامہ بڑی بڑی شعبدہ بازی اور عجیب و غریب قسم کے تماشے دکھاتے ہیں شراب سے بھرے جام کو ہوا میں اڑانے کی ہنرمندی دکھاتے ہیں یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ جب چاہیں آندھی طوفان بلائیں اور جہاں چاہیں طوفان کا رخ پھیر دیں۔ پھر میں ان کی ان ساری باتوں پر یقین نہیں رکھتا اس لئے کہ یہ سارے ان مذہبی سربراہوں کے داؤ بیچ ہیں یہی بات تمہارے مذہب کی تمہارے مذہب میں بت پرستی تو نہیں ہے لیکن جو باتیں تمہارے رسول نے کہیں تھیں تم لوگ ان پر قائم نہیں ہو اگر قائم رہتے تو یقیناً آج تم لوگ زوال کا شکار نہ ہوتے۔

پھر قبائلی خان نے اپنے پہلو میں بیٹھے اپنے سپہ سالار اعلیٰ اویانگ سے سرگوشی کی جس کے نتیجے میں اویانگ اور قبائلی خان کے نائب سالار اعلیٰ بایان کے بائیں جانب نشستیں تھیں ان میں سے دو نشستیں خانی کرونی تھیں اور بائیں جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے انہیں اعلیٰ نشستوں کی طرف دیکھیں دیا گیا تھا جب ایسا کر دیا گیا تو قبائلی خان نے انہیں اللہ زین بوجھ کیا۔

میرے عزیز یہ جو نشستیں خانی کروائیں گئیں ہیں ان میں سے ایک پر تم بیٹھ جاؤ تم اس کے حقدار ہو اور آئیندہ جب کبھی بھی میرا دربار لگے گا تم اس نشست پر بیٹھا کرو

گئے میں ہر معاملے میں تمہاری عزت افزائی کروں گا اس لئے کہ تم جیسے لوگ بڑے نایاب ہوتے ہیں روز بروز نہیں ملتے اب آ کر اپنی نشست پر بیٹھو تاکہ میں اگلے کام کی ابتداء کروں۔

جمال الدین آگے بڑھا سپہ سالار اعلیٰ اویانگ اور نائب سالار بایان کے دائیں جانب جو خالی نشستیں تھیں ان میں سے ایک جو دائیں جانب تھی اس پر جمال الدین بیٹھ گیا تھا جب ایسا ہو چکا تب قبائلی نے کوغٹائی کی طرف دیکھا اور اسے مخاطب کیا۔

سیف الدین نے مجھے تم سے متعلق سب سے زیادہ تفصیل بتائی ہے تمہاری تیغ زنی کا امتحان تو میں بعد میں لوں گا پہلے تمہاری طاقت اور قوت کا اندازہ لگاؤں گا اس کے بعد میں اپنے دربار میں تمہاری نشست کا اہتمام کروں گا اگر طاقت و قوت اور تیغ زنی میں تم اس معیار پر اترے جس کا اظہار سیف الدین کر چکا ہے تو یاد رکھنا جمال الدین کے بائیں جانب جو نشست خالی ہے وہ تمہارے لئے مختص کر دی جائے گی اس طرح اویانگ اور بایان کے بعد سلطنت میں تمہاری حیثیت سب سے بہتر ہوگی۔

اور اگر سیف الدین نے جو تمہاری تعریف کی ہے تم اس سے بھی بڑھ کر طاقت اور قوت کا اظہار کرتے ہو تو پھر جس نشست پر اس وقت بایان بیٹھا ہوا ہے وہ تمہارے لئے مختص کر دی جائے اور بایان کو جمال الدین کی طرف کر دیا جائے گا اس طرح میرے اور میرے سپہ سالار اعلیٰ اویانگ کے بعد تم سب سے زیادہ معتبر ہو گے۔

قبائلی خان رکا اس کے بعد اپنی نفلتو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ کوغٹائی ہمارے ہاں ایک سفید رنگ کا گھوڑا ہے یہ پالا ہوا نہیں ہے جنگلی ہے چند دن پہلے اسے پکڑا گیا ہے یہ کسی کو اپنی پیٹھ پر سوار نہیں کرنے دیتا دولتیا جھارتا ہے کانت کو بڑا ہے اسے ہر وقت ہم ایک چھلڑے میں جو سٹار رکھتے ہیں اس لئے کہ اس کے بھاگ جانے کا خدشہ ہے اس گھوڑے کو میں تمہارے سامنے لاتا ہوں اگر تم اس پر سوار ہو گے اس پر تابو پالیا تو میں تمہیں کا تم طاقت اور قوت میں میرے سالاروں۔ اعلیٰ اور ارشد ہو اس سے بعد میں تمہاری تیغ زنی کو جانچوں گا۔

قبائلی رکا پھر اپنے ذرا ناقصے پر کھڑی ایک چھکڑا نما گاڑی کی طرف اشارہ کر کے

وہ شخص تازیانہ لے آیا اور گھوڑے کے پاس کھڑا ہو گیا کوغنائی نے کچھ سچا گھوڑے کے سینے بند کے ساتھ جو لمبی رسیاں بندھی ہوئی تھیں ان کے پاس آیا۔ انوں رسیاں اس نے سنبھالیں پھر گھوڑے کو ہانکنے والے کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

جب میں کہوں تم گھوڑے کو پوری قوت کے ساتھ چابک مارتے ہوئے ہائیک دینا اسے ہانکنے سے پہلے اس کے منہ پر بندھے ہوئے چال کو کھول دینا اور جب میں پوری قوت سے اپنے خداوند کو پکارتے ہوئے نعرہ بلند کروں تو اس کی گردن کے اوپر کے حصے میں سینہ بند کو مستحکم کرنے کے لئے جو رسی بندھی ہوئی ہے اسے بھی کھول دینا پھر دیکھنا کیا انقلاب رونما ہوتا ہے۔

کوغنائی کی ساری باتیں سن کر لوگ پریشان اور فکر مند اور حیران ہو رہے تھے پھر سینہ بند کی دونوں رسیاں اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامے قبلائی خان کی طرف دیکھتے ہوئے کوغنائی نے کہنا شروع کیا۔

عظیم خاقان کیا میں اپنے کام کی ابتدا کر سکتا ہوں۔

قبلائی کچھ نہ بولا خاموش رہتے ہوئے اس نے فکر مندی کے انداز میں اثبات میں گردن ہلا دی تھی جب ایسا ہوا تب کوغنائی نے گھوڑے کو ہانکنے والے کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

تھوڑی دیر صبر کرو میں اپنی تیاری کر دوں پھر جب میں کہوں تم گھوڑے کو ہائیک دینا اس پر چابک پر چابک مارنا تاکہ یہ اپنی ساری طاقت صرف کرتے ہوئے بھاگنے کی کوشش کرے یہ مت خیال کرنا کہ مجھے گھسیٹ کر لے جائے گا اور تو اسے اچھے طریقے سے نہ ہانکنے پوری قوت سے اسے چابک مارنا تاکہ گھوڑا اپنی پوری قوت کو صرف کرتے ہوئے بھاگنے کی کوشش کرے۔

اس کے ساتھ ہی کوغنائی نے سینہ بند کی دونوں رسیاں اپنے دونوں ہاتھوں میں تمام لیس ایک بار آسمان کی طرف دیکھا پھر انتہائی عاجزی اور انکساری سے وہ اپنے خداوند میں کو مخاطب کرتے ہوئے دعائیہ انداز میں کہہ رہا تھا۔

”اسے خداوند مہربان اور عزیز تم ہی چاند کو اس کی جوت خورشید کو اس کی درخشندگی

کہنے لگا۔

اس چمکڑے کی طرف دیکھو اس میں سفید رنگ کا وہ توانا اور جنگلی گھوڑا جتنا ہوا ہے اسی پر تم نے سوار ہو کر دکھانا ہے ساتھ ہی قبلائی نے اپنے حاجب کو بلا یا جب وہ قریب آیا۔ تو اسے مخاطب کیا۔

کچھ لوگوں کو گھوڑے کو چمکڑے سے نکال کر دونوں طرف سے اسے پکڑ کر یہاں لائیں۔

حاجب جب پیچھے ہٹنے لگا تب کوغنائی نے قبلائی خان کو مخاطب کیا۔ عظیم تولائی کے عظیم بیٹے اگر مجھے اس گھوڑے پر سوار ہونا ہے تو پھر اپنے حاجب سے کہیں جو لوگ اس گھوڑے کو یہاں لے کر آئیں ان سے کہیں کہ وہ گھوڑا جس سینے بند کے ساتھ چمکڑے میں جکوا ہوا ہے اس سینے بند کے ساتھ رہنے دیں علیحدہ نہ کریں سینہ بند کے دونوں طرف جو جوت ہیں انہیں بھی رہنے دیا جائے میں ان سے ایک نیا کام لوں گا۔

جو باتیں کوغنائی نے قبلائی سے کہیں تھیں وہی قبلائی نے اپنے حاجب سے کہیں اور گھوڑا لانے کے لئے کہا تھوڑی دیر بعد چند آدمی گھوڑے کو پکڑ کر اس جگہ لائے جہاں کوغنائی کھڑا ہوا تھا گھوڑے کے ساتھ سینہ بند موجود تھا پیچھے سینہ بند کے ساتھ لمبی لمبی رسیاں بندھی ہوئی تھیں گھوڑے کے منہ پر ایک مضبوط چال بندھا ہوا تھا تاکہ وہ کسی کو کانٹے نہ پائے۔

کوغنائی مزا اس کی آنکھوں میں چیتے کی سی سرفی آگنی تھی کچھ دیر تک اس نے گھوڑے کا جائزہ لیا پھر قبلائی خان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

عظیم قبلائی اس گھوڑے کو چمکڑے میں کون جوتا ہے۔

قبلائی نے حاجب کی طرف دیکھا اس پر حاجب نے جب ایک شخص کی طرف

اشارہ کیا تب کوغنائی نے اسے مخاطب کیا۔

میرے عزیز تازیانہ لے کر اس گھوڑے کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور جیسا میں کہوں ایسا ہی کرنا۔

سے سینہ بند کی دونوں رسیاں کو غٹائی نے تھام لیں تھیں۔

گھوڑے کو ہانکنے والے نے گردن کے اوپر بندھی ہوئی سینہ بند کی رسی کھول دی پھر گھوڑے کو ہانکنے کے لیے زور زور سے چابک مارنے لگا تھا۔

گھوڑا پوری طاقت صرف کرتے ہوئے بھاگ کھڑا ہونے لگا لیکن ایک قدم بھی آگے نہ جاسکا اس لئے کہ دوسری سمت کو غٹائی بھی اسے روکنے کے لئے اپنی پوری طاقت صرف کر چکا تھا گھوڑا بار بار زور لگاتے ہوئے اپنی دونوں اگلی ٹانگیں اٹھا کر ہنہاتا برہمی کا اظہار کرتا لیکن لگتا تھا اپنی طاقت اور قوت کے بل بوتے پر کو غٹائی نے اسے ایک جگہ باندھ کر رکھ دیا ہو وہ اسے ایک انچ تک آگے نہیں بڑھنے دے رہا تھا۔

اس منظر کو دیکھتے ہوئے سارے لوگ دنگ اور پریشان رہ گئے تھے پھنی پھنی ننگاہوں سے قلبائی خان اور اس کے سالار اس منظر کو دیکھ رہے تھے کچھ دیر ایسا ہی سماں رہا گھوڑا زور لگاتا رہا دوسری جانب کو غٹائی اپنی قوت صرف کرتے ہوئے اسے روکے رہا گھوڑے کی ہنہات اس کے نتھنے بھڑ بھڑانے کی آوازیں دور دور تک سنائی دے رہی تھیں کچھ دیر تک زور آزمائی کرنے کے بعد اچانک گھوڑا جس وقت پوری طاقت صرف کر رہا تھا کو غٹائی نے اس کے سینے بند کی رسیاں اپنے ہاتھوں سے چھوڑ دیں ایک دم رسیاں چھوٹنے سے گھوڑا زمین پر گر گیا کیونکہ وہ پوری طاقت لگائے ہوئے تھا پھر جس وقت گھوڑا اٹھ رہا تھا زمین اسی لمحہ کو غٹائی کسی خونخوار اور بھوکے چیتے کی طرح حرکت میں آیا ایک لمبی جست اس نے لگائی اور دوسرے ہی لمحے وہ گھوڑے کی پیٹھ پر تھا۔

جب وہ گھوڑے کی پیٹھ پر گیا ایک اور سماں دیکھتے ہوئے لوگ دنگ رہ گئے اس لئے کہ اس نے اپنے بائیں ہاتھ سے گھوڑے کی گردن کو پکڑ لیا تھا اپنا پورا جسم سر سے لے کر ٹانگوں تک نکلی کی طرف تخت کرتے ہوئے اسے گھوڑے کی پیٹھ کے متوازی لفٹا میں طاقت لگائی اور اسے بائیں ہاتھ سے ضرب پر ضرب لگاتے ہوئے اس نے گھوڑے کو زمین پر لٹا کر رکھا اور اسے اس طرح ہنہاتے ہوئے سر پر دوز پڑا تھا چند ہی لمحوں بعد وہ سب لٹا کاہوں سے اوچھل بیٹھ گیا تھا۔

گھوڑی ہی دیر بعد وہ لوہا اس حالت میں کہ وہ خود گردان ہوا اور گھوڑا پسینہ پسینہ تھا

عطا کرتا ہے میرے اللہ روزِ شب کی بے انت منزلوں میں تو ہی ازل سے ابد تک کی حدود اور گریز پابے بصر جہانوں کے حسن جمال کا اہتمام کرتا ہے تو ہی میرے اللہ طویل راتوں کے اختتام کی آنکھوں میں آتشی سورج کو انگارہ بنا کر عکس ریز کرتا ہے۔

یہاں تک کہنے بعد کو غٹائی لمحہ بھر کے لئے رکا پھر پہلے سے بھی زیادہ انتہائی عاجزی میں وہ کہہ رہا تھا۔

میرے اللہ اٹھتے ہیولوں اجنبی اور نا آشنا سایوں اور گریز پامورتوں کی ان سر زمینوں میں میرے اللہ مجھے بے سمت دشت کا مسافر نہ بننے دینا مجھے توفیق دے کہ محرومیوں کی آگ پر بھی کھڑا ہو کر میں تیری کبریائی کی داستاںیں کھڑی کروں نونے خوابوں کی دھجیوں پر بھی رک کر میرے اللہ میں تیری عظمت کے ترانے اور زمزمے گاؤں میرے اللہ تیری پیدا کردہ جلست کے تحت ماں اپنے بچے کو چھائی سے لگاتی ہے باپ اس پر شفقت کا ہاتھ رکھتا ہے میرے اللہ اس امتحان اس آزمائش میں میں تجھے ہی مدد کے لئے پکارتا ہوں تو ہی ماضی کو زنجیر بناتا ہے سنی کو اس کی تقدیر عطا کرتا ہے تو ہی در بدر یادوں کے قاتلوں اور نئے سراپوں کے سلسلوں کی راہبری کرتا ہے ڈوبتے چاند بھاگتی شام رفتار کی کالی آمدنیوں کے راستوں کا تو ہی تعین کرتا ہے میرے اللہ میں تیرے سامنے دست طلب دراز کرتا ہوں میرے اللہ میں جس کام کی ابتداء کرنے والا ہوں اپنے نام کے تقدس کے واسطے مجھے اس میں کامیابی عطا کرنا۔

یہاں تک کہنے کے بعد کو غٹائی خاموش ہو گیا تھا اس کی حالت یسے بدل ہی تھی ایسا لگتا تھا جیسے اپنے خداوند کے حضور دعا مانگنے کے بعد وہ غٹائی شبنم سے شعلہ شیشہ۔ تیشہ سنی سے جھرموم سے لوہا و نیا ہوا اور ان اجنبی سر زمینوں میں اس انجانے رقصاں شعلوں کے خون کی کھیل کی ابتداء کرنے لگا ہو۔

گھوڑے کو ہانکنے والے نے گھوڑے کے منہ پر بندھا ہوا جال کھول دیا تھا پھر کو غٹائی نے اسے مخاطب کیا۔

کہان نے اوپر بندھی گھوڑے کے سینہ بند کی رسی کو کھول دو اور گھوڑے کو پوری طاقت اور آت کے ساتھ چابک مارتے ہوئے ہانک دو اس کے ساتھ ہی پوری طاقت

ہوئی آواز کو غنائی کی سماعت سے نکل گئی تھی۔

میں ان لوگوں کا شکار ہوئی ہوں جو مصلوں کو خون آلود کرنے کے بعد سٹی پر سجدہ کرنے والوں کو بھی ماتھے کی محراب اور درد کی ٹیسوں کا شکار کر دیتے ہیں شاید ہم لوگ آنسو سے ریت بھگونے برف کی طرح ہوا اور دھوپ میں گچھل جانے کے لئے پیدا ہوتے ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد لڑکی رکی تھی پھر بیچاری بارود کی طرح پھٹ پڑی تھی۔ میں خود کو کہاں ڈھونڈوں کہاں اپنے آپ کو تلاش کروں شاید ہم نے جو بویا تھا کانایا ہم نے خود کو قتل کر دیا اور اپنے دامن کو دھو ڈالا یا یہ کہ ہم اشکوں کے سوتی لے کر کڑی سخت رات کاٹنے کے لئے پیدا ہوتے ہیں۔

اس لڑکی کی حالت نے کوغنائی کو سٹخ پا کر دیا تھا آنکھوں میں برہمی چہرے پر عجب سے انتہائی جذبے اتر آئے تھے گھوڑے کو ایڑا لگا کر اس کے قریب کیا اس کے سر پر ہاتھ رکھا پھر بکھر جانے والی آواز میں بول پڑا۔

کچھ اپنے متعلق بتا میری بہن کس نے تیرے ساتھ زیادتی کی کس نے تجھے دکھ دیا میں کوغنائی تیرے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ اس سے تیرا انتقام ضرور لوں گا۔

لڑکی نے سر پر بندھے بوسیدہ رومال سے اپنے آنسو پونچھے ایک بھگی سی نگاہ اس نے کوغنائی پر ڈالی پھر پہلے کی طرح بچکیوں اور سسکیوں میں وہ کہہ رہی تھی۔

میرے عزیز بھائی میں ایک بے بس لڑکی ہوں جس کے پاؤں صدیوں کی دلدل میں اور جس کی آنکھیں ستاروں کی سی دوری میں کھو چکی ہیں میری داستان سن کر کیا کرو گے۔

کوغنائی بیچارے کی بھی آواز ڈوبے لگی تھی دکھ بھرنے لہجے میں بول پڑا۔

نجیب بہن ہو ٹھہرے ہوئے میرے جسم میں اپنی باتوں کے خنجر بھی پیوست کرتی ہو لگا ہیں پھیرنے اور کانوں میں انگلیاں دے لینے کا بھی درس دیتی ہو تیرے جیسی بہنیں تو انا کی عظمت رشتوں کا تقدس اور اپنائیت کا خلوص ہوتی ہیں بتا تو کون ہے کہاں رات ہے تجھے کیا دکھ کیا تکلیف ہے کس نے تیرے ساتھ زیادتی کی ہے میں ان سر

جب وہ اس جگہ کے قریب آیا جس جگہ تیلانی خان کی نشست گاہ تھی تب اچانک ایک نوزیر اور انتہائی خوبصورت لڑکی اس کی سامنے آئی اور ہاتھ کے اشارے سے اسے گھوڑا روکنے کے لئے کہا۔

گھوڑے کے منہ میں لگام نہ تھی لہذا اس کے سر کے بالوں کو پیچھے کھینچے ہوئے کوغنائی نے اسے رکنے پر مجبور کر دیا تھا لگتا تھا کوغنائی نے اس سرکش اور جنگلی گھوڑے کو اپنا مطیع اور فرما بردار بنالیا ہو گھوڑا ہنہانے ہوئے رک گیا لڑکی مزید قریب ہوئی اور کوغنائی کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

میں ایک مسلمان لڑکی ہوں میرے عزیز بھائی تمہارے کارنامے کو دیکھ کر میرا جی چاہتا ہے تیرے گھوڑے کے ماتھے پر مہندی پاؤں میں جھانجرا جاندی کے نعل لگواؤں کاٹھی پر جھلمل کرتی تاروں نخل جاکر رکھوں لڑکی آبدیدہ ہو گئی تھی آنکھوں میں ان گنت آنسو موتیوں کی طرح اتر آئے تھے۔

اس کی اس حالت سے کوغنائی بڑا متاثر ہوا تھا کچھ دیر تک غور سے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر پوچھ لیا۔

تو نے مجھے بھائی کہا ہے تو بتا میری بہن تو کون ہے کہاں سے آئی ہے لڑکی رو پڑی پھر بول اٹھی۔

میرا کوئی نام نہیں میری کوئی قوم میرا کوئی وطن نہیں ہے میں زخم زخم ایسی بے آبرو لڑکی ہوں جس کا دلی اور ضمیر ابھی تک جاگتا ہے میں گھاس میں اپنے آپ کو چھپا لینے والے زخمی خرگوش کی طرح اپنی نامرادی کی چادر اوڑھے ہوئے گیلی لکڑی کی طرح سلگنے پر مجبور ہوں نجانے یہ سلگتی لکڑی کب شعلہ بنے گی۔

یہاں تک کہنے کے بعد لڑکی رک گئی اس لئے کہ سسک سسک کر رو پڑی تھی کوغنائی نے اس لہجے میں پھر اسے مخاطب کیا۔

میرا بہن اپنے متعلق کچھ تو بتا تو کون ہے کیوں روتی ہے کس نے تجھے دکھ دیا ہے۔

لڑکی کچھ دیر تک سسکیوں بچکیوں میں روتی رہی پھر اس کی ذہنی لڑھکتی بھئی



کوغنائی منہ سے کچھ نہ بولا اثبات میں گردن ہلا دی پھر تیز نگاہوں سے احمد کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

میں جانتا چاہتا ہوں وہ لڑکی کون ہے اس کے ساتھ کیا زیادتی ہوئی ہے وہ مسلمان ہے۔

احمد نے قریب ہو کر سرگوشی کی

وہ لڑکی کون ہے کہاں رہتی ہے اور اس کے ساتھ کیا زیادتی ہوئی اس کی تفصیل میں تم سے بعد میں کہوں گا دیکھو تو اپنی آزمائش کا ایک مرحلہ پار کر چکا ہے قبل اس کے کہ قبائلی خان تیرے متعلق کوئی فیصلہ نہ کرے میں تمہیں پہلے ہی بتا دوں گا اگر اس کے بعد تیغ زنی کا مقابلہ بھی تو جیت گیا تو قبائلی خان اپنی سلطنت میں اتنی اور ارفع منصب پر تھے مقرر کرے گا تجھے لشکریوں کے سالار کے علاوہ احتساب کا کام بھی سونپے گا سارے مجرم تمہارے سامنے پیش کیے جائیں گے اور قبائلی خان کہے گا کہ انصاف کے ساتھ ان کا فیصلہ کرو جب قبائلی خان ایسا کرنے تو اس سے یہ بھی وعدہ لینا جن لوگوں نے تمہاری آمد سے پہلے لوگوں پر ظلم کیے ہیں ان کا انصاف بھی تمہارے ذمے لگا دیا جائے اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یاد رکھنا یہ ایک بہت بڑا معرکہ ہوگا بلکہ ثواب کا کام ہوگا۔

کوغنائی نے احمد کا شکر ادا کیا اور سیف الدین سے کہا کہ کوئی لگام لے کر آئے تاکہ گھوڑے کو ڈالے اس پر سیف الدین چیخے ہٹ گیا تھوڑی دیر بعد وہ ایک لگام لے آیا کوغنائی نے گھوڑے کو لگام چڑھا دی اس کے سر اس کے منہ اس کی گردن پر ہاتھ پھیرا پھر ہاتھ کے اشارے سے سیف الدین کو قریب آنے کے لئے کہا سیف الدین جب قریب آیا تو گھوڑے کی لگام کھینچتے ہوئے سیف الدین کو کوغنائی کہنے لگا ذرا اس گھوڑے کی گردن تھپتھاؤ اس کے منہ پر ہاتھ پھیرو۔

سیف الدین آگے بڑھا گھوڑے کی گردن تھپتھائی اس کے منہ پر ہاتھ پھیرا پھر کوغنائی مسکرایا اور کہنے لگا اب ذرا اس کی باگ پکڑ لو یہ تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔

سیف الدین نے گھوڑے کی باگ پکڑی گھوڑا اداقی اب مانوس مانوس سا لگنے لگا تھا نہ کاسٹے کو دوڑا رہا تھا نہ دولتیاں جھاڑ رہا تھا کوغنائی آگے بڑھا قبائلی خان بھی چند

زمینوں میں اجنبی اور نووارد رہی سہی پر تجھ سے زیادتی کرنے والوں سے انتقام نہ لوں تو کوغنائی سے جو چاہے میرا نام بدل دینا۔

اس شرمکی بیجاری نے بے بسی کی ایک نگاہ بھر کوغنائی پر ڈالی کچھ دیر دوت کا نتیجہ رہی پھر ہنسی اور بھانگی ہوئی قبائلی خان کی نشست گاہ کے باہر جو لوگ کھڑے تھے ان میں گم ہو گئی تھی کوغنائی بھی گھوڑے کو ایز لگا کر آگے بڑھا تھا۔

کوغنائی جب اپنے گھوڑے کو لے کر نشست گاہ کے احاطے میں داخل ہوا تب قبائلی خان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اس کی طرف دیکھتے ہوئے باقی لوگ بھی کھڑے ہو گئے تھے کوغنائی چھلانگ لگا کر نیچے اتر اگھوڑا جو پہلے کاسٹے کو دوڑتا تھا اب بالکل پرسکون تھا کوغنائی نے اس کی گردن پر ہاتھ رکھا ہوا تھا پھر وہ شخص قریب آیا جس نے چابک نارتے ہوئے گھوڑے کو ہانکا تھا لیکن گھوڑے نے اسے اپنے نزدیک نہیں آنے دیا اسے کاسٹے اور دولتیاں مارنے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے قبائلی خان ایک جگہ کھڑا ہو گیا تھا اتنی دیر تک سیف الدین کوغنائی کے قریب آیا گھوڑے نے اسے کانا چاہا لیکن کوغنائی نے اس کے نچلے ہونٹوں کو اپنی ٹھٹی میں لیتے ہوئے کھینچا اور روک دیا۔

سیف الدین قریب آیا اور اس کے ساتھ جو ایک شخص تھا اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے لے کوغنائی کو مخاطب کیا۔

کوغنائی میرے بھائی یہ احمد ہے جس کا میں نے آپ سے ذکر کیا تھا۔

کوغنائی نے دائیں ہاتھ سے گھوڑے کے نچلے ہونٹ کو پکڑے رکھا لہذا بائیں ہاتھ سے ہی اس نے احمد سے مصافحہ کیا احمد نے تیز نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا پھر خوش کن الفاظ میں کہنے لگا۔

میری ملت کے عظیم فرزند میں دور دراز کی ان سرزمینوں میں تجھے خوش آمد یہ کہتا ہوں جس وقت تو یہاں سے گیا تھا تو تیری حالت اور تھی اب جبکہ تو لوٹا ہے تو تو مجھے افسردہ اور اداس لگا ہے کیا ایسا اس لڑکی کی وجہ سے ہے جس نے راستے میں تیرے گھوڑے کو روکا تھا۔

قدم آگے بڑھا پھر قبلائی خان نے کوغنائی کو ٹھکے لگایا اور کہنے لگا۔

طاقت اور قوت گھوڑسواری میں مہارت کی جو تعریف تمہاری سیف الدین نے کی تھی قسم نیلے جاودانی آسمان کی تم اس سے کہیں زیادہ آگے ہو۔

قبلائی خان پیچھے ہٹ کر پھر اپنی نشست پر بیٹھ گیا تھا احمد اور سیف الدین دونوں کوغنائی کے پاس آئے پھر احمد نے بڑی رازداری میں کوغنائی کو مخاطب کیا۔

میرے عزیز تیغ زنی کے مقابلے سے پہلے میں تجھے ایک کام کی بات بتا دوں قبلائی خان کے لشکر میں کرغیز مانچو تھیں گاتھ اور بے شمار دوسرے ترک قبائل ہیں تمہارے کرائت ترک بھی کافی تعداد میں لشکر میں شامل ہیں کرغیز اور کرائت ترکوں کا

سردار کو مانگا ہے جو مسلمان ہے اور وہ سامنے بیٹھا ہوا ہے جہاں تک مانچو قبیلے کے سردار کا تعلق ہے اس کا نام مارتو ہے وہ بھی اسلام قبول کر چکا ہے وہ بھی وہ سامنے کو مانگا کیساتھ

بیٹھا ہوا ہے گاتھ اور سیخین قبائل کا سردار یورجی ہے وہ مسلمان تو نہیں لیکن اس کے تعلقات کو مانگا اور مارتو دونوں سے بہترین ہیں تینوں آپس میں بھائی ہیں میرا اندازہ ہے

کہ ان تینوں میں سے کسی کو قبلائی خان نکالے گا تاکہ تمہارے ساتھ تیغ زنی کا مقابلہ کرے اگر ایسا ہو تو ان سے نرم رویہ اختیار کرنا۔

احمد کا پھر کہنے لگا۔

کوشش یہ کرنا کہ قبلائی سے کہز کہ اس کی سلطنت میں جو سب سے زیادہ طاقتور اور تیغ زنی میں مہارت رکھنے والا ہے اسے تمہارے مقابلے پر لائے اس لئے کہ ان

دونوں بائیان طاقت توت اور تیغ زنی میں اپنے آپ کو لازوال و بے نظیر خیال کرتا ہے جہاں تک سپہ سالار اعلیٰ ادیانگ کا تعلق ہے تو وہ بوزھا ہو چکا ہے سپہ سالار اعلیٰ ضرور ہے

لیکن نام کا صرف مشورہ دیتا ہے جنگوں میں حصہ لینے کے قابل نہیں حقیقی معنوں میں لشکروں کا سپہ سالار اعلیٰ بائیان ہی ہے میں چاہتا ہوں تم اسے ہی مقابلے کی دعوت دو۔

اتنا کہنے کے بعد احمد اور سیف الدین دونوں پیچھے ہٹ کر عام لوگوں میں کھڑے ہو گئے تھے کچھ دیر خاموش رہی پھر قبلائی خان نے ایک بار پھر کوغنائی کو مخاطب کیا۔

عظیم کوغنائی تیغ زنی کے مقابلے کو میں تمہاری پسند پر چھوڑتا ہوں پھر اس نے

اپنے یامیں جانب اشارہ کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

یہ ادھر دیکھو مارکو پولو کے پہلو کرغیز اوز کرانت ترکوں کا سردار کو مانگا بیٹھا ہوا ہے اس کی ساتھ مانچو قبیلے کا سردار مارتو اور اس کے ساتھ سیخین اور گاتھوں کا سردار یورجی

ہے ان تینوں میں سے تم کس کے ساتھ تیغ زنی کا مقابلہ کرنا پسند کرتے ہو میں معاملہ تمہاری پسند پر چھوڑتا ہوں۔

کوغنائی نے کچھ سوچا پھر وہ اپنا ہاتھ تلوار کے دستے پر لے گیا تھا اس کے بعد قبلائی خان کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

عظیم خاقان میں کسی کا نام لیکر اسے تیغ زنی کی دعوت نہیں دیتا میں تو آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کے لشکریوں میں تیغ زنی میں جو سب سے بہتر سب سے برتر اور

مدد ہے اسے میرے مقابلے پر لایا جائے میں اسی سے مقابلہ کرنا پسند کرونگا۔

قبلائی خان نے کچھ سوچا پھر کہنے لگا۔

بظاہر میرے لشکریوں کا سالار اعلیٰ ادیانگ ہے لیکن حقیقی معنوں میں سپہ سالار اعلیٰ بائیان ہی ہے ادیانگ بوزھا ہو چکا ہے عملی طور پر جنگوں میں حصہ نہیں لے سکتا اس کی

حیثیت میرے ہاں جنگوں میں مشورہ دینے اور ایک شیر کی سی ہے میرے لشکر میں بائیان جیسا نہ کوئی طاقتور ہے نہ کوئی تیغ زن میں بائیان کو تمہارے ساتھ نہیں نکرانا چاہتا اس لئے

کہ اگر تم دونوں میں سے کوئی بھی ہار گیا تو وہ میری نظر میں گرجائے گا اور میری نگاہوں میں پہلے جیسی عزت اور وقار نہیں رہے گا جبکہ میں چاہتا ہوں کہ تم اور بائیان میری

نگاہوں میں یکساں باعزت رہو۔

کوغنائی نے کچھ سوچا پھر قبلائی خان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

محترم خان اگر ایسا ہے تو پھر میں بائیان ہی سے تیغ زنی کا مقابلہ کرنا پسند کرونگا۔

بائیان کو یہ الفاظ شاید بہرین کر گئے تھے ایک دم وہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اپنا ہاتھ تلوار کے دستے پر لے گیا پھر تہہ بھرے انداز میں وہ کوغنائی کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

ابھی! تم بغیر سوچے سمجھے منہ سے الفاظ نکال رہے ہو میرے ساتھ مقابلہ کرو گے

مقابل آ کر دیکھو تمہیں خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ میرے لہو کی حق گوئی اور بے باکی صنم خانوں میں تکبیر کی آواز کی طرح گونجے گی اور تجھ پر حاوی ہو کے رہے گی۔

کوغٹائی کی یہ گفتگو باایان نے سخت ناپسند کی تھی جواب طلب سے انداز میں اس نے قتلائی خان کی طرف دیکھا۔ قتلائی خان نے نشی میں گردن ہلائی پھر باایان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اپنی نشست پر بیٹھ جاؤ میں کسی صورت تم دونوں کا مقابلہ نہیں چاہوں گا میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں کی عزت اور وقار میری نگاہوں میں برقرار رہے بیٹھ جاؤ جوش اور جذبات میں مت آؤ اس پر باایان اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا اس کے بعد قتلائی خان نے غور سے کرغیز اور کرائت ترکوں کے سردار کو مانگا مانچو قبیلے کے سردار مارتو اور ستمیں اور گاتھ قبیلے کے سردار یورجی کی طرف دیکھا اور انھیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

تم تینوں میں سے کون کوغٹائی کیساتھ مقابلہ کرنا پسند کرے گا؟

قتلائی خان کے اس سوال کے جواب میں سب سے پہلے کرغیز اور کرائت ترکوں کے سردار کو مانگا انھا اپنی جگہ پر کھڑے ہونے بعد اس نے عیب سے انداز میں مانچو قبیلے کے سردار مارتو اور ستمیں اور گاتھ قبیلے کے سردار یورجی کی طرف دیکھا اس پر وہ دونوں بھی کھڑے ہو گئے کہ شاید تینوں پہلے سے صلاح مشورہ کر چکے تھے ہر تینوں ایک ساتھ کوغٹائی کی طرف بڑھے اس پر ڈانٹنے کے انداز میں قتلائی خان برس پڑا۔

تم تینوں کو ایک ساتھ کوغٹائی سے مقابلہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

اس پر تو مانگا مسکراتے ہوئے بول پڑا عظیم خاقان ہم کوغٹائی سے مقابلہ نہیں کرینگے آپ بے فکر رہیں۔

تینوں سردار آگے بڑھے سب سے پہلے کرغیز اور کرائت ترکوں کے سردار کو مانگا نے اپنے کام کی ابتدا کی اپنی کمر پر بندھی ہوئی چڑے کی بیٹی جس میں اس کی نکو اور خنجر تھا اور کوغٹائی کے قدموں میں پھینک دی کمر پر بندھا ہوا پینکا اتار کر اس نے اپنے کندھے پر رکھ لیا تھا ترک جب ایسا کرتے تھے تو ان کا ایسا کرنا اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار تھا۔ کو مانگا کے بعد مارتو اور یورجی نے بھی اپنی نکو اور خنجروں کی پیٹیاں اور اپنے

مجھے تیغ زنی کی دعوت دو گے تو یاد رکھنا لوگوں کی اس بھیڑ کے سامنے ریزہ ریزہ ذرہ ذرہ کرچی کرچی ہو کر سرنگوں ہو جاؤ گے۔

تم تبریز سے آئے ہو اور وہاں تم زر خانہ کے بہترین قالینوں پر تیغ زنی کے مقابلے کرنے کے عادی ہو گے میں دشت گوئی کا پروردہ ہوں جہاں ٹھہری بسا دوسرے جیسی خشکی اور آندھیوں کے سرد ہاتھ رنگوں میں سرد زہریلی سونیاں چھو کر برہنہ لاشوں کے انبار لگاتے رہتے ہیں مجھے مقابلے کی دعوت دو گے تو پھر سنو میں تمہارے جسم کے سرد قید خانے میں قفس کرتے بے شمار شہر بھر دوں گا تمہاری حیثیت پھر ایک آواز دلفگار اوزالم افروز بیداری سے زیادہ نہیں رہے گی تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ کسی ست گام حریف کو تیغ زنی میں مقابلے کی دعوت دو مجھ سے مت نکرانا ایسا کرو گے تو اپنی زیست کے لہو میں درد کے فراق بھر لو گے اس سے پہلے تم جیسے بے شمار تیغ زنوں نے مجھ سے ٹکرانے کی کوشش کی اور جو بھی مجھ سے ٹکرایا میں نے اسے کتوں کی طرح مار بھگایا مجھے امید ہے میری باتیں تمہاری سمجھ میں آگئی ہوں گی اور اگر اپنی زیست کی سانس باقی رکھنا چاہتے ہو تو آئندہ کبھی بھی مجھے مقابلے کی دعوت مت دینا۔

باایان کا لہجہ گودشت جیسا خشک اور ہنک آمیز تھا لیکن کوغٹائی نے اسے محسوس نہیں کیا اس نے اپنے لبوں پر زبان پھیری چہرے پر خوشگوار سی مسکراہٹ بکھیر لی پھر باایان کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

میرے عزیز میں خود چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا تیغ زن میرے مقابل آئے جو میری سانسوں میں آگ میرے جسم میں شعلے بھرے میری خواہشوں کے آگینے توڑے میری روح کے سیلاب میں اشکوں کے نیلم اتارے اور بدسرشت اور کھردری زبان رکھنے والا کوئی حریف بن کر میری روح اور جسم کی دیواریں گرائے اور رد عمل کے طور پر یہ بھی دیکھے کہ میں اس کے حریف جسم کا کیا شہر کرتا ہوں۔ اس کے جسم کے اندر لہو کے راستے جیسے بندرتا ہوں اور اسے دکھ ساگر میں بہا کر پھری لہروں کی طرح اسے کیسے ریزہ ریزہ کرتے ہوں رب عظیم کے جلال کی قسم اگر تم میرے مقابل آؤ تو میں تمہاری حالت بانجھ لفظوں کے ذمیر دہرائی کی مردہ شریانوں جیسی نہ کروں تو کوغٹائی مت کہنا: میرے

ہے تو وہ بوڑھا ہو چکا ہے اسے آپ اپنا صرف جنگلی شیر سمجھیں لشکریوں کے دو سپہ سالار مقرر کر دیں ایک با بیان دوسرا کوغٹائی۔

یہاں تک کہتے کے بعد چنگ کم لہجہ بھر کے لئے رکا کچھ سوچا پھر اپنا منہ اپنے باپ قبلائی خان کے قریب لے گیا اور رازداری میں کہنے لگا۔

میرے باپ تیرا جوادانی آسمان جھوٹ نہ بلوائے میرا دل کہتا ہے یہ کوغٹائی طاقت اور قوت تیغ زنی میں با بیان سے عمدہ ہے آپ نے دیکھا کسی جرات مندی اور کس طرح بے باکی سے با بیان کو مقابلے کے لئے لٹکارا با بیان نے عمدہ الفاظ میں اسے دھکی دی لیکن جواب میں کوغٹائی نے اس سے بھی عمدہ الفاظ استعمال کئے آپ اپنے ایک طرف اویانگ اور اس کے بعد با بیان کو بیٹھنے دیں اس طرف تیسری نشست محترم جمال الدین کے لئے مختص کر دیں آپ کے دائیں طرف میں بیٹھا ہوں میں یہ نشست خالی کر دوں گا اس نشست کو آپ کوغٹائی کے لئے مختص کر دیں میں کوغٹائی سے اگلی نشست پر بیٹھا کروں گا اس لئے کہ میری نسبت کوغٹائی اس نشست کا زیادہ حقدار ہے اس نے اپنی دلیری اپنی جرات کے باعث اپنے آپ کو اس نشست کا حقدار بنا دیا ہے۔

لہجہ بھر کے لئے چنگ کم رکا اس کے بعد دوبارہ وہ اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

پدر محترم جس طرح گھوڑے کے ساتھ کوغٹائی نے اپنی طاقت اور قوت کا مظاہرہ کیا ہے میں سمجھتا ہوں ایسا نہ با بیان کر سکتا ہے نہ ہماری سلطنت میں کسی فرد کو ایسا کرنے کی ہمت اور جرات ہو سکتی ہے وقت کو بیٹھنے دیں میرے خیال میں آہستہ آہستہ خود ہی با بیان کوغٹائی کا مطیع اور فرمانبردار بن کر رہنا پسند کرے گا جس دن ایسا ہوا میرے باپ آپ اپنے سارے لشکریوں کا سپہ سالار اعلیٰ اس کوغٹائی کو بنا دیں میرے خیال میں جب ایسا ہوگا تو کوغٹائی آپ کے جس دشمن کی طرف رخ کرے گا اس کے مقدر..... اس کی جھولی میں شکست اور ہزیمت کے علاوہ کچھ نہ رہنے دے گا۔

جب تک چنگ کم بولتا رہا قبلائی مسکراتا رہا جب وہ خاموش ہوا تو اس نے احمد کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

کمرے کے پچکے کھول کر فرمانداری کے اظہار کے لئے اپنے شانوں پر رکھ لیے تھے پھر کراستہ ترکوں اور کرغیزوں کا سردار کو مانگا گردن کو کسی قدر ختم کرتے ہوئے۔

عظیم کوغٹائی میں اس باپ کو تسلیم کرتا ہوں اس ماں کو سلام کرتا ہوں جس نے تمہیں جنم دیا خدا کی قسم جب تک ہم زندہ ہیں کسی دشمن کا ہاتھ تیری طرف نہیں بڑھنے دیں گے ہاں اگر کوئی ہماری لاشوں سے گزر کر تیری طرف آئے تو وہ ہماری مجبوری ہوگی ان علاقوں میں آج کے بعد تم ہمارا امیر ہم تمہارے غلام ہیں آج کے بعد تمہارا فیصلہ ہمارا لئے آخری ہوا کرے گا یقیناً قبلائی خان تم سے پوچھے گا کہ جو لشکر تمہاری کمانداری میں دیا جائے گا اس میں تم کس کس کو رکھنا پسند کرو گے۔

کوغٹائی مسکرایا کہنے لگا۔

میرے عزیز میں سب کچھ سمجھ چکا ہوں فکر مند مت ہو اگر قبلائی مجھ سے پوچھتا ہے تو میرا جواب یہی ہوگا کہ میں کو مانگا۔ بار تو اور یورجی اور ان کے قبائیل کو اپنے ساتھ رکھنا پسند کروں گا یہ میرا آخری فیصلہ ہے

کوغٹائی کی یہ باتیں سن کر کو مانگا بار تو اور یورجی بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہے تھے پھر کوغٹائی جھکا باری باری چیزے کی پٹیاں اٹھا کر ان کی کمر پر باندھی اور انہیں واپس جانے کے لئے کہا اس پردہ مزے اور پہلے کی طرح اپنی نشستوں پر جا کر بیٹھ گئے تھے۔

کچھ دیر خاموشی رہی پھر قبلائی خان نے احمد کو اپنے قریب بلایا احمد جب قبلائی خان کے سامنے آیا تو اسے مخاطب کر کے قبلائی خان بڑی رازداری اور دھیمی آواز میں کہنے لگا۔

احمد تم دیکھتے ہو حالات نے مجھے ایک آزمائش ایک عجیب سی الجھن میں ڈال دیا ہے تم ٹھنڈ ہو رانا ہو لشکریوں قبائیل اور ان کے سرداروں کے رسم و رواج سے خوب واقف ہو۔

اس کی گفتگو کو احمد کے علاوہ اس کے بیٹے چنگ کم نے سنا تھا جب وہ خاموش ہوا تب اس کا بیٹا چنگ بول پڑا۔

پدر محترم اس میں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے جہاں تک اویانگ کا تعلق

احمد تھوڑی دیر تک میں یہ نشست ختم کروں گا۔ تم کو غنائی کو اپنے ساتھ لے جانا۔ میں جانتا ہوں۔ تم اس کی رہائش کے لئے پہلے سے اس کے لئے یورت کا اہتمام کر چکے ہو۔ اس یورت تک اس کی رہنمائی کرنا۔ اس کے قیام اور طعام کا بہترین بندوبست کرنا۔ قتلانی خان کو کہتے کہتے رک جانا پڑا۔ اس لئے کہ سیف الدین بڑی تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے قتلانی خان کے قریب آیا۔ اور اپنی گردن خم کرتے ہوئے قتلانی خان کو تعظیم دی۔ پھر کہنے لگا۔

خاقان اعظم۔ ترک قبائل کے لشکری کو غنائی کے استقبال اور اس کی آمد پر خوشی کا اظہار کرنے کے لئے اپنا رقص پیش کرنا چاہتے ہیں کیا آپ انہیں ایسا کرنے کی اجازت دیں گے۔

قتلانی مسکرایا کہنے لگا۔

انہیں ایسا کرنے کی اجازت ہے۔ پھر احمد کی طرف دیکھتے ہوئے قتلانی بول پڑا۔ احمد تم اپنی نشست پر بیٹھ جاؤ۔ میرے خیال میں ترک اپنا رواجی رقص پیش کرنے کے لئے کچھ وقت لیں گے۔

سیف الدین پیچھے ہٹ گیا۔ پھر تھوڑی ہی دیر بعد ان گنت ترک جوان جو اپنے ہتھیاروں سے مسلح تھے نشست گاہ کے سامنے جو کھلا میدان تھا۔ اس میں نمودار ہوئے۔ پہلے سب نے مل کر ایک وحشی نعرہ بلند کیا پھر ایک ساتھ انہوں نے ایک جھٹکے کے ساتھ جب اپنی سکواریں بے نیام کیں ایک شور سا اٹھا تھا۔ اسی کے بعد اپنی سکواروں کو فضا میں لہراتے ہوئے۔ وحشیانہ رقص کی انہوں نے ابتدا کر دی تھی ساتھ ہی ساتھ وہ اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے عجیب و غریب سی آوازیں بھی نکالتے چلے جا رہے تھے۔

رقص کرنے والوں میں کرائتوں کے علاوہ مانچو سیتھین۔ گاتھ اور کرفیز پیش پیش تھے ان کے علاوہ لشکر میں تھوڑی تعداد میں تیچاق آریا۔ کاسین۔ کارلک اور ناسن تھے۔ وہ بھی رقص میں شامل ہو چکے تھے۔

تھوڑی دیر بعد کرفیزوں اور کرائتوں کا سردار کو مانگا مانچو قبائل کا سردار مارتو گاتھ اور سیتھین کا سردار یورچی اپنی جگہ پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ تینوں نے ایک دوسرے

احمد میرے عزیز جو مشکل میں تم سے کہنا چاہتا تھا وہ مسئلہ میرے بیٹے چنگ کم نے بڑے احسن طریقے سے حل کر دیا ہے تم تھوڑی دیر یہیں میرے پاس ہی رہو میں ایک اور معاملہ بھی تمہارے ساتھ طے کرنا چاہتا ہوں لیکن پہلے مجھے کو غنائی کو بلانے دو۔

احمد ایک طرف ہو گیا پھر قتلانی نے کو غنائی کو مخاطب کیا۔

کو غنائی آگے بڑھو میرے دائیں پہلو میں جو نشست خالی ہے اس پر آ کر بیٹھو آئیندہ جب کبھی بھی میرا دربار منعقد ہوگا تم میرے پہلو میں اسی نشست پر آ کر بیٹھا کرو گے۔

کو غنائی مسکراتے ہوئے آگے بڑھا قریب آ کر وہ رکا پھر قتلانی خان کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

عظیم تولائی کے مہربان فرزند! جس عزت افزائی سے آپ مجھے نوازا رہے ہیں اس کا میں شکر گزار اور ممنون ہوں میں جانتا ہوں جو نشست میرے لئے خالی کی گئی ہے یہ آپ کے بیٹے چنگ کم کی ہے میں چنگ کم کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ مہربان اور ہمدردی کا اظہار کر رہا ہے پر میں آپ کے بیٹے چنگ کم سے کہوں گا کہ وہ اپنی نشست پر بیٹھے اور اس سے جو اگلی نشست ہے اس پر میں بیٹھوں گا۔

کو غنائی کی گفتگو سے قتلانی خان ہی نہیں اس کا بیٹا چنگ کم بھی برا متاثر ہوا تھا اپنی جگہ پر چنگ کم اٹھ کھڑا ہوا پھر آگے بڑھا کو غنائی سے بغلیں ہوا اس کی پیشانی چومی پھر اس سے کہنے لگا۔

کو غنائی تم یقیناً ایک عظیم انسان ہو۔ جو نشست تمہارے لئے خالی کی گئی ہے۔ اس کے صرف تم ہی حقدار ہو اور تم ہی اس پر بیٹھو گے۔ میں اگلی نشست پر تمہارے پہلو میں بیٹھا کروں گا۔ یہ آخری فیصلہ ہے اور اس میں کوئی ترمیم نہیں ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی کو غنائی کو اپنے ساتھ لپٹائے ہی لپٹائے چنگ کم نے اسے اس نشست پر بٹھا دیا تھا۔ جو اس نے خالی کی تھی۔ پھر خود چنگ کم اس کے پہلو میں بیٹھ چکا تھا۔

سب لوگ بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ تاہم یامان کے چہرے نا پسندیدگی غصے اور برہمی کے آثار تھے۔ اس موقع پر قتلانی خان نے احمد کو مخاطب کیا۔

کی طرف دیکھا پھر رقص کرتے ہوئے ترکوں کے اندر آئے ان کی طرح انہوں نے بھی اپنی تلواریں بے نیام کرتے ہوئے بلند کیں پھر وہ بھی ان کے اندر وحشیانہ رقص کرتے ہوئے اور عجیب و غریب سی وحشت زدہ کر دینے والی آدائیں نکالتے ہوئے رقص میں شامل ہو گئے تھے۔

تھوڑی دیر تک یہ رقص جاری رہا۔ لوگ اس سے محظوظ اور لطف اندوز ہوتے رہے۔ پھر کرغز اور کرائٹ ترکوں کے سردار کو مانگا کے کہنے پر رقص ختم کر دیا گیا اس کے ساتھ ہی قبائلی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے لواحقین کے ساتھ وہاں سے چلا گیا تھا۔ باقی لوگ بھی آہستہ آہستہ وہاں سے ہٹنے لگے تھے جبکہ احمد اور سیف الدین دونوں کوغنائی اور وفد کے دوسرے لوگوں کو اپنے ساتھ لے جا رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

سیاہ الجھے کیسوکھولے اور ہلکورے۔ لیتی شام آہستہ آہستہ رات میں ڈھلنے لگی تھی۔ عشاء سے پہلے ہی بکھرے لحوں کی ادٹ سے کرنیں بکھرتا چاند نمودار ہوا۔ جس کے باعث وقت کا گھور اندھیرا دامن..... کالے آنگن۔ ماضی و حال کے راز دان نیا لے بھورے راستے سبھی نے چاندنی اوڑھ لی تھی۔

شمال کی بوجھل برفانی ہواؤں نے طویل رات کے انگ۔ انگ کی وحشت کی حد تک کوٹھڑا کر رکھ دیا تھا۔

ایسے میں ماگس پائیرم اور تو ماس اپنے پورت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ خاموش اور چپ چاپ بیٹھی سیرم اچانک ماگس پا کو مخاطب کرتے ہوئے بول اٹھی۔

لاما۔ آپ نے دیکھا۔ میں اور تو ماس نے بھی مشاہدہ کیا۔ کوغنائی نام کا جوان جو ہمارے ساتھ تیریز سے یہاں آیا ہے آپ نے دیکھا اس نے کیسی طاقت اور کس قدر حیرت انگیز قوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے گھوڑے کو اپنے سامنے روک دیا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ گھوڑے سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔

لاما۔ آپ نے مجھے کہا تھا کہ وہ انتہائی خوشخوار ہے۔ جوان اور خوبصورت لڑکیوں کو بے آبرو کرے قتل کرنا اس کا پسندیدہ شیوہ اور مشغلہ ہے۔ اور یہ کہ وہ جوان لڑکیوں کا خون بھی پنی جانے سے دریغ نہیں کرتا۔ لاما۔ ایسے جوان کو اخلاقی لحاظ سے اس طرح نہ ٹھیک ہونا چاہیے۔ کیا طاقت اور قوت نے اس کوغنائی کے اندر خیر و شر سے امتیاز کا شعور ختم

فضاؤں میں غموں کی تاریکی پھیلاتی زمین پر سیاہی گھولتی اور چٹانوں کے بھیا تک سلسلوں پر ہتھوڑوں کی طرح برسے والی ہولناک بوران کی طرح وحشت انگیز اور قوت سے بھر پور ہے۔ ایسے لوگ جب اپنے عمل کی ابتدا کرتے ہیں۔ تو برق کا کونڈا بن جاتے ہیں پھر ان کے سامنے پہاڑ ہٹ جاتے ہیں۔ درے سرک جاتے ہیں۔ ایسے نوجوان قبلائی خان شب کے درد بام کو کرب کی منزلوں اور موسموں کی انگڑی دسکوں کو وقت کے بدترین موڑ پر لاکھڑا کرتے ہیں۔ کوغنائی جیسے طاقتور عمدہ تیغ زن جوان ہی لشکریوں کا زیور میدان جنگ کی سنہری داستان اور فتح مندی کا جواہر بھرا افسانہ ثابت ہوتے ہیں۔ اس جوان سے بے شمار عمدہ امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں اور مجھے امید ہے۔ کہ وہ ان امیدوں سے بھی کہیں آگے جا کر دم لے گا۔

ادویا تک جب خاموش ہوا۔ تو قبلائی کا بیٹا چنگ کم بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ادویا تک قسم نیلے جاودانی آسمان کی آپ نے صحیح میرے خیالات اور جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ کوغنائی یقیناً ایسا ہی ہے۔ اور وہ ہمارے لئے بڑا سود مند اور بڑا فتح مند ثابت ہوگا۔ اس بار قبلائی خان کی بیوی جاسوئی بول پڑی۔

اگر وہ نوجوان ایسا ہے۔ تو پھر ہمیں اس کی بہترین دیکھ بھال کرنی چاہیے۔ پھر جاسوئی نے قبلائی خان کی طرف دیکھا اور کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگی۔

آپ کو ایک ایسا طاقتور بے مثل تیغ زن اور ایک عمدہ سالار میسر ہوا۔ آپ نے اس سے یہ نہیں پوچھا۔ کہ وہ شادی شدہ ہے یا اکیلا ہے اگر وہ شادی شدہ ہے تو ٹھیک۔ اگر اس نے ابھی تک شادی نہیں کی تو قبیلے کی حسین ترین لڑکیوں کو اس کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے اور جن لڑکی کو پسند کرے اپنی زندگی کا ساتھی بنا لے۔ ایسا رٹ سے ہمارے لشکر میں اس کی عزت افزائی ہوگی۔ اور وہ ایسا کہے جانے کا حقدار بھی ہے۔

قبلائی خان تھوڑی دیر سوچتا رہا۔ پھر کہنے لگا۔

جاسوئی تم ٹھیک کہتی ہو۔ میں اس سے پوچھوں گا۔ کہ اس نے شادی کر رکھی ہے۔

کر دیا ہے۔ ایسے جف شکن اور مزد جری جوان کو تو جانثار لمحوں جیسا نرم خوبصورت استعاروں کی زبان جیسا ملائم غنچوں کے کھلنے کی ادا جیسا پرکشش اور گلابوں کی تیز خوشبو جیسا پرکشش ہونا چاہیے۔ اپنے بازوؤں کی اس قدر معجز نما طاقت رکھنے والے نوجوان کو ریشمی نیندوں والی رات اور گیت سناٹی باز گیت کی طرح دوسروں کے لئے بے ضرر ہو جانا چاہیے۔ جبکہ آپ کہتے ہیں کہ وہ انتہا درجہ کا بد اخلاق۔ خواستگار اور عزت و آبرو کا بدترین دشمن ہے۔ لامہ سمجھ نہیں آتی کہ اس قدر بہادر اور طاقتور نوجوان ایسا کیوں ہے۔

حسین اور خوبصورت سیرم کی یہ گفتگو اور اس کے سوال دلائی لامہ ماگس پا کو کاٹ رہے تھے جبکہ اس کی گفتگو سے اس کا چھوٹا بھائی تو ماس اندر ہی اندر دھیرے دھیرے مسکرا رہا تھا۔ لامہ اس سے اس قسم کی باتیں نہیں سننا چاہتا تھا۔ لہذا جھڑک دینے کے انداز میں کہنے لگا۔

تجھے اس نوجوان سے کیا۔ جو گھوڑوں جیسی طاقت رکھتا ہے وہ اگر خوشوار ہے۔ بد اخلاق ہے تو اپنی جگہ۔ تجھے اس سے متعلق گفتگو کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اٹھ کھانا لا اور بیٹھ کر کھاؤں بھوک لگی ہے۔ اس پر سیرم بیچاری شرمندہ سی ہو کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ کھانا لا کر سب کے سامنے رکھ دیا تھا۔ اور تینوں بیٹھ کر کھانا کھانے لگے تھے۔

دوسری جانب رات کے وقت قبلائی خان اپنی بیوی جاسوئی اپنے بیٹے چنگ کم اپنی بیٹی کو کا چین اور اپنے سالار اعلیٰ ادویا تک کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ سب کسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک قبلائی نے بات کا رخ بدلا اور اپنے سپہ سالار ادویا تک کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ادویا تک آج تو نے اس کوغنائی کو کیسا پایا۔

ادویا تک تھوڑی دیر تک دھیرے دھیرے مسکراتا رہا۔ پھر قبلائی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

ناناں عظیم۔ نیلے جاودانی آسمان کی قسم میں اس شخص نے متعلق جھوٹ بولنا پسند نہیں کرے گا۔ جہاں تک میں نے اندازہ لگایا ہے۔ وہ کڑے عذابوں کے طوفانوں جیسا طاقتور اور اپنی گرفت میں لے لینے والے اڑتے لمحوں کی داستان جیسا زور آور ہے۔ وہ

کہ نہیں۔ اس کے بعد جیسا تم نے کہا ہے۔ میں ویسا ہی کروں گا۔ ابھی تو میں نے اپنی نشست گاہ میں اس کے بیٹھے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسے لشکریوں کا سالار مقرر کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی میں ایک انتہائی اہم ذمہ داری اسے سونپنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد سب اس پہلے موضوع پر گفتگو کرنے لگے تھے۔ جس پر کوغنائی کا ذکر چھڑنے سے پہلے کر رہے تھے۔

ادھر کوغنائی اپنے یوزت میں عشاء کی نماز ادا کر رہا تھا۔ یوزت ایک بہت بڑا خیمہ تھا۔ جو ایک چھکڑے کے اندر نصب تھا۔ اس کا اندرونی حصہ سونے چڑے کا تھا پاس کے اوپر سونے سونے، ادنی لبادے تھے اور ان ادنی لبادوں کے اوپر پھر چڑے کی تھیں تھیں۔ تاکہ خیمے کے اندرونی حصے کو بارش برفباری سے محفوظ رکھیں۔ اور خیمہ ان کی وجہ سے سردی میں گرم رہے۔ جس چھکڑے کے اندر یہ خیمہ یعنی یوزت نصب تھا۔ اس کو درد خچر سنبھالتی تھیں۔ یوزت کے دائیں جانب چڑے کی چادروں سے ڈھکا ہوا اور چڑے کی چادروں ہی کی چھت کا شامیانہ سا تھا۔ جس کے اندر درد خچر اور وہ گھوڑا بندھا تھا جسے کوغنائی نے زیر کیا تھا۔ جواب کسی حد تک اسی سے مانوس ہو چکا تھا۔

عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد جب کوغنائی دعا مانگ چکا تب یوزت کے بیرونی حصے سے کسی کی آواز سنائی دی۔

امیر۔ کیا ہم اندر آ سکتے ہیں۔

کوغنائی پہچان گیا۔ وہ کرامت اور کرغیز ترکوں کے سردار کو بانگا کی آواز تھی۔ اس کی آواز سن کر کوغنائی کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

بوانگا میرے عزیز میرے یوزت میں آنے کے لئے تمہیں اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اندر آؤ میں تمہیں اپنے یوزت میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

تھوڑی دیر بعد کو بانگا یوزت میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے مانچو قبیلے کا سردار مار تو سیتھین قبیلے کا سردار یورجی ان کے پیچھے پیچھے احمد اور سیف الدین کے علاوہ جمال الدین بھی تھا۔

جب سب یوزت میں بیٹھ گئے تب سیف الدین نے کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

امیر! آپ نے کھانا کھالیا۔ میں نے کسی قدر سویرے کھانا اس لئے بھجوایا تھا۔ کہ آپ کو بھوک لگ رہی ہوگی پتہ نہیں کھانا آپ کو پسند بھی آیا کہ نہیں۔  
کوغنائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

کھانا بہت اچھا تھا۔ میں نے بے حد پسند کیا۔ جس وقت تم نے کھانا بھجوایا۔ اس وقت واقعی مجھے بھوک لگی ہوئی تھی۔ میں نے تمہارا بھیجا ہوا کھانا بڑی رغبت سے کھایا ہے۔ اس کے لئے میں تمہارا شکر گزار ہوں۔

کوغنائی لمحہ بھر کے لئے رکا۔ پھر سیف الدین کی بجائے اس نے احمد کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

احمد میرے محترم جس وقت میں گھوڑے کو زیر کر کے واپس لا رہا تھا۔ راستے میں ایک لڑکی نے میری راہ روکی تھی۔ اس لڑکی نے مجھے ایک چیمہ۔ ایک کرب ایک جتو میں ڈال رکھا ہے۔ تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ تم اس لڑکی سے متعلق مجھے تفصیل سے بتاؤ گے اب بتاؤ وہ لڑکی کون ہے۔ اس نے اپنی ہاتوں میں یہ بھیجی ذکر کیا تھا کہ وہ بے آبرو ہو

☆☆☆☆☆



یہاں تک کہنے کے بعد احمد رکا۔ کچھ سوچا اور اس کے بعد اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

امیر کوغٹائی میں قبلائی خان کے سالاروں سے متعلق تمہیں تفصیل سے بتا دوں تاکہ میری تفصیل کے مطابق ہی تم ان سے سلوک کر سکو۔

جہاں تک قبلائی خان کے بوڑھے سپہ سالار اعلیٰ کا تعلق ہے۔ بہت اچھا انسان ہے۔ نیک خو ہے بدی کا قائل نہیں۔ نائب سالار بایان کیسا ہے۔ یہ تم جان ہی چکے ہو۔ اس کے علاوہ بھی کچھ انتہائی غلیظ اور مکروہ سالار قبلائی خان کے لشکر میں شامل ہیں۔ ان میں شیرامون اور آچوسر فہرست ہیں۔ دیئے ان دونوں کے بعد کروک چپی کا نمبر آتا ہے۔ یہ بھی قبلائی خان کے پسندیدہ سالاروں میں سے ہے۔ اور عموماً بایان کے نائب کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ ان تین کے علاوہ ان دو کا میں تمہیں پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں۔ جن کے نام واگ چو اور چنگ لی ہیں۔ یہ سب سے زیادہ بد معاش ادب باش اور انتہائی بے ننگ و ناموس رکھنے والے سالار ہیں ان کی نگاہوں میں کسی کی عزت محفوظ نہیں ہے۔

انہی دونوں نے ماروائی کو بے آبرو کیا۔ اب ماروائی اپنے گھر میں اپنے باپ کے ساتھ اکیلی رہتی ہے۔ ان کی تھوڑی بہت زمین بھی ہے۔ جسے کاشت کر کے وہ اپنی گزر بسر کر لیتے ہیں۔

احمد سے یہ سارے انکشاف سن کر لگتا تھا۔ کوغٹائی کے دل پر خنجر اور ضمیر میں نشتر چل گئے ہوں۔ اس کی گردن جھکی ہوئی تھی۔ گہری سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ خیمے میں بیٹھے ہوئے سب بڑی پریشانی سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ یہاں تک کہ کوغٹائی نے اپنی گردن سیدھی کی۔ احمد کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

احمد میرے عزیز کیا میں ماروائی اور اس کے باپ سے مل سکتا ہوں۔

احمد نے جس بھری نگاہ کوغٹائی پر ڈالی پھر کہنے لگا۔

آپ کب ان دونوں باپ جی کو ملنا پسند کریں گے۔

ابھی اور اسی وقت۔ کوغٹائی نے چھائی تانتے ہوئے ایک عزم کے ساتھ کہا۔

احمد اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

جھکی ہے۔ یہ بھی تفصیل سے کہو کہ کس نے اسے بے آبرو کیا۔ اس کی باتوں میں اس بات کی بھی نشاندہی تھی کہ وہ لڑکی مسلمان ہے۔ یوں جانو اس کی باتوں نے میرے ضمیر میں خنجر بیوست کر رکھے ہیں۔ جب تک میں اس کی حقیقت کو جانوں گا نہیں۔ مجھے ذہنی سکون اور ضمیر کا اطمینان حاصل نہیں ہوگا۔

کوغٹائی جب خاموش ہوا۔ تو احمد کی گردن تھوڑی دیر تک جھکی رہی۔ کچھ سوچتا رہا۔ پھر کوغٹائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

کوغٹائی۔ میرے عزیز بھائی۔ وہ لڑکی قبلائی خان کے دو سالاروں کی وحشت ان کی بریریت اور حیوانیت کا شکار ہوئی۔ ان دونوں سالاروں کے نام چنگ لی اور واگ چو ہیں۔ دونوں چچا زاد بھائی ہیں۔ معاملہ کچھ اس طرح ہے۔ کہ ان علاقوں میں پہلے سے بہت سے مسلمان بستے ہیں۔ اور ان کی بہت سی بستیاں یہاں موجود ہیں۔ یہ لوگ قصبہ بن مسلم کے دور سے، اسلام قبول کر چکے ہیں۔ وہ لڑکی جس نے امیر تمہارے گھوڑے کی راہ روکی۔ تم نے دیکھا بڑی خوبصورت ہے۔ جیسی خوبصورت ہے۔ دہی اخلاق کی بھی بے مثال ہے۔ یہ دونوں سردار جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ جن کے نام چنگ لی اور واگ چو ہیں۔ اس لڑکی کو پسند کرتے تھے۔ ان دونوں میں سے ایک لڑکی سے شادی کرنے کا خواہشمند تھا۔ اسے خریدنا چاہتا تھا۔ لیکن لڑکی کے ماں باپ کے علاوہ بستی کے لوگوں نے بھی اس معاملے کو ناپسند کیا۔ اور لڑکی نے بھی انہیں رد کر دیا۔

اس پر ان دونوں سالاروں نے قبلائی خان سے شکایت کی کہ اس بستی کے لوگ جنوبی چین کی سنگ حکومت کے حق میں ہیں۔ منگولوں کے خلاف ساز باز اور غداری کر رہے ہیں۔ اس کے لئے انہوں نے قبلائی کے سامنے جھوٹے گواہ بھی پیش کر دیئے اور اسے اطمینان دلادیا۔ جس پر قبلائی خان نے اس بستی کے اکثر لوگوں کو تہ تیغ کرنے کا حکم دے دیا۔

یہ حکم ملتے ہی بستی کی اچھی خاصی آبادی کو تہ تیغ کر کے بستی کے ایک حصے کو بھی برباد کر دیا گیا۔ کچھ بوڑھے بے بس عورتیں اور جوان لڑکیاں بچیں ان میں اکثر کو ب آبرو کر دیا گیا ہے۔ ان بے آبرو ہونے والی لڑکیوں میں ماروائی بھی شامل ہے۔

کے مکان کچھ کچی مٹی کچھ گھاس پھوس۔ کچھ لکڑی کچھ مٹی کی پکی اینٹوں کے بنے ہوئے تھے۔ ایک مکان کے سامنے احمد رک گیا۔ پھر دروازے پر اس نے ہلکی سی دستک دی تھی۔

تھوڑی دیر بعد اندر سے کسی کی انتہائی شریں کھٹکھٹائی جوان اور توانا آواز سنائی دی۔

کون ہے؟

احمد مسکرایا۔ پھر کہنے لگا۔

ماروائی دروازہ کھولو۔ میں تمہارا بھائی احمد ہوں۔

دروازہ فوراً کھل گیا۔ سب نے دیکھا۔ سامنے حسین پر جمال ماروائی کھڑی ہوئی تھی۔ چاند کی چاندنی میں ماروائی نے اپنے گھر کے دروازے پر کوغٹائی۔ کو مانگا مار تو۔ رجنی۔ احمد۔ سیف الدین اور جمال الدین کو دیکھا تب اس کی خوشیوں کی کوئی انتہا نہ تھی۔ جو بھر کے لئے اس کے ہونٹوں پر درزیہہ سا تبسم بکھر گیا تھا۔ پھر وہ ایک طرف ہٹ گئی۔ گردن اس بے چاری کی جھک گئی تھی چہرے پر سنجیدگی اور آنکھوں سے پانی برسے گا تھا۔ کچھ بول نہ سکی۔ وہ اسی طرح کھڑی رہی۔ اس لئے کہ کوئی اندر داخل نہیں ہو رہا تھا۔ یہ دیکھ کر کوغٹائی پس گیا تھا۔ بکھری سے آواز میں اسے مخاطب کیا۔

میری بہن اندر آنے کو نہیں کہوں گی۔

سر کو جھٹکتے ہوئے ماروائی نے جب شکوڑوں اور خشکتوں بھرے انداز میں کوغٹائی کی طرف دیکھا تو اس کے ان گنت آنسو اس کے دامن پر ٹر گئے تھے۔ کوغٹائی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے شکوہ کیا۔ کیا بہنیں اپنے گھر میں بھائیوں کا اسی طرح استقبال کرتی ہیں۔ ماروائی بیچاری تڑپ کر ایک طرف ہو گئی تھی۔ آنکھیں اس نے خشک کر لیں۔ پھر بین کرتی ہوئی آواز میں وہ بول پڑی میں آپ سب لوگوں کو اپنے اس ٹوٹے پھوٹے گھر میں خوش آمدید کہتی ہوں۔

سب اندر داخل ہوئے اتنی دیر تک سامنے کے ایک کمرے سے جس میں کسی مشعل کے جلنے کی وجہ سے ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی تھی۔ کسی کی آواز سنائی دی۔

امیر کوغٹائی! اگر آپ ایسا چاہتے ہیں۔ تو انھیں ہم ابھی آپ کو وہاں لیکر چلے ہیں۔ اپنے یورت سے نکلنے سے پہلے میری ایک اور بات بھی سن لیں۔

شاید تلبائی خان کل جھ سے پوچھے گا کہ کوغٹائی لشکر کے کس کس حصے کو اپنے ماتحت رکھنا چاہتا ہے۔ لہذا اگر آپ کی اجازت ہو تو میں کل اسے کہہ دوں گا۔ کہ کوغٹائی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ کرائت ترکوں۔ کرغیزوں مانچو قابل کے علاوہ گاتھ اور سیستھین کو اپنے ساتھ رکھنا پسند کرے گا۔

کوغٹائی مسکرایا پھر کہنے لگا۔

رب ذوالجلال کی قسم۔ احمد تو نے میرے دل کی بات کہی ہے۔ میں خود بھی ایسا ہی چاہتا تھا۔ احمد نے پھر مسکراتے ہوئے کچھ کہنا چاہا تھا۔ کہ اس سے پہلے ہی کرائت ترکوں اور کرغیزوں کا سردار کو مانگا بول پڑا۔ اس نے کوغٹائی کو مخاطب کیا۔

امیر کوغٹائی۔ آپ کے یورت کے اردگرد اب کرائت ترک اور کرغیز بیٹھ چکے ہیں۔ اپنے اپنے یورتوں کو وہ آپ کے یورت کے اردگرد جہاں چکے ہیں۔ اور ان کی اجازت کے بغیر کوئی بھی آپ کے یورت کا رخ نہیں کر سکتا۔ کرغیز اور کرائت ترکوں کے بعد آپ کے یورت کے اردگرد مانچو گاتھ اور سیستھین قابل بھی پھیل چکے ہیں۔ اب ان سر زمینوں پر سارے قبائل آپ کی طاقت۔ آپ کی قوت۔ اور آپ کا زور بازو ہیں۔ امیر کوغٹائی۔ خداوند عظیم کی قسم۔ آپ جس قوت کی طرف بھی اشارہ کریں گے۔ آپ کے ایک اشارے پر ہم لوگ اس قوت کو ہنس نہس کر کے رکھ دیں گے۔

جب تک کو مانگا بولتا رہا۔ کوغٹائی مسکراتا رہا۔ اس کے خاموش ہو جانے کے بعد اس نے کو مانگا کے علاوہ مار تو۔ یورچی تینوں کا لشکر یہ ادا کیا۔ پھر ان تینوں سرداروں کے علاوہ سیف الدین۔ احمد اور جمال الدین کے ساتھ وہ یورت سے نکلا۔ اور لشکر گاہ کے قریب ایک بستی کی طرف ہویا تھا۔ اس نے دیکھا جو یہی وہ لشکر گاہ سے نکلا کچھ مسلح جوان جو کرائت اور کرغیز تھے اس کے دائیں بائیں اور پیچھے اس کی حفاظت کے لئے چل پڑے تھے۔

تھوڑی دیر کے بعد لشکر گاہ کے قریب ہی وہ ایک ایسی بستی میں داخل ہوئے جس

اس نے کمرے کے فرش کی طرف دیکھا جو بھیس ملی منی سے بنا ہوا تھا۔ نیچے جھکا۔ فوراً پھسکا مار کر وہ فرش پر بیٹھ گیا۔ اور کہنے لگا۔

ماروئی میری بہن! بیٹھنے کے لئے اس سے بہتر اور کیا جگہ ہو سکتی ہے۔ کوغنائی کے اس طرح بیٹھنے پر جمال الدین احمد۔ سیف الدین۔ کو مانگا۔ مارو اور یورجی بھی وہاں بیٹھ گئے تھے۔ کوغنائی کے اس انداز کو لگتا تھا کہ ماروئی اور اس کے باپ شوہان نے پسند کیا تھا۔ لہذا مسکراتے ہوئے وہ بھی ان کے پاس بیٹھ گئے۔ پھر شوہان نے کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

بیٹے کبھی ہماری یہ سر زمین محبت کی گھنٹی چھاؤں۔ زرخیز ٹنگوئوں سہانی شام کے جھلگاتے مناظر جیسی دلنریب تھی۔ لیکن کچھ غیر ذمہ دار لوگوں نے اس پر حملہ آور ہو کر اس کی زرخیز دادیوں میں خونی پانی اور زمین کی کوکھ میں افلاس کے طوفان بھر دیئے ہیں۔ کچھ غیر ذمہ داروں کے شکایت کرنے پر حملہ آور تخریب کی آتش کی طرح وارد ہوئے۔ تہذیب تمدن کے تراشے اور لہور سے بدن لمحوں کی صلیب پر ترپتے رہ گئے۔ اس بستی کے مسلمانوں کی حالت ایسے ہی ہے۔ جیسے لہور سے بدن پر خوف و ہیجان اور پیاسی بستیوں پر سلگتے پیاسے سراب وارد کر دیئے گئے ہوں۔

شوہان جب خاموش ہوا۔ تب اس کی ہمت بڑھاتے ہوئے کوغنائی بول پڑا۔  
میرے محترم۔ مجھے ذرا یہاں قدم جانے دیں۔ یہاں حالات کا پورا جائزہ یے دیں۔ سب کو سمجھنے دیں اس کے بعد دیکھیں میں آیا کرتا ہوں۔ جو لوگ اس بستی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے رہے۔ جن کے کہنے پر بستی پر حملہ کیا گیا۔ میرے محترم! وہ اپنے بدترین انجام سے بچ نہیں سکیں گے۔

میں آج ہی یہاں وارد ہوا ہوں۔ میرے پاس کچھ رقم آنے دیں۔ خداوند نے چاہا تو میں آپ ہی نہیں اس بستی کے دیگر مسلمانوں کے حالات بھی بدلنے کی کوشش کروں گا۔

ماروئی کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے ہلکی سی مسکراہٹ میں بول پڑی۔

ماروئی۔ میری بیٹی۔ کہاں کھڑی رہ گئی ہو۔ دروازے پر کس نے دستک دی ہے۔  
ماروئی نے دروازہ بند کیا۔ پھر کہنے لگی۔

بابا ہمارے گھر میں بہت معزز مہمان آئے ہیں۔ پھر ماروئی سب کو لے کر اسی کمرے میں داخل ہوئی جس میں سے روشنی چھن چھن کے باہر آرہی تھی۔ اندر ایک بوزہا بیٹھا ہوا تھا۔ سب کو دیکھتے ہوئے وہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا۔ شاید وہ احمد۔ سیف الدین۔ کو مانگا۔ مارو۔ یورجی کا پہلے سے جاننے والا تھا۔ اس لئے کہ پر جوش انداز میں اس نے ان سے مصافحہ کیا۔ اتنی دیر تک اس کی نگاہیں کوغنائی اور جمال الدین پر جم کر رہ گئی تھیں۔ ماروئی بول پڑی۔

بابا۔ یہ وہی کوغنائی ہیں۔ جن کا ذکر میں نے دن کے وقت آپ سے کیا تھا اور ان کے ساتھ تبریز سے آنے والے مشہور طبیب۔ منجم اور عالم دین محترم جمال الدین ہیں۔  
ماروئی کا بوزہا باپ آگے بڑھا۔ پہلے اس نے کوغنائی سے پر جوش مصافحہ کیا۔ پھر جمال الدین کے ساتھ مصافحہ کرنے کے بعد اس نے ان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ میں ماروئی کا باپ ہوں۔ میرا نام شوہان ہے۔

اتنی دیر تک بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کوغنائی کی طرف دیکھ کر۔ روئی بول پڑی۔

کوغنائی میرے بھائی تمہاری آمد نے مجھے عجیب سے شش و پنج اور ایک عجیب سے جھنجک میں مبتلا کر دیا ہے۔ جب سے ہماری بستی کے لوگوں کا قتال کیا گیا ہے۔ (اس قتال کا ذکر مشہور مورخ حیدر ڈلیم نے بھی کیا ہے) تب سے صرف ہم ہی نہیں اس بستی کے تقریباً سارے لوگ سرد آہوں سوئے منظر۔ برہنہ بیڑ دھوئیں سے بو جھل سانسوں اور جلتے کبر اور گہری دھند میں لپٹے! اداس چہروں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ سوچتی ہوں۔ اپنے نو دار اور اجنبی بھائی کو کہاں بٹھاؤں؟

اس پر کوغنائی کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ گھر کا اس نے جائزہ لیا۔ اس کمرے میں بوسیدہ سی دکھاٹ لگی ہوئی تھیں۔ جن پر مشکل سے رات گزارنے کے لئے مختصر سے بستر تھے۔ لہجہ بھر کے لئے کوغنائی کے چہرے پر کرب سا نمودار ہوا۔ پھر

ہوں۔ تم دیکھتی جانا۔ احمد مجھے تمہارے حالات بتا چکا ہے۔ وہ حالات سن کر مجھے بے حد دکھ ہوا۔ بستی کے جن لوگوں پر یہ افتاد گزری ان کی حالت کا بھی مجھے بے حد صدمہ ہے۔ میری بہن عورت کی عصمت اس کا ناموس دنیا کے نایاب ترین اور قیمتی سے قیمتی موتی سے بھی زیادہ اہمیت اور مول رکھتا ہے۔ میں تمہارے ناموس کے ذمہ موتی جو لٹ چکے ہیں۔ لوٹا تو نہیں سکتا۔ لیکن رات کی اس تاریکی میں اس کچے فرش پر بیٹھ کر میں تم سے وعدہ اور عہد کرتا ہوں کہ جن لوگوں نے تمہارے دامن میں بے آبردی اور بے عصمتی کے پتھر ڈالے ہیں۔ ان کے مقدر میں تباہی اور بربادی کے کنکر بھر کر رکھ دوں گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد کوغنائی لمحہ بھر کے لئے رکا تھا۔ اس کے بعد شوہان کو مخاطب کر کے دوبارہ کہہ رہا تھا۔

محترم شوہان۔ مسلمانوں کی بستی میں قتال کرنے کے لئے گواہ کے طور پر جنگ لی اور وانگ چودوں نے کس کو پیش کیا تھا۔

شوہان کسی قدر خوف زدہ سا ہو گیا تھا۔ کہنے لگا۔

کوغنائی دریاے کیانکسی کے کنارے یہاں سے تھوڑی ہی دور ایک بہت بڑی حویلی ہے۔ اس حویلی کے مالک کا نام ٹونگ ہے۔ بدھ ست سے اس کا تعلق ہے۔ انتہائی بد معاش۔ ادب باش لچاقم کا انسان ہے۔ اس کے بہت سے کارندے ہیں۔ جو اس کے ایما پر برے کاموں کا چار کرتے ہیں۔ یہی ٹونگ اور اس کے چند ساتھی مسلمانوں کی بستی میں قتال کے لئے گواہ بن گئے تھے۔

کوغنائی نے پھر کچھ سوچا۔ دوبارہ اس نے سوال کیا۔

محترم شوہان یہ ٹونگ عمر کے کس حصے میں ہوگا۔

یہی کوئی تیس پینتیس کے پھیرے میں ہوگا۔

اس کی کوئی بہن بھی ہے۔ جسے وہ بہت عزیز رکھتا ہو۔

ایک نہیں اس کی دو بہنیں ہیں۔ بے حد خوبصورت ہیں۔ ابھی ان کی شادی نہیں ہوئی۔

شوہان۔

کوغنائی کے چہرے پر دور دور تک گہری آسودگی اور سزتیں بکھرنی تھیں۔ دوبارہ

میرے بھائی یہ احمد اور سیف الدین کے علاوہ ہمارے بھائی کو مانگا۔ مار تو اور یورپی بھی اب تک یہاں کے لوگوں کی مدد کرتے رہے ہیں۔ میرے بھائی میں چاہتی ہوں کہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں کسی کی مدد کے سہارے ہم کب تک زندہ رہیں گے۔

ماروئی لمحہ بھر کے لئے رکی۔ اور اس کے بعد اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی۔

کوغنائی میرے بھائی۔ کیا ایسا ممکن نہیں کہ میں آپ کے یورت کی صفائی ستھرائی کر دیا کروں۔

کوغنائی نے شکوؤں بھرے انداز میں ماروئی کی طرف دیکھا۔ کہنے لگا۔

ہم میرے یورت کی صفائی کیوں کروگی۔ میرے یورت کی صفائی کرنے والے بہت لوگ ہیں۔

ماروئی سنجیدہ ہو کر کہنے لگی۔

بھائی آپ ناراض مت ہوں۔ آپ اس کے لئے مجھے معاوضہ دے دیجیے گا۔ اس طرح میں اور میرا باپ کسی کی مدد کے سہارے زندہ رہنے کی بجائے خود ہی کماٹی ہوئی رقم کے سہارے اپنی زندگی کے دن گزارنے کے قابل ہو جائیں گے۔

کوغنائی ماروئی کی اس گفتگو سے کچھل سا گیا تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ کچھ نہ بول سکا۔ گردن اس کی جھک گئی تھی۔ پھر اس نے ماروئی کی طرف دیکھا۔ کسی قدر خفتگی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ماروئی۔ کیا کوغنائی کو شرم نہ آئے گی کہ اس کی بہن اس کے یورت کی صفائی کرے اور اپنی بہن کو معاوضہ دے۔ کیا ایک ترک کے لئے یہ ذوب مرنے اور صلیب پر چڑھ جانے کا مقام نہیں ہے۔ میری بہن نہ تو میرے یورت کی صفائی کرے گی اور نہ کچھ اور کام کرے گی۔ اگر احمد۔ سیف الدین کے علاوہ اور میرے دوسرے بھائی تمہاری اور بستی کے دیگر دوسرے لوگوں کی مدد کرتے رہے ہیں۔ تو یہ تم لوگوں کا حق تھا۔ لیکن اب بہت جلد میں بستی کی پہلی حالت کو بحال کرنے کی کوشش کروں گا۔ میں کیا کرتا

دوسرے روز فجر کی نماز کے بعد کوغنائی دریائے کیاٹکی کے کنارے کچھ دیر ورزش کرتا رہا۔ مختلف قبائیل کے مسلح جوان جو اس کی حفاظت پر سرداروں نے مقرر کر رکھے تھے وہ اس کے ارد گرد ذرا فاصلے پر کھڑے تھے۔ پھر ورزش کرنے کے بعد دریا کے کنارے کنارے ایک سمت کوغنائی بھاگ کھڑا ہوا۔

وہ تھوڑا سا ہی آگے گیا تھا کہ اس کے آگے آگے سیرم جا رہی تھی۔ اس کا رخ دریا کے کنارے بدھ مت کے ایک گھوڑے کی طرف تھا۔

سیرم نے جب مڑ کر دیکھا تو دنگ رہ گئی۔ اس کے بالکل قریب کوغنائی بھاگتا ہوا آ رہا تھا۔ کوغنائی تو ویسے ہی ورزش کرنے کے بعد بھاگ رہا تھا۔ سیرم یہ سمجھی کہ وہ اسے پکڑنے کے لئے آ رہا ہے۔ اس لئے کہ ماگس پانے کوغنائی کے متعلق اسے مکمل طور پر گراہ کر رکھا تھا۔ وہ بھی بھاگ کھڑی ہوئی۔ بدحواسی میں گھوڑے کا رخ کرنے کی بجائے اپنی جان بچانے کے لئے وہ بائیں جانب بھاگی۔

یہ دوسرا موقع تھا کہ کوغنائی کو دیکھتے ہوئے سیرم بدحواس ہو کر بھاگی تھی۔ کوغنائی کو اس سے متعلق ایک جستجو ہو گئی تھی آخر وہ اسے دیکھتے ہی کیوں بھاگی ہے۔ اور کس نے اس کو اس سے متعلق گراہ کر رکھا ہے۔ لہذا دریا کا کنارہ چھوڑ کر جب بائیں جانب کوہستانی سلسلے کی طرف بھاگی تو کوغنائی بھی اس کے پیچھے بھاگ کھڑا ہوا۔

اب سیرم کو پکا یقین ہو گیا تھا۔ کہ کوغنائی یقیناً اسے پکڑنے کے لئے اس کے

اس نے پوچھ لیا۔

یہ جو چنگ لی اور وانگ چو ہیں۔ جن کے متعلق آپ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ آپس میں پچازاد یا قریبی رشتہ دار ہیں۔ جو اس بستی کے قتال کے سبب ہیں۔ اور جنہوں نے میری بہن ماروئی کو گوہر عصمت سے محروم کیا ہے۔ کیا ان کی بھی کوئی بہن ہے۔ شوہان نے تیز نگاہوں سے کوغنائی کی طرف دیکھا۔ پھر کہنے لگا۔

دونوں کی ایک ایک بہن ہے۔

کوغنائی اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر شوہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

محترم شوہان۔ آپ اور ماروئی دونوں باپ بیٹی آرام کریں۔ جو اطلاعات میں آپ سے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ وہ میں کر چکا۔ اب آپ دیکھئے گا۔ میں ان لوگوں کا کیا حشر نشر کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں چنگ لی اور وانگ جو کوہاتھ ڈالنا ذرا مشکل ہے۔ اس لئے کہ جس طرح مجھے بتایا گیا ہے وہ قبائلی خان کے انتہائی قریبی سرداروں میں سے ہیں۔ بہر حال ایک نہ ایک روز وہ مجھ سے نہیں گئے نہیں۔ ٹونگ زیادہ دن زندہ نہیں رہے گا۔ جو کچھ میں ان کے خلاف کرنا چاہتا ہوں۔ فی الحال میں راز میں رکھوں گا۔ جب میں اپنے کام کی تکمیل کر چکوں گا۔ پھر آپ پر انکشاف کروں گا۔ کہ میں نے ان سے اپنی بہن ماروئی کا کیا انتقام لیا۔

کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے دوسرے لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر کوغنائی ماروئی کے قریب آیا۔ اس کے سر پر ہاتھ رکھا پھر اسے مخاطب کرتے ہو کہنے لگا۔

ماروئی۔ میری عزیز بہن۔ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں تک تمہارے اخراجات کا تعلق ہے۔ اپنے مستقبل اور اپنے اخراجات سے متعلق بالکل بے فکری کے عالم اپنی آنکھیں بند کر لو۔ میرے خداوند کو منظور ہوا تو عنقریب وہ وقت آئے گا۔ کہ صرف تم لوگ ہی نہیں اس بستی کے اندر جس قدر مسلمان ہیں میں ان کی پہلی سی زندگی کو بحال کرنے کی کوشش کروں گا۔

پھر کوغنائی اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر نکلا۔ ماروئی اور اس کا بوزھا باپ شوہان دروازے تک اس کے ساتھ آئے پھر کوغنائی اپنے ساتھ۔ کہ اتھہ ہاں سے چلا گیا۔

اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہاتھ کے اشارے سے کوغنائی نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ پھر وہ بھی ان کے قریب بیٹھ گیا۔ پھر کومانگا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

کومانگا میرے عزیز یہ محترم جمال الدین اور احمد کدھر گئے۔ وہ تمہارے ساتھ کیوں نہیں آئے۔

کومانگا مسکرایا اور کہنے لگا۔

احمد اور محترم جمال الدین کو قبلائی خان نے بلایا ہے۔ شاید وہ کسی اہم موضوع پر ان سے مشورہ کرنا چاہتا ہوگا۔ میرے خیال میں وہ جلد ہی یہاں آئیں گے۔ اس لئے کہ ہم سب نے مل کر یہ طے کیا تھا۔ کہ کھانا آپ کے ساتھ کھائیں گے۔

کوغنائی نے کچھ سوچا۔ پھر کومانگا کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

کومانگا جب تک وہ نہیں آتے۔ مجھے تم چند اطلاعات فراہم کر دو۔ مجھے یہ تو معلوم ہے۔ کہ اس وقت قبلائی خان کے سامنے دو بڑی مہمیں ہیں۔ ایک جنوبی چین کو فتح کرنا دوسرا وہ قاعدہ۔ سے اپنے آبائی اور چنگیز خان کے دشت کے اردگرد کے علاقہ کو اس کی دسترس سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ ان دونوں مہموں میں مجھے حصہ لینا ہوگا۔ اب تم مجھے یہ بتاؤ۔ کہ منگولوں کا جو پیدائش اور آبائی دشت ہے۔ اس کی حفاظت کے قبلائی خان نے کیا انتظامات کر رکھے ہیں۔ جنوبی چین کے متعلق میں کچھ جانتا پسند نہیں کروں گا۔ اس لئے کہ اس وقت ہم دریائے کیانگسی کے کنارے ہیں۔ یہاں قبلائی خان نے اپنا مستقر قائم کر رکھا ہے۔ ہمیں سے اٹھ کر وہ جنوبی چین پر حملہ آور ہونے کی ابتدا کرے گا۔ بس مجھے تم منگولوں کے آبائی دشت سے متعلق کچھ بتاؤ۔ اس سے متعلق میں تفصیل جانتا پسند کروں گا۔

کوغنائی جب خاموش ہوا تو کچھ سوچنے کے بعد کومانگا بول پڑا۔

امیر کوغنائی یہ تو آپ کو خبر ہوگا کہ چنگیز خان کے بعد اس کا بیٹا کوغنائی خان دشت کا خاقان بنا تھا۔ کوغنائی کے بعد کوغنائی کے بھائی تولائی خان کا بیٹا اور قبلائی خان کا بڑا بھائی منگو خان دشت کا خاقان بنا۔ منگو خان نے ہی اپنے بھائی بلا کو ایران کی طرف اور قبلائی خان کو چین پر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ کیا۔ جب اپنے چھوٹے بھائی

لگ گیا ہے۔ اس نے اپنی رفتار تیز کر دی۔ ساتھ ہی وہ جینے بھی لگی تھی۔ مدد کے لئے بھی پکارنے لگی تھی۔ کوغنائی نے بھی اس کے پیچھے بھاگنے کے لئے اپنی رفتار تیز کر دی۔ تھوڑی دیر بعد کوغنائی نے اسے جا لیا۔ ایک جھینا مارتے ہوئے کوغنائی نے اس کا بازو پکڑ لیا۔ سیرم بری طرح چیخ چلا رہی تھی۔ کوغنائی نے ہلکا سا جھٹکا اس کے بازو کو دیا۔ پھر ڈانٹ دینے کے انداز میں کہنے لگا۔

جینتی چلاتی کیوں ہو۔ کیا تمہیں کسی نے مار دیا ہے۔ کوئی تم پر وار کر رہا ہے۔ کوئی تمہیں تلوار سے ذبح کرنے کے درپے ہے۔ میں تم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم آخر مجھے دیکھ کر بدکتی کیوں ہو۔ میں تو دریا کے کنارے کنارے ورزش کرنے کے بعد بھاگ رہا تھا۔ تم میرے آگے آگے تھیں۔ میں نے تو یہی اندازہ لگایا تھا کہ تم صبح کیوت اپنے گلوڈا کی طرف جارہی ہوگی۔ لیکن تم مجھے دیکھ کر بدکتی۔ بھاگی اور اس کو ہستانی سلسلہ کا رخ کر لیا۔ بس مجھے اس کی وجہ بتا دو۔ کہ تم اس طرح کیوں بھڑکتی ہو۔ کیوں بھاگتی ہو۔ کس نے تمہیں میرے متعلق گمراہ کر رکھا ہے۔

اس کے ساتھ ہی کوغنائی نے اس کا بازو چھوڑ دیا۔ تو سیرم نے سکھ کا سانس لیا۔ کہ کم از کم وہ اس کی گرفت سے آزاد ہوگئی ہے۔ پھر وہ ایک طرف کو بھاگ کھڑی ہوئی اور اس سے کہنے لگی۔ مجھے کسی نے تمہارے بارے میں گمراہ نہیں کیا۔ جو تمہاری حقیقت۔ اصلیت ہے جس اس سے واقف ہوں۔ آئندہ تم نے اگر میرا پیچھا کرنے کی کوشش کی تو پھر نقصان اٹھاؤ گے۔

سیرم کوغنائی کی نگاہوں سے اوجھل ہوگئی تھی۔ وہ گلوڈا کی طرف نہیں گئی بلکہ وہ کوہستانی سلسلے کے اونچے نیچے ٹیلوں میں تہمت ہوتے ہوئے اپنے یورت کی طرف چلی گئی تھی۔ کوغنائی تھوڑی دیر تک وہاں کھڑا رہا۔ اس کی حفاظت کرنے والے مسلح جوان اس کے اردگرد پھیل چکے تھے۔ پھر کوغنائی پلٹا اس کے بعد دریا کے کنارے کنارے بھاگتا ہوا وہ بھی: اپنی اپنے یورت کی طرف جا رہا تھا۔

جب وہ یورت میں داخل ہوا۔ تو یورت میں پہلے سے کومانگا۔ مارتو۔ یورجی اور سیف الدین بیٹھے ہوئے تھے۔ کوغنائی جب یورت میں داخل ہوا۔ تو چاروں اپنی جگہ پر

داروں اور منگول سرداروں نے اس کی ہمت افزائی کی۔ اور سب نے اسے مشورہ دیا کہ وہ منگو خان کے بعد آبائی دشت کا خاقان بن جائے۔ اور اگر قبلائی خان نے اڑے آنے کی کوشش کی تو قبلائی خان کے خلاف بغاوت کر دے۔

جن سرداروں میں قبلائی خان اور اریق بوغہ گھیرے ہوئے تھے ان کی وجہ سے دونوں میں باہم مخالفت پیدا ہوگئی۔ اریق بوغہ کے اطراف بوزھے مغل تھے۔ جو سموری نیموں کے اصل باسی تھے۔ قبلائی خان کے ساتھ صرف اس کی اپنی جنگی طاقت تھی۔ جس پر بھروسہ کرتے ہوئے چین میں بیٹھا ہوا تھا۔

کو مانگا پھر کا دم لیا۔ اور دوبارہ کہنا شروع کیا۔

چاہیے تو یہ تھا۔ کہ چنگیز خان کے قانون کے مطابق منگو خان کے مرنے کے بعد سارے عزیزوں کی کانفرنس یعنی کردستانی منعقد ہوتی۔ لیکن چنگیز خان کے بڑے بیٹے جوچی کے بیٹے برتالی خان کے قراقرم سے آنے کی کوئی توقع نہ تھی۔ ہلاکو خان بھی ایران سے نہ آسکتا تھا۔ اور اندابی کا بیٹا قائد جو اپنی وسط ایشیا کی چراہ گاہوں میں الگ تھلگ بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بھی اس کردستانی میں آنے کے قائل نہ تھا۔ لہذا ایک دوسرے کے نزدیک ہونے کے باعث اریق بوغہ اور قبلائی خان ہی دشت کے خاقان ہونے کا فیصلہ کر سکتے تھے۔

چنگیز خان کے دشت میں رہنے والے بوزھے مغل قبلائی خان پر اریق بوغہ کو ترجیح دے رہے تھے۔ اس لئے کی چین میں جانے کے بعد مغلوں کے اندر ایک تبدیلی رونما ہونا شروع ہوگئی تھی۔ دشت میں رہنے ہوئے وہ نیموں میں رہنے کے عادی تھے۔ چمکڑوں میں نصب پورت میں ساری زندگی گزار دیتے تھے۔ لیکن اب قبلائی خان کے ساتھیوں نے اپنے لئے چین کی سر زمین میں مٹی کے چھوٹے چھوٹے مکان بنانے شروع کر دیے تھے۔ اور ان کے اندر وہ آرام دہ زندگی کے عادی ہونے لگے تھے۔

امیر کوغٹائی۔ بہر حال منگو خان کے مرنے کے بعد چنگیز خان کی کتاب یا سرنکے مطابق سارے بوزھے مغل جو ادھر ادھر پھیلے ہوئے تھے۔ چنگیز خان کے رشتہ دار سالار اپنے اپنے قافلوں کے ساتھ چنگیز خان کے دشت کے مرکزی شہر قراقرم کی طرف روانہ

ہوئے کو اپنے پاس ہی روک لیا تھا۔

قبلائی خان ابھی چین کے دریائے یانگی کے کنارے پر ہی تھا۔ کہ اچانک منگو خان انتقال کر گیا۔ اس کے مرنے کی اطلاع موسم گرما میں سارے چین میں آگ کی طرح پھیل گئی۔

منگو خان کی موت کو قبلائی خان نے ایک افواہ سے زیادہ اہمیت نہ دی۔ اسی دوران چنگیز خان کے مرکزی شہر قراقرم سے قاصد آئے اور قبلائی خان کے لئے پیغام لائے۔ کہ وہ اپنے لشکر کا ایک حصہ واپس آبائی دشت یعنی قراقرم کی طرف روانہ کر دے۔ جب ان سے ایسا سرنے کی وجہ قبلائی خان نے پوچھی تو وہ کوئی وجہ تو نہ بتا سکے کہ فوج کے یہ حصے کیوں واپس بلائے جا رہے ہیں۔ اس پر قبلائی خان نے اپنے لشکر کے کسی بھی حصے کو واپس اپنے آبائی دشت کی طرف روانہ کرنے سے انکار کر دیا۔

اس سے پہلے منگو خان کی بیوی نے قبلائی خان کو اس کی بیماری کی اطلاع کی تھی۔ اب جو منگو خان کی موت کی خبریں پھیلیں تو قبلائی خان نے اس وقت تک اعتبار نہ کیا۔ جب تک آبائی دشت سے منگو خان کے مرنے کی باقاعدہ اطلاع نہ ملے۔ اور جب چنگیز خان کے دشتی شہر قراقرم سے یہ خبر آئی کہ منگو خان فوت ہو گیا ہے۔ تب چند دن کے لئے قبلائی خان علیحدگی میں ماتم پوش ہو گیا۔ منگو خان کی موت کے وقت قبلائی خان یہاں تھا۔ ہلاکو خان ایران میں۔ جبکہ منگو خان ہلاکو اور قبلائی خان کا چھوٹا بھائی اریق بوغہ آبائی دشت اور چنگیز خان کے مرکزی شہر قراقرم میں موجود تھا۔

اریق بوغہ جو تینوں باقی ماندہ بھائیوں سے سب سے چھوٹا تھا۔ قراقرم میں خاندان کی مخالفت نہ رہا تھا۔ اس کے قبضہ میں آبائی چراگاہیں اور چنگیز خان کی سربساز تہ تیغ یا ساکنی نہ تھی تھیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد کو مانگا تھوڑی دیر کے لئے رکھا اس کے بعد اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

منگو خان کی موت کے بعد آبائی دشت میں چھوٹے بھائی اریق بوغہ نے تخت و تاج حاصل کرنے کی جگہ دو شروع کر دی۔ خاندان کے بزرگوں۔ چنگیز خان کے رشتہ

ہو گئے۔ جہاں انہیں چنگیز خان کی کتاب قانون کے مطابق منگولوں کی قبر پر حاضری دینا تھی۔ جو کوہستان برخان کالادان کے اوپر چنگیز خان کی قبر کے قریب ہی دفن ہوا تھا۔

یہ سارے بوزھے مغل سردار دشت میں آکر اریق بونڈ سے اسرار کر رہے تھے۔ کہ کسی بھی صورت سلطنت قبلائی خان کے حوالے نہ کرنا۔ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ قبلائی خان مرتد ہو گیا ہے۔ اور دشت نورددی اس نے ترک کر دی ہے۔ منگولوں کی موت کے بعد مغربی سرزمینوں سے اسلام قبول کرنے والے برقائی خان کے نمائندے آئے۔

وسط ایشیا سے قائمہ کے قاصد بھی آئے اور ان سب نے اریق بونڈ کی حمایت کی۔

مرنے والے منگولوں کے بیٹوں بیٹوں نے اریق بونڈ سے وفاداری کا جلف اٹھایا۔

چنگیز خان کے بیٹے اور خدائی خان کے خاندان اور ان سے وابستہ مغل سرداروں نے بھی اریق بونڈ کی حمایت کی۔ بلکہ کچھ مغل سردار تو اریق بونڈ کی مدد کے لئے اپنے ساتھ اپنے لشکر بھی لے کر آئے۔

یہ ساری خبریں چین میں بیٹھے قبلائی خان تک بھی پہنچ رہی تھیں۔ لہذا اپنے لشکر کے سرداروں کے ساتھ اس نے ایک مجلس طلب کی۔ اور اس مجلس میں اس نے مغلوں کا خاقان ہونے ہونے کا اعلان کر دیا۔

چین انہی دنوں چنگیز خان کی سرزمین منگولیا کے دریائے کبردین کے کنارے رہنے والے مغلوں کی ایک کانفرنس مرتب ہوئی۔ جس میں قبلائی خان کے چھوٹے بھائی اریق بونڈ، کنگونان کا جانشین اور دشت کا خاقان منتخب کر لیا گیا۔

اس دور سے انتخاب کی خبریں مغرب اور جنوب مغرب کی طرف پہنچیں۔ مغرب کی سرزمینوں میں برقائی جانتا تھا کہ منگولیا خانہ جنگی کا شکار ہو گیا۔ لہذا کوئی بھی اس کے خلاف ہدف گیری نہ کر سکے گا۔ برقائی خان چونکہ اسلام قبول کر چکا تھا۔ اور بلا بلکہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کی ابتدا کئے ہوئے تھا۔ لہذا برقائی خان نے بلا کو خان سے خلاف مسلمانوں کی حمایت میں اعلان جنگ کر دیا۔

اپنے خاقان ہونے کے اعلان کے بعد قبلائی خان نے دیر نہیں کی۔ اپنے لشکر اور فوجی سالاروں کے ساتھ وہ چین سے روانہ ہوا۔ اور منگولیا کے مرکزی شہر قراقرم کی طرف کوچ کیا۔ اریق بونڈ جو منگولیا میں موجود تھا اور جسے منگولوں نے اپنا خاقان تسلیم کر لیا تھا۔ اسے بھی خبر پہنچ گئی تھی کہ قبلائی خان اس پر حملہ آور ہونے کے لئے اپنے لشکر کے ساتھ چین سے کوچ کر چکا ہے۔

قبلائی خان اور اریق بونڈ کے لشکروں کا پہلا ٹکراؤ شنسی کے علاقہ میں ہوا۔ جس میں قبلائی خان نے اریق بونڈ کے لشکر کو شکست دی۔ اور پھر پیش قدمی کرتا ہوا قبلائی خان اپنے لشکر کے ساتھ منگولیا کے مرکزی شہر قراقرم کے جنوب میں جا پہنچا۔ اریق بونڈ نے پھر اپنی قوت کو مجتمع کیا۔ اور قبلائی خان پر آخری ضرب لگانے کا اس نے تہیہ کر لیا۔ اس بار اریق بونڈ کے لشکر کو شکست دینے کے بعد قبلائی خان نے اریق بونڈ کو تیز رفتار قاصدوں کے ذریعہ پیغام بھجوایا کہ اپنے آپ کو میرے حوالے کر دو ورنہ اطاعت کا وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔

اس کا جواب دینے کی بجائے اریق بونڈ نے نئے سرے سے حملہ کیا۔ لیکن اس کے پاس اتنی طاقت نہ تھی کہ قبلائی خان کے لشکر کا مقابلہ کر سکتا۔ اور صحرائے گوبی کے کنارے لڑائی کے دوران اپنے سالاروں کے ساتھ گرفتار کر لیا گیا۔ اسے قبلائی خان کے سامنے پیش کیا گیا۔ قبلائی خان کے خیمے کی چوکھٹ پر مغل قانون کے مطابق اسے دو دنوں ہونا پڑا۔ جس وقت وہ ایسا کر رہا تھا۔ اس کی بد قسمتی کے خیمے کے پردے کی چمک اُس کے سر پر آن گری تھی۔ اس کے بعد منگول سرداروں نے اسے اٹھا کر قبلائی خان کے سامنے کھڑا کر دیا تھا۔

قبلائی خان کچھ دیر تک اسے غور سے دیکھتا رہا۔ جو پہلا سوال اس نے کیا وہ یہ تھا۔

اریق بونڈ۔ میرے بھائی بتاؤ۔ ہم دونوں میں سے کون غلطی پر ہے۔  
اریق بونڈ نے غور سے اپنے بھائی قبلائی خان کی طرف دیکھا۔ کہنے لگا۔  
شروع میں آپ کی غلطی تھی۔ اب میری ہے۔



امیر کے امور کی نگرانی کرتے ہوئے سعادت اور فخر سمجھتا ہے۔ اب تم لوگ آگئے ہو۔ تو امیر کے ساتھ مل کر فیصلہ کیا جائے گا کہ ان چھ کو امیر کی خدمت پر مقرر کیا جائے یا — کو مانگا کو رک جانا پڑا۔ اس لئے کہ کوغنائی بول پڑا۔

کو مانگا۔ جو چھ جوان تم نے میرے ساتھ کام کرنے کے لئے منتخب کئے ہیں۔ ان چھ کو تم میرے پاس نلے کے آنا میں ان سے خود گفتگو کروں گا۔ میں ان میں سے صرف دو کو اپنے ساتھ کام کرنے کے لئے رکھوں گا۔

کو مانگا میرے بھائی۔ تمہارا مسئلہ حل ہو چکا۔ اب میں اور جمال الدین بھی ایک اچھی خبر لے کر آئے۔ سب بڑے انہماک سے احمد کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ احمد نے کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

امیر کوغنائی۔ قتلانی خان کو اس کی بیوی جاسوئی نے مشورہ دیا تھا۔ کہ کوغنائی اتنا بڑا بیچ زن۔ اتنا شبہ سوار۔ اتنا زور آور اور طاقتور جوان ہے۔ اس سے یہ پوچھا جائے کہ وہ شادی شدہ ہے یا نہیں۔ اگر اس کی شادی نہیں ہوئی تو چند خوبصورت لڑکیوں کو اس کے سامنے پیش کیا جائے اور ان میں سے جسے اور جتنی کو وہ چاہے اپنی بیویوں کے طور پر اپنے پاس رکھ لے۔ اس کے علاوہ قتلانی خان آپ کو ایک بہت بڑی رقم بھی دے گا۔ جس سے آپ اپنے لئے اور ان بیویوں کے اخراجات پورے کر سکیں گے۔ اسی مقصد کے لئے قتلانی خان نے مجھے بلایا تھا۔ ساتھ ہی طب کے کچھ امور پر مشورہ کرنے کے لئے محترم جمال الدین کو بھی طلب کیا گیا تھا۔

احمد بھر کے لئے رکا۔ پھر اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔ لڑکیوں کے معاملے میں محترم جمال الدین کی موجودگی میں قتلانی خان نے مجھ سے مشورہ کیا۔ اس کی بیوی اس کا بیٹا۔ اس کی بیٹی اس موقع پر موجود تھے۔ میں نے مشورے کے اس موقع کو بڑا غنیمت جانا۔ کیونکہ قتلانی خان نے مجھ سے پوچھا تھا۔ کہ میرے ذہن میں اگر کوئی ایسی لڑکیاں ہوں۔ جو کوغنائی کی بیویاں بن سکیں۔ تو ان کے نام بتاؤ۔ میں نے سب سے پہلے مسلمانوں کے خلاف جھوٹی گواہی دینے والے لوگ کی دو بہنوں کا ذکر کیا۔ وہ ہیں بھی بڑی خوبصورت۔ اس کے بعد مسلمانوں کے بدترین دشمن

قتلانی خان نے اریق بونہ کے ساتھ زیادتی نہیں کی۔ اور اس کی جان بخشی کر دی۔ اسے آزادی سے لشکر میں گھونے پھرنے کی اجازت دے دی۔ چونکہ شکست کھانے سے بعد اریق بونہ خطرناک نہ رہا تھا۔ دشت کی حفاظت کے لئے قتلانی خان اپنے سالار دوئم بایان کو وہاں چھوڑ آیا۔ اور اریق بونہ کو اپنے ساتھ یہاں چین میں لے آیا۔ یہاں یہ کچھ عرصہ اریق بونہ اپنے بھائی قتلانی خان کے ساتھ رہا۔ امیر کوغنائی آپ کی آمد سے چند دن پہلے بایان واپس دشت سے یہاں پہنچ گیا۔ اور اپنے چھوٹے بھائی اریق بونہ کو قتلانی خان نے پھر واپس آباؤی دشت کی طرف روانہ کر دیا۔ آباؤی دشت میں جو قتلانی خان کا ایک لشکر ہے۔ اب اس کی کمانداری اریق بونہ کے ہی ہاتھ میں ہے اور وہ اس کی حفاظت کر رہا ہے۔ اس لئے کہ قائد و جنگیز خان کے دشت یعنی سنگولیا پر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد کو مانگا رکا۔ پھر کچھ سوچا۔ اور پھر کہنے لگا۔ امیر کوغنائی۔ اب قتلانی خان کے سامنے دو نہیں ہیں۔ ایک جنوبی چین کی فتح دوسرا اپنے آباؤی دشت کی حفاظت جس پر قائد اور اس کی بیٹی بار بار حملہ آور ہوتے ہیں قائد کا یہ مدعا ہے کہ ہر صورت میں جنگیز خان کے آباؤی دشت پر قبضہ کرے گا لہذا جہاں قتلانی خان کو جنوبی چین فتح کرنا ہے۔ وہاں اس نے اپنے آباؤی دشت کی حفاظت بھی کرنی ہے۔ بس میرے خیال میں ان دو محاذوں پر ہی آپ سے کام لیا جائے گا۔

کو مانگا کی اس گفتگو کے جواب میں کوغنائی کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ میں اسی لمحے جمال الدین اور احمد دونوں کوغنائی کے یورت میں داخل ہوئے۔ انہیں دیکھتے ہوئے سب مسکرا دیئے۔ پھر کوغنائی نے اپنے سامنے اشارہ کرتے ہوئے انہیں بیٹھنے کے لئے کہا۔ جب وہ بیٹھ گئے۔ تب کو مانگا نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ مجھے آپ دونوں ہی کا انتظار تھا۔ دراصل میں کچھ جوانوں کو امیر کی خدمت اور ان کے امور کی نگہبانی اور پاسبانی پر مقرر کرنا چاہتا ہوں۔ کراست۔ کرغیز۔ مانچو گاتھ اور ستھین پانچوں قبائل کے چیر۔ یسے جوان ہیں۔ جو تیغ زنی۔ شہ سواری۔ تیر اندازی میں اپنا جواب نہیں رکھتے ان میں سے ہر ایک امیر کوغنائی کے ساتھ کام کرنا پسند کرتا ہے۔ اور

کر آؤ۔ ان کے متعلق میں فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے قتلانی خان۔ مجھے بلا لے اور اس کے بلانے سے پہلے میں ان چھ جوانوں کا فیصلہ کر دینا چاہتا ہوں۔

اس پر کومانڈا اپنی جگہ سے اٹھا اور کوغٹائی کے یورت سے باہر نکل گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد کومانڈا لوٹا اور یورت کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہنے لگا۔

امیر کوغٹائی ان چھ جوانوں کو میں نے لا کر آپ کے یورت کے سامنے کھڑا کر دیا ہے۔ آ کر دیکھ لیں۔

کوغٹائی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ خیمے میں بیٹھ ہوئے دوسرے سب لوگ بھی اٹھ کر باہر نکلے۔ کومانڈا نے چھ دیو پیکر کڑیل جسمانی ساخت رکھنے والے جوانوں کو ایک قطار میں کھڑا کیا ہوا تھا۔

سب ان کے قریب آئے۔ کوغٹائی ان کے بالکل سامنے اور قریب ان کے کھڑا ہوا۔ ایک ایک کا سر سے لیکر پاؤں تک کا اس نے جائزہ لیا۔ پھر ان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

تم سب لوگ میرے عزیز ہو۔ اس لئے کہ ان سرزمینوں کے اندر تم لوگ ہی میرے دست و بازو ہو۔ میرے عظیم بھائیوں۔ میں اپنے امور کی نگرانی کے لئے دو جوانوں کا انتخاب کرنا چاہتا ہوں۔ یہ انتخاب میں خود نہیں کروں گا۔ معاملہ میں تم پر چھوڑتا ہوں۔ تم چھ باہم مشورہ کر کے دو ایسے جوانوں کو آگے کر دو جو تم چھ میں سے تیغ زنی۔ شہسواروں۔ تیر اندازی میں دوسروں پر فوقیت رکھتے ہوں۔

کچھ دیر تک وہ چھ جوان آپس میں صلاح مشورہ کرتے رہے۔ مسکراتے رہے۔ کوغٹائی اور دیگر سب لوگ بھی مسکراتے ہوئے ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ پھر چار جوان آپ ہی آپ پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ اور دو سامنے رہ گئے تھے۔ ان کی اسی حرکت پر کوغٹائی خوش ہو گیا تھا۔ پہلے جو چار پیچھے گئے تھے۔ ان کی طرف گیا۔ ان کی پیٹھ تھپتھپائی پھر جو دو آگے رہے تھے ان کے پاس آیا۔ پہلے کو اس نے مخاطب کیا۔

میرے عزیز بھائی تمہارا کیا نام ہے۔

وہ جوان جو کوغٹائی کی طرح قد آ کر کڑیل جسم والا تھا۔ مسکرایا۔ پھر کہنے لگا۔ امیر۔

چنگ لی اور وانگ چو کی بھی ایک ایک بہن کا ذکر کیا۔ اس طرح چار لڑکیوں کی نشاندہی تو میں نے کی۔ اور کچھ لڑکیاں قتلانی خان اور اس کی بیوی جاموئی بھی پیش کریں گی۔ اس طرح چند لڑکیاں آپ کے سامنے پیش کی جائیں گی۔ اور انہیں آپ کے تصرف میں دیا جائے گا۔ ان کے استقبال کا فیصلہ بھی آپ کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا۔

احمد رکا۔ پھر دوبارہ وہ کہہ رہا تھا۔

امیر کوغٹائی۔ مجھے لگتا ہے۔ تھوڑی دیر تک قتلانی خان آپ کو بلائے گا۔ اس لئے کہ لڑکیوں کو جمع کرنے کے لئے اس نے اپنے کچھ نمائندے روانہ کر دیئے تھے۔ اس لئے کہ میں نے قتلانی کو زیادہ یاد کیا تھا کہ آپ کی شادی ابھی تک نہیں ہوئی۔

لحمہ خاموش ہوا۔ تو بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کوغٹائی بول پڑا۔

احمد میرے عزیز تم نے میرے مسائل کا فیصلہ حل کر دیئے ہیں۔ جن تین اداہشوں نے یعنی چنگ لی۔ وانگ چو اور توئنگ جو مسلمانوں کے قتل عام کے علاوہ مسلمان لڑکیوں کی بے آبردی کے بھی ذمہ دار ہیں۔ ان پر ضرب لگانے کے لئے مجھے اچھا سوتہ فراہم کر دیا ہے۔

اگر توئنگ کی دو بہنوں کے علاوہ وانگ چو اور چنگ لی کی ایک ایک بہن کو بھی پیش کیا جاتا ہے۔ تو پھر دیکھو میں کیا فیصلہ کرتا ہوں۔ احمد اس موقع پر تم میرے ساتھ رہنا۔ اور مجھے نشاندہی کرنا کہ توئنگ کی کون سی دو بہنیں ہیں۔ اور چنگ لی اور وانگ چو کی بہن کون کون سی ہے۔

یہ مسلمانوں کے دشمنوں پر پہلی ضرب ہوگی۔ لیکن ایسا کر کے میں انہیں معاف نہیں کروں گا۔ پہلے خداوند نے جاہا توئنگ میرے انتقام کا نشانہ بنے گا۔ وانگ چو اور چنگ لی پر میں کسی مناسب موقع پر ضرب لگاؤں گا۔ کیونکہ یہ قتلانی خان کے بڑے چہیتے ہیں۔ اور ان پر ہاتھ ڈالنا آسان نہیں ہے۔ بہر حال ان دونوں کو بھی معاف نہیں کروں گا۔

کوغٹائی رکا۔ پھر کومانڈا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

کومانڈا۔ تم ایسا کرو۔ پہلے ان چھ جوانوں کو یہاں میرے یورت کے سامنے لے

یہاں تک کہتے کہتے کوغنائی کو رک جانا پڑا۔ اس لئے کہ ایک منگول جوان اس کے قریب آیا۔ اپنے سر کو خوب خم کرتے ہوئے اس نے کوغنائی کو تعظیم دی۔ پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

عظیم کوغنائی۔ آپ کو خاقان قبلائی خان نے طلب کیا ہے۔  
کوغنائی کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ آنے والے منگول کی طرف غور سے دیکھا۔ پھر کہنے لگا۔

تم چلو۔ میں تمہارے پیچھے پیچھے آ رہا ہوں۔ اس پر وہ منگول مڑا اور وہاں سے چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد احمد کوغنائی کے قریب آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔  
میرے خیال میں قبلائی خان نے ان لڑکیوں کے سلسلے میں ہی آپ کو بلایا ہے۔  
کوغنائی مسکرایا۔ احمد کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔  
احمد صرف تم میرے ساتھ چلو گے۔ پھر کومانگا کی طرف دیکھتے ہوئے کوغنائی بول اٹھا۔

کومانگا میرے عزیز بھائی۔ تم سب لوگ یہیں میرے یورت میں رکو۔ میرے آنے تک یہیں انتظار کرنا۔ میں احمد کے ساتھ جاتا ہوں۔ پر جانے سے پہلے یہ جو چھ جوان کھڑے ہیں۔ ان سے متعلق مجھے پوچھ کے بتاؤ۔ کہ ان میں سے کون سے شادی شدہ اور کون غیر شادہ شدہ ہیں۔

کوغنائی کوغنائی کی باتوں کا مطلب سمجھ رہا تھا۔ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔  
امیر یہ سارے ہی غیر شادی شدہ ہیں۔

کوغنائی کھل کے مسکرایا۔ پھر ان چھ جوانوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔  
میں قبلائی خان کی طرف جاتا ہوں۔ جلد ہی لوٹوں گا۔ میرے آنے تک تم چھ یہیں کھڑے رہنا۔ جانا نہیں ہے۔ مجھے تم سب سے ایک انتہائی اہم اور ضروری کام ہے۔ اس کے ساتھ ہی کوغنائی احمد کے ساتھ وہاں سے چلا گیا تھا۔



میرا نام صدر الدین ہے۔

کوغنائی مسکرایا۔ اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ کہنے لگا۔

نام تو بڑا خوبصورت ہے کس قبیلے سے ہو۔

اس جوان کی چھاتی تن گئی تھی۔ آنکھیں برق کے کوندیں برسائی تھیں۔ کہنے لگا  
”میں کرائت ہوں۔“

کوغنائی مسکرایا۔ اس کا اپنا تعلق بھی کرائت قبیلہ سے تھا۔ کچھ دیر پھر غور سے اس کو دیکھا۔ اس کا شانہ تھپتھپایا۔ پھر دوسرے کی طرف گیا۔ اس کا بھی جائزہ لیا وہ بھی صدر الدین کی طرح توانا۔ قد آور۔ جفاکش تھا۔ کوغنائی نے اس کو مخاطب کیا۔

عزیز بھائی تیرا کیا نام ہے۔

اس کی بھی چھاتی تن گئی۔ مسکراتے ہوئے کہنے لگا امیر۔ میرا نام جلال الدین ہے۔

کوغنائی نے پیار سے اس کا گال تھپتھپایا پھر کہنے لگا۔

تیرا نام بھی خوب ہے۔ کس قبیلے سے ہو۔ امیر میں کرغیز ہوں۔ اس نے ایک عزم اور استقلال سے جواب دیا تھا۔

کچھ دیر ان دونوں کا بغور جائزہ لینے کے بعد کوغنائی کومانگا کی طرف مڑا۔ اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

کومانگا۔ میرے عزیز بھائی۔ آج سے یہ جلال الدین اور صدر الدین ہی میرے اور میرے یورت کے امور کی نگرانی کریں گے۔ ان دونوں کے یورت میرے یورت کے آبن پاس ہوں گے تاکہ میرے ساتھ کام کرتے ہوئے انہیں پریشانی اور وقت نہ ہو۔ باقی چار جوانوں کے یورت بھی میرے یورت کے آس پاس ہوں گے۔ جب ان دونوں میں سے کسی کی طبیعت ناساز ہو۔

وہ کام کرنے کے قابل نہ ہو تو ان چاروں میں سے کسی کو لیا جائے گا۔ بہر حال یہ چھ کے چھ جوان چونکہ سارے قبیلوں سے جن کر رکھے گئے ہیں لہذا یہ سب کے سب

مجھے یکساں عزیز اور پسند ہیں۔

ہوئے تھے۔ قبلائی خان نے پاس کھڑے مسلح جوان کی طرف دیکھا۔ اس سے کہنے لگا۔  
بھاگ کے جاؤ۔ جمال الدین کو بلا کے لاؤ۔

اس پر وہ مسلح جوان بھاگتا ہوا چلا گیا۔ ہاتھ کے اشارے سے قبلائی خان نے  
نشتوں کی طرف اشارہ کیا۔ جس کے جواب میں کوغٹائی اور احمد وہاں بیٹھ گئے تھے۔  
تھوڑی دیر بعد جمال الدین بھی وہاں آ کر بیٹھ گیا۔ اسے بڑے نرمیاں نشت پر جگہ دی  
گئی۔ کچھ دیر خاموشی رہی پھر قبلائی خان نے کوغٹائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع  
کیا۔

کوغٹائی میرے بیٹے میں نے تمہیں دو کاموں کے لئے بلایا ہے۔ فی الحال میں  
تمہیں کوئی مہم نہیں سونپ رہا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ تم پورا ایک ماہ اس لشکر میں رہو۔ اس  
طرح لشکری تمہیں اور تم لشکریوں کے مزاج کو سمجھنے لگو گے۔ پھر ایک ماہ ان کے ساتھ  
رہتے ہوئے تم انہیں اپنے طریقے کے مطابق جنگ کرنے کے لئے تیار بھی کر لو گے۔ فی  
الوقت جن دو کاموں کے لئے میں نے تمہیں بلایا ہے۔ ان میں سے پہلا کام یہ ہے کہ  
آج سے میں تمہیں اپنی سلطنت میں تختب کے سب سے اعلیٰ عہدہ پر منتخب کرتا ہوں۔

تم جانتے ہو۔ شمالی چین کو ہم اس سے پہلے ہی فتح کر چکے ہیں۔ اب ہم جنوبی  
چین پر ضرب لگانے والے ہیں۔ شمالی چین کے سارے علاقوں میں ہمارے چھوٹے  
چھوٹے تختب پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے آبائی دشت تک اور قاندو کی  
سرحدوں تک بھی یہ تختب پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ تختب نہ صرف ہمیں ہمارے دشمنوں کی  
بل بل کی خبریں دیتے ہیں بلکہ سلطنت کے اندر جو ظلم و زیادتی ہو۔ اس کی بھی اطلاع  
کرتے ہیں۔ حکمرانوں کی طرف سے جو زیادتیاں ہوں ان کی بھی ہمیں یہ بلا بھجک  
اطلاع کرتے ہیں۔ اس سے پہلے اس عہدے کے سارے فرانس سپہ سالار اعلیٰ اویانگ  
ادا کر رہا تھا۔ تم دیکھتے ہو اویانگ اب بوڑھا ہو چکا ہے۔ کوئی کام نہیں کر سکتا۔ بس وہ  
صرف جنگی مشیر رہے گا۔ اور لشکریوں کے سپہ سالار تم اور بایان ہی ہو گے۔ تمہیں میں یہ  
فالتو عہدہ دے رہا ہوں۔ یہ عہدہ میں تمہاری کارگزاری کو سامنے رکھتے ہوئے دے رہا  
ہوں۔ اس لئے کہ میری سلطنت میں میرے بعد یہ سب سے اہم اور سب سے زیادہ

قبلائی خان ایک بڑے شامیانہ نما خیمے کے نیچے ایک خوبصورت نشت گاہ پر بیٹھا  
ہوا تھا۔ اس کے ساتھ وہاں اس کی بیوی جاموئی بیٹی کوکا چین اور بیٹا اور دی عہدہ جنگ کم  
قبلائی کا پرانا بوڑھا استاد یاد چاؤ۔ دلائی لاسہ ماگس اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی سیرم بھی  
بیٹھی ہوئی تھی۔ ان کے علاوہ وہاں مارکو پولو۔ نصرانی دنیا کا بھیجا ہوا پادری نوریس۔ لوگ  
نام کا بد معاش جس کی اور اس کے ساتھیوں کی گواہی پر مسلمانوں کی ہستی میں قتال کیا گیا  
تھا۔ ان کے علاوہ جنگ کی۔ دانگ چو دونوں پچازا۔ بد معاش بھائی بھی وہاں موجود  
تھے۔ خاموش اور چپ تھے۔ جیسے انہیں کسی کا بڑی بے چینی سے انتظار ہو۔ اور ان سب  
کے سامنے آٹھ انتہائی خوبصورت۔ انتہا درجہ کی حسین پرکشش لڑکیاں زرق برق لباس  
میں ایک قطار کے اندر کھڑی ہوئی تھیں۔

اتنے میں کوغٹائی اور احمد وہاں پہنچے۔ اپنی جگہ سے اٹھ کر قبلائی خان نے کوغٹائی  
کے ساتھ مہمانی کیا۔ اس کی طرف دیکھتے ہوئے وہاں بیٹھے سب لوگ کوغٹائی کی تعظیم کے  
لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ پھر احمد کی طرف دیکھتے ہوئے قبلائی خان نے پوچھ لیا۔

مخترم جمال الدین کہاں ہیں۔

احمد کی بجائے کوغٹائی بول پڑا۔

عظیم خاقان۔ میں انہیں وہاں ہی چھوڑ آیا ہوں۔

دراصل وہ یہاں سے جانے کے بعد میرے یورت میں میرے پاس ہی بیٹھے

سے پورے کر سکتے ہو۔ اپنی جگہ سے اٹھو۔ لڑکیوں کا جائزہ لو۔ اور جسے تم پسند کرو۔ اسے تمہاری بیوی بنا کر تمہارے یورت کی طرف روانہ کر دیا جائے گا۔

کوغٹائی اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے احمد کی طرف دیکھا۔ پھر کہنے لگا۔ احمد زرا تم بھی میرے ساتھ آؤ۔

احمد اٹھ کھڑا ہوا۔ چند قدم آگے جا کر بڑی رازداری میں احمد نے کوغٹائی کو مخاطب کیا۔

کوغٹائی میرے عزیز بھائی۔ جو دو لڑکیاں سب سے دائیں جانب ہیں۔ یہ مسلمانوں کے قتل عام کے اصل ذمہ دار تھک کی دونوں بہنیں ہیں۔ تیسرے نمبر پر مسلمانوں کے دشمن اور ماروئی کو بے آبرو کرنے والے چنگ لی کی بہن ہے۔ اس سے آگے اسی جیسے گنہگار پچازاد بھائی وانگ چوکی بہن ہے۔ باقی چار لڑکیاں مختلف گھرانوں سے حاصل کی گئی ہیں۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا ان سب کا تعلق بدھ مت سے ہے۔ اور بدھ مت والوں نے ہی مسلمانوں کا قتل کروایا تھا۔

کوغٹائی آگے بڑھا۔ ایک ایک لڑکی کا جائزہ لینے لگا۔ لڑکیاں اسے اپنی طرف مائل کرنے کے لئے اپنے جسم کے مختلف زاویوں کو ابھارنے لگی تھیں۔ کوغٹائی مسکراتا رہا۔ سب کے آگے سے گزر گیا۔ احمد اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ پھر اپنی نشست پر دونوں آن بیٹھے۔ کچھ دیر خاموشی رہی۔ پھر کوغٹائی نے قبلائی خان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

عظیم خاقان۔ اگر میں ان ساری لڑکیوں کو اپنے ساتھ لیجاتا چاہوں تو آپ یا ان کے لواحقین میں سے کسی کو کوئی اعتراض تو نہ ہوگا۔

قبلائی مسکرایا۔ کہنے لگا۔

ہرگز نہیں۔ تم ان سب لڑکیوں کو اگر اپنے حرم میں داخل کرنا چاہتے ہو۔ تم انہیں اپنی ساتھ لے جا سکتے ہو۔ کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ اگر کوئی اعتراض کرے گا۔ تو ہمارے غضب کا نشانہ بنے گا۔

کوغٹائی مسکرایا۔ کچھ سوچا۔ پھر دوبارہ اس نے قبلائی خان کو مخاطب کیا۔

ذمہ داری کا عہدہ ہے۔ سلطنت کے اندر کہیں زیادتی ہوتی ہے تو اس کا ازالہ تم کرو گے۔ اس کے لئے مسلح جوان پہلے ہی تمہارے پاس ہوں گے۔ کسی پر زیادتی۔ جو ظلم نہیں ہونا چاہیے۔ اگر کوئی کرتا ہے تو اس کی کڑی سزا دو اور اگر کوئی تمہارے خلاف سرکشی کرتا ہے۔ تو اس کی اطلاع مجھے کر دو میں اس کی گردن اڑانے میں دیر نہیں لگاؤں گا۔

قبلائی خان جب خاموش ہوا۔ تب کچھ سوچتے ہوئے کوغٹائی بول پڑا۔

خاقان اعظم۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ سالار کے علاوہ آپ نے مجھے اس عہدے کے قابل بھی جانا۔ پر میں آپ سے یہ گزارش بھی کروں کہ میری آمد سے پہلے یہاں ان علاقوں میں اگر کسی کے ساتھ ظلم زیادتی جبر ہوا ہو۔ اگر وہ اپنا معاملہ میری موجودگی میں اٹھانا چاہے تو کیا میں اس سانچے کو بھی نمانے کا حق رکھتا ہوں۔

قبلائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

مختب اعلیٰ کی حیثیت سے تم ایسا کرنے کا حق رکھتے ہو۔ ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دینا میرے بعد سب سے زیادہ ذمہ داری تم پر پڑتی ہے۔ اس سلسلے میں اگر کوئی اور سوال تم کرنا چاہتے ہو تو کرو۔

کوغٹائی مسکرایا۔ کہنے لگا نہیں۔ میرا ذہن اب صاف ہے۔ اب جس دوسرے کام کے لئے آپ نے مجھے بلایا ہے۔ اس کا ذکر کریں۔

قبلائی خان مسکرایا۔ پھر اس نے اپنے قریب بیٹھے اپنے ولی عہد اور بیٹے چنگ کم کی طرف مخصوص اشارہ کیا۔ چنگ کم اپنی نشست کی دائیں جانب جھکا۔ چڑے کی دو تھیلیاں اٹھائیں۔ وہ اس نے قبلائی خان کی طرف بڑھادی تھیں۔

قبلائی خان نے دونوں تھیلیاں کوغٹائی کی گود میں رکھیں پھر کہنے لگا۔

کوغٹائی۔ ان دونوں تھیلیوں میں خاصی بڑی رقم ہے۔ یہ میں تمہارے حوالے کرتا ہوں۔ جسے چاہو ان کو خرچ کرو۔ اس لئے اب تم نئی زندگی کی ابتدا کرو گے۔ یہ سامنے کھڑی لڑکیوں کی طرف دیکھو۔ یہ تعداد میں آٹھ ہیں۔ ایک سے بڑھ کر ایک حسین ہے۔ ان میں سے جس قدر اور جتنی چاہو تم اپنے لئے منتخب کر سکتے ہو۔ اور انہیں اپنی بیویاں بنا سکتے ہو۔ جو رقم تمہیں دی گئی ہے۔ اس سے تم اپنے اخراجات احسن طریقے

لڑکیوں میں سے کسی کو بھی اپنی بیوی نہ بنائے اور کسی دوسرے کے تصرف میں دے تب بھی قتلانی خان کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اور جو اعتراض کھڑا کرے گا۔ قتلانی خان کہہ چکا ہے کہ وہ سزا کا مستحق ہوگا۔ کیا یہ ہماری بدبختی کی ابتدا نہیں ہے۔

لوگ جب خاموش ہوا۔ تو دانگ چوبھی لکرمندی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔  
لوگ تمہارا کہنا درست ہے۔ ہم دونوں بھائی بھی یہی اندازہ لگائے ہوئے تھے۔  
کہ یہ کوغنائی اپنے لئے چار بیویوں کا انتخاب کرے گا۔ اور وہ چاروں مل کر کوغنائی کو بدھ مت میں لانے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ لیکن اب تو معاملہ الٹ ہو رہا ہے۔ اگر یہ آٹھوں لڑکیوں کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ تو تم دیکھتے ہو۔ ان آٹھوں کا تعلق بدھ مت سے ہے۔ اس کی بات چیت سے یہ ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ ان میں سے کسی کو بھی اپنی بیوی نہیں بنائے گا۔ اپنے ساتھ لے جائے گا۔ اور میرے خیال میں ان سب کو وہ اپنے لشکر کے سرداروں اور سالاروں میں بانٹ دے گا۔ اگر ایسا ہوتا ہے۔ تو یاد رکھنا یہ آٹھوں کی آٹھوں بدھ مت سے تعلق رکھنے والی لڑکیاں اپنے شوہروں کے پاس جا کر مسلمان ہو جائیں گی۔ کیا یہ ہمارے لئے اور ہمارے دین کے لئے ایک دھچکا نہیں ہے۔

لوگ۔ چنگ لی اور دانگ چو کے قریب ہی دلائی لاند۔ ماگس پا اور اس کی بیٹی سیرم بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بھی ان کی گفتگو سن رہے تھے۔ اس موقع پر ماگس پانے ان تینوں کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

یہ گفتگو ذرا دھیمے لہجے میں کرو۔ تاکہ کوئی اور سن نہ لے۔ جو کچھ تم کہہ رہے ہو۔ یہ واقعی درست ہے۔

اس موقع پر بڑی رازداری سے سیرم دلائی لاند ماگس پا کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

لاند آپ تو یہ کہہ رہے تھے۔ کہ یہ شخص بڑا خونخوار اور بائس۔ بد معاش۔ لڑکیوں کی عزت سے کھیلنے والا اور ان کو بے آبرو کر کے خوشی محسوس کرینو والا ہے۔ لیکن لاند آپ دیکھیں کہ یہ آٹھ لڑکیاں خوبصورت ترین ہیں۔ اگر ان میں سے یہ کسی کو بھی اپنی بیوی نہیں بناتا۔ تو اس کا مطلب ہے کہ وہ لڑکیوں سے دلچسپی رکھنے والا نہیں ہے۔

محترم قان۔ اگر میں ان ساری لڑکیوں میں سے کسی کو بھی اپنی بیوی نہ بنا چاہوں۔ انہیں اپنے ساتھ لے جاؤں۔ اور انہیں اپنے لشکر میں جو میرے سرکردہ لوگ ہیں ان کی بیویاں بنا دوں۔ تب بھی آپ میں سے کسی کو کوئی اعتراض تو نہ ہوگا۔ اس لئے آپ تو ان لڑکیوں کو میرے حوالے کر چکے ہیں۔ آگے میں جو چاہے ان کے ساتھ کر دوں اور جس کے تصرف میں چاہوں انہیں دے دوں۔ میرے خیال میں آپ کو یا ان کے لواحقین کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔  
قتلانی خان پھر مسکرایا اور کہنے لگا۔

کوغنائی میرے بیٹے۔ تم ان ساری لڑکیوں کو اپنے ساتھ بجا سکتے ہو۔ اور اگر ان میں سے کسی کو بھی تم اپنی بیوی نہیں بنانا چاہتے۔ تو جس کے بھی تصرف میں تم دو گے۔ اس کے خلاف کوئی اعتراض نہیں کرے گا۔ اگر کرے گا تو پھر سزا کا مستحق ہوگا۔

قتلانی خان اور کوغنائی کی یہ گفتگو لوگ۔ چنگ لی اور دانگ چو نے بھی سن لی تھی۔ اسی لئے وہ تینوں قریب ہی اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس موقع پر مسلمانوں کا بدترین دشمن لوگ بول پڑا۔ وہ دانگ چو اور چنگ لی کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

میرے عزیز بھائیو۔ ہم نے تو کچھ اور سوچا تھا۔ لیکن معاملہ تو الٹ ہو رہا ہے۔ ہم نے تو یہ سوچا تھا۔ کہ یہ جو آٹھ لڑکیاں کوغنائی کو پیش کی جا رہی ہیں۔ ان میں سے جس کو بھی کوغنائی اپنی بیوی بنائے گا۔ وہ کوغنائی پر حاوی ہو جائے گی۔ اور کوغنائی کو بدھ مت میں لے آئے گی اور کوغنائی کی وجہ سے ان سرزمینوں اور قتلانی خان کے لشکر میں بدھ مت کو تعزیت حاصل ہوگی۔ میں تو یہ بھی اندازہ لگائے ہوئے تھا۔ کہ ان لڑکیوں میں سے کم از کم کوغنائی چار کا انتخاب کرے گا۔ اور ان چاروں میں سے دو میری بہنیں اور دردم لوگوں کی بہنیں ہوں گی۔ اس لئے کہ یہ چاروں سب سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ چار کا ہونا نے اندازہ اس لئے لگایا تھا کہ مسلمانوں میں زیادہ سے زیادہ چار بیویاں رکھی جا سکتی ہیں۔ لیکن میرے عزیزو۔ یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہو رہا ہے۔ قتلانی خان اور کوغنائی کی بات چیت تم نے سنی۔ کوغنائی قتلانی خان کو کہہ رہا ہے۔ کہ وہ ساری لڑکیوں کو اپنے ساتھ لے جائے گا۔ اور قتلانی خان سے اس نے یہ بھی اجازت لے لی ہے کہ اگر وہ انا

تم ان کی طرف اشارہ کر دو۔ ان دونوں نے ٹوگ کی دونوں بہنوں کی طرح اشارہ کر دیا۔ جنہیں کوغنائی نے علیحدہ کر دیا۔ پھر وہ جوان جو جلال الدین اور صدر الدین کے بیچھے کھڑے تھے۔ کوغنائی ان کے پاس آیا۔ تھوڑی دیر تک انہیں غور سے دیکھتا رہا۔ پھر کہنے لگا۔

میرے چاروں عظیم ساتھیوں۔ ذرا ان لڑکیوں کی طرف دیکھو۔ تم تعداد میں چار ہو۔ وہ چھ ہیں۔ یہیں کھڑے کھڑے اپنی جس پسند کی طرف تم اشارہ کرو گے۔ اسی کے ساتھ تمہیں بیاہ دیا جائے گا۔

کوغنائی کے ان الفاظ پر وہ بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ پھر چاروں نے جب اپنی اپنی پسند کا اظہار کر دیا تب کوغنائی بیچھے ہٹا۔ پہلے اس نے صدر الدین اور جلال الدین کے لئے پسند کی جانے والی ٹوگ کی دونوں بہنوں کو ایک طرف کیا۔ پھر ان چاروں کی پسند کو علیحدہ کرنے کے بعد جو دو لڑکیاں باقی بچی تھیں۔ ان کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد وہ کرائت ترکوں اور کرغیزوں کے سردار کو مانگا کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

کو مانگا میرے عزیز بھائی۔ دو ایسے جوان لے کر کے آؤ۔ جو تمہارے پسندیدہ ہوں اور غیر شادی شدہ ہوں۔ جو دو لڑکیاں بچی ہیں وہ میں ان سے بیاہ دینا چاہتا ہوں۔ کو مانگا مسکراتے ہوئے۔ بیچھے ہٹ گیا تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ دو جوانوں کو لے کے آیا۔ پھر سب کو یورت کے اندر لے جایا گیا۔ اور کوغنائی کے کہنے پر جمال الدین نے ٹوگ کی دونوں بہنوں کو جلال الدین اور صدر الدین سے بیاہ دیا۔ باقی چھ لڑکیوں کو باقی چھ جوانوں کے عقد میں دیدیا گیا تھا۔ اس طرح شادی کے بعد ان آٹھوں لڑکیوں کو اس نے ان کے شوہروں کے ساتھ روانہ کر دیا تھا۔ جو چھ جوان منتخب کئے گئے تھے جن میں صدر الدین اور جلال الدین پہلے نمبر پر تھے۔ ان چھ کے یورت کوغنائی کے یورت کے ارد گرد لگا دیئے تھے۔ پھر کوغنائی کے یورت کے ارد گرد کرائت اور کرغیز ترکوں کے یورت ایک ترتیب اور بہترین طریقے سے ترتیب دیئے گئے تھے۔

دلانی لامہ مسکرایا۔ پھر اپنا منہ میرم کے کان کے قریب لے گیا۔ کہنے لگا۔  
بچی۔ یہاں بیٹھ کر ایسی گفتگو مت کرو۔ اس کوغنائی کے متعلق جو کچھ میں تمہیں کہہ چکا ہوں۔ وہ سو فیصد درست ہے۔ یہ عجیب لوگ ہوتے ہیں۔ ان کا ظاہر اور باطن اور ہوتا ہے۔ یہ قبلائی خان کو ہی نہیں بدھ مت سے تعلق رکھنے والوں سارے لوگوں کو ایک چکر میں ڈال رہا ہے۔

سیرم بیچاری خاموش ہو کے رہ گئی تھی۔ اس موقع پر دلانی لامہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔ کہ خاموش ہو گیا اس لئے کہ کوغنائی نے قبلائی خان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

عظیم خاقان اگر آپ اجازت دیں تو میں اب آپ سے رخصت ہوں۔ اور ان لڑکیوں کو اپنے ساتھ لے جاؤں۔ اگر احمد اور محترم جمال الدین سے آپ کو کوئی کام نہ ہو۔ تو انہیں بھی میں اپنے ساتھ لے جاؤں۔

قبلائی خان مسکرایا۔ بڑے پیار اور بڑی شفقت سے اس نے اپنے پہلو میں بیٹھے کوغنائی کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ پھر کہنے لگا۔

کوغنائی تم جیسا چاہو ویسے ہی کر سکتے ہو۔ ان لڑکیوں کے علاوہ جمال الدین اور احمد کو بھی تم اپنے ساتھ لے جاؤ۔ فی الوقت مجھے ان سے کوئی کام نہیں۔ اس کے ساتھ ہی کوغنائی اٹھا۔ جمال الدین اور احمد کے ساتھ وہ آٹھوں لڑکیوں کو اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

کوغنائی جب اپنے یورت کے پاس آیا۔ تو یورت کے باہر کو مانگا۔ مار تو۔ یورجی۔ سیف الدین اور بہ جوان جنہیں کوغنائی کھرا کر کے گیا تھا۔ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ کوغنائی کو یورت کے قریب آتے دیکھ کر وہ خاموش ہو گئے تھے۔ ان کے قریب آ کر کوغنائی نے ان لڑکیوں کو بھی یورت کے قریب ہی رکھنے کے لئے کہا۔ پھر کوغنائی اپنے اسیرائی گرنے والے صدر الدین اور جلال الدین کے قریب آیا۔ تھوڑی دیر تک انہیں مسکرا کر دیکھتا رہا۔ پھر کہنے لگا۔

ان لڑکیوں کو ذرا غور سے دیکھو۔ ان میں سے تم دونوں کس کس کو پسند کرتے ہو

کے لئے زیادہ بری ہے۔

قائدو کے چہرے پر فکر مندی میں ذہنی ہونئی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ کہہ رہا

تھا۔

بیٹی۔ میں نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے تیری نسبت کرامت ترک کوغنائی کے ساتھ کی تھی۔ اس کی طاقت۔ اس کی قوت۔ تیغ زنی میں اس کی مہارت۔ اس کی دلیری۔ اس کی شجاعت نے مجھے بے حد متاثر کیا تھا۔ میں نے اپنی زندگی میں بڑے بڑے تیغ زن بڑے بڑے سوراہے کیے۔ پر اس جیسا جوان آج تک میری نظر سے نہیں گزرا۔ اس لئے میں نے فی الفور تجھے اس سے منسوب کر دیا۔ گو میرا یہ فیصلہ بڑی جلت پسندی پر منحصر تھا۔ لیکن مجھے اس سے براہ کرمیرے لئے کوئی زندگی کا سانس ہی نہیں سکتا تھا۔

بیٹی اسے گئے ہونے آج پورا ایک ماہ ہو چکا ہے۔ بلکہ چند دن اوپر ہو گئے ہیں۔ دلائی لاما ماگس پاکوتبت کی سرزمینوں میں چھوڑ کر وہ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ میں لوٹ سکتا تھا۔ جب وہ ایک ہفتہ تک نہ آیا۔ تب میں فکر مند ہوا۔ بہر حال میں نے پندرہ دن تک اس کی وابستگی کا انتظار کیا۔ پھر میں نے اپنے کچھ آدمی جو جانوروں کی طرح گم ہو جانے والے شخص کا پتہ لگا لیتے ہیں۔ اس کے پیچھے روانہ کئے۔

وہ تبت کی سرزمینوں کی طرف گئے۔ ماگس پا کا پتہ کیا وہاں سے خبر آئی ماگس پاتو قبلائی خان کے ہاں رہتا ہے اور وہاں اس کی حیثیت ایک بڑے پجاری کی سی ہے۔

اس پر میرے وہ آدمی قبلائی خان کی سرزمینوں کی طرف گئے۔ وہاں سے انہیں جو خبریں ملی ہیں۔ وہ لے کر میرے پاس آئے ہیں اور یہ خبریں بڑی مایوس کن ہیں۔

قائدو کی اس گفتگو سے یاروق واقعی فکر مند ہو گئی تھی۔ مسلسل قائدو کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔ قائدو نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے پھر کہنا شروع کیا۔

بیٹی۔ کوغنائی قبلائی خان کے لشکر میں شامل ہو چکا ہے۔ میرے وہ آدمی جنہیں میں نے اس کی تلاش کے لئے روانہ کیا تھا۔ لوٹ آئے ہیں۔ اس کے بعد قائدو نے یاروق کو تہریز سے نکلنے۔ ان کے علاقے کے پاس سے گزرنے پھر جو جو حالات قبلائی

قائدو ایک روز اپنے سرحدی شہر قزل میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ اور گہری سوچوں میں غرق تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بتاتے تھے۔ کہ اسے کوئی فکر لاحق ہے۔ قزل شہر اس سنگم پر واقع تھا۔ جہاں دریائے خسار اور دریائے قزل تم دریائے نیسی میں گرتے ہیں۔

قائدو اسی طرح سر جھکائے فکر مند تھا بیٹھا ہوا تھا۔ کہ تھوڑی دیر بعد اس کی بیٹی آئی یاروق جو زرق برق لباس پہنے ہوئی تھی۔ ہنسی مسکرائی اس کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ جب اس نے اپنے باپ کی حالت دیکھی۔ تب وہ فی الفور سنجیدہ ہو گئی۔ ہاتھ کے اشارے سے قائدو نے اس کو اپنے پہلو میں بیٹھنے کے لئے کہا۔ آئی یاروق جب بیٹھ گئی۔ تب ایک اداس سی نگاہ قائدو نے اس پر ڈالی۔ پھر اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

یاروق۔ میری بیٹی۔ میرے پاس تیرے لئے ایک انتہائی بری خبر ہے۔ یہ خبر تیرے لئے ہی بری نہیں۔ بلکہ تجھ سے بڑھ کر یہ میرے لئے بری ہے۔ اس لئے کہ میں نے اپنے مستقبل کے جو خواب بنے تھے۔ وہ ٹوٹتے نظر آتے ہیں۔

یاروق میری بیٹی۔

قائدو کو بولتے ہوئے چپ ہو جانا پڑا۔ اس لئے کہ اس کی بات کانٹے ہونے یاروق بول پڑی تھی۔

بابا۔ ایسی کون سی بات ہے۔ جو میرے لئے بھی بری ہے۔ اور میری نسبت آپ



خان کے ہاں کوغنائی کو پیش آئے تھے۔ وہ سارے تفصیل کے ساتھ سنا ڈالے تھے۔

سارے حالات سن کر حسین خوبصورت یاروق تھوڑی دیر تک گہری سوچوں میں ڈوبی رہی۔ فکر مند تھی۔ پریشان بھی ہو چکی تھی۔ پھر دھیمے سے لہجے میں کہنے لگی۔

اے میرے باپ۔ یہ ساری تفصیل جاننے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں۔ کہ اس سلسلے میں کوغنائی کا کوئی تصور نہیں۔ اسے لوٹ کر ہمارے پاس آنا بھی نہیں چاہیے تھا۔ اس لئے کہ ہم سے پہلے کچھ لوگ اسے دعوت دے چکے تھے اور اس کی خدمات کو حاصل کر چکے تھے۔ اس کی ہمت اور جوانمردی۔ اس کی طاقت اور قوت کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ قبلائی خان نے اپنا دند تیریز بھیجا۔ اور وہاں سے کوغنائی کو منگوا یا۔

اب رہی بات کوغنائی کی۔ کہ اس نے یہاں ہمارے سامنے جھوٹ بولا۔ تو اسے ایسا کرنا ہی چاہیے تھا۔ اس لئے کہ اپنا زندگی بچانے کے لئے ہر کوئی ایسا کرتا ہے۔ اگر وہ یہ نہ کہتا کہ وہ دلائی لامہ کا محافظ ہے۔ تو ہم اسے جانے دیتے؟ ہمیں روک لیتے۔ بہر حال اس نے بڑی دانشمندی سے کام لیا ہے۔ کہ وہ ہمیں غلط تاثر دیتے ہوئے یہاں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور یہ بات اس کی دانشمندی اس کے عقلمند ہونے کے ایک بین دلیل ہے۔

آئی یاروق۔ تھوڑی دیر کے لئے رکی۔ کچھ سوچا۔ پھر اپنے باپ قائد کو مخاطب کرتے ہوئے وہ پھر کہہ رہی تھی۔

اے میرے باپ۔ میرادل یہ بھی کہتا ہے۔ کہ ایسے جراتمند۔ دلیر اور تیغ زنی میں بے نظیر مہارت رکھنے والے لوگ کسی کو دھوکا اور فریب نہیں دیتے۔ مجھے چونکہ اس سے منسوب کیا جا چکا ہے۔ لہذا میرادل کہتا ہے۔ کہ ایک نہ ایک روز لوٹ کے وہ میرے پاس ضرور آئے گا۔

قائد نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ کہنے لگا اگر وہ لوٹ کے آیا۔ تو کیا تم اسے معاف کر دو گی۔ یاروق مسکرائی۔ اور کہنے لگی۔

آپ مجھے اس کے ساتھ منسوب کر چکے ہیں۔ اگر وہ لوٹ کے میرے پاس آتا ہے۔ تو میں اس کے ساتھ شادی کر دوں گی۔ اسے اپنا شوہر تسلیم کروں گی۔ اور ساری

زندگی اس کے ساتھ گزار دوں گی۔ اسے کوئی تکلیف۔ اسے کوئی گزند نہ ہونے دوں گی۔ قائد نے کچھ سوچا۔ پھر یاروق کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سن میری بیٹی۔ مجھے امید ہے کہ کوغنائی کبھی بھی لوٹ کر ہماری سرزمینوں کی طرف نہیں آئے گا۔ اس نے تمہارے ساتھ نسبت صرف اپنی جان بچانے کے لئے منظور اور قبول کر لی تھی۔ ورنہ وہ پہلے ہی سے یہ فیصلہ کئے ہوئے تھا کہ اس نے قبلائی خان کے پاس جانا ہے۔ یاروق۔ قبلائی خان کے پاس ایک سے ایک خوبصورت اور حسین لڑکی ہے۔ کیا اتنی ڈھیر ساری لڑکیوں کو فراموش۔ نظر انداز کر کے وہ تمہاری طرف لوٹ آتا پسند کرے گا۔

یاروق مسکرائی۔ کہنے لگی۔

یہ تو وقت بتائے گا۔ کہ کیا ہوتا ہے۔ پر میرادل کہتا ہے کہ وہ میری طرف لوٹے گا ضرور۔

دیکھو بیٹی۔ اگر وہ تیری طرف نہ لوٹا۔ تو میرے ساتھ وعدہ کر کہ جہاں میں تیری شادی کروں گا۔ تو اسے تسلیم کر لے گی۔

یاروق سنجیدہ ہو گئی۔ کہنے لگی۔

اے میرے باپ۔ اس وقت میں ایسا کوئی وعدہ نہیں کرتی۔ حالات اور وقت نہ جانے کیا تبدیلی اور انقلاب برپا کرتے ہیں۔ اس معاملے کوئی الوقت التوا میں رہنے دیں۔ دیکھیں گے کہ وقت اور حالات ہمارے حق میں کیا کر دیتے ہیں۔

قائد دلجو بھر کے لئے خاموش رہا۔ پھر کہنے لگا۔

بیٹی میں نے تجھے دو موضوع پر گفتگو کرنے کے لئے بلایا تھا۔ ایک موضوع پر گفتگو ہو چکی۔ دوسرا موضوع یہ ہے۔ کہ تم جانتی ہو۔ بار بار ہم اپنے آبائی دشت پر حملہ آور ہو کر اسے قبلائی خان سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک ہمیں کوئی خاطر خواہ اور نمایاں کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ان جنگوں میں ہمیں کافی مال و متاع ملتا رہا ہے۔ جن سے ہم نے اپنے لشکریوں کی مالی حالت بہتر اور آسودہ کر لی ہے۔ بہر حال دوسرا موضوع میں جس پر تم سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے

معرکہ مارا ہے۔ تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ایسا ہر شخص ہر جوان کر سکتا ہے۔

قائد و مسکرایا۔ نہیں بیٹی یہ ہر کسی کے بس کا روگ نہیں ہے۔ کوغٹائی میں کچھ ایسی صفات ہیں جو اسے اوروں سے منفرد کرتی ہیں۔ وہ یقیناً ان جوانوں میں سے ایک بلکہ سر کردہ ہے جو آتش و آہن کے سلیوں کی تیز ہ کاری۔ لمبی مسافتوں کے آشوب محشر اور پراسرار بے نام طوفانوں کی دہلیز پر بھی کھڑے ہو کر ہر جبر سے ہر ظلم سے محاذ آرا ہونے کا فن جانتے ہیں۔

ایسے جوانوں کو اگر کوئی اپنا بنا کر رکھے ان کی طاقت اور قوت کو بہتر سمجھنا استعمال کرنے کی کوشش کرے۔ تب ایسے لوگ شرافت اور دلالتوں کی شہ نشین پر کھڑے ہو کر لبوں کی سٹھاس۔ راحتوں کا خواب اور محبتوں کا مہتاب ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن جب کوئی ان کے سامنے ظلم کا گولہ بن کر آئے تو پھر یہ خود بھی بے جہت جنوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ دکھتی آگ بن کر اپنے مقابل کی سانسوں۔ آہوں اور اعصاب تک میں تخریب کی داستان سی کر اپنی اور زیست کی اذیت ناک کڑا ہتی سسکیاں بھرتے چلے جاتے ہیں۔

قائد تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہوا پھر اپنی بیٹی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا یار دق میں سمجھتا ہوں کوغٹائی نے ہمارے ساتھ بدویا ہتی نہیں کی۔ اگر قبلائی خان کے لوگ اسے لینے کے لئے تہریر گئے تھے۔ اور قبلائی خان اسے اپنے لشکروں کا سالار بنانے کا تہیہ کر چکا تھا۔ تو پھر کوغٹائی کا فرض بنتا تھا۔ کہ وہ اس کے پاس جائے۔ اس لئے کہ ہماری نسبت قبلائی خان اسے پہلے طلب کر چکا تھا۔ اور اس کی طلب کے جواب میں کوغٹائی تو ایسا ہی کرنا چاہیے تھا۔ جیسا اس نے کیا ہے۔

اپنے باپ قائد کی اس گفتگو سے یار دق کسی قدر مطمئن ہو گئی تھی۔ کچھ دیر اس نے سوچا۔ پھر اپنے باپ قائد کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی۔

اے میرے باپ۔ اب جب کہ کوغٹائی قبلائی خان کے پاس پہنچ چکا ہے۔ تو اس کے پاس اس وقت دو بہترین اور نایاب و عمدہ سالار جمع ہو چکے ہیں۔ ایک کوغٹائی دوسرا۔ بایان۔ گو قبلائی خان کے پاس کرا کوچی۔ شیرامون اور آچو جیسے سالار بھی ہیں۔ لیکن وہ کوغٹائی اور بایان جیسے جوان مردوں کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

اپنے کچھ قاصد شمالی ساہیریا کے میدان کبیر کے اس پار برفستانی مزرعوں میں رہنے والے ترکوں کو ان مانچو قبائل کی طرف بھجوائے ہیں۔ جو ابھی تک وحشیانہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جو تہذیب سے نا آشنا ہیں۔ مچھلی پانی کر گزر بسر کرتے ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ کچھ مانچو قبلائی خان کے لشکر میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور ان میں سے اکثریت اسلام بھی قبول کر چکی ہے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ جو قاصد میں نے ساہیریا کے اس پار برفستانی مزرعوں کی طرف بھجوائے ہیں۔ وہ وحشی مانچو قبائل کو ہماری حمایت پر آمادہ کر لیں گے۔

انہیں میں نے یہ ترغیب دی ہے۔ کہ اگر شمال کی طرف سے وہ حملہ آور ہوں اور مغرب کی طرف سے ہم پیش قدمی کریں تو دونوں قوتیں مل کر اگر منگولوں کے آبائی دشت اور ان کی ساری آبادیوں اور زرخیز زمینوں پر قبضہ کر لیں۔ تو میں آدھی سر زمینوں کو مانچو قبائل کے حوالے کر دوں گا۔ جہاں وہ آباد ہو کر خوشگوار زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اور اپنا آدھا آبائی دشت میں اپنے قبضے میں لے لوں گا۔ مجھے امید ہے کہ میری یہ تدبیر کامیاب رہے گی۔ اگر شمالی برفستانی مزرعوں کے وحشی مانچو قبائل ساہیریا کے میدان کبیر کو عبور کر کے اور ہمارے آبائی دشت پر حملہ آور ہوتے ہیں اور مغرب سے ہم یلغار کرتے ہیں تو مجھے امید ہے کہ ہم قبلائی خان کے چھوٹے بھائی اریق بونگ کو پسپا کر کے اپنے آبائی دشت پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اریق بونگ کے پاس اتنی قوت نہیں کہ وہ بیک وقت ہمارا اور شمالی مانچو قبائل کا مقابلہ کر سکے۔

یہاں تک کہنے بعد قائد دلچسپ بھر کے لئے رکا تھا۔ پھر وہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

آئی یار دق جو تہذیب میں نے کوغٹائی کو تلاش کرنے کے لئے روانہ کئے تھے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے۔ کہ قبلائی خان جنوبی چین کو فتح کرنے کے لئے کوغٹائی کو استعمال کرے گا۔ آئی یار دق جو ابھی تک گہری سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ قائد کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

اے میرے باپ۔ کوغٹائی نے ذہاں گھوڑے کو روک کر پھر اس پر سوار ہونے کا

میرے باپ۔ میرادل کہتا ہے۔ کہ قبلائی خان جنوبی چین کے خلاف یلغار شروع کر دے گا۔ وہ کوغنائی اور بایان کی طاقت و قوت اور ان دونوں کے جنگی تجربے سے فائدہ اٹھائے گا۔ مجھے امید ہے۔ بہت جلد وہ جنوبی چین کی طرف یلغار کرے گا۔ اور شمالی چین کی طرح جنوبی چین کو بھی اپنا مطیع اور فرمانبردار بنا کر اپنے لئے ایک وسیع سلطنت استوار کرے گا۔

اس وقت میرے ذہن میں یہ بات آئی ہے۔ کہ کوغنائی کو یہاں سے گئے ہوئے ایک ماہ سے اوپر ہو چکا ہے۔ یقیناً قبلائی خان نے اب چین کی ہم شروع کر دی ہوگی۔ کیا ایسے موقع پر ہم لوگ اپنے آباؤی دشت پر حملہ آور نہ ہوں۔ اس وقت ازین بونہ اکیلا ہے۔ میرے خیال میں وہ ہماری طاقت اور قوت کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اور ہم کچھ علاقے پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

آئی یاروق نے فکر مندی میں کہنا شروع کیا۔

یہ مانا کہ آپ نے شمال کے دشتی مانچو قبائل کو دعوت دے رکھی ہے۔ لیکن وہ نہ جانے سب آئیں۔ میں چاہتی ہوں ان کی آمد سے پہلے پہلے ہم حملہ آور ہو کر قبلائی خان کے چھوٹے بھائی اریق بونہ سے اپنے دشت کا کچھ حصہ چھین لیں۔ اور میرادل کہتا ہے کہ ہم ایسا کرنے میں کامیاب بھی ہو جائیں گے۔

قاندو نے تو صنی انداز سے اپنی بیٹی یاروق کی طرف دیکھا۔ پھر کہنے لگا۔

یاروق میری بیٹی میں تمہاری اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں۔ دونوں باپ بیٹی چند دن تیاری کرتے ہیں۔ اس کے بعد اپنے آباؤی دشت پر حملہ آور ہوں گے۔ اپنے باپ کے اس فیصلے کو سن کر یاروق خوش ہو گئی تھی۔ پھر دونوں باپ بیٹی ایک ساتھ اٹھے اور اس کرنے سے نکل گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

قبلائی خان اپنی خیمہ نما نشست گاہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دائیں بائیں اپنے اپنے مراتب اور منصب کے مطابق سب لوگ اپنی نشستیں سنبھال چکے تھے۔ کہ ایک طرف سے کوغنائی۔ جمال الدین۔ سیف الدین۔ احمد۔ کومانگ۔ مارو۔ اور یورچی آتے دکھائی دیئے۔ سب نے تعظیم دینے کے انداز میں قبلائی خان سے مصفاہی کیا۔ جنہاں پر بڑھا پاب پوری طرح سے طاری ہو چکا تھا۔ اپنے اپنے منصب کے مطابق سب اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ کوغنائی قبلائی خان کے بیٹے اور اس کے دلی عہد چنگ کم کے پاس بیٹھا۔ اس دفعہ کوغنائی نے چنگ کم کے پہلو میں ایک تبدیلی دیکھی۔ اس لئے کہ وہاں ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ جو کوغنائی کے لئے یقیناً اٹھنی تھا۔ اسی کی طرف دیکھتے ہوئے کوغنائی کی نگاہیں سوالیہ انداز میں چنگ کم پر جم گئی تھیں۔ چنگ کم مسکرایا۔ پھر کہنے لگا۔

کوغنائی میں تمہاری نگاہوں کا جائزہ لے چکا ہوں۔ تم میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے جوان کے متعلق جاننا چاہو گے۔ یہ میرا بیٹا ہے۔

یہ گفتگو قبلائی خان بھی سن رہا تھا۔ ہلکا سا ہنسنے لگاتے ہوئے کوغنائی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ اور میرا پوتا ہے۔ اس کا نام تیمور ہے۔

کوغنائی نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے پرجوش انداز میں تیمور سے مصفاہی کیا۔ تیمور کو شاید ساری تفصیل قبلائی خان سے متعلق بتائی جا چکی تھی۔ لہذا اس نے کوغنائی سے بھی زیادہ پرجوش انداز میں اس سے مصفاہی کیا۔ پھر چنگ کم کو مخاطب کرتے ہوئے کوغنائی کہنے

مہیں ملنے کے لئے بڑا بے چین ہو رہا تھا۔ نیلے جاودانی آسمان کا شکر یہ کہ میں صحت مند ہو کر نشست گاہ میں بیٹھا ہوں۔ اور تم سے ملاقات ہو رہی ہے۔ تم جیسے جوان کو دیکھ لینا ہی ایک سعادت اور خوش بختی ہے۔

تیور کی اس گفتگو کا جواب کوغنائی دینا ہی چاہتا تھا۔ چپ رہا۔ اس لئے کہ قبلائی خان اس کی طرف متوجہ ہوا۔ اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

کوغنائی تم نے ابھی تک یہ نہیں پوچھا کہ میں نے تمہیں اس نشست گاہ میں کیوں

بلایا ہے۔

کوغنائی نے قبلائی خان کی طرف دیکھا۔ پھر کہنے لگا۔

خان اعظم۔ معاف کرنا۔ میں ذرا اپنے بھائی تیور اور اپنے محترم چنگ کم کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا تھا۔ اب بتائیں مجھے کس مقصد کے تحت آپ نے طلب کیا ہے۔

قبلائی خان نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ پھر کہنے لگا۔

کوغنائی میرے بیٹے۔ تمہیں یہاں آئے ہوئے ایک ماہ سے چند دن اوپر ہو چکے ہیں۔ میرا ارادہ تو یہ تھا۔ کہ میں تمہارے اور بابا جان کے ساتھ جنوبی چین کے سارے علاقوں کو اپنے تسلط میں لے لوں گا۔ گو کچھ علاقے اس وقت ہمارے قبضے میں ہیں۔ لیکن میں جنوبی چین پر مکمل طور پر قبضہ کرنا چاہتا ہوں۔ جنوبی چین سے متعلق تفصیل تو تمہیں میں بعد میں بتاؤں گا۔ لیکن جنوبی چین پر حملہ آور ہونے سے پہلے ہم پر ایک اور افادہ ٹوٹی ہوئی نظر آ رہی ہے۔

کوغنائی نے تیز نگاہوں سے قبلائی خان کی طرف دیکھا۔ پھر فکر مند سے لہجے میں

پوچھ لیا۔

محترم خان۔ آپ کا کیا مشورہ ہے؟ اس کا جواب اس صیغہ کی طرف ہے۔

قبلائی خان نے کچھ سوچا۔ پھر وہ کہہ رہا تھا۔

کوغنائی میرے بیٹے۔ شمالی چین کو مکمل طور پر میرے باپ تولائی اور میرے تایا

انڈائی خان نے فتح کیا۔ اس وقت شمالی چین پر کن خاندان کی حکومت تھی۔ اور یہ مانچو

لگا۔

میرے محترم اس سے پہلے تم نے کبھی اپنے جواں سال بیٹے کا ذکر تو نہیں کیا۔ میں حیران ہوں کہ یہ خوب جوان اور توانا ہے۔ کبھی اس سے پہلے نشست گاہ میں نہیں آیا۔ مجھے یہاں آئے ہوئے تقریباً ایک ماہ ہو چکا ہے۔ اور میں نے ایک دفعہ بھی اس سے ملاقات نہیں کی۔

جواب میں قبلائی خان کچھ کہنا چاہتا تھا۔ کہ اس سے پہلے ہی اس کا بیٹا چنگ کم

بول پڑا۔

کوغنائی۔ اگر عمر کو دیکھا جائے تو تم میرے بیٹوں کی جگہ ہو۔ میرا باپ قبلائی خان تو پہلے ہی تمہیں بیٹا کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ میں بھی تمہیں آج سے اپنے بیٹوں کی طرح جانوں گا۔ تیور میرا بیٹا ہے۔ اس سے پہلے تمہاری ملاقات اس وجہ سے نہیں ہوئی۔ یہ بیمار تھا۔ تم کراہت ترک ہو۔ اور یہ جانتے ہو گے کہ ہمارے ہاں جب کوئی بیمار ہوتا ہے۔ اس کے خیمہ پر نشان لگا دیا جاتا ہے۔ تاکہ کوئی اندر نہ آئے۔ اس کے ذاتی ملازم کے سوا کوئی بھی بیمار کے پاس نہیں آتا۔ جب امیر لوگ یا صاحب منصب لوگ بیمار ہوتے ہیں تو کچھ کچھ فاصلے پر چوکیدار متعین کر دیئے جاتے ہیں کہ کوئی قریب نہ آئے۔ اس لئے ہم مغلوں کو اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ اجنبیوں کے ساتھ کہیں گندی روٹیں یا بری ہوائیں اندر نہ چلی آئیں۔ اور وہ بیمار کی موت کا سبب نہ بن جائیں۔

میرا بیٹا تیور بھی بیمار تھا۔ لہذا اس کو اس کے خیمے میں تہا رکھا گیا تھا۔ اب چونکہ یہ غسل صحت کر چکا ہے لہذا نشست گاہ میں بیٹھنے لگا ہے۔ اس بنا پر تمہاری اس سے پہلے ملاقات نہ ہو سکی تھی۔

جب تک چنگ کم بولتا رہا۔ اس کا بیٹا تیور بڑے شوقیہ انداز میں کوغنائی کی طرف دیکھتا رہا۔ چنگ کم جب خاموش ہوا۔ تو تیور نے کوغنائی کو مخاطب کرتے ہو کہنا شروع کیا۔

بیماری کی حالت میں میری ضرورت پر جو ملازم مقرر تھا۔ کوغنائی میرے بھائی وہ تمہارے سارے حالات تفصیل کے ساتھ مجھے سناتا رہا۔ بیماری کے دوران ہی میں

میں ان پر فتح پانا بھی اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور تھا۔ اسی بنا پر منگولوں نے کبھی پنجوریا کے جنگلات میں ان کا تعاقب نہیں کیا۔

اس کے علاوہ یہ تینوں قبائل کو ہستان خجان کی بھول بھلیوں سے واقف ہیں۔ کوہستان خجان سیاہ رنگ کا اور یا نکل محمودی چٹانوں کا ایک کوہستانی سلسلہ ہے۔ جو اجنبی اور نوواردوں کے لئے مصیبتوں کا باعث بن جاتا ہے۔

اب جو ہمارے محاسب خبر لائے ہیں۔ ان کے مطابق یہ تینوں قبائل ایک بہت بڑے اور جرار لشکر کی صورت میں پنجوریا کے جنگلوں سے نکل کر مغرب کا رخ کر رہے ہیں۔ اگر ان کو نہ روکا گیا۔ تو یاد رکھنا یہ ہمارے آبائی اور چنگیز خان کے شہر قراقرم اور جھیل بیکال تک یلغار کرتے چلے جائیں گے۔ اور کوئی ان کی راہ روکنے والا نہ ہوگا۔ وہاں اس وقت میرا چھوٹا بھائی اریق بوئے ہے۔ جو پہلے ہی بڑی مشکل سے میرے تائے کے بیٹے قائد کی یلغار کو روکے ہوئے ہے۔ اگر مشرق کی طرف سے یہ خونخوار قبیلے بھی اس پر ٹوٹ پڑے تو ہمارا آبائی دشت ہمیشہ کے لئے ہم سے چھین جائے گا۔

جو حالات رونما ہوئے ہیں۔ ان کی تفصیل میں نے تمہیں بتادی ہے۔ اب میں یہ چاہوں گا کہ تم اپنے جھبے کے لشکر کے ساتھ پنجوریا کی طرف کوچ کرو۔ اور ان قبائل کی راہ روکو۔ اگر یہ تمہارے روبرو آتے ہیں تو ان پر ایسی یلغار کرو کہ انہیں بدترین شکست دے کر ان کی کمر توڑتے ہوئے اور ان کی طاقت اور قوت کو کچلتے ہوئے انہیں واپس پنجوریا کے گھنے جنگلات اور کوہستان خجان کی طرف بھاگنے پر مجبور کر دو۔

جو لشکر تمہیں سونپا گیا ہے۔ اس میں پہلے سے ہی جنگ کے ماہر کو مانگا۔ مار تو اور یورپی شامل ہیں۔ مار تو چونکہ مانچو قبائل کا سردار ہے۔ اور جن علاقوں کی طرف میں تمہیں بھیج رہا ہوں وہ سارے علاقے اس کے جانے بیچانے ہیں۔ کو مانگا بھی ان علاقوں سے واقف ہے۔ اور خود یورپی بھی ان علاقوں کے محل وقوع سے واقف ہے۔ ان سب کے باوجود میں تمہارے ساتھ راہبر اور راہنما بھی روانہ کروں گا۔ جو جنگلات کے باہر اور جنگلات کے اندر تک تمہاری رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اب تم یہ بتاؤ کہ اس مہم کے لئے تم کب تک روانہ ہونا چاہتے ہو گے۔ پر یہ خیال رکھنا کہ یہ ایک انتہائی اہم مہم ہے۔ اگر ہم

نام کے ترک تھے۔ جو کن کے نام سے شمالی چین پر حکومت کر رہے تھے۔ جب میرا ہاپ مانچو قبائل پر حملہ آور ہوا۔ تو مانچو قبائل کی اکثریت ساہیریا کے شمالی حوزہ زاروں کی طرف چلی گئی۔ کچھ لوگ بچے انہوں نے ہماری فرماں برداری اختیار کر لی۔ ان میں سے اکثریت نے اسلام قبول کر لیا۔ انہیں کا سردار اس وقت مار تو ہے۔ جو اس لشکر میں شامل ہے جس لشکر کی کمان تمہیں سونپی گئی ہے۔

چین میں اس وقت مانچو کے علاوہ دیگر قبائل بھی طاقت اور قوت رکھتے تھے۔ ان میں تین قبائل بڑے اہم تھے۔ پہلا تنگس۔ دوسرا تورگوت۔ تیسرا تاتاری۔

(بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ منگول اور تاتاری ایک ہی تھے۔ لیکن یہ تاثر غلط ہے۔ منگول اور تھے۔ اور تاتاری دوسرا قبیلہ تھا۔ گو ان دونوں کا تعلق ترکوں ہی سے تھا۔ لیکن دوا علیحدہ علیحدہ قبائل تھے۔ تاتاری وہ تھے جو اس وقت شمالی چین کے حکمران کن خاندان کی حمایت میں منگولوں پر حملہ آور ہوئے تھے۔ جب چنگیز خان نے انہیں طاقت نہیں پکڑی تھی۔ اور انہوں نے شمالی چین کے حکمرانوں کی حمایت کرتے ہوئے منگولوں کا ناطقہ تک بند کر رکھا تھا)

قبلائی خان کچھ دیر رکا۔ پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔  
کو عثمانی میرے بیٹے۔ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ مانچو جو انتہائی طاقتور۔ انتہائی خونخوار اور جنگ جو تھے وہ تو ہمارے شمالی چین فتح کرنے پر ساہیریا کے شمالی برفانی حوزہ زاروں کی طرف چلے گئے۔ وہی ان کا اور ہمارا اصل وطن تھا۔ اور وہیں سے نکل کر سارے قبائل جنوب اور مغرب کی طرف یلغار کرتے رہے۔

اب جو باقی تین طاقتور قبیلے بچے۔ وہ تنگس تورگوت اور تاتاری ہیں۔ یہ اپنی جانیں بچاتے ہوئے پنجوریا کے جنگلات میں گھس گئے۔ وہاں انہوں نے اپنے لئے رہائش گاہیں بنالیں۔ طاقت پکڑتے رہے۔ سوا وہ اپنے آپ کو ناقابل تسخیر خیال کرنے لگے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ طاقتور جنگجو قبیلہ تورگوت ہے۔ پنجوریا کے مشرقی کوہستانی سلسلہ خجان سے ملے کر یہ شمال مغرب میں دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ چونکہ ان کا سیرا جنگلوں کے اندر ہے۔ لہذا ان پر حملہ آور ہونا آسان نہیں ہے۔ اور جنگل

نے وقت ضائع کیا۔ تو یہ وحشی قبائل یلغار کرتے ہوئے وہاں تک پہنچ جائیں گے جہاں ان کی راہ روکنا ہمارے لئے مشکل ہو جائے گا۔

قبلائی خان کے ان الفاظ پر کوغنائی کی چھاتی تن گئی تھی۔ کہنے لگا۔

خاقان اعظم۔ ان علاقوں میں یہ پہلی مہم ہے جو مجھے سوچنی جارہی ہے۔ میں آپ پر انکشاف کروں۔ میں ایسے حالات میں دیر کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ میں آج ہی بلکہ یہ کہوں گا کہ ابھی تھوڑی دیر تک یہاں سے کوچ کرنا پسند کروں گا۔ اگر آپ میرے کوچ کے انتظامات کر سکتے ہیں۔ تو پھر تھوڑی دیر تک دیکھیں گے میں کوغنائی یہاں سے منجوریا کے جنگلوں کی طرف کوچ کر چکا ہوں گا۔

قبلائی خان نے کوغنائی کی پیٹھ تھپتھپائی کہنے لگا۔

اس نشست گاہ کی طرف آنے سے پہلے کوغنائی میں کوچ کے سارے انتظامات مکمل کر چکا ہوں۔

کوغنائی فوراً اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا۔ کہنے لگا۔

اگر یہ معاملہ ہے تو میں پھر ابھی کوچ کروں گا۔ اور مجھے امید ہے کہ عنقریب میری طرف سے آپ اچھی خبریں سنیں گے۔

کوغنائی کے کھڑے ہونے پر قبلائی خان۔ چنگ کم۔ اور اس کا بیٹا تیور بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ کچھ دیر تک قبلائی خان کوغنائی کے ساتھ بڑی شفقت سے راز دارانہ سی گفتگو کرتا رہا۔ اس کے بعد اس لشکر کو تیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ جس نے کوغنائی کے ساتھ جانا تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد کوغنائی اپنے لشکر کے ساتھ وہاں سے کوچ کر گیا تھا۔ کومانگا۔ مارتو اور یورجی اس کے ساتھ تھے۔

☆☆☆☆☆

اپنے لشکر کے ساتھ کوغنائی دریائے ہوانگ ہو کو عبور کرنے کے بعد شمالاً جنوباً پھیلے کوہستانی سلسلے خنجان کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگا تھا۔ جب اس کے سامنے منجوریا کے جنگلات کا سلسلہ شروع ہوا۔ تب اس کے رہنماؤں نے اپنا رخ بدلا۔ اب وہ شمال مغرب کے رخ پر آگے بڑھے تھے۔ یہاں تک کہ پیش قدمی کرتے ہوئے وہ دریائے ہیلر کے کنارے آن پہنچے تھے۔ یہاں کوغنائی نے دریا کے کنارے اپنے لشکر کو روک کر اس موقع پر کومانگا۔ مارتو اور یورجی تینوں اس کے پاس آن کھڑے ہوئے تھے۔ پھر ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کوغنائی نے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیز۔ تم جانتے ہو۔ اب تک رہنما میری رہنمائی کرتے ہوئے یہاں تک لائے ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ جس دریا کے کنارے ہم کھڑے ہیں۔ یہاں کا نام ہیلر ہے۔ اور دریا کے کنارے اسی تھوڑا سا آگے ہیلر نام کا شہر بھی ہے۔ تم تینوں میں سے کوئی مجھے ان سرزمینوں کا محل وقوع کاغذ پر بنا کر دے سکتا ہے۔ دشمن سے نپٹنے کے لئے یہ میرے بہت کام آئے گا۔ اس لئے کہ منتخب دشمن پر نگاہ رکھے ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ منجوریا کے جنگلوں سے نکل کر تینوں دریاؤں میں سے کوغنائی کے پاس آئے ہیں۔ اب مجھے یہ نہیں پتہ کہ دریاؤں میں سے کون سا دریا ہے۔ اس وقت جس دریا کے کنارے ہم کھڑے ہیں۔ اس دریا کے متعلق جانتا ہوں کہ یہ دریاؤں ہیلر ہے۔

کوغنائی جب خاموش ہوا۔ تب کومانگا مسکرایا پھر کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے

دریائے کیرولین نکلتا تھا۔ یہ بھی شمال مشرق کے رخ پر آگے بڑھتے ہوئے پہلے دریائے کیرولین کو اپنے ساتھ لیتا تھا۔ پھر ادنان اور کیرولین دونوں دریائے امور میں جا گرتے تھے۔ پھر دریائے امور مشرق کی طرف بڑھتا چلا جاتا تھا۔

پانچواں دریا دریائے نن ہوتا تھا۔ جو کوہستان خجان ہی سے نکلنے ہوئے منچوریا کے جنگلات سے ہوتا ہوا۔ کچھ دیر شمال مشرق کے رخ پر پہننے کے بعد دریائے امور ہی میں گرتا تھا۔ اور اس طرح چار دریاؤں کا پانی لیکر دریائے امور سمندر میں جا جذب ہوتا تھا ہے۔

اب صورت حال یہ تھی کہ تینوں وحشی قبائل یعنی سکس۔ تورگوت اور تاتاری کوہستان خجان کی طرف سے آنے کے بعد منچوریا کے جنگلات کو عبور کر کے دریائے نن ہو کی طرف آئے۔ دریائے نن ہو کو انہوں نے عبور کیا۔ اور دریائے نن ہو کے کنارے سکیاگ کے نام کے شہر سے باہر ہوتے ہوئے انہوں نے مشرق کا رخ کیا۔ اب وہ اس وسیع دلائی علاقوں کے اندر سز کر رہے تھے۔ جو دریائے ہیلر دریائے کیرولین۔ دریائے ادنان اور دریائے امور کے علاوہ دریائے نن ہو کے درمیان ایک وسیع حلقہ سا بنانا تھا۔

کوغٹائی کو قبلائی خان کے مقرر کردہ محتسب ایک ایک ہل کی خبر دے رہے تھے۔ دشمن کی نقل و حرکت سے پوری طرح ابے آگاہ کر رہے تھے۔ جب اسے خبر ملی کہ دریائے نن ہو کو عبور کرنے کے بعد اور سکیاگ کے شہر کے پاس سے گزرنے کے بعد تینوں وحشی قبائل اس سمت بڑھ رہے ہیں جہاں دریائے ادنان اور دریائے کیرولین دریائے امور میں گرتے ہیں۔ تب اپنے لشکر کے ساتھ کوغٹائی نے دریائے ہیلر کو عبور کیا۔ اور دریاؤں کے چھوٹے بچ و لدلی حلقے کے اندر بڑی تیزی سے سفر کرتے ہوئے دشمن کی طرف بڑھا تھا۔

وہ تینوں وحشی قبائل بڑی تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے جس وقت اس جگہ کے قریب آئے۔ جہاں دریائے کیرولین اور دریائے ادنان دریائے امور میں گرتے ہیں تب انہیں خبر ہوئی کہ قبلائی لگان کا ایک لشکر ان کے تعاقب میں لگ گیا ہے۔ یہ خبر ملتے ہی انہوں نے اپنے لشکر کو روک دیا۔ اور کوغٹائی کے ساتھ انہوں نے نشتے اور جنگ

کھینے لگا۔

امیر گوٹس۔ پورچی اور مارٹو تینوں ہی ان علاقوں سے خوب واقف ہیں۔ لیکن مانچو قبیلے کے سردار کی حیثیت سے مارٹو ان علاقوں سے سب سے زیادہ واقفیت اور شناسائی رکھتا ہے۔ اس لئے کہ ان علاقوں میں کبھی مانچو قبیلے کی حکومت تھی۔ ٹھیک ہے۔ منگولوں کے حملہ آور ہونے سے پہلے مانچو قبائل تقسیم ہو گئے۔ کچھ مارٹو کے ساتھ ہوئے جنہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ وہ آپ کے ساتھ ہیں۔ ان کی اکثریت ساہیو یا کے شمالی برفانی مریزاروں کی طرف چلی گئی تھی۔ میرے خیال میں کاغذ پر اس علاقے کا مکمل وقوع ہم دونوں سے زیادہ مارٹو بہتر انداز میں بنا سکتا ہے۔

مارٹو مسکرایا۔ ایک کاغذ اس نے منگایا پھر اس سارے علاقہ کا ایک نقشہ بنا کر کوغٹائی کو دے دیا تھا۔

ایسا کرنے کے بعد کوغٹائی نے دریائے ہیلر کے کنارے کنارے شمال مغرب کی طرف پیش قدمی شروع کی۔ اب نقشہ بن جانے کے بعد وہ ان علاقوں سے کافی حد تک واقف ہو گیا تھا۔

ہیلر شہر سے گزرنے کے بعد وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ اور اس جگہ آیا جہاں کوہستان خجان سے نکلنے والا دریائے ہیلر دریائے کیرولین میں گرتا تھا۔ وہاں دریا کا پانی خوب چوڑا تھا۔ اور دریا کو آسانی سے عبور کیا جاسکتا تھا۔ وہاں دریا کے کنارے کوغٹائی اپنے اپنے لشکر کو بڑاؤ کرنے اور ستانے کا حکم دے دیا تھا۔

اس علاقے کی ہیئت و کیفیت بھی عجیب و غریب تھی۔ پانچ دریا آ کے ایک حلقہ بنا جاتے تھے اور یہ وسیع میدان تھے۔ جو دریاؤں سے گھرے ہوئے تھے۔ پہلا دریا ہیلر تھا۔ جو کوہستان خجان سے نقل کر مشرق کے رخ پر بہتا ہوا دریائے کیرولین میں گرتا تھا۔ دوسرا دریائے کیرولین تھا۔ جو کوہستان ہوات کی طرف سے آتا ہوا آگے بڑھتا تھا۔ اور دریائے ہیلر کو اپنے معاون کی حیثیت سے لیتا ہوا شمال کی طرف جاتا تھا۔ اور آگے جا کر دریائے ادنان میں گرتا تھا۔

تیسرا دریا ادنان تھا۔ جس کا منبع انہی کوہستانی جنگلاتوں میں تھا۔ جہاں سے

کرنے کا تہیہ کر لیا۔ کوغٹائی بھی اپنے لشکر کے ساتھ ان کے سامنے جا کے خیمہ زن ہو گیا تھا۔

آنے والی رات۔ دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے پڑاؤ کئے رہے۔ انتہا درجے کے محتاط رہے۔ اگلے روز کوغٹائی اپنے دست راست صدر الدین اور جلال الدین کے علاوہ کومانگا اور مارتو کے ساتھ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد جب فارغ ہوا۔ تب مانچو قبیلے کے سردار مارتو کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

مارتو۔ وہ محتسب جوان علاقوں میں ہمارے لئے کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے کسی کے ذمہ یہ کام لگاؤ۔ کہ جب دشمن ہمارے سامنے صف آرا ہو تو وہ مجھے آ کے یہ بتا سکے کہ دشمن کے جنگ کرنے کی ترتیب کیا ہے۔ اسی کے مطابق میں بھی اپنی ترتیب رکھتے ہوئے ان کے ساتھ جنگ کرنا پسند کروں گا۔

مارتو نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا تھا۔ پھر سب کوغٹائی کے خیمے میں آئے۔ سب نے مل کر کھانا کھایا۔ اس کے بعد ان وحشی قبائل کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے کوغٹائی نے اپنے لشکر کے اندر جنگ کے طبل بھجوا دیئے تھے۔

وحشی قبائل بھی جان گئے تھے۔ کہ قبلائی خان کا لشکر جوان کے مقابل آیا ہے۔ ان کے ساتھ جنگ کرنے کے درپے ہے۔ لہذا انہوں نے بھی اپنی صفیں درست کرنی شروع کر دی تھیں۔

کوغٹائی نے ابھی تک اپنے لشکر کی شکل کو آخری ترتیب نہیں دی تھی۔ کومانگا۔ مارتو اور یورجی کے علاوہ صدر الدین اور جلال الدین کے ساتھ اپنے لشکر کے سامنے کھڑا تھا۔ اس کے قریب اس کا وہی وحشی گھوڑا پرسکون حالت میں کھڑا ہوا تھا۔ جو کبھی کسی کو اپنی پیٹھ پر سوار نہ ہونے دیتا تھا۔ اور جو قبلائی خان کی طرف سے اسے انعام میں ملا تھا۔ اس گھوڑے کو کوغٹائی کافی حد تک جنگ میں اپنے اشاروں پر کام کرنے کے لئے سدھ چکا تھا۔ دشمن کے لشکر کے سردار جس وقت اپنے لشکر کی ترتیب درست کر رہے تھے تب کوغٹائی نے چند لمحوں تک آسمان کی طرف دیکھا۔ ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ کہتا رہا۔ پھر گھنٹوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر تک وہ سجدے میں گرا رہا۔ پھر اٹھا۔ دونوں

ہاتھ دعا کے انداز میں اٹھائے اس کے بعد وہ کہہ رہا تھا۔

”میرے اللہ تو ہی خواب جگاتی رات۔ صبح اگاتی خورشید اور چاندی کے پھول کھلاتے چاند کے علاوہ پریم نگر کے گیت سناتے دلوں کا خالق ہے۔

کوغٹائی دعا مانگ رہا تھا۔ کومانگا۔ مارتو یورجی۔ صدر الدین اور جلال الدین اس کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے سب کی گردنیں عقیدت اور احترام میں جھکی ہوئی تھیں۔ گڑگڑائی آواز میں کوغٹائی پھر کہہ رہا تھا۔

”ارے خالق مہربان تو ہی نجد سرما کی راتوں میں گرما کے ادراک کی پرداز عطا کرتا ہے۔ میرے اللہ پر دس کی ان بے مہر گزرگا ہوں میں اجنبی ہوں۔ راستے کی بھول بھلیوں سے بھی واقف نہیں۔ ان در بدر بے بسیرا طور کی طرح ہوں جو نہیں جانتے وقت کن سمتوں سے آتا ہے۔ کن سمتوں کو نکل جاتا ہے۔ جو نہیں جانتے کہ رات کو روتے چاند کا تھکا تھکا چہرہ ہنستے دن کا استقبال کیسے کرتا ہے۔

میرے اللہ یہ تینوں وحشی قبائل ہمارے سامنے صفیں درست کر رہے ہیں۔ چاہتے ہیں کہ آوازوں کی دہکتی کرچیوں بھڑکتی شہد کی مکھیوں اور کوہستانی بھگتی پاگل ہواؤں اور نوحہ بردار گونجوں کی طرح ہم پر حملہ آور ہو جائیں۔ میرے اللہ مجھے استطاعت فرما۔ کہ میں وقت کے بدترین سانحے کی طرح ان پر وارد ہوں میرے اللہ مجھے ہمت دے کہ میں ان کی حالت دیوانوں کے رخ کدوں اور نحوست کے گرداب جیسی بنانا چلا جاؤں۔ میرے مالک تو مہربان ہے اپنے بندوں کے لئے رحیم اور بہترین وکیل و حقیق ہے۔ میرے اللہ۔ مجھے دشمن کے مقابلے میں اپنی مدد سے نواز مجھے ہمت اور طاقت دے کہ میں بے خانماں کر دینے والی آلام بھری مہیب آوازوں کی طرح دشمن پر وارد ہوں۔ اور ان کی حالت نیلوں سے لپٹ کر روٹی دیرانیوں اور مفلسی کے جھوپڑے میں ادگتی ہواؤں اور گفتوں بھری کوچہ و بازار جیسی کرتا چلا جاؤں۔

میرے اللہ۔ تو ہی کاتب وقت ہے۔ تو ہی آسمان کے ازل تاب جلوؤں کو جلا بخشے والا ہے۔ تو ہی زمین کے ابدی روپ سروپ کا خالق ہے۔ میرے اللہ ان اجنبی سر زمینوں میں میری مدد فرما۔ مجھے ہمت دے کہ میں ان وحشی قبائل کے لئے دکھ کی لکیر۔



درست کر دی گئی تھی۔ جو لشکر کو غنائی اور کومانگا کی سرکردگی میں تھا۔ اس میں صرف کرائت اور کرغیز شامل تھے۔ یہ سب کے سب مسلمان تھے۔ کرغیز اگلی مہموں میں اور ان کے چھپے کرائت ترکب تھے۔ مارتو کی کمان داری میں سارے مانچوتے اور ان کی اکثریت بھی مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ یورچی کی کمانداری میں گاتھ اور ستمین قبائل تھے۔ ان میں سے بھی کچھ مسلمان تھے۔ تاہم یورچی نے گواہی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ لیکن کافی حد تک وہ اسلام کے اصولوں سے متاثر تھا۔

اپنے لشکر کی لگا بڑا ایک ماہ تک تربیت دینے کے بعد کوغنائی لشکر کو اپنے ڈھب پر تربیت دے چکا تھا۔ کچھ دیر تک مزے کے اس نے اپنے لشکریوں کی طرف دیکھا۔ چہرے پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ پھر صرف چند لمحے اس نے اپنے سامنے دشمن پر نگاہ کی۔ اپنی تلوار نضا میں بلند کی۔ پھر زوردار انداز میں ایک ساتھ کوغنائی کی سرکردگی میں تکبیریں بلند ہوئیں۔ اس کے بعد کوغنائی نے اپنے لشکر کو طوفانوں کی طرح آگے بڑھایا۔ اس کے بعد وہ ان قبیلوں وحشی قبائل پر سردراتوں کے تباہانہ ہروں میں آہن کھڑی کرتی صداؤں کے طوفانوں وحشت کی ردا اوزھ کے خوف کے جلتے دشت کھڑنے کرتے سراہوں اور آہرزوں کی کھنڈر بستوں میں قلب تپان کے خونی افسانوں اور برف خواہشوں تک کی پھیلا دینے والی گردش ایام کی تہمتی نامہربانوں کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔

دوسری جانب وہ تینوں وحشی قبائل بھی کوغنائی کے حملہ آور ہونے کے خطر تھے۔ جوئی کوغنائی ان پر حملہ آور ہوا۔ وہ بھی جوابی کارروائی کرتے ہوئے خیالات کی سانس کو روک دینے اور تصورات کا ماتھا سلگا دینے والے شب کے سفاک عناصر اور تاریک خوابوں کی غفرنیوں کی طرح جوابی حملہ کر چکے تھے۔

کوغنائی اس کے سالار۔ سردار اور لشکر کی حملہ آور ہوتے ہوئے زوردار انداز میں تکبیریں بلند کر رہے تھے۔ خداوند قدوس کی عظمتوں کو اجاگر کر رہے تھے۔ شاید خدا کے شہور اور آخربت کے یقین سے محروم ان قبائل کے لئے تکبیر کی یہ صداؤں جو احساس کی دکالت کے علاوہ وجدان اور ادراک تک میں اتر جاتی تھیں نئی تھیں۔ شاید زمزموں کی طرح تند لہروں سی آوازیں دلاؤں بھی تھیں اور بلخ بھی جو انہوں نے پہلے کبھی نہ سنی

درد کا ستارا۔ عزیمت کا نقیب اور دلفگار وحشی گھٹا بننا چلا جاؤں۔ میرے مالک تو ہی بادلوں کی..... نومولود لوح پر برقی کی برہم لکیریں نقش کرتا ہے۔ اسے خدا میری مدد فرما۔ مجھے ہمت اور استطاعت دے کہ میں کروٹ لیتی چنگاریوں کی طرح اپنے دشمن پر وارد ہوں۔ اور ان کی حالت بے حس بیڑوں سے پٹ کر روتی رات اور سسکیاں لیتی سوگی شاخوں جیسی کرتا چلا جاؤں۔ میرے اللہ۔ ان نا آشنا اجنبی اور ان دیکھی زمینوں میں تو ہی میری مدد میری استعانت کرنیوالا ہے۔ میرے اللہ میری مدد فرما۔“

دعا مانگنے کے بعد کوغنائی اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھیں نم آلود تھیں۔ اس کے پیچھے کھڑے کومانگا۔ مارتو۔ یورچی۔ صدرالدین اور جلال الدین بھی اپنی نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ دعا مانگنے کے بعد کوغنائی کی حالت ایسی ہو گئی تھی۔ جیسے اس کی آنکھیں برق برسا جائیں گی۔ چہرہ اس کا تپ کر تانبہ ہو گیا تھا۔ ادھر اس کی پیشانی پر ان دیکھی اور ان گنت فتح مندی کی لکیریں دیکھی جاسکتی تھیں۔ اتنے میں ایک شخص بڑی تیزی سے کوغنائی کے پاس آیا۔ اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

امیر آپ نے وحشی قبائل کے لشکر کی ترتیب مانگی تھی۔ بس اس کا پتہ کر کے آ رہا ہوں۔

اصل حصہ میں تنکسی قبیلہ رہے گا۔ بائیں جانب تورگوت اور دائیں جانب تاتاری رہیں گے۔ اپنے اپنے لشکر کی صفوں کو وہ آخری شکل دے چکے ہیں۔ جب لشکریوں کی ترتیب درست ہوئی تب لشکر کے اندر کام کرنے والے چھوٹے سالاروں کو کومانگانے لشکر کے سامنے بلا یا۔ ان کے ساتھ بھی کوغنائی نے رازدارانہ سی گفتگو کی۔ پھر وہ واپس لشکر میں جا کر کھڑے ہو گئے تھے۔

اس ترتیب کو مسلمانوں کے علاوہ دوسری اقوام جس طرح درمیان والے لشکر کو قلب۔ بائیں طرف والے کو میسرہ اور دائیں طرف والے کو مینہ کہتے تھے۔ اس طرح منگولوں تاتاریوں اور دیگر ترک قبائل تک لشکر کو قلب۔ میسرہ کو جون غار اور مینہ کو باروں غار کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ بہر حال کوغنائی کے حکم پر لشکر کے تینوں حصوں کی ترتیب

شاید رازداری سے سارا معاملہ پہلے ہی طے ہو چکا تھا۔ جوہی کوغنائی ان کے پاس آیا۔ چھوٹے سالاروں نے فوراً اپنے لشکریوں کو اشارہ دیا۔ اور کرائت ترکوں پر مشتمل لشکر پیچھے سے ہٹ کر ذرا بائیں جانب آ گیا تھا اور بالکل مستعد حالت میں کوغنائی کے پیچھے انہوں نے صفیں درست کر لی تھیں۔

یہ ساری کارروائی چند لمحوں کے اندر مکمل ہو گئی تھی۔ اس لئے کہ بڑی رازداری کے ساتھ کوغنائی نے کو مانگا اور چھوٹے سالاروں کے ساتھ یہ معاملہ پہلے سے طے کر رکھا تھا۔

اس کے بعد زور دار انداز میں کوغنائی نے چین کی سر زمینوں میں پھر تکبیریں بلند کیں۔ اس کے بعد اس نے اپنے گھوڑے کو ایزل لگائی اور آگے بڑھا۔ اس کے پیچھے پیچھے کرائت ترک بھی موت کا کھیل کھیلنے کے لئے تکبیریں بلند کرتے ہوئے اپنے گھوڑوں کو ایزل لگا چکے تھے۔ کرائت ترکوں کے ساتھ کوغنائی وحشی قبائل کے لشکر کے ایک پہلو پر آیا۔ پھر اسی نے اپنا رخ سوزا اور کرائت ترکوں کے لشکر کے ساتھ وہ وحشی قبائل پر سبھی دادیوں اور اجڑے کوہستانوں میں رقص کرتی اور ہر شے کو رلائی فضا زیت کے بند دروازوں پر دستک دینے طوفانی آلام اور کڑے موسموں کی مہربانیوں میں پہلی رتوں کے زہر اور تخریب کی طوفانی آتش کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔

کوغنائی کے اس حملے نے تینوں وحشی قبائل کے سارے ڈولوں ان کے سارے جذبوں کو ختم کر کے رکھ دیا تھا۔ ان پر پہلے ہی جنگ کا دباؤ تیز سے تیز تر ہوتا جا رہا تھا۔ اب جو پہلو کی طرف سے حملہ آور ہو کر کوغنائی نے اپنے لشکریوں کے ساتھ ان کے لشکر کے درمیانی حصے کی کافی صفوں کو کاٹ کر ان کے لشکر کے وسطی حصہ کو الٹ پلٹ کر کے رکھ دیا۔ تب ان وحشی قبائل کے لشکر کی حالت فرد گاہ حیات میں لحد کے خشک پہلوؤں۔ جلتے پہنوں میں روحوں کی اڑتی راکھ اور چار سو پھیلتی آگ خون دھوئیں اور لہو میں رقص کرتی دشت جیسی ہونا شروع ہو گئی تھی۔ تھوڑی دیر کی مزید جنگ کے بعد تنگس تو رگوت اور ۲۲ ریوں کی نو بدترین شکست ہوئی اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ کوغنائی کو مانگا۔ اور اور یورجی نے اپنے اپنے حصے کے لشکریوں کے ساتھ پوری طاقت اور قوت کے

تھیں۔ شاید چین کی سر زمینوں کے ان کھلے میدانوں میں خوش رنج و لہجہ اور بے نام خوشبو کے ساتھ بلند ہونے والے حروف حق سے وہ قطعاً آشنا تھے۔ اس لئے کہ جب تکبیریں بلند کرتے ہوئے کوغنائی کی سرکردگی میں کرائت۔ کرغیز۔ مانچو۔ گاتھ اور سیٹھیں ان پر حملہ آور ہوئے۔ تو تکبیروں کی آوازوں نے ان وحشی قبائل کو ایک عجیب سی سنسنی میں لپیٹ کے رکھ دیا تھا۔

کوغنائی کے تربیت یافتہ لشکری طوفانوں کی طرح دشمن پر برتے ہوئے دشمن کے اندر گھسنے کے لئے بڑی بے چینی کا اظہار کر رہے تھے۔ اور ان کا یہ رد عمل ان وحشی قبائل کے لشکریوں کو یقیناً پریشان کر رہا تھا۔ شاید انہوں نے اس سے پہلے ایسے مسلمان مجاہد نہ دیکھے تھے۔ جو اپنے چہرے پر فطرت کی سحر کاری کے لئے وقت کے طور پر دکھ کی تختیوں۔ آئی جاتی رتوں کی تکبیروں۔ اور جڑھتی آجھو کی لہروں تک میں اپنے مقصد میں کامیابی کی تحریریں لکھنے کا ہنر جانتے تھے۔ شاید وہ مسلمان مجاہدوں کے ان جذبوں سے بھی واقفیت نہ رکھتے تھے۔ جن کے تحت وہ کشاکش ہائے افکار کی طرح صدیوں کے بند کوڑ کھولنے اور جبر و تشدد کی ڈوریاں کاٹنے کی صنائی بھی رکھتے تھے۔

ان تینوں وحشی قبائل کا خیال تھا۔ کہ قبائلی خان نے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے جو لشکر بھیجا ہے۔ وہ زیادہ دیر نہ۔ ان کے سامنے ٹھہر نہیں سکے گا۔ لیکن یہاں تو معاملہ الٹ ہو رہا تھا۔ اس لئے کہ کوغنائی کے تربیت یافتہ لشکری آہوں کے اثر اور ظلم کے بے ہاتھوں ستم پیتے عناصر۔ غم و اندوہ کے کھوج اور شب کے سراہوں پر بھی اپنا حرف مقصود لکھتے چلے جا رہے تھے۔ جس وقت دونوں لشکر بری طرح جنگ میں مصروف تھے اور قیامت خیز بیگاموں میں ذات کی محرمیاں اپنے عروج پر تھیں اور محبت کے قلم میں بار آور نفرتیں چاروں طرف رقص کر رہی تھیں۔ اور دم توڑتی سسکیاں میدان جنگ کو اپنی آماجگاہ بنا چکی تھیں۔ کوغنائی نے کو مانگا کو مخصوص اشارہ کیا۔ جس پر کوغنائی اور کو مانگا کے پیچھے جنگ کرنے والے کرغیزوں کی کمانداری کو مانگا نے سنبھال لی تھی۔ کوغنائی نے اپنے گھوڑے کو سوزا اور کرغیزوں کے پیچھے پیچھے جنگ کرنے والے کرائت ترکوں کے قریب

اپنے سرحدی شہر قزول میں قائد ایک کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نشست کے سامنے اور دائیں بائیں سونے چاندنی زرو جواہرات سونے چاندی کے سکوں کے علاوہ دوسری قیمتی اشیاء کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ جن میں ہر قسم کے پارچہ جات کے علاوہ جوتے تک شامل تھے۔

ان چیزوں کو دیکھنے کی بجائے قائد کی نگاہیں اپنے سامنے کمرے کے دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔ گہری سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا کہ اسی لمحہ اس کی حسین اور پر جمال اور خوبصورت بیٹی اس کمرے میں داخل ہوئی۔ قائد کے سامنے آئی۔ اور اپنی رس برساتی آواز میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

اے میرے باپ آپ نے مجھے طلب کیا ہے؟

قائد منہ سے کچھ نہ بولا۔ اپنے پہلو میں نشست پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے بیٹھنے کے لئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے اس بات پر اپنا سر بھی ہلا دیا تھا۔

آئی یاروق نی الفور نہیں بیٹھی۔ بلکہ اپنے باپ کے دائیں۔ بائیں اور سامنے جو زرو جواہرات۔ دولت اور مختلف قیمتی اشیاء کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ انہیں حیرت اور تعجب سے دیکھتی رہی۔ پھر کھڑے ہی کھڑے اپنے باپ کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

یہ اس قدر دولت کہاں سے آئی۔ جس میں اس قدر قیمتی کپڑے۔ جوتے۔ زرو جواہرات۔ سونے چاندی کے ڈھیر اور خصوصیت کے ساتھ کپڑے اور جوتے بھی

ساتھ ان کا تعاقب کیا۔ اور ساتھ ہی انہوں نے پڑاؤ کی حفاظت پر مقرر دستوں کو بھی اپنے پیچھے پیچھے آنے کے لئے کہا۔

یہ تعاقب دریائے سن ہو تک جاری رہا۔ اور تعاقب کے دوران کوغٹائی اور اس کے ساتھی سالاروں نے تینوں وحشی قبائل کی تعداد کافی حد تک کم کر دی تھی۔ بچے کھچے وحشی قبائل دریائے سن ہو کو بڑی مشکل سے عبور کر کے منجوریا کے جنگلوں میں گھس گئے تھے۔ کوغٹائی نے اپنے لشکر کے ساتھ دریائے سن ہو کے کنارے پڑاؤ کر لیا تھا۔ کچھ دیر بعد اس کے اپنے پڑاؤ کی اشیاء کے علاوہ دشمن کے پڑاؤ سے جو چیزیں ملی تھیں۔ سب وہاں پہنچ گئیں شاید کوغٹائی دریائے سن ہو کے کنارے چند روز تک احتیاط کے ساتھ قیام کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ وحشی قبائل کہیں پھر دریائے سن ہو کو عبور کرنے کے بعد جنگلوں کے آبائی دشت پر حملہ آور نہ ہوں۔ ساتھ ہی اس نے تیز رفتار قاصد فتح کی خوشخبری سنانے کے لئے قبائلی خان کی طرف روانہ کر دیے تھے۔

☆☆☆☆☆

سارے زنانہ ہیں۔ اس قدر مال و دولت تو ہمیں کسی جنگ میں بھی نہیں ملا۔  
قائد کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ بڑی شفقت کے ساتھ اپنی بیٹی  
کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

یاروق پہلے میرے پاس بیٹھو۔ پھر میں تجھے تفصیل بتاتا ہوں۔  
اپنے خوبصورت اور حسین جسم کو مل ذہنی ہوئی یاروق اپنے باپ کے پہلو میں بیٹھ  
گئی۔ کچھ دیر تک قائد و سارے سامان کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر یاروق کی طرف دیکھتے ہوئے  
کہنے لگا۔

یاروق میری بیٹی۔ میں تیری شادی کا اہتمام کر رہا ہوں۔  
قائد کے ان الفاظ پر یاروق تڑپ سی گئی۔ چھتے ہوئے لہجے میں اس نے قائد  
کی طرف دیکھا۔ پھر احتجاجی انداز میں کہنے لگی۔

اے میرے باپ۔ آپ کیسی گفتگو کر رہے ہیں۔ میری شادی کی اس قدر فکر آپ  
کو کیوں لاحق ہونے لگی ہے۔ آپ ایک بار مجھے کوغنائی کے ساتھ منسوب کر چکے ہیں۔  
ذہنی اور دلی طور پر میں کوغنائی ہی کو اپنی زندگی کا ساتھی سمجھ بیٹھی ہوں۔ گو نہ آپ نے  
کوغنائی کو جانا اور نہ میں نے اسے سمجھا کہ وہ کس قسم کا انسان ہے۔ وہ ایک انتہا درجہ کا  
فنا توڑ اور بیخ زنی میں مہارت رکھنے والا جوان ہے۔ اسی بنا پر آپ اسے اپنے پاس روکنا  
چاہتے تھے اور میرے ساتھ اسے منسوب کر کے آپ نے ایک طرح کی اسے ترغیب دی  
کہ وہ دلائلی لامہ کو چھوڑ کر واپس ہمارے پاس آئے۔ اب جب کہ آپ مجھے اس کے  
حوالے کر چکے ہیں۔ مجھے اس سے منسوب کر چکے ہیں۔ تو میں اب دائی طور پر اسے اپنی  
زندگی کا ساتھی تسلیم کر چکی ہوں اگر وہ مجھے مل گیا۔ تو میری خوشی قسمتی۔ نہ ملا تو زندگی بھر  
شادی نہیں کروں گی۔

قائد نے بڑی سنجیدگی سے یاروق کی طرف دیکھا۔ پھر شفقت بھرے لہجے میں  
کہنے لگا۔

میری بیٹی وہ تجھے کیسے ملے گا۔ وہ اس وقت قبلالی خان کے سپہ سالاروں میں  
سے ایک ہے۔ گو اس نے ہمارے پاس جھوٹ بولا کہ وہ دلائلی لامہ کو چھوڑنے جا رہا

ہے۔ لیکن میں نے اس کے جھوٹ کا برا نہیں مانا۔ اس لئے کہ ایسا کر کے اس نے اپنی  
اور اپنے ساتھیوں کی گلوغلاصی کر دائی۔ اور پھر یہ کہ ہماری نسبت قبلالی خان پہلے اس کی  
خدمات حاصل کر چکا تھا۔ لہذا کوغنائی نے اگر ایسا کیا ہے۔ مجھے اس سے کوئی شکوہ یا کوئی  
گلہ نہیں ہے اور یہ جو تم اسے اپنی زندگی کا ساتھی سمجھ چکی ہو۔ تو یہ سوچو اسے کیسے حاصل  
کر دگی۔ اب تمہارا اور اس کا ملاپ قطعی ناممکن ہے۔

یاروق تھوڑی دیر تک بڑے غور سے قائد کی طرف دیکھتی رہی پھر سر بھرے  
انداز میں کہنے لگی۔

ناممکن نہیں ہے میرے باپ۔ آپ جانتے ہیں کہ میں کوغنائی کو پسند کرنے لگی  
ہوں۔ اسے چاہنے اور اس سے محبت کرنے لگی ہوں۔ میرا دل کہتا ہے۔ کہ میرا یہ جذبہ  
یک طرفہ نہیں ہے اگر کوغنائی کے دل میں میرے لئے تھوڑی سی بھی محبت۔ چاہت کی  
تھوڑی سی بھی کسک ہوئی تو نیلے جادوئی آسمان نے جاہا تو ایک روز ہم دونوں ملیں گے  
اور زندگی کے بقایا دن میاں بیوی کی حیثیت سے اکٹھے گزاریں گے۔ اے میرے باپ  
یہ میرے دل۔ میرے ذہن اور میرے ضمیر کی پکار ہے۔ اور لگتا ہے ایسا ہو کے رہے گا۔  
اب آپ کو ایک دم میری شادی کا خیال کیسے آ گیا۔ مجھے تو کوغنائی کا انتظار ہے۔ اور میں  
اس کا انتظار کروں گی۔ مجھے ایک اور امید بھی ہے۔ ہو سکتا ہے جب ہم اریق بونڈ پر اپنے  
آبائی دشت کو حاصل کرنے کے لئے حملہ آور ہوں تو قبلالی خان اریق بونڈ کی مدد کے  
لئے کوغنائی کو ان سر زمینوں کی طرف بھیجے۔ اگر اس نے ایسا کیا۔ تو میرے باپ میں اس  
سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کروں گی۔ میں ہر صورت میں اسے اپنی زندگی کا ساتھی بنانا  
چاہتی ہوں۔ یوں جائیں یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔ اب آپ بتائیں یہ فی الفور آپ کو  
میری شادی کا کیسے خیال آ گیا اور یہ جو دولت کے انبار اپنے دائیں بائیں اور سامنے  
آپ نے لگا رکھے ہیں۔ ان کی کیا حقیقت ہے۔

قائد مسکرایا۔ اور کہنے لگا۔

بیٹی۔ ایک چینی سوداگر آیا ہے۔ وہ نوجوان ہے۔ یہ ساری دولت خچروں پر لاد کر  
وہ میرے پاس آیا ہے۔ ہمارے پاس جو اس کے بھیجے ہوئے چھوٹے چھوٹے تاجر مال

- قائد و مسکرایا۔ آئی یاروق کی طرف دیکھا۔ ہلکا سا تھقہ لگایا پھر کہنے لگا۔  
اس طرح آئی دولت کو بیٹی کون ٹھکراتا ہے۔ اس قدر دولت تو آج تک ہمیں کسی  
جگہ سے بھی حاصل نہیں ہوئی۔ اگر یہ دولت ہمیں مل جاتی ہے۔ تو پھر اس سے ہم اپنے  
دشمن کے خلاف جنگوں کا ایک طویل سلسلہ جاری رکھ سکتے ہیں۔

آئی یاروق نے کچھ سوچا۔ چہرے پر ہلکا سا تبسم نمودار ہوا۔ پھر کہنے لگی۔  
اگر یہ بات ہے۔ تو پھر آپ کو میری شادی سے کوئی غرض و غایت نہیں ہونی  
چاہیے۔ آپ صرف یہ دولت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ آپ کو مل جائے گی۔ رہی بات  
میں اس چینی کے ساتھ بیوی کی حیثیت سے رہتی ہوں یا نہیں۔ پہلے وعدہ کریں کہ آپ کو  
اس سے کوئی غرض و غایت نہیں ہوگی۔

قائد نے بھر ہلکا سا تھقہ لگایا۔ کہنے لگا۔

اس چینی سوداگر سے کوئی غرض و غایت نہیں۔ میں تو اس کی لائی ہوئی دولت  
حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا اور کوئی مقصد نہیں۔ اگر تم کو غنائی ہی کو اپنی  
زندگی کا ساتھی بنا چکی ہو۔ اور اسے اپنا شوہر بنانے کا تہیہ کئے ہوئے ہو۔ تو میں تمہارے  
اس فیصلے کے آگے سر جھکا دوں گا۔ کو غنائی واقعی اس قابل ہے۔ کہ اسے تمہاری زندگی کا  
ساتھی بنایا جائے۔

قائد و رکا۔ پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

لیکن ایک اور بات بھی یاد رکھو۔ جب تک تم اس چینی سوداگر سے شادی نہیں کرتی  
ہو۔ اس وقت تک یہ دولت ہمیں نہیں مل سکتی۔

آئی یاروق نے سوچا۔ اس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔ پھر کہنے لگی۔  
آپ اپنی چینی سوداگر کو بلائیں۔ ابھی اور اسی وقت میرے ساتھ اس کی شادی  
کرادیں میں بیوی کی حیثیت سے اس کے ساتھ رہتی ہوں یا نہیں۔ یہ میرا اور اس کا  
معاملہ ہے۔ آپ اپنی دولت حاصل کر کے ایک طرف ہو جائیے گا۔ بس میں جانوں اور  
وہ چینی سوداگر جانے۔

قائد نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔ اور پھر ایک مسلح جوان کو آواز دے کے بلایا۔

لے کر آتے رہے ہیں۔ وہ جا کر اس کے پاس تمہاری خوبصورتی اور تمہارے حسن کا ذکر  
کرتے رہے ہیں تمہارا ذکر سن کر وہ تم سے محبت کرنے لگا ہے۔ تمہیں چاہئے لگا ہے۔  
ان سوداگروں نے اس سے یہ بھی جا کے کہا کہ آئی یاروق جیسی خوبصورت لڑکی کہیں ملے  
گی ہی نہیں۔ لہذا وہ اپنے وطن سے نکلا۔ یہ دولت پتھروں پر لادی اور ہماری سرزمینوں کا  
رخ کیا۔ سیدھا میرے پاس آیا۔ ہر دولت میرے حوالے کی۔ اودتم سے شادی کرنے کی  
خواہش کا اظہار کیا۔ اس وقت میں نے اسے مہمان خانے میں ٹھہرایا ہے۔ میں پہلے تم  
سے معاملہ طے کرنا چاہتا تھا۔ پھر اسے بلا کر آخری فیصلہ کرنے کا تہیہ کئے ہوئے تھا۔  
اب بولو۔ میری بیٹی تم کیا چاہتی ہو۔

آئی یاروق کچھ کہنا چاہتی تھی۔ تاہذا ایک بار پھر بول پڑا۔

میری بیٹی۔ جو فیصلہ بھی کرنا۔ سوچ سمجھ کر کرنا۔ کو غنائی اس وقت یہاں نہیں ہے۔  
ٹھیک ہے تم اسے پسند کرتی ہو۔ اس سے محبت کرتی ہو۔ تم اسے چاہتی ہو۔ لیکن اس کے  
ملنے کے آثار دور دور تک کہیں دکھائی نہیں دیتے۔ جہاں تک چینی سوداگر کا تعلق ہے۔ گو  
اس نے ابھی تک تمہیں دیکھا نہیں۔ لیکن تمہاری خوبصورتی تمہارے حسن کے چرچے سن  
سن کر وہ ایسا متاثر ہوا۔ کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر یہاں آیا۔ یہ دولت کے انبار اس نے  
میرے قدموں میں لگا دیئے اور تم سے شادی کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اب بولو تم  
کون سا راستہ اختیار کرنا چاہتی ہو۔

آئی یاروق نے پھر غور سے اپنے باپ کی طرف دیکھا۔ پھر کہنے لگی۔

جس راستے کا تعین میں نے کیا۔ اس کا ذکر تو میں پہلے ہی آپ سے کر چکی  
ہوں۔ پھر بار بار آپ مجھ سے کیوں پوچھتے ہیں۔ اے میرے باپ کو غنائی کے علاوہ میں  
کسی کو بھی اپنی زندگی کا ساتھی بنانا پسند نہیں کروں گی۔ گو وہ ہمارے بدترین دشمن کے  
پاس چلا گیا ہے۔ پھر بھی میرے باپ میرے دل سے اس کی محبت زائل نہیں ہوئی۔ نہ  
اس کی چاہت میں کوئی فرق آیا ہے۔ جو مجھے اس سے ہے۔ اب آپ مجھے یہ بتائیں۔  
کہ آپ سنجیدگی سے اس چینی سوداگر کے ساتھ میری شادی کے خواہاں ہیں۔ یا آپ یہ  
دوست حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

آئی یاروق نے کہا جانے والے انداز میں اس کی طرف دیکھا بظاہر اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ لیکن اس کی آنکھیں بتاتی تھیں جیسے وہ اس چینی سوداگر کو چیر پھاڑ کر رکھ دے گی۔ تاہم چہرے پر مصنوعی بناشست برساتے ہوئے کہنے لگی۔

اگر میں تمہاری اس گھڑ سواری کا امتحان لوں تب؟

چینی سوداگر جوش و جذبے میں چھاتی تانتے ہوئے کہنے لگا۔

امتحان لینا ہے تو ابھی اور اسی وقت لے سکتی ہو۔

آئی یاروق نے اپنے باپ قاندو کی طرف دیکھا۔ اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

میرے باپ ذرا اپنے چوہدار سے کہیں کہ میرے گھوڑے کے علاوہ ایک اور گھوڑے پر ساز ڈال کر لائے۔

اس پر قاندو نے اپنے چوہدار کو بلایا۔ آئی یاروق کے علاوہ ایک اور گھوڑا لانے کے لئے کہا۔ چوہدار باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لوٹا اور دونوں گھوڑے لانے کی اس نے اطلاع کی۔ تب آئی یاروق اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی اور چینی سوداگر کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔ میرے ساتھ آؤ۔

شاید قاندو سارا معاملہ جو کچھ ہونے والا تھا۔ سمجھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔ وہ تو صرف دولت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ وہ کر چکا تھا۔ اس کو اس سے کوئی نرض و غایت نہیں کہ اس کی بیٹی آئی یاروق چینی سوداگر کے ساتھ اس کی بیوی کی حیثیت سے رہتی ہے یا نہیں۔ بہر حال آئی یاروق چینی سوداگر کو لیکر باہر نکلی۔

دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے۔ گھوڑوں پر سوار ہوئے۔ پھر آئی یاروق نے اسے مخاطب کیا۔ میرے پہلو پہ پہلو میرے ساتھ ساتھ اپنے گھوڑے کو بڑبڑاتے ہوئے آؤ۔ اس کے ساتھ ہی آئی یاروق نے اپنے گھوڑے کو ایڑا لگا دی تھی۔

چینی سوداگر بھی اچھا گھڑ سوار لگتا تھا۔ سوار ہونے کے بعد اس نے گھوڑے کو ہمیز لگائی۔ اور آئی یاروق کے ساتھ ہولیا تھا۔

جب وہ اندر آیا تو قاندو نے اپنے سر کردہ لوگوں کے علاوہ اس چینی سوداگر کو بھی طلب کیا۔ وہ جوان تعظیم دے کے باہر نکل گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس کمرے میں قاندو کے سر کردہ سرداروں کے علاوہ وہ چینی سوداگر بھی آیا۔ اس نے جب آئی یاروق کو دیکھا۔ تو دنگ رہ گیا۔ اس کے حسن سے، ایسا متاثر ہوا۔ کہ تنگی باندھے آئی یاروق کو دیکھے جا رہا تھا۔ سارے سرداروں سے مشورہ کرنے کے بعد اس چینی سوداگر سے آئی یاروق کی شادی کا اہتمام کر دیا گیا تھا۔ (مورخین نے چینی سوداگر کے ساتھ آئی یاروق کی شادی کا ذکر کیا ہے۔ لیکن بہت مختصر سے الفاظ میں)

شادی کی تقریب کے دوران آئی یاروق نے اس چینی سوداگر کا جائزہ لیا۔ جس سے اس کی شادی ہوئی تھی۔ عمر میں آئی یاروق سے کافی بڑا تھا۔ چھوٹے قد کا مگر توانا شخص تھا۔ اسے دیکھنے کے بعد آئی یاروق کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ پیشانی پر ناپسندیدگی کی کئی لکیریں نمایاں ہو کر رہ گئی تھیں۔ تقریب کے اختتام پر جب سب لوگ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے اور اس کمرے میں صرف آئی یاروق قاندو اور چینی سوداگر رہ گئے۔ تب اپنے باپ کی موجودگی کے باوجود آئی یاروق نے کسی قدر بے تکلفی کا اظہار کرتے ہوئے چینی سوداگر کو مخاطب کیا۔

سب سے پہلے تو میں تمہیں اس سرزمین میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ دوسرے میں تمہارا شکر یہ ادا کرتی ہوں۔ کہ تم میری خوبصورتی میرے حسن کا چرچا سن کر مجھ سے شادی کرنے کے لئے ہماری سرزمینوں میں وارد ہوئے۔

اب جب کہ میرے باپ نے میری شادی تمہاری ساتھ کر دی ہے۔ تو یاد رکھنا میں اس وقت تک بیوی کی حیثیت سے تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی۔ جب تک تم اپنے آپ کو ایک بہترین گھڑ سوار نہیں بنا لیتے۔

چینی سوداگر چونکہ بڑے غور سے اس نے آئی یاروق کی طرف دیکھا۔ پھر کہنے لگا۔ میں پہلے سے ایک عمدہ قسم کا گھڑ سوار ہوں اس جھلسے میں مجھے کس سے کوئی تربیت یا مشق کی ضرورت نہیں ہے۔

معاملہ ہوا۔ سو ہوا اب میں تجھ سے یہ کہوں کہ دو دن کے بعد لشکر یہاں سے کوچ کرے گا۔ ہم دونوں باپ بیٹی اپنے آبائی دشت میں اریق بونہ پر حملہ آور ہوں گے۔ اور اپنے دشت کا زیادہ سے زیادہ حصہ اس سے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس وقت وہ اکیلا ہے۔ قبلائی خان۔ کوغٹائی بایان اور دیگر بڑے بڑے منگول سالار اس وقت جنوبی چین میں مصروف ہیں۔ لہذا اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم اپنے آبائی دشت کے ایک حصہ پر قبضہ کر سکتے ہیں۔

آئی یاروق نے مسکراتے ہوئے اپنے باپ کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ پھر دروز بعد دونوں باپ بیٹی اپنے لشکر۔ اپنے سالاروں کے ساتھ دریائے نیسی کے کنارے اپنے سرحدی شہر قزل سے کوچ کر گئے تھے۔

قائد اور اس کی بیٹی آئی یاروق نے اس دفعہ حملہ آور ہونے کا عجیب و غریب طریقہ استعمال کیا۔ اس سے پہلے وہ اپنے ہرحدی شہر قزل سے نکل کر عموماً دریائے قزل کے کنارے کنارے مشرق کا رخ کرتے تھے۔ اس جگہ آ کر اپنا رخ بدلتے تھے جہاں دریائے قزل کو ہستان خجان کے دروں سے نکل کر دریائے نیسی کی طرف آتا ہے اور اس کے سامنے ہوسگال نام کی نمکین پانی کی جھیل ہے۔ نمکین پانی کی اس جھیل اور کوہستان خنگائی کے درمیان سے ہوتے ہوئے عموماً وہ اپنے آبائی دشت پر حملہ آور ہوتے تھے۔

لیکن اس بار انہوں نے دوسرا رخ اختیار کیا۔ پہلے انہوں نے قزل شہر سے کوچ کرنے کے بعد دریائے نیسی کا رخ کیا۔ دریائے نیسی کو عبور کرنے کے بعد وہ اس جگہ آئے جہاں دریائے قزل تم اور دریائے خسارادونوں آ کے دریائے نیسی میں گرتے ہیں۔ دریائے نیسی کو عبور کرنے کے بعد انہوں نے دریائے خساراکا چناؤ کیا۔ اور اس کے کنارے کنارے اپنے لشکر کے ساتھ انہوں نے شمال مشرق کا رخ اختیار کیا تھا۔ جس طرح دریائے قزل تم کو ہستان خنگائی کے جنوبی حصوں سے نکل کر دریائے نیسی میں گرتا ہے۔ جو آگے قطب شمال میں پہنچتا ہے۔ اسی طرح دریائے خساراد بھی کوہستان خنگائی کے شمالی حصوں سے نکل کر اسی جگہ آ کر دریائے نیسی سے ملتا ہے۔ جہاں دریائے قزل تم اپنا سہم بناتا ہے۔

گھوڑے کو دوڑاتے ہوئے آئی یاروق پہلو بہ پہلو اس کے ساتھ کوہستانی سلسلے میں داخل ہوگی۔ جنگلوں اور عام زندگی میں آئی یاروق کے وہ محافظ جو اس کے ساتھ رہتے تھے۔ وہ اس کے پیچھے پیچھے تھے۔

ایک بلند کوہستانی سلسلہ میں جہاں ڈھلان میں بڑے بڑے پتھر اور خطرناک ابھارتھے۔ وہاں جب ایک خطرناک موڑ آیا تب اچانک چھپتے کی سی پھرتی کے ساتھ آئی یاروق حرکت میں آئی۔ اپنی داہنی ٹانگ کو اس نے اٹھایا اور اس زور سے چینی سوداگر کے ماری کہ وہ اپنے گھوڑے سے گرا اور نیچے ڈھلان میں لڑکتا ہوا دور جا گرا تھا۔

ایسا کرنے کے بعد آئی یاروق نے فوراً اپنے گھوڑے کو روک لیا۔ نیچے اترتی۔ چینی سوداگر کے گھوڑے کو بھی پکڑ کر اس نے ایک طرف کر لیا۔ پیچھے سے اس کے محافظ آگئے تھے۔ انہیں دیکھتے ہوئے آئی یاروق چلا پڑی۔

چینی سوداگر نیچے گر گیا ہے۔ وہ گھوڑے پر اپنا توازن قائم نہیں رکھ سکا۔ یہاں آ کر اچانک گھوڑا تھوڑا سا بڈکا اور وہ نیچے گر گیا۔ دیکھو اس کی کیا حالت ہے۔ فوراً اسے اوپر لاؤ۔

آئی یاروق کے کہنے پر کچھ سوار نیچے اترے۔ اور وہ ڈھلان میں بھاگتے ہوئے نیچے چلے گئے تھے۔ تھوڑی دیر تک وہ چینی سوداگر کو اٹھا کر اوپر لائے۔ وہ مر چکا تھا۔ آئی یاروق شاید ایسا ہی چاہتی تھی۔ بظاہر مغموم تھی۔ لیکن اندر ہی اندر مطمئن اور خوش تھی۔ پھر سب لوگ چینی سوداگر کی لاش لے کر واپس جا رہے تھے۔

چینی سوداگر کی لاش کو بھکانے لگانے کے بعد آئی یاروق جب اپنے باپ کے پاس آئی تو قائد نے بڑے غور سے اس کی طرف دیکھا۔ پھر کہنے لگا۔

بیٹی مجھے یہ امید نہیں تھی۔ کہ تم اس قدر جلدی اسے اپنے راستے کی دیوار سمجھ کر ہٹا دو گی۔ میں یہ تو جانتا تھا۔ بلکہ مجھے پتہ یقین تھا۔ کہ بڑی کی حیثیت سے تم اس کے ساتھ نہیں رہو گی لیکن مجھے یہ امید تھی کہ چند روز تم اسے برداشت کرو گی۔ بہر حال جو کچھ تم نے کیا ہے۔ یہ تمہارا فیصلہ ہے۔ تمہارے فیصلے سے میں اتفاق کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کوغٹائی کے علاوہ تو تم کسی کو اپنی زندگی کا ساتھی اور شوہر بنانا پسند نہیں کرو گی۔ ابھی جو

قائد اور آئی یاروق نے کوہستان خنگائی کے مشرقی وسیع میدانوں کے اندر اریق بونہ پر دو طرز حملہ کیا۔ مسلمان ترک آگے بڑھتے ہوئے سنگولوں کو اس طرح اپنے سامنے زیر کرنے لگے تھے۔ جیسے بھوکے بھیڑیے لومڑیوں کو بھینھوڑ کے رکھ دیتے ہیں۔

کچھ دیر تک کوہستان خنگائی کے مشرقی میدانوں کے اندر ہولناک جنگ ہوئی۔ جس کے نتیجے میں اریق بونہ کو بدترین شکست ہوئی اور وہ اپنے لشکر کے ساتھ جھیل پیکال کی طرف بھاگ گیا۔ اس طرح کوہستان خنگائی تک جو سنگولوں کا آبائی دشت تھا۔ جس میں دریائے خسار اور دریائے قزل قم کے درمیان پرانے والے وسیع تو وہ نام کے میدان بھی تھے۔ ان پر قائد اور اس کی بیٹی آئی یاروق نے قبضہ کر لیا تھا۔

☆☆☆☆☆

آبائی دشت کے لئے گوتلبائی خان کا چھوٹا بھائی اریق بونہ چاک و چوند رہا تھا۔ اس بار اس کے اطلاقہ گروں اس کے نصیبوں اس کے خبروں تک کو خبر نہ ہوئی کہ قائد اور اس کی خوبصورت حسین اور جفاکش بیٹی آئی یاروق ایک مختلف انداز میں اس پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔

دریائے خسار کے کنارے کنارے بڑی تیزی کے ساتھ قائد اور آئی یاروق نے کوہستان خنگائی کا رخ کیا۔ کوہستان خنگائی کے دشوار گزار دروں سے گزرنے کے بعد وہ ایک دم اپنے آبائی دشت میں نمودار ہوئے۔ اس وقت تک اریق بونہ کو ان کے حملہ آور ہونے کی اطلاع ہو چکی تھی۔ کوہستان خنگائی کے مشرقی وسیع میدانوں کے اندر اریق بونہ نے قائد اور آئی یاروق کی راہ روک لی تھی۔

اریق بونہ کے پاس جو لشکر تھا۔ وہ سارے کا سارا سنگولوں پر مشتمل تھا۔ لیکن لشکر کے لحاظ سے قائد کو ایک فوقیت تھی۔ اس کے لشکر میں جہاں سنگول تھے۔ وہاں ترکوں کے بے شمار قبائل تھے۔ جو اسلام قبول کر چکے تھے۔ خود وہ سنگول بھی جو قائد کے تحت کام کر رہے تھے۔ بڑی تیزی کے ساتھ اسلام قبول کرتے جا رہے تھے۔ اس کا اعتراف مؤذنین نے بھی کیا ہے۔

اب لشکر کے لحاظ سے قائد کو اریق بونہ پر فوقیت یہ تھی کہ ایک تو اس کا لشکر اریق بونہ سے زیادہ تھا۔ دوسرے اس کے لشکر میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ چنگیز خان کے بعد اس کے پوتے ہلاکو خان نے چونکہ مسلمانوں پر بڑے مظالم کئے تھے۔ لہذا ترک مسلمان ستونوں کے خلاف انتقام کا ایک نظریہ جذبہ رکھتے تھے۔ اسی جذبے کے تحت کوہستان خنگائی سے ہزاروں حصے میں ترکوں نے اور ان سنگولوں نے جو اسلام قبول کر چکے تھے۔ چنگیز خان کے دشت کے سنگولوں کے ساتھ جن کی قیادت اریق بونہ کر رہا تھا۔ خوفناک جنگ کی۔

یہاں انوکھی اور خیرت کی بات یہ ہے۔ کہ قائد کے تحت جو سنگولوں کا لشکر تھا۔ جس میں مسلمان اور پرانے سنگول دونوں شامل تھے۔ وہ قائد کی کمانداری میں تھا۔ وہ ترک جو مکمل طور پر اسلام قبول کر چکے تھے۔ ان کی قیادت آئی یاروق کر رہی تھی۔



ہیل کو عبور کر کے چاروں دریاؤں یعنی ہیلز۔ کیردلیس۔ اوانان آسور دریائے سن ہو کے درمیان کھلے میدانوں میں ہونے والی جنگ اور پھر اس جنگ کے نتیجے میں وحشی قبائل کے عکس۔ تورگوت اور تاتاریوں کی بدترین شکست کی خبریں تفصیل کے ساتھ قبلائی خان سے کہہ دی تھیں۔

قاصد جب خاموش ہو گیا۔ تب قبلائی خان نے اسے جانے کی اجازت دے دی۔ ابھی تک وہ خاموش اور چپ تھا۔ سسکارا رہا تھا۔ اس موقع پر اس کے پہلو میں بیٹھے اس کے بیٹے چنگ کم نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا شروع کیا۔

اے میرے باپ۔ قسم نیلے جاودانی آسمان کی۔ میں اس کو غنائی سے ایسی ہی امیدیں وابستہ رکھے ہوئے تھا۔ یہاں آپ کے پاس آنے سے پہلے میرا بیٹا تیمور کہہ رہا تھا کہ کوغنائی یقیناً ان تینوں وحشی قبائل کو بدترین شکست دے گا۔ اس لئے کہ تیمور اب کوغنائی سے عقیدت اور ارادتندی کی حد تک پیار کرنے لگا ہے۔

چنگ کم رکا۔ اس کے بعد سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

میرے باپ۔ یہ کوغنائی یقیناً ان جوانوں میں سے ہے۔ جو گروی رکھے خواہوں جلاوطن امیدوں اور زندان میں اٹھتی خواہشوں تک کی آزادی کا سامان کر ڈالتے ہیں۔ یہ یقیناً ان سوراخوں میں سے ایک ہے۔ جو سکوت کی بیکراں گود اور وقت کی خاموش محرابوں اور سرد اجازتہا شام کے اندھے سایوں تک میں بھی زیت کی مسافتوں کا تر حیا کی خوشبو بہاروں کے رنگ اور سرسبز شاداب اور زندگی کی خوش کن خواہشیں بھر دینے کی منائی جانتے ہیں۔

چنگ کم رکا۔ اس کے بعد ایک عجیب سے جذبے میں اپنے باپ قبلائی خان کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

اے میرے باپ۔ یہ کوغنائی طلسماتی دستگیری اور ابدی سہاروں جیسا طاقتور اور حوصلوں کے ثبات کی نئی روشنی اور انوکھے انقلاب نو جیسا بڑا تند صحرا کی گرد میں صف بھٹ کا سہ حیات میں خوف کے گوشے بھر دینے والی سرسراتی فضا سے بھی کہیں زیادہ بہادر۔ دلیر اور شجاع ہے۔

قبلائی خان اپنی خیمہ گاہ نشست میں اپنے بیٹے۔ اپنے پوتے سلطنت کے سارے سرکردہ لوگوں کے ساتھ بیٹھا اپنے سپہ سالاروں کے ساتھ جنوبی چین پر از سر نو حملہ آور ہونے سے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ کہ اس کے چوہدار نے کوغنائی کی طرف سے آنے والے قاصد کی اطلاع دی۔ یہ خبر سن کر قبلائی خان ہی نہیں اس کا بیٹا چنگ کم جو اس سال پوتا تیمور بھی چونکے تھے۔ کوغنائی سے حسد رکھنے والا سپہ سالار بایان بھی عجیب سے انداز میں چوہدار کی طرف دیکھ رہا تھا۔ دوسرے سالاروں کی نگاہیں بھی ایک تجسس کے سے انداز میں چوہدار پر جم گئی تھیں۔ یہاں تک کہ قبلائی خان نے چوہدار کو حکم دیا کہ کوغنائی کی طرف سے آنے والے قاصد کو فی الفور اس کے سامنے لایا جائے۔

تھوڑی دیر بعد چوہدار اس قاصد کو پکڑ کر لایا۔ جو کوغنائی کی طرف سے آیا تھا۔ اور اسے قبلائی خان کے سامنے کھڑا کر دیا۔ یہ ان محبتوں میں سے ایک تھا۔ جو اس علاقے میں مقرر تھے۔ جہاں کوغنائی حملہ آور ہوا تھا۔ اور جو قبلائی خان کو اپنے اپنے علاقے کی خبریں دینے کے پابند تھے۔ قبلائی خان کے سامنے آ کر اس نے اپنی گردن کو خم کرنے ہوئے تعظیم دی۔ کچھ کہنے ہی لگا تھا۔ کہ قبلائی خان نے اسے پہلے ہی مخاطب کر لیا۔

تاتو کوغنائی کی طرف سے کیا خبر لے کر آیا ہے۔  
باب میں اس آنے والے قاصد نے کوغنائی کی پیش قدمی کے علاوہ دریائے ہیل کے کنارے سنارے سفر کرتے ہوئے اور اپنے کھڑکھڑاتے چھکڑوں کے ساتھ دریائے

ہوں۔ میں اس سلسلے میں آبا قباخان اور اس کے بھائی حکومدار کا بھی انتہا درجہ کا ممنون اور شکر گزار ہوں انہوں نے میری طرف ایک ایسا بلا جواز بے مثال مسلمان سپہ سالار روانہ کیا جو دقت کا تیز دھارا بن کر دشمن پر چھا جانے کا ہنر جانتا ہے۔

قبلائی خان مزید کچھ کہنا چاہتا تھا۔ کہ اسے خاموش ہو جانا پڑا۔ ایک بار پھر چوہدرار اس کے پاس آیا۔ اور اسے اطلاع دی کہ آبائی دشت میں اریق بوغہ کا ایک قاصد آیا ہے۔ یہ اطلاع سن کر قبلائی خان۔ اس کا بیٹا اور پوتا چونک سے گئے تھے۔ قاصد کو جب اس کے سامنے لایا گیا تو اسے دیکھتے ہوئے قبلائی خان بولی پڑا۔

لگتا ہے۔ تو کوئی اچھی خبر لے کر نہیں آیا۔ اس لئے کہ تیرا چہرہ اداسی کی گرو میں انا ہوا ہے۔ تب تو میرے چھوٹے بھائی اریق بوغہ کی طرف سے کیا خبر لے کے آیا ہے۔ جواب میں اس قاصد نے تفصیل کے ساتھ قاعدہ اور اس کی بیٹی آئی یاروت کے حملہ آور ہونے دریاے قزل قم کے بجائے دریاے خسارہ کے کنارے کنارے آگے بڑھ کر کوہستان خنگائی کو عبور کرنے اور کوہستان خنگائی کے مشرقی وسیع میدانوں کے اندر جنگ کی تفصیل اور اریق بوغہ کی شکست کی تفصیل سنا ڈالی تھی۔ یہ خبر سن کر قبلائی خان اداس ہو گیا تھا۔ اس کا بیٹا چنگ کم اور پوتا تیمور بھی افسردہ ہو گئے تھے۔ وہاں بیٹھے ہوئے بائی سارے سپہ سالار اور چھوٹے سالار بھی پریشانی میں ڈوب گئے تھے۔ پھر قبلائی خان نے اپنے بیٹے چنگ کم اور پوتے تیمور کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے بچو۔ جہاں کوغنائی کی طرف سے ہمیں ایک اچھی اور خوش کن خبر ملی ہے۔ وہاں اریق بوغہ کی طرف سے دل ہلا دینے والی خبر بھی ہمیں موصول ہو گئی ہے۔ یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ۔ قاعدہ اور اس کی بیٹی آئی یاروت نے حملہ آور ہو کر کوہستان خنگائی کا مغربی حصہ اریق بوغہ سے چھین کر اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ ایک طرح سے آبائی دشت میں در اندازی ہے۔ اور اسے کسی بھی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔

قبلائی خان تھوڑی دیر خاموش رہا۔ اس کے بعد دوبارہ چنگ کم اور تیمور کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

میرے عزیز بچو۔ میں جانتا ہوں۔ تینوں وحشی قبائل کے خلاف جنگ کرنے کے

میرے باپ۔ اس نے ایک عظیم معرکہ مارا ہے۔ دریاے سن ہو کے غربی میدانوں کے اندر جس کا زیادہ تر علاقہ دلدی ہے۔ اور جس کے نشیب و فراز اور محل وقوع سے وہ سارے وحشی قبائل واقف ہیں۔ وہاں ان وحشی قبائل کو شکست دینا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اور پھر آپ جانتے ہیں تینوں وحشی قبائل تنگس۔ تورگوت اور تاتاری اس سے پہلے حمازوں میں یقیناً منگولوں کے لئے درد سبے رہے ہیں۔ بار بار وہ کوہستان خجیان اور منچوریا کے جنگلوں سے نکل کر منگولوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاتے رہے ہیں۔ کوغنائی نے انہیں شکست دے کر اور ان کا قتل عام کر کے ان وحشی قبائل کے خلاف اپنی طاقت و جراتمندی کی مہر لگا دی پھر آنے والے قاصد نے جو اس کا طریقہ جنگ ہمیں بتایا ہے۔ یقیناً یہ ہمارے لئے نیا ہے۔ اور اس نے کمال حکمت سے کام لیتے ہوئے ان وحشی جنگجو قبائل کو شکست سے دو چار کیا۔ میرے باپ جب اپنے لشکر کے ساتھ کوغنائی واپس آئے۔ تو میری خواہش ہے کہ اس کا ایسا شاندار استقبال کیا جائے کہ یہ استقبال کم از کم منگولوں کی تاریخ میں ایک یادگار بن کر رہ جائے۔

جب تک چنگ کم بولتا رہا۔ قبلائی خان مسکراتا رہا۔ چنگ کم خاموش ہوا تب اس کا بیٹا اور قبلائی خان کا جواں سال پوتا تیمور بول پڑا۔

ادا جو کچھ میرے باپ نے کہا ہے۔ یہ صرف ان کی ہی نہیں میری قلبی کیفیت کی بھی ترجمانی ہے۔ اس کوغنائی جیسا سالار۔ اس جیسا سورما۔ اس جیسا لشکریوں کی رہنمائی کرنے والا ہمیں کہیں سے مل ہی نہیں سکتا۔

چنگ کم اور اس کے بیٹے تیمور کی گفتگو کو بایان انتہا درجہ کا ناپسند کر رہا تھا۔ نہ بسور رہا تھا پیشانی پر شکنیں پڑ گئی تھیں۔ تاہم ضبط کئے ہوئے تھا۔ اس لئے کہ چنگ کم اور تیمور کے سامنے بولنا خود اپنی موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ تیمور جب خاموش ہوا۔ تو بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے قبلائی خان بول پڑا۔

میرے بچو۔ تم دونوں ٹھیک کہتے ہو۔ کوغنائی سے جو میں نے امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں۔ قسم نیلے جاودانی آسمان کی وہ ان سے کہیں زیادہ آگے نکل کے میرے سامنے آیا ہے۔ اب میں بد سے بدترین حالات میں بھی اپنے اس سالار پر مکمل بھروسہ کر سکتا

دونوں قاصدوں کو روانہ کرنے کے لئے لشکرگاہ کا رخ کر رہے تھے۔

کوغٹائی نے اپنے سالاروں کے ساتھ چند روز تک دریائے سن ہو کے کنارے قیام کیے رکھا ایسا اس نے اس احتیاط کے ساتھ کیا تھا کہ اگر اس کے ہاتھوں شکست کھانے والے تنگس تو رگوت اور تاتاری پھر بن گیا تک کے میدانوں میں اس سے قسمت آزمائی کرنا چاہیں تو ان کی بیخ کنی کی جاسکے جس جگہ اپنے لشکر کے ساتھ کوغٹائی نے قیام کر رکھا تھا اس کے قریب ہی دائیں جانب بن گیا تک نام کا خاصا بڑا شہر تھا جہاں سے ضرورت کی ہر شے مل سکتی تھی اور اسی شہر کی نسبت سے دریائے امور دریائے اومان دریائے کیرولین دریائے ہیلر اور دریائے سن ہو کے درمیان پڑنے والے ان وسیع علاقوں کو بن گیا تک کے میدانوں ہی کے نام سے پکارا جاتا تھا اس میں کھلے میدان بھی تھے چھوٹا سا ایک صحرائی حصہ بھی تھا دور تک پھیلی ہوئی دل لیس اور نکسین پانی کی جھلیں بھی تھیں۔

چند روز وہاں قیام کرنے کے بعد کوغٹائی نے اندازہ لگالیا کہ اس کے ہاتھوں شکست کھانے والے قبائل اب بڑھ کے قسمت آزمائی نہیں کریں گے لہذا اس نے اپنے لشکر کو وہاں سے پڑاؤ اٹھانے اور وہاں سے کوچ کرنا حکم دے دیا تھا۔ یہ حکم ملتے ہی ہر چیز سمیٹ لی گئی دشمن کے پڑاؤ سے بھی کافی سامان ملا تھا ہر چیز چھکڑوں پر لاد دی گئی لشکریوں اور سالاروں کے یورت جو بڑے بڑے چھکڑوں کے اندر نصب تھے اور جنہیں خچریں یا بیل کھینچتے تھے حرکت میں آئے پھر یہ یورتوں والے چھکڑے کھڑکھڑاتے ہوئے بن گیا تک کے میدانوں سے ہوتے ہوئے دریائے ہیلر کا رخ کر رہے تھے جو جنوب کی سمت تھا۔

دریائے ہیلر کو اس جگہ سے عبور کیا گیا جہاں اس کے وسطی حصے میں لکڑی کا ایک بل بنا ہوا تھا اس کے بعد کوغٹائی بڑی تیزی سے دریائے ہوانگ ہو کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا۔

کوغٹائی اپنے لشکر کے ساتھ ابھی دریائے ہوانگ ہو سے کچھ فاصلے پر ہی تھا کہ سامنے کی طرف سے کچھ سوار آتے دکھائی دیئے وہ قبلائی خان کے بھیجے ہوئے محتسب

بعد کوغٹائی۔ اس کے سالاروں اور لشکریوں کے حوصلے بلند ہیں۔ لیکن وہ تھکے ہارے ہوئے بھی ہوں گے۔ یقیناً وہ فتح مندی کے نعرے مارتے ہوئے واپس ہماری طرف آرہے ہوں گے۔ لیکن یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ آبائی دشت میں ایک اور مہم پکار رہی ہے۔ چنگ کم میرے بیٹے تیز رفتار قاصد دو مختلف سمتوں کو روانہ کر دو کچھ قاصدوں کو کوغٹائی کی طرف روانہ کر دو یقیناً بڑی تیزی سے ہماری طرف بڑھ رہا ہوگا تاکہ ہمیں وحشی قبائل کے خلاف اپنی فتح کی خوشخبری سنائے کوغٹائی کو یہ پیغام بھجواؤ کہ جہاں تک ہماری طرف بڑھ چکا ہے وہیں رک جائے راہبر اور راہنما اس کے ہمراہ نہیں جو ہمارے آبائی دشت کے چپے چپے سے واقف ہیں ان کی راہنمائی میں وہ صولت گوبی کے اس پار منگولوں کے آبائی دشت کا رخ کرے اور قائد اس کی بیٹی آئی یاروق کے خلاف اریک بوغا کی مدد کرے تفصیل کے ساتھ کوغٹائی کے نام قاصدوں کے ہاتھ پیغام بھجوا دو دوسرے قاصدوں کو میرے چھوٹے بھائی اریق بوغا کی طرف آبائی دشت میں روانہ کر دو۔ اریق بوغا سے کہو کہ مجھے بے حد دکھ اور افسوس ہے کہ تم قائد اور اس کی بیٹی آئی یاروق کے ہاتھوں شکست اٹھا گئے ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا آبائی دشت کی حفاظت کرنا ہمارا فرض اولین ہے اور اس سے ہم کس بھی صورت غفلت نہیں برت سکتے۔ اسے یہ بھی پیغام بھجواؤ کہ میں ایک سالار کوغٹائی کو اس کی طرف روانہ کر رہا ہوں قاصدوں کے ہاتھ اریق بوغا کوغٹائی کے متعلق تفصیل بھی بتا دو تاکہ وہ جان سکے کہ وہ کس پائے کا سالار ہے اسے سختی کے ساتھ یہ بھی تنبیہ کر دو کہ کوغٹائی جب اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچے تو ساری صورت حال اور محل وقوع سے کوغٹائی کو آگاہ کرے اس کے بعد کوغٹائی جس طریقے سے بھی قائد اور اس کی بیٹی آئی یاروق سے بیٹنا چاہے گا۔ اریق بوغا اس کے خلاف کوئی احتجاج نہیں کرے گا ایک طرح سے اریق بوغا پر یہ بھی واضح کر دو کہ قائد اور آئی یاروق کے خلاف یہ جنگ کوغٹائی کی سپہ سالاری میں لڑی جائے گی۔ اریق بوغا ایسا ہی کرے گا جیسا کوغٹائی کہے گا میرے بیٹے اس خبر نے مجھے پریشان کر دیا ہے میں اب جانے لگا ہوں تم فی الفور قاصدوں کو روانہ کرو اس کے ساتھ ہی قبلائی خان وہاں سے اٹھ گیا تھا دیگر سالار بھی اس کے جانے کے بعد اپنی نشستیں چھوڑ چکے تھے جبکہ چنگ کم اور اس کا بیٹا تیمور

تھے کو مانگا یورجی اور مارتو انہیں پہچان چکے تھے ان کے کہنے پر کوغٹائی نے اپنے لشکر کو روک جانے کا حکم دیا اتنی دیر تک وہ سواو قریب آگئے کوغٹائی نے انہیں مخاطب کیا۔

کیا تم ہمارے لئے قبلائی خان کا کوئی اور حکم لے کر آئے ہو؟

اس پر آنے والوں میں سے ایک نے بڑے غور سے کوغٹائی کی طرف دیکھا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

آپ کا اندازہ یقیناً درست ہے اس کے بعد آنے والے اس محاسب نے منگولوں کے آبائی دشت میں رونما ہونے والے حادثے کا قاعدہ کے ہاتھوں اریق بوغا کی شکست اور قاعدہ کے کوہستان خنگائی تک کے علاقے پر قابض ہو جانے کے سارے حالات تفصیل سے سنا ڈالے تھے ساتھ ہی قبلائی خان کا یہ حکم بھی سنا ڈالا تھا کہ کوغٹائی جنوب میں قبلائی خان کی طرف آنے کے بجائے منگولوں کے آبائی دشت کا رخ کرے اور وہاں اریق بوغا کے ساتھ مل کے قاعدہ کو ان علاقوں سے نکال باہر کرے جن پر وہ قابض ہو چکا ہے۔

سارے حالات سن کر کوغٹائی تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا اس دوران کو مانگا مارتو اور یورجی تینوں سردار بڑے تعجب اور غور سے دیکھتے رہے صدر الدین اور جلال الدین جو قریب ہی کھڑے تھے دونوں کی نگاہیں بھی اپنے امیر کوغٹائی پر جمی ہوئی تھیں کچھ دیر تک وہ دبی مسکراہٹ کے بعد کوغٹائی بول اٹھا اس نے تینوں سرداروں کو مخاطب کیا تھا میرے عزیزوں ایک عرصے سے میری خواہش تھی کہ میں ان منگولوں کے آبائی دشت کو دیکھوں گا ہمارے آباء اجداد خود سائبیریا کے شمالی برفبانی مرغزاروں سے اٹھ کر آئے تھے لیکن کم از کم میں نے وہ علاقہ نہیں دیکھا ہو گا چنگیز خان اور اس کی نسل کا دشت جنوبی سائبیریا میں ہے لیکن اگر حالات کبھی سازگار ہوئے میں ان علاقوں کو بھی دیکھوں گا جہاں سے ہمارے ترک آباء اجداد ہجرت کر کے جنوب کی طرف آئے بہر حال یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں چنگیز خان کے دشت کی طرف رخ کروں گا اور اس دشت کی حفاظت کروں گا یہ وہی دشت ہے جہاں سے کبھی بڑی خونخواری کی حالت میں چنگیز خان نکلا تھا اور زمین کے ایک بڑے حصے کو اپنے سامنے روندنا چلا گیا تھا اور اب یہ وہی دشت

ہے جس کی حفاظت کے لئے منگول پریشانی کا شکار ہیں۔

آنے والے قاصدوں سے سارے حالات جاننے کے بعد کوغٹائی نے کو مانگا مارتو اور یورجی سے مشورہ کیا پھر یہ فیصلہ ہوا کہ بڑی تیزی سے منگولوں کے آبائی دشت کا رخ کیا جائے اور قاعدہ کے مقابلے میں قبلائی خان کے چھوٹے بھائی اریق بوغا کی مدد کی جائے اور ان علاقوں کو واپس لیا جائے جن پر قاعدہ زبردستی قابض ہو گیا ہے۔

آنے والے قاصدوں نے کوغٹائی کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ منگولوں کے دشت میں اریق بوغا کی طرف بھی قاصد روانہ کر دیئے گئے ہیں اور اس کو اطلاع کر دی گئی ہے کہ اس کی مدد کے لئے کوغٹائی اپنے لشکر کے ساتھ دشت کا رخ کر رہا ہے سارے حالات جاننے کے بعد اور اپنے سالاروں سے مشورہ کرنے کے بعد کوغٹائی نے اپنا رخ بدلا۔

اپنے لشکر کو وہ حرکت میں لایا دریا ئے ہوا گنگ ہو کے قریب وہ آیا پھر دریا کے کنارے کنارے وہ مغرب کی طرف بڑھا یہاں تک کہ اس جگہ آیا جہاں صحرائے گوبی اور کوہستان ہوہات سے آنے والا دریا شنسی دریا ئے ہوا گنگ ہو میں ملتا ہے۔

یہاں ایک بار پھر کوغٹائی نے اپنا رخ بدلا دریا ئے شنسی کے کنارے کنارے وہ بڑی تیزی کے ساتھ شمال کی طرف بڑھا کوہستان ہوہات کے دروں میں سے گزرنے کے بعد چھکڑوں میں نصب اپنے یورتوں اور سامان سے بھرے چھکڑوں کے ساتھ اس نے صحرائے گوبی کو عبور کیا جہاں صحرائے گوبی کی حدود کوہستان خنگائی سے ملتی ہیں وہاں اس نے پھر ایک بار کچھ دور تک اپنے راہنماؤں کے پیچھے کوہستان خنگائی کے ساتھ ساتھ مغرب کی طرف سفر کیا اس کے بعد اچانک اس نے رخ بدلا اور صحرائے گوبی کے شمال مغرب کناروں میں جو کھارے پانی کی جھیلیں ہیں ان کے پتوں بچ گزرتا ہوا وہ منگولوں کی جھیل بیکال اور کوہستان خنگائی کے درمیان پڑنے والے وسیع میدانوں کی طرف بڑھ رہا تھا۔

ان میدانوں میں داخل ہونے کے بعد کوغٹائی نے ایک جگہ اپنے لشکر کو روک جانے کا اشارہ کیا اس لئے کہ آگے قبلائی خان کا چھوٹا بھائی اریق بوغا اپنے لشکر کے ساتھ خیمہ زن تھا اس لئے کہ قبلائی خان کے بھیجے ہوئے قاصدوں نے اسے کوغٹائی کے آنے کی

ساتھ جنگ کر چکے ہو اور ایک لبا سبز بھی طے کر کے آئے ہو میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ دو دن مکمل اپنے لشکر کو آرام کرنے دو اس کے بعد قائد کے خلاف حرکت میں آئیں گے میرے خیال میں جب تمہارے لشکر کی تازہ دم ہو جائیں گے تو وہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے۔

کوغٹائی نے اریق بوغا کی اس تجویز سے اتفاق کیا اپنے لشکر کو اس نے پڑاؤ کا حکم دیا یہ حکم ملتے ہی آن کی آن میں پھکڑے حرکت میں آئے پھکڑوں میں جتے ہوئے خچروں اور بیلوں کو علیحدہ کر دیا گیا ایک گول دائرے کی صورت میں پھکڑوں کے اندر نصب خیمے اور یورت کھڑے کر دیئے گئے اور بننے والے اس گول دائرے کے اندر جانور کھڑے کر کے ان پر ساجبان تان دیئے گئے تاکہ انہیں سردی سے بچایا جاسکے اس طرح کوغٹائی نے اریق بوغا کے کہنے پر ان میدانوں میں خود اور اپنے لشکریوں کو دو دن تک مکمل آرام کرنے کا موقع فراہم کیا۔

تیسرے روز کوغٹائی نے فجر کی نماز اپنے لشکریوں کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کے بعد اپنے سرداروں اریق بوغا اور اس کے سرداروں کے ساتھ صبح کا کھانا کھایا پھر اریق بوغا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے محترم اگر آپ کے لئے ممکن ہو تو جن علاقوں میں اس وقت ہم نے حرکت میں آنا ہے اس کا ایک نقشہ عارضی طور پر مجھے زمین پر بنا کے اس سارے علاقے کی حیثیت سے مجھے آگاہ کریں تاکہ دشمن کے خلاف حرکت میں آتے ہوئے مجھے آسانی رہے۔

اس پر اریق بوغا نے اپنے چوہدار کو ایک کپڑا اور قلم دو اتے لانے کے لئے کہا یہی التور ایک کپڑا اور قلم دو اتے سے مہیا کر دیا گیا اس کپڑے پر سوچ سوچ کر اس سارے علاقے کا نقشہ اریق بوغا نے بنایا اور اس میں ان علاقوں کو بھی ظاہر کیا جن پر قائد کا قبض ہو گیا تھا اور قائد کے سرحدی شہر تزل کی بھی اس نقشے میں نشاندہی کر دی تھی۔

جب ایسا کر چکا تب کچھ دیر تک کوغٹائی اس نقشے کو بڑے غور اور انتہا سے دیکھتا رہا پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اور اریق بوغا کی طرف دیکھتے

اطلاع کر دی تھی جو نبی کوغٹائی قریب گیا۔ اریق بوغا اپنے سالاروں کے ساتھ وہاں خود موجود تھا کوغٹائی جب کو مانگا مارتو اور پورجی کے ساتھ اپنے گھوڑے سے اترتا اریق بوغا پر جوش انداز میں آگے بڑھا پہلے وہ خود چاروں سے بھنگیر ہوا اس کے بعد اس کے بڑے بڑے سالاران چاروں سے مل رہے تھے جب ایسا ہو چکا تب بڑی شفقت میں اریق بوغا نے کوغٹائی کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

کوغٹائی میرے عزیز تمہاری شخصیت کی ساری تفصیل مجھے آنے والے قاصدوں نے بتا دی ہے میں اپنے بڑے بھائی قبلائی کے لشکر میں سالار کی حیثیت سے تمہارے تقرر پر تمہیں مبارک باد دیتا ہوں میں تمہیں اس بات پر بھی مبارک باد دیتا ہوں کہ دریائے نن ہو کے کناروں کے قریب تو نے 'تنگس' توگوت اور تاتاری قبائل جیسے وحشی لشکریوں کو جنگست دے کر پنچوریا کے جنگلات میں بھاگنے پر مجبور کر دیا یہاں پر بھی صورت حال دریائے نن ہو سے مختلف نہیں ہے دراصل قائد جب مجھ پر حملہ آور ہوا اس کے لشکر کی تعداد مجھ سے کئی گنا زیادہ تھی اور پھر وہ کئی طرف سے مجھ پر حملہ آور ہوا میں یہاں یہ کہتے ہوئے عار محسوس نہیں کروں گا کہ قائد کے لشکر میں مسلمانوں کی تعداد کافی حد تک بڑھ گئی ہے اس کے لشکر میں شامل اکثر منگول بھی اسلام قبول کر چکے ہیں ان کے لڑنے پر آگے بڑھنے اور صفوں کو ادھیڑنے کا عمل منگولوں سے مختلف ہے جو میرے ماتحت کام کر رہے ہیں اسی بناء پر انہوں نے ہمیں پسا کر کے کوہستان خنگائی اور دریائے نیسی کے دونوں معاونوں دریائے تزل تم اور خسارہ کے درمیان پڑنے والے ان میدان پر قبضہ کر لیا ہے جنہیں تو وہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد اریق بوغا کا پھر بڑے پیار سے کوغٹائی کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہنے لگا۔

کوغٹائی گو عمر میں تم میرے بیٹوں سے بھی کم ہو لیکن اب یہاں جو قائد کے خلاف جنگ لڑی جائے گی اس کے سپہ سالار اعلیٰ تم ہو گے اور میں اریق بوغا یوں جانو تمہاری ماتحتی میں کام کرتے ہوئے قائد کے خلاف حرکت میں آؤں گا دیکھو تم اور تمہارے لشکری تھکے ہوئے ہیں تم لوگ دریائے نن ہو کے کنارے تین وحشی قبائل کے

مارتو کرے گا جبکہ یورپی اس کے نائب کی حیثیت سے کام کرے گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد کوغنائی تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر اپنا سلسلہ کام جاری رکھتے ہوئے وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

محترم اربتی یوگا آپ ان علاقوں سے ہماری نسبت زیادہ واقف ہیں آپ اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ کوہستان خنگائی کے ان دروں کا رخ کریں گے جہاں سے دریائے خسارہ نکلتا ہے ان دروں سے گزرنے کے بعد دریائے خسارہ کے بائیں کنارے آپ تودہ کے میدانوں کا رخ کریں گے میں کوہستان خنگائی کے ساتھ جنوب کی طرف ان دروں کا رخ کروں گا جہاں سے دریائے قزل تم شمال مغرب کی طرف بہتے ہوئے دریائے نیسی میں جا کر گرتا ہے میں بھی دریائے قزل تم کے دائیں کنارے سفر کرتے ہوئے تودہ میں قائد کے لشکر کی طرف بڑھوں گا۔

تیسرا لشکر جس کی کمانداری مارتو کر رہا ہوگا آپ کے کہنے کے مطابق کوہستان خنگائی کے درمیانی حصے میں جو درے ہیں ان دروں کو عبور کر کے یہ لشکر تودہ کے میدانوں میں داخل ہوگا تیز رفتار قاصدوں کے ذریعے تینوں عساکر ایک دوسرے سے رابطہ رکھیں گے۔

اب جو صورت حال ہمارے سامنے آئے گی وہ اس طرح ہے کہ دریائے خسارہ کے کنارے سفر کرنے کے بعد آپ قائد کے لشکر کے شمال کی طرف پڑاؤ کریں گے میں دریائے قزل تم کے ساتھ ساتھ تودہ کے میدانوں میں داخل ہونے کے بعد اس کے جنوب کی طرف پڑاؤ کر لوں گا جبکہ مارتو اور یورپی اپنے لشکر کے ساتھ سیدھا آگے بڑھتے ہوئے ان کے مشرقی جانب پڑاؤ کر لیں گے اس طرح جب ہم تین اطراف سے دشمن پر حملہ آور ہونے کے لئے پڑاؤ کریں گے تو یاد رکھنا ایک بار ہمارے ایسا کرنے سے قائد اور اس کے لشکر یوں کے پاؤں تلے سے زمین کھسک کر رہ جائے گی وہ سمجھ جائیں گے کہ اربتی یوگا کے لئے کافی بڑی کمک پہنچ گئی ہے اس موقع پر اگر وہ ہمارے ساتھ جنگ بھی کریں گے تو سب سے ذرے ذرے خوفزدہ جنگ کی ابتداء کریں گے اور جب ایسا ہوگا تو مجھے امید ہے کہ شکست اور ہزیمت کو ان کا مقدر بنا کر رکھ دیں گے۔

ہوئے وہ کہنے لگا۔

جو نقشہ آپ نے مجھے بنا کر سجانے کی کوشش کی ہے وہ میرے ذہن میں بیٹھ چکا ہے اب صورت حال یہ ہے کہ جن علاقوں پر قائد قابض ہو گیا ہے اس کے مشرقی جانب کوہستان خنگائی کا طویل سلسلہ ہے اور یہ سلسلہ پہلے شرقاً غربا صحرائے گوبی کی طرف سے آتا ہے پھر اس جگہ درہ بنتا ہے جہاں ان کوہستانوں سے دریائے قزل تم نکل کر دریائے نیسی سے ملنے کے لئے شمال مغرب کی طرف بہتا ہے آگے پھر کوہستان خنگائی کا سلسلہ ایک بلند دیوار کی صورت میں شمال کی طرف بڑھتا ہے اور اگر جگہ پھر ایک درہ بنتا ہے جہاں سے دریائے خسارہ بھی کوہستانی سلسلوں سے نکل کر دریائے قزل تم کی طرح دریائے نیسی میں جا کر گرتا ہے پھر وہاں سے یہ کوہستانی سلسلہ ذرا سا خم کھاتا ہوا دریائے نیسی کی طرف جاتا ہے اور دریائے نیسی بالکل سیدھا دریائے خسارہ اور دریائے قزل تم کے علاوہ دیگر معاون دریاؤں کا پانی لے کر بحر ہند شمال کی طرف چلا جاتا ہے۔

میرے محترم آپ کا کہنا ہے کہ قائد اس وقت اپنے لشکر کے ساتھ تودہ کے میدانوں پر قابض ہونے کے بعد وہیں قیام کیے ہوئے۔

آپ نے مجھے یہ بھی بتا دیا ہے کہ گذشتہ جنگیں جو اس کے ساتھ ہوتی رہیں ہیں وہ جنگیں بھی اکثر و بیشتر تودہ کے ہی میدانوں میں ہوتی رہیں ہیں اور وہاں سے نکل کر دریائے قزل تم کو عبور کر کے قائد ہمیشہ اپنے سرحدی شہر قزل کی طرف جاتا رہا ہے۔

آپ کے اس انکشاف نے کہ قائد کے لشکر کی تعداد آپ کے لشکر سے زیادہ ہے مجھے حائل آور ہونے کے طریقہ کار کو تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا ہے جو طریقہ میں اختیار کرنے لگا ہوں وہ میں آپ سے کہتا ہوں اگر اس میں کوئی کمی یا خامی دیکھیں تو اسے رٹا کر دیا جائے گا۔

قائد پر تین اطراف سے حملہ کیا جائے گا اس طرح تین مختلف لشکری تیاریاں جائیں گے ایک لشکر آپ کا ہوگا وہی جس کی کمانداری آپ پہلے کرتے رہے ہیں ایک لشکر میرے پاس ہوگا اور یہ لشکر کرفیزوں اور کرائت ترکوں پر مشتمل ہوگا میری ساتھ ہر سردار کو مانگا ہوگا تیسرا لشکر ہانچو۔ گاتھ اور سیٹھن قبائل پر مشتمل ہوگا اس لشکر کی کمانداری

ساتھ آگے بڑھے تھے۔

دریائے قزل تم کی طرف کوچنگائی اور کوچنگائی قائد اور آئی یاروں کے لشکر پر سکتی دھب میں گر تھلسائی ہواؤں جاڑے کے ہولناک پالے میں کچی ٹھاری کر دینے والے اولوں اور ٹھکرات کے ہجوم میں ریگتے خیالات کے تیز دھاروں کی طرح حملہ آور ہو گئے تھے کوچنگائی کی طرف سے مار تو اور یورجی اس طرح حملہ آور ہوئے تھے جیسے اپنے من کت طوقان لیے سمندر کے کرب خیز تھیلوں نے ہر چیز کو اپنے سامنے بہا لیجانے کا عزم کر لیا ہو جبکہ دریائے خمارہ کی طرف سے خود اریق بوغانے اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ ساتھ کرب خیز تھیلوں میں سنگیر یزدوں کی دھواں و ہار برسات کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا جواب میں قائد آئی یاروں اور ان کے سالار بھی جنگ کا وسیع تجربہ رکھتے تھے جوانی کا رروائی کرتے ہوئے وہ بھی تینوں لشکروں پر تھی خبر دھرتی پر آسب کے سایوں اور زیت کی مھنوں کو اپنا ہوا کر دینے والے نا آشنا خیالوں کی دشت کی طرح ٹوٹ پڑے تھے اس طرح دریائے قزل تم دریائے خمارہ اور کوچنگائی کے درمیان تو وہ نام کے ان میدانوں میں ہولناک جنگ کی ابتداء ہو گئی تھی۔

میدان جنگ، بڑی تیزی سے جنگ و تارک دشتوں میں کالے حروف کے رقص ماتمی فضاؤں میں اٹھتے پر شور بد گمانوں اور برسوں کے رشتے کا تھی خواب آلود شوریدہ دشت کی طرح ہونا شروع ہو گیا۔ دریا تک قائد اس کے سالار اور اس کی بیٹی آئی یاروں بڑی پامردی سے تینوں اطراف کے حملوں کو روکتے رہے لیکن آہستہ آہستہ کوچنگائی ان کے سردار اور اریق بوغانے پر حاوی ہونا شروع ہو گئے تھے یہاں تک کہ قائد آئی یاروں اور ان کے لشکریوں کی حالت بے اعتنائی کی فضاؤں میں بے خانماں رتوں۔ اجاز راستوں کی دھند میں خونی خواہشوں کی آندھیوں اور زرد ماحول کی بے بسی میں زنگ آلود ہونوں نوحوں جیسی ہونا شروع ہو گئی تھی۔ کچھ دیر مزید کوشش کر کے قائد اور آئی یاروں نے اپنے لشکر کو سنبھالنے اور دشمن کے لشکر کو پسپا کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے آئی یاروں کو ابھی تک یہ خبر نہیں تھی کہ اس کے مقابلے میں کوچنگائی آچکا ہے کچھ دیر کا تیز جنگ کے بعد قائد آئی یاروں اور ان کے سالاروں کو بدترین شکست ہوئی اور

اریق بوغانے نہیں اس کے سالاروں کے علاوہ کوچنگائی مار تو اور یورجی نے بھی کوچنگائی کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا پھر تینوں لشکر حرکت میں آئے مار تو اور یورجی وہیں سے مغرب کی طرف بڑھے کوچنگائی کی طرف سے گزرتے ہوئے وہ تو وہ کے میدانوں کا رخ کر رہے تھے اس طرح کوچنگائی اور کوچنگائی بڑی تیزی کے ساتھ کوچنگائی سلسلے کے ساتھ ساتھ جنوب کی طرف بڑھے اور جن دروں سے دریائے قزل تم نکلتا ہے وہاں انہوں نے اپنا رخ بدلا اور دریا کے کنارے کے ساتھ ساتھ تو وہ کے میدانوں کا رخ کیا اسی طرح اریق بوغانے شمال کی طرف بڑھا دریائے خمارہ کی طرف سے ہوتا ہوا وہ بھی تو وہ کے میدانوں کا رخ کر رہا تھا یہاں تک کہ کوچنگائی نے قائد کے لشکر کے جنوب میں اریق بوغانے اس کے شمال میں جبکہ مار تو اور یورجی نے اس کے لشکر کے مشرقی طرف پڑھو کیا تھا۔

ان کے ایسا کرنے سے قائد اور اس کے سالار ہی نہیں خود حسین اور خوبصورت آئی یاروں بھی پریشان ہو گئی تھی انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اریق بوغانے کو کافی بڑے کھل گئی ہے اسی بنا پر وہ تین اطراف سے ہم پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے صورت حال مشکل اور تفتیش ناک ہو گئی تھی اور جنگ کیے بغیر وہ وہاں سے بھاگ بھی نہیں سکتے تھے اس لئے انہیں حدش تھا کہ اگر وہ وہاں سے جنگ کیے بغیر پسپا ہوئے تو تینوں اطراف سے ان کا تعاقب کیا جائے گا اور ان کا خوب قتل عام کیا جائے گا لہذا ان تینوں لشکروں سے جن کی کمانداری مکمل طور پر اب کوچنگائی کر رہا تھا جنگ کرنا اب قائد کی مجبوری ہو گیا تھا۔

تینوں لشکریوں نے ایک رات قائد کے لشکر کے اطراف میں گزاری سخت پہرہ دیا گیا تھا تاکہ انہیں قائد کے لشکر کی طرف شب خون نہ ماریں ساتھ ہی دور دور تک اپنے وطن پر بھی پھیلا دیئے تھے تاکہ اگر قائد و سپاہی ہو کر دریائے قزل تم کو عبور کر کے اپنے سرحدی شہر قزل کی طرف جانا چاہے تو اس کا تعاقب کیا جائے لیکن قائد نے ایسا نہیں کیا اگلے روز کوچنگائی نے اپنے لشکر کے دیگر دونوں حصوں سے رابطہ کرنے کے بعد تینوں لشکروں میں جنگ کے قتل بجا دیئے تھے پھر حملہ آور ہونے کے لئے تینوں لشکر ایک

اریق بوغانے کو غنائی کی اس تجویز پر اس کی طرف توصلی انداز میں دیکھا پھر  
کو غنائی کی تجویز کے مطابق اس بل کے رے کاٹ دیئے گئے اس بل کو ختم کر دیا گیا چند  
روز تک کو غنائی نے اپنے پورے لشکر کے ساتھ اریق بوغانے کے ہمراہ تودہ کے ان میدانوں  
میں قیام کیا رکھا اس کے بعد وہ قبائلی خان کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

اس جنگ کے چند روز بعد قائد اور اس کی بیٹی آئی یاروق دونوں شام کے وقت  
اپنے گھوڑے دوڑا رہے تھے ان کے پیچھے اور آگے ان کے محافظ رستے بھی تھے ایک جگہ  
آئی یاروق نے اپنے گھوڑے کو روکا اور اپنے باپ کو بھی رکنے کے لئے کہا قائد نے  
اپنے گھوڑے کی باگیں کھینچ لیں اور جواب طلب سے انداز میں وہ اپنی بیٹی آئی یاروق کی  
طرف دیکھنے لگا تھا۔

قائد نے دیکھا آئی یاروق کے چہرے پر تجسس اور کچھ کہنے کے لئے دوڑ دوڑ  
تک الفاظ بکھرے پڑے تھے قائد اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا اور کہنے لگا۔

آئی یاروق تو میری بیٹی ہے تیرا چہرہ پڑھ کر میں بتا سکتا ہوں تو کیا کہنے والی ہے  
اس وقت میں تمہارے چہرے کو پڑھ رہا ہوں تو میرا دل کہتا ہے کہ تم مجھ سے کچھ کہنا  
چاہتی ہو کہو بیٹی کیا معاملہ ہے دیکھو مجھ سے کوئی چیز مت چھپاتا مت جانتی ہو اس کائنات  
میں تم میری سب سے بڑی پوچھی ہو بیٹی جو کچھ بھی تم کہنا چاہتی ہو کہو تم جانتی ہو تمہاری کسی  
بات کا میں برا نہیں مانتا آئی یاروق کچھ دیر تک سوچتی رہی گہرے تفکرات میں ڈوبی رہی  
قائد کے محافظ نے شاید اسے کچھ حوصلہ دیا تھا ایک بھر پور نگاہ اس نے اپنے باپ پر ڈال  
پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

میں نے آپ کو بتایا بغیر ایک کام کی ابتداء کی تھی لیکن آج میں ہر چیز آپ پر  
ظاہر کر دینا چاہتی ہوں۔

میرے باپ تودہ کے میدانوں میں جو ہمیں اریق بوغانے کے ہاتھوں شکست ہوئی  
تھی تو اس شکست نے مجھے ایک تجسس میں ڈال دیا تھا میرا دل کہتا تھا کہ اریق بوغانے کے  
ہاں ہمارے آبائی رشت میں اس قدر لشکر نہیں کہ وہ تین اطراف سے حملہ آور ہو کر ہمیں  
شکست دے اس شکست کا باعث کوئی اور ہی تھا آپ برا نہ مائیں تو اس وقت میرے دل

وہ بھاگ کھڑے ہوئے کو غنائی نے پورے لشکر کو ان کا تعاقب کرنے کا حکم دیا۔

یہ تعاقب دریائے قزلتم کے اس بل تک جاری رہا جسے عبور کرنے کا قائد اور آئی  
یاروق اپنے سرحدی شہر قزل کی طرف چلے گئے تھے بل کے قریب کو غنائی نے اپنے لشکر کو  
روک دیا۔ اریق بوغانے بل پار کر کے آگے جانے کی خواہش کا اظہار کیا لیکن کو غنائی  
نے اس کا شانہ تھپتھپایا اور کہنے لگا۔

اریق بوغانا! میرے محترم میں تمہارے جذبے کی قدر کرتا ہوں جو ہم نے کیا ہے  
اس پر اکتفا کرو یاد رکھنا دریائے قزلتم کے اس پار قائد کا علاقہ شروع ہوتا ہے قائد  
جہاں جنگ کا وسیع تجربہ رکھتا ہے وہاں اس کے پاس لشکریوں کی تعداد بھی کافی ہے اس  
نے لکڑی کا یہ بل پار کر کے یہ جو تودہ کے میدانوں پر قبضہ کیا ہے تو یہ خیال مت کرنا کہ وہ  
جو لشکر اپنے ساتھ لے کر آیا ہے اس کے بعد اس کے پاس کوئی لشکر ہیثیت نہیں ہے  
اس کے سرحدی شہر قزل کے علاوہ اس کے پیچھے اور تک پھیلی اس کی سہولت میں ان  
گت اور بیشتر لشکر ہی ہیں اگر ہم اس بل کو پار کر کے اس کی سرزمین پر قدم رکھتے ہیں تو  
یاد رکھنا وہ ہمیں کسی پھندے کس جال میں پھانس کر واہیں دریائے قزلتم کو عبور نہ کرنے  
دے گا لکڑی کا یہ بل ختم کر دے گا اس کے بعد ہمارے ساتھ نہ ختم ہونے والی جنگ کی  
وہ ابتداء کرے گا کہ ہمیں اس کے علاقوں میں کوئی چاہئے چاہئے نہیں ملے گی کیونکہ اس  
ہم نے اپنے علاقے واپس لے لیے ہیں اس کے لشکر کو بھی کافی نقصان پہنچایا ہے لہذا  
اس کے لئے اسی قدر عبرت کافی ہے۔

اریق بوغانے کو غنائی کی اس تجویز سے اتفاق کیا اس کے علاوہ کو غنائی نے یہ تجویز  
پیش کی کہ لکڑی کے جس بل کو قائد اور اس کے لشکر دریائے قزلتم کو عبور کر کے آئے  
ہیں اس کے رے کاٹ کر اسے ختم کر دیا جائے ساتھ ہی اس نے اریق بوغانے کو یہ بھی کہا  
کہ جس جگہ چند دن یہاں قیام کرنے کے بعد واپس چلا جائے تودہ اپنے چند رے  
دریائے قزلتم کے کناروں کے ساتھ پہرہ دینے پر مقید کر دے اور جب بھی دریائے  
قزلتم پر قائد کو کوئی بل ہانے کی کوشش کرے تو اسے ختم کر دیا جائے تاکہ دریائے قزلتم  
کو عبور کر کے قائد اپنے آبائی رشت پر حملہ آور نہ سکے۔



کاش میں \_\_\_\_\_  
یہاں تک کہنے کے بعد آئی یاروق کو روک جانا پڑا اس لئے کہ اس کا ہاپ اس کی  
طرف غور سے دیکھتے ہوئے بول پڑا۔

سیری جینی میں نے تمہیں پالا ہے سیری گود میں تم نے پرورش پائی ہے مجھ سے بہتر  
تمہیں کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا میرا دل میرے انداز سے کہتے ہیں کہ تم اس سے ملنا چاہتی  
تھی۔

آئی یاروق نے ایک سرد آہ بھری اور باپ کی طرف دیکھے بغیر کہہ دیا۔  
کاش میں اس سے مل سکتی۔

قائد ابھی تک آئی یاروق کے چہرے پر گہری نظریں جمائے ہوئے تھا یہاں  
تک کہ یاروق کی سماعت سے اس کی دوسوں بھری آواز سنائی دی اگر وہ تم سے ملنے سے  
انکار کر دیتا تب؟

نہیں میرے باپ میرا دل کہتا ہے کہ وہ مجھ سے ملنے سے انکار نہیں کرے گا وہ  
خدا کا پابند ہے اگر ہم نے قبلائی خان سے پہلے اس کی خدمات حاصل کی ہوتیں تو  
بیشک آج وہ ہمارے ساتھ قبلائی خان کے خلاف جنگ کر رہا ہوتا کیونکہ اس نایاب سوتی  
کو ہم سے پہلے قبلائی خان نے لے لیا لہذا وہ اپنے فرائض اور اپنے منصب کی ذمہ  
داریاں پوری کر رہا ہے ہاں میرے بیٹے جتنو ضرور ہے اور وہ یہ کہ قبلائی خان  
کے پاس اس وقت باہر میں ہے۔ ” کا سپر۔ ” ادا یا جنگ بھی ہے اس کے علاوہ آچو  
ہے شراسون اور کرک۔ ” جی۔ ” اس کے پاس بہت سے سورما قسم کے سالار ہیں میرا دل  
اس شخص دلچسپ پڑا ہوا ہے کہ ان سارے سالاروں میں قبلائی خان کے ہاں کوغنائی کی  
کیا حیثیت ہے۔

قائد چپ تھا سوچ رہا تھا ابھی تک اس کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا آئی  
یاروق جب خاموش ہوئی تب اس نے فیصلہ کن انداز میں پوچھ لیا۔

سیری جینی اگر کسی موقع پر کسی حادثے کے تحت تمہاری اور کوغنائی کی ملاقات ہو  
جائے۔ تم اس سے محبت کا اظہار کرو وہ بھی جواب میں تمہاری محبت کا جواب محبت سے

میں یہ دوسرے بھی اٹھے تھے کہ اس جنگ میں ہمارے مقابل کوغنائی آیا تھا یہ میرا خیال تھا  
ان میدانوں میں شکست کھا کر قزل شہر آ کر میں نے کچھ مخبر یہ جاننے کے لئے بھیجے کہ  
اریق بوغا کو کسی نے مدد کی وہ کون سے عساکر تھے جو ہم پر مختلف اطراف سے حملہ آور  
ہوئے اور ہماری شکست کا باعث بنے۔

میرے باپ جو مخبر میں نے یہ جاننے کے لئے بھیجے تھے وہ آج صبح ہی صبح واپس  
آئے ہیں اور انہوں نے مجھ پر انکشاف کیا ہے کہ ہمیں یہ شکست اریق بوغا کے ہاتھوں  
نہیں بلکہ کوغنائی کے ہاتھوں ہوئی ہے انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ قبلائی نے پہلے کوغنائی  
کو منجور یا کے جنگلات کی طرف بھجوا دیا جہاں سے عکس تو رگوت اور تاتاری قبائلی نکل کر  
ہمارے آبائی دشت پر حملہ آور ہونا چاہتے تھے آنے والے مخبروں نے یہ اطلاع دی ہے  
کہ کوغنائی نے در شرق کے دریائے نن ہو کے پاس ان تینوں قبائلیوں کو ہولناک  
شکست دے کر ان کے لشکر کی تعداد کافی کم کر کے انہیں منجور یا کے جنگلات کی طرف  
بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔

یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ جس وقت کوغنائی ان وحشی قبائل کو شکست دینے کے بعد  
واپس قبلائی خان کی طرف جا رہا تھا تو قبلائی خان نے اسے حکم دیا کہ وہ اس کے آبائی  
دشت کا رخ کرے اور ہمیں تو وہ کے میدانوں سے مار بھگائے کہنے والوں کا کہنا ہے کہ  
یہاں آنے کے بعد کوغنائی نے اپنے لشکر کے ساتھ صرف دو دن آرام کیا اس کے بعد  
اس نے ایک نئے اور نونو کھے طریقے سے ہم پر حملہ آور ہونے کی ٹھانی اور جو نتیجہ ہے وہ  
ہمارے سامنے ہے اے میرے باپ ہمیں کوغنائی کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا  
ہے۔

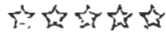
یہاں تک کہنے کے بعد لمحہ بھر کے لئے آئی یاروق کی تھی اس دور ان اس نے  
کچھ سوچا اس کے چہرے پر تفکرات کے آثار بھی دیکھے جاسکتے تھے پھر سلسلہ کلام کو جاری  
رکھتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی۔

جو طلا یہ گر میں نے یہ ساری خبریں لانے کے لئے بھیجے تھے ان کا یہ بھی کہنا ہے  
کہ ہم سے نینے کے بعد کوغنائی اپنے لشکر کے ساتھ واپس قبلائی خان کی طرف جا چکا ہے

میری بیٹی اگر تم ایسا کرتی ہو تو میں تمہارا باپ اس سلسلے میں کوئی اعتراض نہیں کھڑا کروں گا اگر کوغنائی تمہیں اپناتا ہے تو ہمارے خلاف جنگ کرنے کے باوجود میری نگاہوں میں اس کی عزت اس کا وقار دو چند ہو جائے گا۔

اپنے باپ تانکو کی اس گفتگو سے آئی یاروق ایسی خوش ہوئی کہ آگے بڑھ کر اس نے تانکو کی پیشانی چوم لی پھر بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

اے میرے باپ آپ نے میرا دل خوش کر دیا ہے اب مجھے کسی چیز کی پروا نہیں جب آپ میرے ساتھ ہیں اور کوغنائی کو میرا جیون ساتھی ماننے پر آمادہ ہیں تو میں ہر شے مجھے زندگی کی ساری خوشیاں مل گئی ہیں اس پر تانکو اور آئی یاروق وہاں سے چلے گئے تھے۔



دے تب میری بیٹی تمہارا کارڈ عمل ہوگا۔  
یاروق چونکی تیز نگاہوں سے اپنے باپ کی طرف دیکھا اس کے چہرے کا جائزہ لیا پھر ہلکے سے انداز میں مسکرائی کہنے لگی۔

میرا رد عمل کیا ہوگا آپ جانتے ہیں کہ میں کوغنائی کے علاوہ اگر کسی کو اپنی زندگی کا ساتھی بنانا چاہتی تو میں جیسی سوداگر کا خاترنہ کرتی آپ نے اس سے مجھے بیاہا..... میر نے شادی پر رضامندی بھی ظاہر کر دی۔ یہ پلچندہ بات ہے کہ میں اس کے ساتھ اس کی بیوی کی حیثیت سے نہیں رہی۔ آپ دولت چاہتے تھے وہ آپ کو مل چکی ہے میں اپنے آپ کو کوغنائی کے ساتھ منسوب کر چکی ہوں اگر کسی موقع پر اس کی اور میری ملاقات ہونا ہے اگر وہ میری محبت کا جواب محبت سے دیتا ہے تو میں اس سے شادی کر لوں گی اس کی بیوی بننا میں اپنے لیے ایک بہت بڑا فخر اور ایک انوکھی سعادت جانوں گی مجھے امید ہے اس سلسلے میں آپ کوئی اعتراض کھڑا نہیں کریں گے۔

اگر تم اس سے شادی کر لیتی ہو تو بیٹی کہاں رہو گی تم اس کے ساتھ قتلانی خان کے لشکر میں نہیں جا سکتی وہاں لوگ تمہیں ایک لمحہ بھی برداشت نہیں کریں گے تمہارا خاترنہ کر دیں گے جہاں تک کوغنائی تعلق ہے تو وہ قتلانی خان کے لشکر سے نہیں کرہاے پاس آنا بھی پسند نہیں کرے گا۔

آئی یاروق نے مسکراتے ہوئے اپنے باپ کی بات کاٹ دی۔  
اگر کوغنائی مجھ سے شادی کر لیتا ہے تو میرے باپ یہ ضروری نہیں کہہ رہے۔  
لشکر میں رہیں یا کوغنائی یہاں رہے کوئی تیسری مناسب جگہ بھی ہو سکتی ہے جہاں ہم سب سے مہیاں بیوی کی حیثیت سے زندگی گزار سکتے ہیں۔

آئی یاروق نے کچھ سوچا پھر وہ کہہ رہی تھی۔  
میرے باپ اگر کوغنائی نے مجھ سے شادی کر لی تو پھر میں اسے لے کر شہر تھکا جاؤں گی آپ جانتے ہیں ہماری وہاں کئی حویلیاں ہیں ان میں سے ایک میں میں کوغنائی کے ساتھ پر سکون زندگی کی ابتدا کر سکوں گی۔  
تانکو مسکرایا کہنے لگا۔

میں سے کسی سے بھی شادی نہیں کی توگ کی ایک بہن اس نے صدر الدین اور دوسری جلال الدین سے بیاہ دیں وہ دونوں ان دنوں کوغنائی کے دست راست ہیں گو وہ ان دنوں کوغنائی کے ساتھ ہمارے آبائی دشت کی طرف گئے ہوئے ہیں لیکن ان کی غیر موجودگی میں توگ کی دونوں بہنیں قبلائی خان کے پاس گئیں قبلائی خان اور اس کے بیٹے چنگ کم اور اس کے پوتے تیمور بیوی جاسوئی اور بیٹی کوکا چین کی موجودگی میں ان دونوں نے حلفیہ بیان دے دیا ہے کہ ان کے بھائی توگ نے صرف مسلمانوں کا قتل عام کروانے کے لئے جھوٹے گواہ مہیا کیے اور جن لوگوں نے جھوٹی گواہی دی ان کے کہنے پر قبلائی خان نے مسلمانوں کی ہستی میں قتل عام کروا دیا۔

اب صورت حال یہ ہے کہ توگ کو گرفتار کر کے ایک یورت میں بند کر دیا گیا ہے اور اس کے ارد گرد کڑھ پہرہ لگا دیا گیا ہے قبلائی خان کو کوغنائی کی واپسی کا انتظار ہے میرے خیال میں اس کے واپس آنے کے بعد وہ توگ کا معاملہ اٹھائے گا اور اس کی سزا تجویز کرے گا اس سلسلے میں میرے خیال میں وہ بایان اور کوغنائی سے مشورہ لینا پسند کرے گا ہو سکتا ہے اس معاملے میں بایان کو بھی اعتماد میں لے لیا جائے لیکن معاملہ کچھ الٹ پلٹ لگتا ہے اس لئے کہ میرا دل کہتا ہے کہ توگ کا بچنا مشکل ہو گیا ہے اس بنا پر کہ خود اس کی سگی بہنوں نے اس کے خلاف بیان دے دیا ہے۔

چنگ لی جب خاموش ہوا تب دلائی لامہ ماگس پابول پڑا۔

جہاں تک میرا اندازہ ہے یہ ساری حرکتیں احمد کردار ہا ہے احمد اور اس کا مسلمان شاگرد سانگا ان دنوں قبلائی کے مالیات پر چھائے ہوئے ہیں میرے خیال میں مسلمانوں کی اس ہستی میں قتل عام کا احمد اور سانگا کو بڑا دکھ تھا ہو سکتا ہے کوغنائی جلال الدین اور صدر الدین کی غیر موجودگی میں توگ کی دونوں بہنوں کو احمدی نے درغلا یا ہو اور اس کے درغلانے پر ہی دونوں نے جا کے اپنے بھائی کے خلاف بیان دے دیا ہو۔

دلائی لامہ ماگس جب خاموش ہوا تو بے پناہ غصے کا اظہار کرتے ہوئے جوان سال سالاد شیرامون بول پڑا۔

مکرم لامہ آپ کا اندازہ درست ہے یہ احمد ان سرزمینوں میں یقیناً بدھ مت کے

دریائے ہوانگ ہو کے معاون دریا کے کنارے جو بہت بڑا بدھ مت کا گھوڑا تھا اس میں ایک روز دلائی لامہ ماگس پابو، بایان، چنگ لی، وانگ جو، آجو، کروک جی، شیرامون اور کچھ دیگر لوگ جمع تھے کہ چنگ اور وانگ جو جو دونوں پچازاد بھائی تھے کچھ دیر تک آپس میں کھسب پھسرتے رہے پھر سب کو مخاطب کرتے ہوئے چنگ لی کہنے لگا۔

آپ سب لوگوں کو ایک بری خبر شانے کے لئے یہاں جمع کیا گیا ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک بہت بڑا حادثہ رونما ہوا ہے وہ یہ کہ ہمارے دست راست توگ کو خاقان اعظم کے کہنے پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔

چنگ لی کے اس انکشاف پر وہاں بیٹھے سب لوگ چونک سے گئے تھے پھر شیرامون نے بے پناہ غصے کا اظہار کرتے ہوئے پوچھ لیا۔

ایسا کیوں ہوا ہے اور ہمیں اس کی خبر ابھی تک کیوں نہیں ہوئی۔ توگ ہمارے عزیز ترین دوستوں میں سے ہے اس نے بدھ مت کے فروغ کے لئے بڑا کام کیا ہے اس نے ہی ان گنت گواہ مہیا کیے جن کی گواہی دینے پر قبلائی خان نے مسلمانوں کی ہستی میں قتل عام کرنے کا حکم دے دیا تھا۔

شیرامون جب خاموش ہوا تو چنگ لی نے پھر کہنا شروع کیا۔

آپ لوگوں کو یاد ہوگا کہ میری اور وانگ جو کی دو بہنوں کے علاوہ توگ کی بھی دو بہنیں کوغنائی کو پیش کی گئی تھیں کہ ان میں سے کسی کے ساتھ شادی کرے کوغنائی نے ان

سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

داگ جو جب خاموش ہوا تو گفتگو کا آغاز بیان نے کیا جو اب تک بالکل خاموش بیٹھا ہوا تھا اس نے ایک گہری نگاہ مانگس پا پر ڈالی پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

لامر ابھی تک سبھی بولتے رہے ہیں لیکن میں چپ ہوں میں ایک دوسرے موضوع پر آپ سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں ٹوگ کا معاملہ داخلی ہمارے لیے انتہا درجہ کا نقصان دہ ہے احمد کے خاتمے کا معاملہ بھی طے ہو گیا ہے امید ہے چنگ لی اور داگ جو دونوں مل کر اسے نھکانے لگا دیں گے اس کا خاتمہ انتہائی ضروری ہے دراصل میں آپ سے ایک اور موضوع پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں وہ بھی بڑا اہم موضوع ہے۔

لامر آپ جانتے ہیں آپ کی بھتیجی سیرم ان علاقوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور پر جمال لڑکی ہے گو ہر سال جاسوسی کے قبیلے سے قبلائی خان کے لئے لڑکیوں کا انتخاب ہوتا ہے لیکن ان لڑکیوں میں سے کوئی بھی حسن اور خوبصورتی میں سیرم کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اگر سیرم دلائی لامر کی بھتیجی نہ ہوتی تو قبلائی خان اب تک یقیناً اپنے بیٹے چنگ لم کے حرم میں داخل کر چکا ہوتا لیکن سیرم چونکہ دلائی لامر کی بھتیجی ہے اور دلائی لامر سے منسوب کسی بھی لڑکی کو زبردستی کسی کے حرم میں ڈالنا بہت برا گناہ خیال کیا جاتا ہے اسی بنا پر آج تک سیرم کو کسی نے غلط نگاہ سے دیکھا نہیں نادریہ سب آپ کی ذات کی وجہ سے ہے۔

لامر دراصل بات یہ ہے کہ شیرامون میرا جو ان سال بھتیجا ہے اور یہ گذشتہ کئی ماہ سے سیرم کو پسند کر رہا ہے اس سے محبت کرتا ہے اسے چاہتا ہے آج تک اس نے اپنی محبت کو سیرم سے چھپا کر رکھا یہ براہ راست سیرم کے متعلق آپ سے گفتگو بھی نہیں کر سکتا تھا اس معاملے کو آگے بڑھانے کے لیے اس نے میرا سہارا لیا ہے اور استدعا کی ہے کہ کل آپ سے سیرم کا رشتہ مانگوں مجھے امید ہے کہ شیرامون کے لئے آپ سیرم دینا سے انکار نہیں کریں گے۔

خلاف بڑی سرگرمی سے کام کر رہا ہے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی لمحہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتا میرے خیال میں جب تک ان سرزمینوں میں احمد کا خاتمہ نہیں کیا جاتا اس وقت تک ہم بدھ مت کے پیروکار طاقت اور قوت نہیں چکڑ سکتے۔

شیرامون جب خاموش ہوا تو داگ جو بول پڑا شیرامون تمہارا اندازہ درست ہے ان علاقوں میں ہمارے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ احمد ہی ہے میں اور میرا چچا زاد بھائی چنگ لی پہلے ہی ارادہ کیے ہوئے ہیں کہ جوں ہی ہمیں مناسب موقع ملا اس احمد کا خاتمہ کر دیا جائے گا میرے خیال میں اس کے خاتمے کے بعد ہمارے راستے میں کوئی بڑی رکاوٹ نہیں رہے گی جہاں تک کوغٹائی کا تعلق تو وہ ان معاملوں سے کوئی سروکار نہیں رکھتا وہ ایک جنگجو اور اعلیٰ پائے کا تیغ زن ہے اور اس کی زیادہ توجہ جنگوں کی طرف مبذول ہے ویسے بھی اس پر ہاتھ نہیں ڈالا جاسکتا اس لیے کہ اگر اس پر ہاتھ ڈالا گیا تو قبلائی ہم سب کی گردنیں کٹوا کر رکھ دے گا اور پھر اس پر ہاتھ ڈالنا کوئی آسان کام نہیں ہے اس لئے اگر اسے ذرا سا بھی نقصان پہنچا تو قبلائی خان کے لشکر میں جس قدر کراہت 'کرغیز' مانچو گا تھ اور سبھتیں ہیں وہ ایسی خوبی بغاوت کریں گے کہ سارے لشکر کو تھس تھس کر کے رکھ دیں گے اور وہ ایسی قوت رکھتے ہیں کہ ہم منگولوں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے وہ قبلائی خان کو بھی لے ڈوبیں گے لہذا کوغٹائی کو ایک طرف رکھ دو سب سے پہلے اس احمد کا خاتمہ کرنا چاہیے اور یہی ہمارے راستے کا سب سے بڑا پتھر ہے اس کے جانے کے بعد ہمارے سارے راستے صاف ہو جائیں گے۔

اس بار داگ جو نے فیصلہ کن انداز میں کہنا شروع کیا۔  
اس احمد کو تو ہم بہت جلد خاتمہ کر دیں گے اس لیے کہ اس کے خاتمے کے لئے میں اور چنگ لی نے ایک تجویز مرتب کرنی ہے اور مجھے امید کہ جلد اس پر عمل کرتے ہوئے ہم اس احمد کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے میرے خیال میں اس کے خاتمے کے بعد حالات ہمارے حق میں پلٹنا ضرور کھائیں گے فی الوقت جو سب سے اہم بات ہے وہ ٹوگ کا معاملہ ہے بد قسمتی یہ ہے کہ اس معاملے میں ہم قبلائی خان سے اس کی سفارش بھی نہیں کر سکتے جو بھی سفارش کرے گا وہ ٹوگ کے ساتھ دھرایا جائے گا زندگی

نے کوغنائی سے متنفر کر دیا جہاں کہیں بھی وہ کوغنائی کو دیکھتی اسے دیکھتے ہی بھاگ کھڑی ہوتی اس سے بچنے کی کوشش کرتی اس کے روبرو نہ آتی نہ ہی اس سے گفتگو کرنے کی کوشش کرتی لیکن اب ایسا لگتا ہے سیرم ڈانوا ڈول ہو رہی ہے اس بناء پر کہ اس کے ساتھ کچھ حادثات پیش آئے ہیں جن سے سیرا اندیشہ ہے کہ وہ حادثات اسے کوغنائی کی طرف مائل کرنے میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

چھوٹے موٹے حادثوں کا ذکر میں نہیں کروں گا جن کی بناء پر سیرم کوغنائی سے متاثر ہوئی اور جو باتیں میں نے اس سے کہیں وہ مشکوک نظر آنے لگیں سب سے بڑا حادثہ جس سے وہ بڑی متاثر ہوئی وہ یہ کہ جس وقت قبلائی خان نے خوبصورت لڑکیوں کو کوغنائی کے سامنے پیش کیا کہ وہ ان میں سے جس سے چاہے شادی کر لے اور کوغنائی نے ان سب لڑکیوں میں سے کس میں دلچسپی نہیں لی اور سب کو دوسروں کے حوالے کر دیا تب اس کے اس رویے سے سیرم بے حد متاثر ہوئی تھی۔ پورت میں جا کر اس نے مجھ سے کافی دیر بحث کی اور کہنے لگی جو الفاظ میں نے اس سے کہے تھے ان کے مطابق کوغنائی ایسا نہیں ہے اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ وہ لڑکیوں کو بے آبرو کرنے میں دلچسپی لیتا ہوتا تو پھر ان چھ خوبصورت اور حسین لڑکیوں کو اور ان کے حوالے نہ کرتا بلکہ اپنے پاس رکھتا۔

یہ ایک بہت بڑی دلیل تھی جو سیرم نے میرے سامنے پیش کی لیکن میں اسے مطمئن نہ کر سکا بلکہ اتنا کہہ دیا کہ وہ اس موضوع پر گفتگو نہ کرے بہر حال وہ ابھی تک کوغنائی کی طرف متوجہ نہیں ہوئی ابھی وقت ہے کہ اسے شیرامون کے ساتھ بیاہ دیا جائے لیکن اس سلسلے میں میں اس سے اور اس کے بھائی سے بات کروں گا میں سیرم کو اس کی مرضی کے خلاف کسی سے نہیں بیاہوں گا دلائی لاسہ کو کہتے کہتے رک جانا پڑا اس لئے کہ اس کی بات کانتے ہوئے بیابان بول پڑا تھا۔

محترم لاسہ اگر شیرامون کے ساتھ سیرم نے شادی کرنے سے انکار کر دیا تب؟

ماس پاکی گردن تھوڑی دیر کے لئے جھکی رہی پھر کہنے لگا۔

مجھے بھی امید ہے کہ وہ شیرامون سے شادی کرنے سے انکار کر دے گی اس لئے

بیابان کے ان الفاظ سے ماس پا کے چہرے پر گہری سکرابت نمودار ہوئی تھی کچھ دیر وہ سوچتا رہا سکر اتار رہا پھر کہنے لگا۔

سیرم سے متعلق میں خود بڑا فکر مند تھا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ شیرامون میری بیٹی سیرم کو پسند کرتا ہے اور بیابان میں تمہارا بھی شکر گزار ہوں کہ تم نے شیرامون کے لیے سیرم کو مجھ سے طلب کیا ہے میں خود چاہتا تھا کہ سیرم کے لئے کوئی بدھ مت سے تعلق رکھنے والا کوئی اچھا اور بہادر جوان مل جائے جس کے ساتھ اسے بیاہ دوں اس لئے کہ سیرم کے بھٹک جانے کا اندیشہ ہے۔

ماس پا کے ان الفاظ پر سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے تھے آخر بیابان بول پڑا۔

دلائی لاسہ ہم سمجھے نہیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں سیرم کیسے بھٹکتا چاہتی ہے اور اس کے بھٹکنے کی کیا وجہ ہے اس پر ماس پا کچھ سوچتے ہوئے بول پڑا۔

میرے عزیزان جس وقت میں تہریز گیا تھا تو سیرم اور میرا بھتیجا دونوں میرے ساتھ تھے وہاں جب کوغنائی سے ہماری ملاقات ہوئی اور ہر کسی نے وہاں کوغنائی کی بہادری اور جرات مندی اور اس کی طاقوت اور قوت کی تعریف کرنا شروع کی تب مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں اس کی شخصیت سے متاثر ہو کر سیرم اس کی طرف مائل نہ ہو جائے لہذا میں نے سیرم کے سامنے کوغنائی کی انتہا درجہ کی بد تعریفی کی اسے دنیا کا سب سے بڑا ادا باش بد معاش بتایا اور یہ بھی کہا کہ یہ لڑکیوں کو بے آبرو کرنے میں بڑا فخر محسوس کرتا ہے اس کے علاوہ بھی میں نے سیرم کے سامنے کوغنائی کے متعلق زہرا گلا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ میں نے ایک طرح سے سیرم کو کوغنائی سے متنفر کر دیا میں نہیں چاہتا تھا کہ سیرم کوغنائی کی طرف مائل ہو اس سے محبت کرے اس لئے کہ میں پسند نہیں کرتا تھا کہ میری بیٹی بدھ مت کے کسی نوجوان کو چھوڑ کر ایک مسلمان سے شادی کرے۔

یہاں تک کہنے کے بعد دلائی لاسہ کچھ دیر رکا کچھ سوچا پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

میرے عزیز اپنے مقصد میں کافی حد تک میں کامیاب رہا سیرم کو دینی طور پر میں

جو اپنے چہروں کو ڈھانپنے ہوئے ہوں گے وہ اس پر اس طرح حملہ آور ہوں گے جیسے وہ اسے بے آبرو کرنا چاہتے ہوں اور سے اٹھا کر کہیں لیجانا چاہتے ہوں میں اس وقت جب سیرم ان کے ساتھ بری طرح ہاتھ پائی میں مصروف ہوگی شیراسون وہاں پہنچ جائے گا وہ دونوں جوان تھوڑی دیر تک شیراسون سے تیغ زنی کریں گے اور شیراسون ان پر غالب آئے گا اور وہ دونوں تھوڑی دیر بعد بھاگ جائیں گے اس طرح سیرم شیراسون کی منبوں ہو جائے گی کہ شیراسون نے اس کی زندگی اس کی عزت بچائی ہے اس طریقے سے میرے خیال میں شیراسون کی طرف سیرم کو آسانی سے مائل کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ کار نہیں اگر ایک بار سیرم نے شیراسون کو اپنی زندگی کا ساتھی بنانے سے انکار کر دیا تو پھر یاد رکھیے گا کہ زندگی بھر سیرم کو شیراسون کی زندگی کا ساتھی بننے پر آمادہ نہیں کیا جاسکے گا۔

بیان تھوڑی دیر کے لئے رکھا پھر وہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔  
محترم لارہ جو ترکیب میں نے کہی ہے یہ واقعی گھنیا قسم کی ہے لیکن جو مقصد ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں اسے حاصل کرنے کے لئے اگر یہ گھنیا تدبیر اختیار کرنی جائے تو میرے خیال میں بڑی معتبر ہو جائے گی اس کے علاوہ سیرم کو شیراسون کی طرف مائل کرنے کے لئے کوئی اور طریقہ کار نہیں ہے اگر آپ لوگوں کے ذہن میں کوئی اور طریقہ کار آتا ہے تو بتائیں اس پر بھی عمل کیا جاسکتا ہے۔

شیراسون بیان کی اس گفتگو سے خوش ہوا رہا تھا اس موقع پر آچو بول پڑا وہ کہہ رہا تھا۔

میرے خیال میں جو ترکیب محترم بیان نے پیش کی ہے اس سے بہتر کوئی ترکیب جو نہیں سمجھتی اس پر اگر صحیح طریقے سے عمل کیا جائے تو ہر صورت میں سیرم کو شیراسون کی طرف مائل کیا جاسکتا ہے۔

آچو کو خاموش ہو جانا پڑا اس لئے کہ چنگ لی بول پڑا۔  
جو کچھ آچو نے کہا ہے ایسا ہونا چاہیے اس تدبیر پر عمل کرتے ہوئے ہر صورت میں سیرم کو شیراسون کی بیوی بنانا چاہیے کسی بھی صورت میں سیرم کو کوغنائی کی طرف مائل

کہ گذشتہ کئی دنوں سے میں اندازہ لگا رہا ہوں اس کا بھکاؤ آہستہ آہستہ کوغنائی کی طرز بڑھتا چلا جا رہا ہے اس کے متعلق وہ مجھ سے طرح طرح کے سوال کرتی ہے اس کی ذات کے متعلق مجھے کریدی ہے لیکن میں جب چپ رہنے کے لئے کہتا ہوں تو مایوس اور افسردہ سی ہو جاتی ہے بہر حال یہ میرا فیصلہ ہے کہ سیرم کو کسی بھی صورت میں کوغنائی کے حوالے نہیں کیا جانا چاہیے نہ ہی اسے اس مقام پر کھڑا ہونے کی اجازت دی جانی چاہیے جہاں وہ کوغنائی سے بے پناہ محبت کرنے لگے اگر ایسا ہوا تو یہ دلائل لامب کی حیثیت سے سیرم کے لئے ایک بہت بڑا حادثہ اور بدنامی کا داغ ہوگا میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کر رکھی ہے کہ میں اسے کوغنائی کی طرف سے متنفر کر رہتا ہوں خواہ مخواہ اس پر الزام لگاتا رہتا ہوں ہر طرح کے عیب اس کے سامنے پیش کرتا ہوں لیکن میرا دل کہتا ہے کہ ان باتوں پر سیرم کوئی دھیان نہیں دے رہی وہ کوغنائی کی ذات اس کی شخصیت اس کی دلیری اس کی جرات مندی اس کی طاقت اور قوت سے متاثر ضرور ہے اس کا اندازہ میں اس کی باتوں اس کے چہرے کے تاثرات سے لگاتا رہتا ہوں۔

اگس پاجب خاموش ہوا تو بیان کچھ سوچتے ہوئے بول پڑا۔  
محترم لارہ خوبصورت اور حسین سیرم کو کوغنائی سے بچانے اور اسے شیراسون کی طرف مائل کرنے کے لئے ایک طریقہ کار میرے ذہن میں آتا ہے یہ ایک گھنیا طریقہ ہے اختیار نہیں کرنا چاہیے لیکن مجبوری ہے لہذا اسے اختیار کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

دلانی لارہ نے تیز نگاہوں سے بیان کی طرف دیکھا پھر اس کی آواز سنائی دی۔  
کیسا اور کون سا طریقہ؟

بیان نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیری پھر وہ کہہ رہا تھا۔  
لارہ میں چاہتا ہوں کہ آج کی اس نشست میں مکمل طور پر فیصلہ کر لیا جائے کہ ہر صورت میں سیرم کو شیراسون کی زندگی کا ساتھی بنانا ہے آپ جانتے ہیں کہ آپ کی بیوی برور ڈھوڑ دوز کے لئے صبح سویرے نکلتی ہے اگر آپ برانہ مانیں تو میں ایک کام کروں گا جس وقت وہ ڈھوڑ دوز کے لئے کوغنائی کی طرف سے نکلے اس کے پیچھے وہ دو سواری لگا دوں گا

قبلائی کے علاوہ دیگر سب لوگ جب اپنے اپنے منصب کے مطابق اپنی نشیوں پر بیٹھ گئے تب اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے کوغٹائی کو قبلائی خان مخاطب کر کے کہنے لگا۔  
کوغٹائی تمہاری غیر موجودگی میں ایک بہت بڑا حادثہ رونما ہوا ہے اور مجھے یہ بھی احساس ہوا ہے کہ مجھ سے ایک بہت بڑی غلطی سرزد ہوئی تمہیں معلوم ہے کہ میں نے مسلمانوں کی ایک ہستی کا قتل عام کر دینے کا حکم دیا تھا ایسا میں نے ایک سرکردہ آدمی کو لگایا اور اس کے بہت سے لوگوں کی گواہی پر دیا تھا لگتا ہے یہ فیصلہ غلط اور بے بنیاد تھا اس لئے کہ لوگ کی دونوں بہنوں نے جنہیں تم نے صدر المدین اور جلال الدین سے بیاہ دیا تھا میرے رد برد آ کر یہ بیان دے دیا ہے کہ مسلمانوں کی اس ہستی کا قتل عام غلط ہوا ہے لوگ اور اس کے سارے آدمیوں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے اور جھوٹی گواہیاں دیں ہیں۔

میں نے لوگ اور اس کے سارے ساتھیوں کو حراست میں لے لینے کا حکم دے دیا سب کو گرفتار کر لیا گیا ہے لوگ سے جب میں نے تحقیق کی اس تحقیق میں میرا بیٹا میرا پوتا بھی میرے ساتھ تھا جب اس پر سختی کی گئی تو اس نے تسلیم کر لیا کہ واقعی جھوٹی گواہیاں پیش کر کے مسلمانوں کی اس ہستی کا قتل عام کروایا گیا۔  
کوغٹائی تم میری سلطنت کے محتسب اعلیٰ ہو تمہارا تقرر کرتے وقت میں نے کہا تھا کہ سارے مقدمات تمہارے سامنے پیش ہوں گے ان کا فیصلہ تم ہی کر دے لیکن انصاف کی بنیاد پر اب یہ معاملہ تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں ذہن میں یہ بات بت لانا کہ مسلمانوں کا قتل عام ہوا تھا غیر جانب دار رہتے ہوئے فیصلہ کرنا تاؤ اس سلسلے میں تم کیا کہتے ہو۔

یہ خبر سن کر کوغٹائی کے چہرے پر دردور دور تک خوشیاں اور آسودگیاں پھیل گئیں تھیں کچھ دیر تک وہ سوچتا رہا پھر وہ قبلائی خان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔  
کترم خاگان میں کسی کی طرف داری نہیں کروں گا اگر مجھ سے پوچھتے ہیں اور میرے فیصلے کو آفری سمجھتے ہیں تو میں انصاف کی بات کہتے ہوئے یہ کہوں گا کہ لوگ اور اس کے سارے ساتھیوں کو قتل کر دینا چاہیے اس لئے کہ انہوں نے آپ کے سامنے غلط

نہیں ہونے دینا چاہیے۔  
دلانی لامہ ماغس اب تک خاموش تھا جنگ لی جب خاموش ہوا تو وہ کسی قدر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔  
جو تدبیر جو ترکیب بایان نے بیان کی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں بایان میرے خیال میں تم اس پر بہت جلد عمل کرنے کی کوشش کرو اگر کوغٹائی واپس آ گیا تو ہو سکتا ہے حالات ہمارے خلاف چلنا کھاجائیں۔  
بایان مسکرایا اور کہنے لگا۔  
لامہ تم بے فکر ہو اس ترکیب کو میں ایک دو روز تک عمل جامہ پہنانے کی کوشش کروں گا پھر دیکھیں گے کیسے سیرم شیراموں کو اپنی زندگی کا ساتھی بنانے پر رضامند نہیں ہوتی۔

بایان کی اس گفتگو کا جواب دلانی لامہ دینا ہی چاہتا تھا کہ سب خاموش ہو گئے اس لئے کہ باہر شور اٹھ کھڑا ہوا لوگ زور زور سے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کوغٹائی کی آمد کی اطلاع کر رہے تھے اس پر وہ سب اس چھوڑا سے نکل کر لشکر گاہ کا رخ کر رہے تھے۔  
تھوڑی دیر بعد کوغٹائی اپنے لشکر کے ساتھ لشکر گاہ میں داخل ہوا قبلائی خان اس کے بیٹے چنگ کم پوتے تیور بیٹی کو کا چین بیوی جاموئی سپہ سالار اعلیٰ اویانگ اور وہ لوگ جو چھوڑا میں بیٹھے کر کوغٹائی کے خلاف سازش کر رہے تھے انہوں نے بہترین انداز میں کوغٹائی کا استقبال کیا جب سب لوگ کوغٹائی کو اس کی دونوں فتوحات کی مبارک باد دے پتے تب قبلائی خان آئے بڑھا بڑے پیار سے ایک بار پھر اس نے کوغٹائی کو گلے لگایا تھوڑی دیر تک بڑی شفقت سے اس کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

کوغٹائی میرے ساتھ آؤ تم نے منگواؤں سے لئے دو کارنہ سے انجام دیئے ہیں جن کے لئے میرے پاس الفاغانیس کہ میں تمہاری جرات مندی کی تعریف کروں اس موقع پر قبلائی کا بیٹا چنگ کم اور پوتا تیور آگے بڑھے دونوں نے کوغٹائی کا ایک ایک ہاتھ تھام لیا پھر اسے اس نشست گاہ کی طرف لے کر چل دیئے تھے جو کوغٹائی کی آمد سے پہلے ہی ترتیب دے دی گئی تھی۔

نہ تھے ابھی تک انہیں یہ علم نہیں ہوا تھا کہ کوغٹائی کے ساتھ مل کر ان سے متعلق قبلائی خان نے کیا فیصلہ کیا ہے بہر حال سب حیرت اور پریشانی سے ٹوگ اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔

جب ٹوگ اور اس کے سارے ساتھی نشست گاہ کے سامنے کھڑے کر دیئے گئے تب قبلائی نے ایک بار پھر کوغٹائی کو مخاطب کیا۔

کوغٹائی جو فیصلہ تم نے ان کے متعلق کیا ہے وہ آخری ہے اس پر عمل درآمد کیا جائے گا تاکہ آنے والے دنوں میں ان جیسا عمل کوئی دہرانے کی کوشش نہ کرے میں ان سب کے قتل کا حکم دینے لگا ہوں تم ان کے لئے اس سے بھی کڑی سزا تجویز کرتے ہو تو ابھی بتاؤ۔

کوغٹائی مسکرایا نئی میں اس نے گردن ہلا دی جس پر ایک بار پھر قبلائی خان نے اپنے چوہدار کو قریب بلا یا اس کے کان میں کھسر پھسردہ بیچھے ہٹ گیا تھوڑی دیر بعد کچھ مسلح منگول نشست گاہ میں داخل ہوئے ان کی آمد پر ٹوگ اور اس کے ساتھیوں کو چوہدار نے ایک لائن میں کھڑا کر دیا تھا پھر آنے والے مسلح منگول حرکت میں آئے ایک دم انہوں نے تیر چلائے اور ٹوگ اور اس کے سارے ساتھیوں کو چھلنی کرتے ہوئے ہلاک کر دیا تھا۔

جس وقت ٹوگ اور اس کے سارے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا گیا تب چنگ لی داگ جو ماگس پابایان کروک چئی شیرامون آچو اور ان کے دیگر ساتھیوں کی حالت ناقص برداشت تھی اس موقع پر چنگ لی نے باایان اور اس کے قریب بیٹھے ماگس پائی طرف اپنا چہرہ لیٹاتے ہوئے سرگوشی کی۔

گتا ہے حالات یکسر ہی ہمارے خلاف ہو گئے ہیں یہ جو ٹوگ اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے تو یوں جانیں ان سرزمینوں میں ہم ہار گئے کوغٹائی اور اس کے احمق جیسے ساتھی جیت گئے دوسرے معنوں میں آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں ان سرزمینوں کا بدھت ہار گیا اور اسلام کا بول بالا ہوا۔

ماگس پابو باایان نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اس لیے جن منگولوں نے

قبلائی سے کام لیتے ہوئے ایک بستی کا آپ کے ہاتھوں قتل کر دیا اس طرح آپ کو انہوں نے گناہ گار کیا اس بستی کے سارے لوگوں کے قتل کی ذمہ داری ان پر نہیں آپ پر پڑتی ہے اور یہ کام چونکہ انہوں نے آپ سے کر دیا لہذا وہ اس لائق ہیں کہ ان کی گردنیں کاٹ دی جائیں اگر آپ نے انہیں چھوڑ دیا تو وہ یہ خیال کریں گے کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ درست ہے قبلائی خان نے چونکہ انہیں چھوڑ دیا ہے لہذا قبلائی خان نے تصدیق کر دی ہے کہ ہم نے ٹھیک کام کیا تھا اور آئندہ وہ پھر ایسے ہی کام کریں گے اور اگر آپ میرے کہنے کے مطابق انہیں سزا دیتے ہیں تو خاقان میں آپ کو ضمانت دے دوں کہ ان کی عبرت خیز سزا کی وجہ سے آنے والے دنوں میں کوئی غدار ان جیسی حرکت کر کے آپ کے ہاتھوں بے گناہ لوگوں کا قتل عام نہیں کروائے گا میرے ذہن میں جو بات آئی ہے وہ میں نے کہہ دی ہے آگے اس پر عمل کرنا یا نہ کرنا آپ کے فیصلے پر منحصر ہے۔

قبلائی کے چہرے پر سکہاٹ سودار ہوئی پھر کہنے لگا جس وقت سٹیکس تو روگت اور تاری قبائل کے خلاف تم نے شاندار فتح حاصل کی تھی اور انہیں منجور یا کے جنگلات میں بھاگ جانے پر مجبور کیا تھا اسی وقت میں نے فیصلہ کیا تھا کہ تمہاری آمد پر فتح کا ایک بہترین جشن منایا جائے گا اب تم نے اس جشن کی رنگینیوں میں قائد اور اس کے لشکریوں کو جکت دے کر مزید اضافہ کر دیا ہے تم نے نہ صرف یہ کہ تین باقی قبائل کو پسا کیا بلکہ ہمارے آبائی دشت کی حفاظت بھی کی لیکن فتح کے اس جشن کی ابتداء سے پہلے پہلے میں ٹوگ کا فیصلہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ پھر کس کو غلط فیصلہ کرنے کی جرات نہ ہو۔

اس کے بعد قبلائی خان نے اپنے چوہدار کو بلا یا اور اسے کہا کہ کچھ مسلح جوانوں کو ساتھ لے ٹوگ اور اس کے سارے ساتھی جو گرفتار کیے گئے ہیں اس کے سامنے پیش کرے۔

چوہدار چند مسلح جوانوں کو لے کر نوآ حرکت میں آیا تھوڑی دیر بعد غدار ٹوگ اور اس کے بہت سے ساتھیوں کو اس نشست گاہ کے سامنے پیش کر دیا گیا اس موقع پر قبلائی لامہ ماگس پابو باایان جو آچو باایان شیرامون اور ان کے دیگر ساتھی پریشان اور غم



کی ہستی کی تباہی کے ذمہ دار ہیں میں مانتا ہوں یہ ہماری غلطی ہے اور ہماری غلطی کے باعث مسلمانوں کی اس ہستی میں قتل عام ہوا اب تم دونوں ایسا کرو کہ اس ہستی میں جاؤ ہستی کے سارے لوگوں کا جائزہ لو جس کی کا بھی جس قدر نقصان ہوا ہے اس سے زائد اس کی مالی امداد کرو تاکہ کسی حد تک لوگوں کے نقصان کا ازالہ ہو جائے گو مرنے والوں کو لوٹایا نہیں جاسکتا لیکن ان کی اس قدر مالی امداد کرو کہ وہ کسی حد تک مطمئن اور آسودہ ہو جائیں۔

قبائلی خان تھوڑی دیر کے لئے رکا ایک نگاہ اس نے اپنے قریب بیٹھے کوغٹائی کی طرف ڈالی پھر وہ دوبارہ احمد سے کہہ رہا تھا۔

تم دونوں اکیلے مت جانا کچھ لوگ تمہیں نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں ہو سکتا ہے ہستی کے لوگ جن کا قتل عام ہوا ہے ان کے لواحقین ہی تمہیں نقصان پہنچائیں اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو یہ جو لوگ مارے گئے ہیں ان کے ساتھی بھی ہمارے لشکر میں یا درگزر موجود ہوں گے وہ بھی تم پر حملہ آور ہو کر تمہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں لہذا اس سلسلے میں کوغٹائی سے رابطہ قائم کرنا یہ تم دونوں کی حفاظت کا اہتمام کرے گا مسلمانوں کی اس ہستی کی بحالی کے لئے جس قدر بھی تم رقم خرچ کرو گے اس کا حساب تم سے نہیں لیا جائے گا یہ سارا معاملہ میں تمہاری صوابدید پر چھوڑتا ہوں۔

احمد اور سانگا سے ہٹ کر ایک بار پھر قبائلی خان نے کوغٹائی کی طرف دیکھا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا کوغٹائی میں تم سے ایک بات کہنا بھول گیا تم یہ تو جانتے ہو کہ شمالی چین پر اس وقت مکمل طور پر ہمارا قبضہ ہے کچھ مسلمان جو چین کے کچھ علاقوں پر امیر ہیں کچھ لشکر میں شامل تھے کچھ جو دیگر امور کی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے تھے وہ حج کے لئے گئے ہوئے تھے آج ہی وہ لوٹے ہیں میں نے انہیں آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے اس وقت وہ لشکر گاہ میں موجود ہیں تم ان سے بھی مل لینا میرے خیال میں وہ تم سے مل کر خوش ہوں گے اس لئے کہ ایک در روز تک وہ اپنی اپنی منزلوں کو روانہ ہو جائیں گے اب تم بھی اٹھو آرام کرو اس لئے کہ لگا تار سفر کرتے ہوئے تم نکان محسوس کر رہے ہو گے تمہیں آرام کی ضرورت ہے اس کے ساتھ ہی قبائلی خان نے وہ نشست ختم کر دی تھی۔

تیر چلا کر ٹوٹک اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کیا تھا وہی ان کی لاشوں کو گھنٹینے ہوئے کتوں اور چیلوں کی خوراک بنانے کے لئے بے گئے تھے اس کے بعد ایک بار پھر قبائلی خان نے اپنے چوہدار کو بلایا اور جشن کی ابتداء کرنے کا حکم دیا۔

یہ حکم ملتا تھا کہ چوہدار پیچھے ہٹا تھوڑی دیر بعد منگول چینی اور شمالی برف زاروں کی ان گنت لڑکیاں نشست گاہ کے سامنے نمودار ہوئیں ان کے ساتھ سازندوں کی ایک بڑی جماعت تھی پھر سازندے حرکت میں آئے اور لڑکیوں نے رقص کا وہ سماں باندھ دیا تھا کہ ہر دیکھنے والی کی آنکھ حیرت میں ڈوب کر رہ گئی تھی رقص دسرور کی یہ محفل کافی دیر تک جاری رہی یہاں تک کہ قبائلی خان نے اسے ختم کرنے کا حکم دیا پھر اپنی جگہ پر اٹھا اور کوغٹائی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

کوغٹائی اب تم آرام کرو چند روز لشکر یہیں اس عارضی مستقر گاہ میں قیام کیے رہے گا اس کے بعد ہم جنوبی چین پر حملہ آور ہونے کے لئے پیش قدمی کریں گے تمہاری فتح مندی نے ہمارے دو محاذ بند کر دیئے ہیں ایک سچوڑیا کے وحشی قبائل دوسرا قائد جو ہمارے آبائی رشتہ پر بار بار حملہ آور ہوتا تھا اب میرے خیال میں ہم مطمئن انداز میں جنوب کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے شمالی چین کی طرح جنوبی چین پر بھی قابض ہو سکتے ہیں۔

قبائلی خان لمحہ بھر کے لئے خاموش ہوا پھر اس نے آواز دے کر اپنے مالیائی امور کے ماہر مسلمان احمد کو بلایا احمد فوراً اپنی نشست سے اٹھ کر قبائلی خان کے سامنے آیا قبائلی خان نے ہنسا کر بٹے ہوئے احمد کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

اپنے نائب سانگا کو بلاؤ احمد نے سانگا کو آواز دی جس پر سانگا فوراً اپنی نشست سے اٹھ کر احمد کے پہلو میں آن کھڑا ہوا سانگا الغوزی ترک تھا مالیات کا ماہر تھا مسلمان تھا اور احمد کے نائب کی حیثیت سے کام کر رہا تھا دونوں جب مستعد سے ہو کر قبائلی خان کے سامنے کھڑے ہو گئے تب قبائلی خان نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا شروع کیا۔

تھوڑی دیر پہلے جن لوگوں کو موت کی سزا دی گئی ہے یہ وہی لوگ ہیں جو مسلمانوں

کومانگا مسکرا دیا کہنے لگا۔

امیر آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا ہے سب مل کر نماز پڑھتے ہیں اس کے بعد یہاں ہنگی سی ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا ہے وہ لوگ جو حج کے لئے گئے تھے ان کی یہاں آپ سے ملاقات بھی کروائی جائے گی ان کی دعوت کا بھی اہتمام کیا جائے گا اس سے بعد میرے خیال میں اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہوں گے۔

کوغنائی مطمئن ہو گیا تھا پہلے سب نے مل کے مغرب کی نماز پڑھی اس کے بعد سب ان چٹائیوں پر بیٹھ گئے تھے کومانگا نے احمد سانگا اور سیف الدین کو بھیجا کہ وہ مہمانوں کو لے کر آئیں اس پر وہ تینوں وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔

ان کے جانے کے بعد کوغنائی نے ایک گہری نگاہ اپنے قریب بیٹھے صدر الدین اور جلال الدین پر ڈالی پھر دھیمے سے لہجے میں ان دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میں نے تم دونوں سے جو امیدیں وابستہ کیں تھیں قسم خداوند کی تم ان سے بھی براہ کرم بھرا پورا اعتماد کا مظاہرہ کرنے میں کامیاب ہوئے ہو مجھے امید تک نہ تھی کہ تم دونوں کی بیویاں اس قدر جلد قبلائی خان کے پاس جا کر اپنے بھائی لوگ کے خلاف سچائی کا مظاہرہ کریں گی اور وہ بھی اس وقت جب تم میرے ساتھ سنگولوں کے آبائی دشت میں گئے ہوئے تھے تم دونوں کی غیر موجودگی میں تم دونوں کی بیویوں کا قبلائی خان کے پاس جا کر حقیقت اگلاں اس بات کی دلیل ہے کہ تم دونوں نے اپنی بیویوں کو خوب اعتماد میں لیا ہے۔

جب تک کوغنائی بولتا رہا دونوں مسکراتے رہے جب کوغنائی خاموش ہوا تب صدر الدین بول پڑا۔

امیر آپ نے ایک کام میں سونپا تھا اس کام کو ہم نے اپنی ادھر پوری طرح مسلط کیا لڑنے کی طرح اور دونوں نے تہیہ کیا ہوا تھا کہ جلد از جلد سچائی کو وائٹنگف کرنا ہے اس لئے کہ مسلمانوں کا کُل عام ہمیں شاک گزرتا تھا اور ہم ہر لمحہ یہ امید لگائے ہوئے تھے کہ وہ وقت ضرور آئے گا جب حقیقت اور سچائی قبلائی خان کے سامنے آئے گی اور وہ

اسی روز کوغنائی نے احمد اور سانگا کے ساتھ کچھ مسلح جوان روانہ کر دیئے جو مسلمانوں کی تباہ حال بستی کی طرف گئے ایک ایک گھروں کے کینوں کا جائزہ لیا جس قدر کسی کا نقصان ہوا تھا اس سے زیادہ ادا ہنگی کی گئی اس طرح احمد اور سانگا نے مسلمانوں کی اس تباہ حال بستی کی ان کی ضروریات سے براہ کرم مدد کی تھی۔

عصر کی نماز کے بعد کوغنائی آرام کرنے کے لئے اپنے یورت میں گھس گیا تھا اور اس وقت اٹھا جب مغرب کی نماز کا وقت ہو چکا تھا جس وقت وہ یورت سے باہر نکلا تو دنگ رہ گیا اس لئے کہ اس کے یورت سے باہر چٹائیاں بچھا کر ان پر سفید رنگ کی خوبصورت چادریں بچھا دی گئی تھیں کوغنائی خان جب یورت سے نکلا تو اس نے دیکھا یورت کے سامنے ان چادروں کے قریب ہی کومانگا، ماتو، یورجی، صدر الدین، جلال الدین احمد سانگا، سیف الدین، جمال الدین اور بہت سے دیگر لوگ کھڑے ہوئے تھے۔

انہیں وہاں کھڑے دیکھ کر اور اپنے یورت کے سامنے چٹائیاں اور ان پر بچھی ہوئی چادروں پر نگاہ ڈالتے ہوئے کوغنائی کسی قدر پریشان ہو گیا تھا آہستہ آہستہ وہ ان کی طرف بڑھا اس جگہ آیا جہاں سب لوگ کھڑے ہوئے تھے کومانگا کی طرف دیکھتے ہوئے کوغنائی نے پوچھا۔

کومانگا میرے عزیز یہ کیا معاملہ ہے یہ چٹائیاں اور ان پر یہ سفید چادریں اور تم سب کا یہاں جمع ہونا خیریت تو ہے۔

علیہ وسلم سے مل جاتا ہے چین میں رہتے ہوئے شمس الدین عمر نے اسلام کی تبلیغ کے لئے بہترین کام سرانجام دیئے اس کام میں ان کے بننے بھی ان کے ساتھ شامل تھے ان کے نو بیٹے تھے جن کے نام ناصر الدین محمود بیان نصار حسن حسین احمد مسعود اور جعفر تھے انہوں نے اسلام کی تبلیغ کے لئے چین میں کئی کتابیں لکھیں جس میں سب سے مشہور کتاب دعوت کبریٰ ہے۔

دوسرا شخص جس سے تعارف کروایا گیا وہ علی یحییٰ تھا جو ترکوں کے قبیلے الیغور سے تعلق رکھتا تھا بوڑھا ہو چکا تھا یہ عراق سے اپنے ساتھ بارود کے ماہر دو جوانوں کو ساتھ لے کر گیا تھا جن کے نام اسماعیل اور علاؤ الدین تھے اور چین کے کئی علاقوں کو فتح کرنے میں اس علی یحییٰ اور اسماعیل اور علاؤ الدین نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ تیسرا شخص جس سے تعارف کرایا گیا یہ امیر آفندہ تھا یہ بھی تبلیغ ہی کا کام سرانجام دیتا تھا چین کے صوبہ کاسو میں اس نے اسلام پھیلانے کی انتہا درجہ کی جدوجہد کی امیر آفندہ حافظ قرآن تھا اور عربی میں خوب مہارت رکھتا تھا اس نے تاریخوں میں اسلام پھیلایا اور تاریخوں کی خاصی بڑی تعداد اس نے اپنے ارد گرد جمع کر لی تھی قبلائی خان نے جب موجودہ شہر بیکنگ آباد کیا تو اس شہر میں مسلمانوں کی تعداد بعد میں اتنی بڑھ گئی کہ اس شہر کے اندر سولہ مسجدیں تعمیر کی گئیں ان ساری مسجدوں کے اخراجات امیر آفندہ ہی پورے کیا کرتا تھا۔

ایک اور شخص جس سے کوغٹائی کا تعارف کروایا گیا وہ بھی بوزھا تھا نام اس کا پوٹو کیونگ تھا یہ نام عربی اثرات کو ظاہر کرتا ہے اس لئے کہ لفظ پوٹو اصل عربی لفظ ابو کی مختصر شکل ہے یہ شخص چنگیز خان کے دور میں بھی چین میں بلند عہدے اور مرتبے پر فائز رہا کبھی یہ شگولوں نے جو مختصر سا بحرئہ بیزہ تیار کیا تھا اس کا نگران بھی مقرر کیا گیا تھا۔ دیگر لوگوں سے بھی کوغٹائی کا مختصر تعارف کروایا گیا تھا اس تعارف کے بعد شمس الدین عمر مزید کوغٹائی کے قریب ہوا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

امیر کوغٹائی پہلے تو ہم آپ کو اس سرزمینوں پر آنے میں مبارک باد دیتے ہیں پھر یہاں آنے کے بعد دو مہینوں میں آپ کی کامیابی بھی ہماری خوشی کا باعث بنی ہے میں

اس کے مطابق عمل کرے گا یہاں آنے کے بعد ہم دونوں اپنی بیویوں کا شکر یہ ادا کر چکے ہیں کہ انہوں نے ہماری غیر موجودگی میں ہم پر بھرپور اعتماد کرتے ہوئے سچی بات قبلائی خان کے سامنے کہنے میں کسی خوف کسی خدشے کا اظہار نہیں کیا۔

صدر الدین جب خاموش ہوا تو جلال الدین بول پڑا امیر ایک اور بات بھی ہے اب میری اور صدر الدین کی بیویاں جو دونوں ہمیں ہیں ان خدشات کا اظہار کر رہی ہیں کہ ان کے کہنے پر قبلائی خان ٹوٹ اور اس کے بدھ مت ساتھیوں کے خلاف حرکت میں آیا اور انہیں قتل کیا وہ خوف زدہ ہیں کہ کہیں بدھ مت کے پیروکار ان دونوں کے خلاف حرکت میں نہ آئیں اور انہیں نقصان نہ پہنچائیں۔

جلال الدین کے الفاظ پر کوغٹائی کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا تیز نگاہوں سے اس نے جلال الدین کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

جلال الدین میری طرف سے ان دونوں بہنوں کو یہ احساس دلاؤ کہ کوئی ان پر حملہ آور نہیں ہو سکتا کسی نے بھی ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو وہ یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جائے گا بہر حال تم دونوں نگرمت کرو تم دونوں کے یورت میرے قریب ہیں اور ہمارے ارد گرد کراہت اور کرغیز پھیلے ہوئے ہیں پھر بھی میں اپنے کچھ ساتھیوں کو پابند کروں گا کہ وہ ہر دلت تمہاری بیویوں کی حفاظت کے سلسلے میں چومکے اور مستعد رہیں۔

کوغٹائی خاموش ہو گیا اس لیے کہ سیف الدین احمد اور سانگا لوٹ آئے تھے ان کے ساتھ مسلمانوں کا وہ وفد بھی تھا جو چین کی اس سرزمینوں سے حج کے لئے گیا ہوا تھا اور اب لوٹ کر آیا تھا جب وہ قریب آئے تو سب نے اٹھ کر ان سے پر جوش مصافحہ کیا راستے میں شاید احمد انہیں کوغٹائی کے متعلق تفصیل بتا چکا تھا لہذا سب سے پہلے انہوں نے کوغٹائی سے مصافحہ کیا اور ہر ایک نے اسے ان سرزمینوں پر آنے کی مبارک باد دی جب سب بیٹھ گئے تب احمد نے کوغٹائی سے مسلمانوں کے اس وفد کا تعارف کروانا شروع کیا۔

پہلا شخص جس سے کوغٹائی کا تعارف کروایا گیا اس کا نام شمس الدین عمر تھا تاریخ میں اسے سید اجل کے نام سے یاد کیا گیا ہے شمس الدین عمر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ تبار کے سلطان عبدالملک بن عبدالجلیل کی نسل سے تھے جن کا شجرہ نسب حضور نسلی اللہ

بھی آپ کو ایک اچھی خبر سنانا ہوں آپ تبریز سے آئے ہیں جس وقت آپ تبریز سے چلے تھے اس وقت حکمران اباتا خان تھا مجھے یہ بھی بتا چلا ہے کہ اباتا کا چھوٹا بھائی احمد نکودار جو اسلام قبول کر چکا ہے اور وہ آپ کا بہترین دوست ہے آپ کے لئے اچھی خبر یہ ہے کہ اباتا خان فوت ہو چکا ہے اس وقت تبریز میں آپ کا دوست احمد نکودار حکمران ہے۔

یہ خبر کوغنائی کے لئے انتہائی خوش کن تھی یہ خبر سنانے پر اس نے شمس الدین عمر کا شکر یہ ادا کیا تھوڑی دیر مزید گفتگو ہوئی پھر کومانگا کے کہنے پر چند لشکر کی حرکت میں آئے اور وہاں کھانے کے برتن جن دیئے گئے تھے کھانا کھانے کے بعد شمس الدین عمر اپنی جگہ پر اٹھ کھڑے ہوئے اور کوغنائی سے بیٹھا کرتے ہوئے کہنے لگے ہمیں صرف آپ کی آمد کا انتظار تھا آج رات کے پچھلے پہر ہم سب اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جائیں گے اس لئے کہ ان سرزمینوں میں ہم اسلام کی تبلیغ کے لئے مصروف ہیں کوغنائی نے کھانے کی دعوت قبول کرنے پر ان کا شکر یہ ادا کیا پھر سب وہ کوغنائی سے مل کر اپنی آرام گاہ کی طرف چلے گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد کوغنائی فارغ ہوا ہی تھا کہ ایک طرف سے ماروئی اور اس کا باپ شوہان دونوں آتے دکھائی دیئے قریب آ کر دونوں رک گئے پھر بڑی عاجزی سے ماروئی نے کوغنائی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا شروع کیا۔  
کوغنائی میرے بھائی میں اور میرا باپ دونوں کافی دیر سے ذرا فاصلے پر ہٹ کر بیٹھے ہوئے تھے اس لئے کہ آپ کے مہمان آئے ہوئے تھے اور ہم دونوں باپ بیٹی آپ کی مجلس میں خلل نہیں ہونا چاہتے تھے۔

کوغنائی نے فحقی کے انداز میں ماروئی کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

ماروئی تم نے یہ اچھی حرکت نہیں کی ایک طرف تم کوغنائی کو اپنا بھائی کہتی ہو۔ دوسری طرف یہ بھی انکشاف کرتی ہو کہ تم اپنے باپ کے ساتھ کافی دیر کی آئی ہوئی ہو اور دور ہٹ کر منتظر رہی ہو یہ جو مہمان آئے ہوئے تھے وہ سب مسلمان تھے ماروئی تم سیری بہن ہو عزت اور وقار میں تم کسی سے کم نہیں ہو تمہیں دور بیٹھنے کی کیا ضرورت تھی تم اپنے باپ کو لے کر یہاں آتیں اور میرے ساتھ کھانا کھاتیں۔

کوغنائی کی باتوں سے ماروئی اور اس کا باپ شوہان دونوں خوش ہو گئے تھے شوہان کہنے لگے۔

نہیں بیٹا کھانا تو ہم دونوں کھا کر آئے ہیں دراصل ماروئی آپ کے پاس آنے کے لئے خند کر رہی تھی یہ آپ کا شکر یہ ادا کرنا چاہتی تھی۔

مسلمان بہن ہے اس کا وقار اس کی عزت بحال کرنا ہم سب کا کام ہے اگر تم پسند کرو تو میں تمہیں اس سے بیاہ دوں گا میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ تمہاری بہترین اور کامیاب بیوی ثابت ہوگی اور بہترین انداز میں تمہاری خدمت کرے گی۔

دیکھو یہ میرا مشورہ ہے تمہیں آزادی ہے اسے قبول کرو یا رد کرو اگر تم قبول نہیں کرتے تو پھر میں کسی اور کو ماروٹی سے شادی کے لئے کہوں گا بہر حال ہر صورت میں کل تک میں کسی نہ کسی سے ماروٹی کی شادی کر دینا چاہتا ہوں تاکہ یہ اپنا گھر آباد کر کے باعزت زندگی کی ابتدا کرے اور اس کا باپ بھی اس کے ساتھ رہے اب بولو تم کیا کہتے ہو۔

سیف الدین تھوڑی دیر تک عجیب سے جذبے میں کوغنائی کی طرف دیکھتا رہا۔ اس موقع پر اس کے چہرے پر دور دور تک عقیدت اور ارادتمندی کے سائے دیکھے جاسکتے تھے۔ کچھ دیر وہ اسی انداز میں کوغنائی کی طرف دیکھتا رہا پھر کہنے لگا۔

امیر کوغنائی آپ کس قسم کی گفتگو کرتے ہیں۔ میں ماروٹی کو بے آبرو ہونے سے پہلے بھی جانتا ہوں۔ خوبصورت اور جوان ہے۔ بڑی بادشاہی اور عسکری شہزادی ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ادا باشوں نے زبردستی بے آبرو کرتے ہوئے داغ لگا دیا لیکن امیر کوغنائی یہ داغ ایسا نہیں کہ اسے ہم اپنی جماعت سے علیحدہ کر دیں۔ یہ ہماری جماعت کی ایک اکائی ہماری جمعیت کا ایک حصہ ہے۔ میں اسے بیوی کی حیثیت سے قبول کرتا ہوں۔ آپ جب چاہیں اس کے ساتھ میرا نکاح پڑھا دیں۔ اسے اپنی بیوی بنانے سے ہونے قسم خداوند کی میں خوشی اور سعادت مندی محسوس کروں گا۔

سیف الدین کے اس جواب سے کوغنائی ایسا خوش ہوا تھا کہ بیٹھے ہی بیٹھے اس نے سیف الدین کو اپنے ساتھ لپٹالیا۔ یہ ساری گفتگو رازدارانہ سے انداز میں ہوئی تھی۔ کسی نے سنی نہ تھی لہذا دوسروں کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا۔ لیکن جب یہ معاملہ طے ہو چکا تب وہ مانگ کی طرف دیکھتے ہوئے کسی قدر بلند آواز میں کوغنائی بول پڑا۔

بھانجا! میرے عزیز کل اسی وقت میرے پورے کے سامنے اسی طرح چٹائی پر چادریں بچھائی جائیں اس لئے کہ کل اسی وقت سیف الدین اور ماروٹی کی شادی کا

کوغنائی نے سوالیہ سے انداز میں ماروٹی کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔  
کیسا شکر ہے؟  
ماروٹی مسکرائی پھر کہنے لگی۔

امیر کوغنائی میرے بھائی اٹھنی امتحان بننے کی کوشش مت کرو میں جانتی ہوں آپ کی کوششوں سے ٹوٹے اور اس کے بدترین ساتھیوں کو سزا ملے گی آپ کی ہی وجہ سے ہماری ہستی کی عزت اور وقار کو بحال کیا گیا ہستی کے لوگوں کا جس قدر نقصان ہو اس سے بڑھ کر انہیں نوازا گیا اور یہ سب آپ کی کوششوں کی وجہ سے ہے آپ کی اسی کارگزاری پر میں آپ کا شکر یہ ادا کرنے کے لئے آئی ہوں۔

کوغنائی تھوڑی دیر مسکراتے ہوئے ماروٹی کی طرف دیکھتا رہا پھر کہنے لگا۔

ماروٹی پہلے یہ بتاؤ کہ تم کھانا کھا کر آئی ہو کہ نہیں دیکھو جھوٹ مت بولنا نہ ہی مجھے نالے کی کوشش کرنا اگر تم دونوں باپ بی بی نے کھانا نہیں کھایا تو میں تم دونوں کے لئے کھانا منگواتا ہوں اس پر بڑی بے تکلفی کا اظہار کرتے ہوئے ماروٹی کہنے لگی۔

نہیں امیر کوغنائی ایک بہن اپنے بھائی سے کیسے جھوٹ بولے گی ہم دونوں باپ بی بی کھانا کھا کر آئے ہیں بس آپ کے پاس آنے کا مقصد آپ کا شکر یہ ادا کرنا تھا۔  
کوغنائی نے کچھ سوچا پھر ان دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

یہاں آ کر بیٹھو میں تم دونوں سے ایک اہم موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

ماروٹی اور شوہان دونوں باپ بی بی آگے بڑھ کر سفید چادروں پر بیٹھ گئے کوغنائی نے سیف الدین کو اپنے قریب بلایا سیف الدین جب کوغنائی کے پہلو میں آ کر بیٹھا تب کوغنائی نے اسے مخاطب کیا۔

سیف الدین میں جانتا ہوں تم نے ابھی تک شادی نہیں کی دیکھو میں تیرے سامنے ایک تجویز پیش کرنے لگا ہوں میں یہ تجویز تم پر مسلط نہیں کر رہا گا نہ ہی اسے میرا حکم سمجھ کر قبول کرنا تمہیں آزادی ہے کہ میرے مشورے کو قبول کر دیا یا ٹھکرا دو۔

دیکھو ماروٹی تمہارے سامنے بیٹھی ہوئی خوبصورت ہے حسین ہے نوعمر ہے میں جانتا ہوں ادا باشوں نے اسے بے آبرو کر کے داغدار کر دیا ہے اس کے باوجود یہ ایک

اہتمام کیا جائے گا۔

پھر کوغنائی مزا۔ ماروئی کے باپ شوہان کی طرف دیکھا اور اسے کہنے لگا۔

شوہان میرے بزرگ جو فیصلہ میں نے کیا ہے۔ کیا آپ کو اس کے خلاف کوئی اعتراض ہے۔

شوہان بھی بڑی عقیدت اور اراستندی سے کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

امیر کوغنائی آپ کس قسم کی گفتگو کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں اعتراض کھرا کرنے والا میں کون ہوں آپ ماروئی کو اپنی بہن کہہ چکے ہیں۔ جب بھائی اپنی بہن کے متعلق کوئی فیصلہ کر رہا ہے تو میں کیوں کوئی اعتراض کھرا کروں گا اور پھر میری بیٹی اپنے گھر والی ہو رہی ہے اس سے بڑھ کر ایک باپ کو کون سی خوشی میسر آ سکتی ہے۔ آپ میری بیٹی کے نکاح کا اہتمام کر رہے ہیں میرا خدا آپ کو اس کا صلہ دے گا۔

شوہان کی گفتگو سے کوغنائی خوش ہو گیا تھا۔ اس نے دیکھا ماروئی کی گردن جھکی ہوئی تھی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔ کوغنائی پریشان ہو گیا تھا۔ کچھ دیر تک ماروئی کو گھورتا رہا۔ باقی لوگ بھی ماروئی کی حالت دیکھتے ہوئے ادا اس اور افسردہ ہو گئے۔ پھر ایک دم ماروئی پھٹ پڑی رونے لگی تھی۔

کوغنائی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا کہنے لگا۔

روئی کیوں ہو تم کوئی بے بس تو نہیں تمہارے ساتھ دیکھو کتنے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں۔ تمہارے ساتھ جو کچھ جی وہ میری آمد سے پہلے بیت چکی اب اگر کسی نے تمہاری طرف غلط نگاہ بھی اٹھا کر دیکھی تو قسم خداوند قدس کی میں وہ آنکھ ہی پھوڑ کے دکھ دوں گا۔ ذرا نگاہ اٹھاؤ اپنے بھائی کی طرف تو دیکھو۔

ماروئی بے چاری نے جلدی جلدی سر پر بندھے ہوئے ردماں سے اپنی آنکھیں صاف کیں۔ کوغنائی کی طرف دیکھا کوغنائی نے اچھے سے اچھے میں اسے مخاطب کیا۔

کوئی تیرا میرا رشتہ بہن بھائی کا ہے۔ بتا جو فیصلہ میں نے تیرے متعلق کیا ہے۔ یہ تجھے سزا ہے۔ یا تو میرے فیصلے کو رد کرتی ہے۔ ہچکچانا نہیں میں تیرا بھائی ہوں۔ کیا جو

فیصلہ میں نے کیا ہے تو اسے قبول کرتی ہے۔

ماروئی نے پھر گردن جھکالی اور اثبات میں اس نے سر ہلا دیا تھا۔ اس پر سب لوگ خوش ہو گئے تھے۔ کوغنائی تھوڑی دیر تک بڑی منونیت سے ماروئی کی طرف دیکھتا رہا پھر کومانگا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

کومانگا! میرے بھائی کل اس وقت تک شادی کے سارے معاملات طے ہو جانا چاہئیں۔ شادی پر اچھے والے اخراجات کی ساری رقم میں مہیا کروں گا۔ زیادہ لوگوں کو دعوت نہیں دی جائے گی جو اس وقت ہم بیٹھے ہوئے ہیں یہی جمع ہوں گے اور ماروئی اور سیف الدین کے نکاح کا اہتمام کر دیا جائے گا۔ کومانگا میرے بھائی کل تک ماروئی کے لئے عردی جوڑا بن جانا چاہیے۔ میں ابھی تھوڑی دیر تک تمہیں خاصی بڑی رقم دیتا ہوں عردی جوڑے کے لئے۔ اس کے لئے اور بہت سے لباس بھی بناؤ۔ اسے یہ احساس رہے کہ اس کے بھائی نے ایک اچھے اور احسن طریقے سے اس کی شادی کا اہتمام کیا ہے۔

یہ فیصلہ ہونے کے بعد کوغنائی کے کہنے پر سب لوگ اٹھ کر اپنے اپنے یورت کی طرف چلے گئے تھے۔ شوہان اور ماروئی بھی دونوں باپ بیٹی وہاں سے چل دیئے تھے۔

☆☆☆☆☆

انہیں لگا رہتے ہوئے کوغنائی گرج پڑا۔

ظہر و اگر تم میں سے کسی نے اس لڑکی کو نقصان پہنچایا تو یاد رکھنا تمہاری گردن میں  
کٹ دوں گا۔

اس کے ساتھ ہی اپنی ذہال سنبھالتے ہوئے اور اپنی کموار بے نیام کرنے کے  
بعد کوغنائی اپنے گھوڑے سے اتر گیا۔ لڑکی کو دبوچنے والے اپنے چہروں کو ڈھانپنے ہوئے  
تھے۔ جونہی انہوں نے کوغنائی کو اپنے قریب دیکھا انہوں نے بھی اپنی کمواریں سنبھال لی  
تھیں۔ لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کوغنائی دنگ رہ گیا۔ وہ حسین اور پر جمال بیہوش تھی۔  
دونوں جوان جو اپنے چہروں کو ڈھانپنے ہوئے تھے اور جو سیزم کو کہیں اٹھا کر لے جانا  
چاہتے تھے بڑی تیزی اور تندگی سے کوغنائی پر نوٹ پڑے تھے اور اس پر حملہ کر دیا تھا۔  
اس موقع پر جلال الدین اور صدر الدین بھی فریب آگئے تھے۔ اپنے گھوڑوں سے اتر کر  
وہ بھی حملہ آوروں سے ٹکرانا چاہتے تھے۔ لیکن ہاتھ کے اشارے سے کوغنائی نے انہیں  
روک دیا تاہم احتیاط کی خاطر وہ دو مختلف سمتوں میں کھڑے ہو گئے تھے تاکہ کوغنائی سے  
ٹکرانے والے بھاگے نہیں۔

کوغنائی شاید زیادہ دیر تک ان سے ٹکرانا نہیں چاہتا تھا۔ جس وقت وہ دونوں اس  
کے ساتھ اٹھے ہوئے تھے اچانک ان میں سے ایک کو کوغنائی نے اس زور سے لات  
ماری کہ وہ پلٹیاں کھاتا ہوا ایک چٹان کے قریب جا گیا۔ دوبارہ آگئے براہنہ چاہتا تھا مگر  
صدر الدین نے آگے بڑھ کر اسے دبوچ لیا۔ اور فوراً اس کے ہاتھ پشت پر باندھ دیئے  
تھے۔

اپنے ساتھی کی یہ حالت دیکھتے ہوئے دوسرا بزدل سا ہو گیا تھا۔ اتنے میں کوغنائی  
نے اسے ٹرچ دار آواز میں مخاطب کیا۔

اپنے ہتھیار پھینک دو۔ ورنہ یاد رکھنا میں زیادہ دیر تمہارے ساتھ ٹکرانوں کا نہیں۔  
اب جو سیری تلوار اٹھے گی تو اس طرح گرنے کی کہ جو تمہیں شانوں سے لے کر رانوں  
تک چیر لی چل جائے گی۔

کوغنائی کے ان الفاظ نے اسے دہلا کر رکھ دیا تھا۔ چند قدم پیچھے ہٹ گیا تھا۔

سورج طلوع ہونے کے تھوڑی دیر بعد کوغنائی کو ہستانی سلسلے کے اندر حسب  
معمول گھڑ دوڑ کے لئے نکلا تھا۔ اس کے ساتھ صدر الدین اور جلال الدین تھے۔ اس کی  
حفاظت پر ماسور کراست اور کرغز بھی ذرا فاصلے پر رہتے ہوئے اس پر نگاہ رکھے ہوئے  
تھے۔

ایسے میں کوہستانی سلسلے کے اندر ایک نسوانی چیخ انتہائی ہولناکی کے ساتھ بلند ہوئی  
تھی۔

یہ چیخ سن کر کوغنائی چونکا تھا۔ اس کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔ چہرے کے  
تاثرات فوراً بدل گئے تھے۔ جس ست سے اسے چیخ سنائی دی تھی اپنے گھوڑے کو اس  
نے اس ست بھگا دیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ذرا فاصلے پر اس نے دیکھا ایک لڑکی اپنے گھوڑے کو سر پٹ دوزا  
رہی تھی۔ اور اس کے پیچھے پیچھے دو سوار اس کو پکڑنے کے دوپٹے تھے۔

پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک سوار آگے آیا۔ لڑکی کے گھوڑے کو اس نے روک دیا اور  
دوسرے نے لڑکی کو اس کے گھوڑے سے روک لیا۔ اور اس کا رووائی میں لڑکی زمین پر گر  
گئی تھی۔ کوغنائی کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ دونوں بھی گھوڑے سے اترے لڑکی کو انہوں نے  
دبوچ لیا۔ تینوں میں ہاتھ پائی شروع ہو گئی تھی اور اس ہاتھ پائی میں لڑکی بے چاری کا  
لباس لیر لیر ہو گیا تھا۔ اتنی دیر تک کوغنائی بھی وہاں پہنچ گیا۔ اور جو لڑکی کو دبوچ رہے تھے

محترم کوغنائی یہ دونوں تو جیسی پاگل ہیں آشوب جسم اور عذاب و حادثات پھیلاتی  
گندی خواہشوں کی طرح میرے پیچھے پڑ گئے تھے۔ میں آج تک ان ملاخوں میں نیلی  
پیلی روشنیوں۔ جوت جگالی رنگین کرنوں۔ لفظ بنائی خواہشوں اور شہر تراشتے خیالات کی  
طرح ادھر ادھر بھاگتی پھرتی رہی کبھی کسی نے دلائی لامہ کی کبھی کسی کی حیثیت سے مجھ پر  
نفرت 'نفاق' اور گندی خواہشوں بھری نگاہ نہیں ڈالی لیکن آج پہنچا کچھ لوگ آدراہ  
دعویں کی لکڑیوں میں رہے جنوی تصورات کی طرح میرے درپے ہیں۔ اگر  
آپ بروقت نہ پہنچتے تو میری حالت ان اندھی لٹاؤں میں ظلمتوں میں چھپی راکھ اور  
کھنڈروں کی دہلیز پر لیر لیر اجل زدہ خوابوں سے بھی بیتر ہو کر رہ جاتی۔

محترم کوغنائی میں نے آج تک کبھی بھی محبت کے دروں چاہت کے درپچوں  
الفت کی چلمنوں اور اپنائیت کی کرنوں کے دوش پر کھڑے ہو کر کسی مرد کے لئے اپنے دل  
کا دروازہ نہیں کھولا۔ کہ شاید کوئی حسد اور رشک کا نار میرے پیچھے پڑ جائے۔ میں نے  
آج تک مہکتی ہوا کے جھونکوں کی طرح کسی مرد کو چاہت کا پیغام نہیں دیا۔ کہ کوئی میری  
محبت پر رشک کرتے ہوئے مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا۔ اور میری خواہشوں کو  
آنسوؤں کے فسون میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتا۔

لحد بھر کے لئے سیرم خاموش رہی ایک بار پھر اس نے ہمدردی بھری نگاہ کوغنائی پر  
ڈالی پھر کہنے لگی۔

آپ میرے لئے درد کا دریاں۔ میری طلب کا تقاضا اور سہرا اٹھانے کی وجہت میں کر  
یہاں پہنچے ہیں اگر آپ نہ آتے تو یہ لوگ یقیناً میری آنکھوں میں کرب خیزوں  
..... لہجوں پر سنائوں بھری آہوں اور سینے میں کھولنے الفاظ کے ڈھیر لگا چکے ہوتے آپ  
نے میری ذات کی انا میرے جسم کی آن میرے چہرے کے نقش و نگار میرے بدن کے  
روپ سنگھار کی حفاظت کی ہے اور آپ کا یہ احسان میں زندگی بھر بھول نہ سکوں گی  
نرا موش نہ کر سکوں گی۔

سیرم تھوڑی دیر کے لئے پھر خاموش رہی اس کے بعد اس نے دوبارہ کہنا شروع

شاید وہ لڑنے سے ہاتھ کھینچ چکا تھا۔ اتنی دیر تک جلال الدین آگے بڑھا اس سے اس کی  
تکوار چھین لی اور اس کے سامنے کی طرح اس کے ہاتھ بھی پشت پر باندھ دیئے تھے۔

کوغنائی سیرم کے کرب آیا جو ابھی تک بے چاری زمین پر بیٹھی رو رہی تھی اس کا  
لباس جگہ جگہ سے پھٹ گیا تھا۔ بدن نچا ہو رہا تھا جسے وہ چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی  
تھی۔ کوغنائی نے اس کی طرزی بیٹھ کر لی۔ اپنے سر سے عمار اتارا اور عمارے کو پشت کی  
طرف لے جاتے ہوئے اس نے دھمکے سے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔

دلائی لامہ کی کبھی ایسے میرا عمارہ لو اس سے اپنے بدن کو ڈھانپو۔

کوغنائی نے اس کی طرزی دیکھا نہیں وہ ابھی تک مخالف سمت دیکھ رہا تھا۔ سیرم  
ابھی کوغنائی سے اس نے عمار لے لیا۔ اور اس نے اس سے اپنے بدن کو ڈھانپ لیا۔ پھر  
کوغنائی نے منہ دوسری طرزی رکھے ہی رکھے اسے مخاطب کیا۔

کیا تم نے میرا عمارہ اوڑھ لیا ہے۔

سیرم نے شرماتے ہوئے ہلکی سی آواز میں جواب دیا۔

جی ہاں۔

کوغنائی نے اس کی طرزی دیکھا پھر پوچھا یہ کون تھے ان کے ساتھ تمہاری کیا  
دشمنی تھی۔

سیرم کی گردن جھک گئی تھی بے چاری گہری سچوں میں کھو گئی تھی۔ وہ دونوں وہی  
تھے جنہیں باپان نے سزا دیا تھا۔ شیراؤں کی بد قسمتی کہ اس جھٹی مقابلے میں اس نے  
سیرم کو جھڑا کر اس کی ہمدردیاں حاصل کر لیا تھیں لیکن سچ میں کوغنائی پہنچ گیا۔ شیراؤں  
ذرا فاصلے پر اوت میں کھڑا ہو رہا سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ جب اس نے اندازہ لگایا کہ  
اب اس کی ذال نہیں گھٹی اور یہ کہ سیرم پر حملہ آور ہونے والے اس کے دونوں سامنے  
گرفتار ہو گئے۔ جب وہ نظر پڑی میں اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔

اپنے آپ کو سنبھالنے کے بعد سیرم نے لمحہ بھر کے لئے بڑے غور سے کوغنائی کی  
طرف دیکھا دوبارہ اس کی گردن جھک گئی پھر وہ کوغنائی کو مخاطب کرتے ہوئے بد رہی  
تھی۔



سیرم کو غنائی کے ساتھ آگے بڑھی۔ کوغنائی نے گھوڑے کی رکاب کو پکڑ کر رکھا۔ اس لیے کہ سیرم نے اپنی برنگی کو ڈھانپنے کے لئے دونوں ہاتھوں سے کوغنائی کے عمانے سے اپنے بدن کو چھپا رکھا تھا۔ سیرم رکاب میں پاؤں رکھتے ہوئے اچھکچا رہی تھی اس لیے کہ اگر وہ ایسا کرتی تو اسے اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین کو پکڑنا پڑتا تھا۔ اس طرح اس کے بدن کے کئی حصے ظاہر ہو جانے کا خطرہ تھا۔ اس صورت حال کو شاید کوغنائی نے بھی بھانپ لیا تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ پھر سیرم کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

اگر تم اجازت دو اور برانہ مانو تو میں تمہیں سہارا دے کر گھوڑے پر بٹھا دوں۔ سیرم کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ منہ سے کچھ نہ بولی اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔ اس پر کوغنائی نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سیرم کو بھولوں کی طرح اٹھا کر اپنے گھوڑے کی زمین پر بٹھایا تھا۔ جس وقت اپنے گھوڑے کی باگ پکڑ کر کوغنائی آگے بڑھنے لگا۔ تب سیرم نے اسے مخاطب کیا۔

عظیم کوغنائی آپ مجھے دلائی لامہ کی بیٹی کہہ کر کیوں مخاطب کرتے ہیں۔ میں تو آپ کے ساتھ تھریز سے یہاں تک اچھا خاصا سفر طے کر چکی ہوں۔ آپ میرے نام سے واقف ہیں۔ میری عادات بھی جان چکے ہیں۔ پھر آپ مجھے کیوں میرے نام سے مخاطب نہیں کرتے۔

کوغنائی مسکرا دیا۔ منہ سے کچھ نہ بولا۔ اپنے گھوڑے کی باگ تھامے آگے بڑھنے لگا تھا۔ صدر الدین اور جلال الدین نے سیرم پر حملہ آور ہونے والوں کو بھی اپنے گھوڑوں پر بٹھالیا تھا۔ پھر وہ آگے بڑھنے لگے سیرم کا گھوڑا جو بدک کر ایک طرف ہو گیا تھا وہ بھی ان کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا۔

سیرم کے یورت کئے پاس آ کر کوغنائی رک گیا۔ جس طرح دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر اس نے اسے گھوڑے پر بٹھایا تھا۔ اس طرح اسے دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر گھوڑے سے نیچے اتارا کہنے لگا۔

اب تم اپنے یورت میں جاؤ۔ سیرم تقریباً بجا جاتی ہوئی اپنی یورت میں چلی گئی تھی۔

مترجم کوغنائی آپ آسمانوں تک پہلے اندھروں میں میرے لئے۔ دو دھیار دہنی کی کرن اور بادلوں کے گمڑی کی بوند ثابت ہوئے ہیں۔ یہ لوگ میری زیست کے خالی کبابے کورے میں رسوائی بنے حیاتی ادارے آبروئی کے سکے ڈالنا چاہتے تھے پر آپ ان کے مقابلے میں میرے لئے تقدیر کا آثار اور میری آرزوؤں کا اسم اعظم ثابت ہوئے آپ کا مجھ پر یہ ایسا احسان ہے کہ قدرت نے کبھی مجھے موقع دیا تو میں آپ کے احسان کا بدلہ ضرور چکاؤں گا۔

جب تک سیرم بولتی رہی کوغنائی اپنی جگہ پر کھڑا چپ چاپ اسے دیکھتا رہا۔ جب خاموش ہوئی تب اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دلائی لامہ کی بیٹی میرے خیال میں تم کچھ زیادہ ہی تکلفات میں پڑ گئی ہو میرا شکر ادا کرنے کے لئے نہیں اتنے لمبے چوڑے الفاظ استعمال کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ یہ دونوں تمہاری عزت کے درپے تھے۔ ایک انسان کی حیثیت سے تمہاری عزت تمہارے ناموس کی حفاظت کرنا میرا فرض نہیں بناتا تھا۔ دلائی لامہ کی بیٹی ایک بات یاد رکھنا عورت کی عزت وہ گوارا ہے جس کی حفاظت کے لئے جان کی بازی بھی لگانا پڑے تو درجہ نیس کرنا چاہیے۔

زمین پر بیٹھے ہی بیٹھے سیرم نے کوغنائی کی طرف ایسے انداز میں دیکھا جس میں دور دور تک اپنائیت نمودار ہوئی۔ درد مند کی بھی کچھ کہنا چاہتی تھی کہ کوغنائی نے پھر اسے مخاطب کیا۔

اب زمین پر کتب تک بیٹھی۔ ہوگی اٹھو میں تمہیں تمہارے یورت تک چھوڑ کر آتا ہوں۔

کوغنائی کا کہنا مانتے ہوئے سیرم اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی۔ کوغنائی اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

تمہارا گھوڑا بدلت کر دور چلا گیا ہے۔ میرے خیال میں خود ہی آجائے گا۔ تم میرے ساتھ آؤ میرے گھوڑے پر بیٹھو میں تمہیں حفاظت سے تمہارے یورت تک پہنچاتا ہوں۔

طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

بھائی میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ لامہ آخر ہر وقت اس کو غنائی کے خلاف ہی کیوں بولتا رہتا ہے۔ طرح طرح کے عیب اس کی ذات سے نکالتا ہے۔ بے شمار الزام اس پر عائد کرتا رہتا ہے۔ اسے آبرو کا دشمن اسے ناموس کا لئیرا جوان لڑکیوں کا بدترین دشمن ہوس کا دیوتا تک پکارتا رہتا ہے۔ لیکن میرے بھائی آج میرا دل کہتا ہے کہ یہ سب کھوکھلے اور خود تراشیدہ الفاظ تھے کو غنائی ایسا نہیں ہے۔ جس طرح آج اس نے میری عزت کی حفاظت کی ہے۔ اور اس نے منہ دوسری طرف کر کے عمار مجھے تھمایا تھا کہ میں اپنے جسم کو ڈھانچوں۔ ایسا انتہا سے انتہا درجہ کا شریف انسان بھی نہیں کرتا۔ میرے بھائی میرا دل کہتا ہے کو غنائی کے متعلق جو کچھ لامہ نے کہا ہے وہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ وہ بہادر ہے جرات مند ہے دلیر طاقتور اور پر قوت ہے۔ ایسے لوگ ادب باشُبد معاش آبرو اور ناموس کے لئیرے نہیں ہو سکتے۔

سیرم جب خاموش ہوئی تب اس کا بھائی تو ماس ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں بول پڑا۔ سب سے پہلے تو کو غنائی کی مہربانی کہ اس نے میری بہن کی عزت اس کے ناموس کی حفاظت کی ہے۔ دیکھ سیرم میری بہن! اگر تو لامہ سے نہ کہے تو میں تجھ پر ایک انکشاف کرتا ہوں۔

چونکنے کے انداز میں سیرم نے تو ماس کی طرف دیکھا۔ پھر کہنے لگی۔ تم کہو یا کہنا چاہتے ہو میں وعدہ کرتا ہوں جو کچھ بھی تم کہو گے لامہ سے نہ کہوں گی۔

تو ماس مسکرایا پھر کہنے لگا۔ یہ کو غنائی کے متعلق جو کچھ بھی لامہ آج تک تمہیں کہتا رہا ہے یہ تھوٹ بے بنیاد اور ایک طرف کی الزام تراشی ہے۔ لامہ اس لئے ایسا کرتا ہے کہ دراصل وہ تمہاری شادی کسی بدھ مت کے پیروکار سے کرنا چاہتا ہے۔ اسے خدشہ تھا کہ کو غنائی کی جرات دلیری اس کی شجاعت اس کی طاقت اور اس کی قوت سے متاثر ہو کر تم ضرور اس کی طرف مائل ہو جاؤ گی اس سے محبت کرنے لگو گی۔ جس کے نتیجے میں تمہاری شادی کو غنائی سے کرنا پڑے گی۔ اور لامہ نہیں چاہتا تھا کہ تمہاری شادی کسی مسلمان سے

اس کا گھوڑا یورت کے قریب ہی کھڑا ہو گیا تھا۔ کو غنائی آگے بڑھ گیا۔ راستے میں اس نے جلال الدین اور صدر الدین کو مخاطب کیا۔

تم ان دونوں کو قبلائی خان کے پاس لے جاؤ اور جو صورت حال پیش آئی ہے تفصیل کے ساتھ بتا دو۔ وہ جو چاہے ان کے ساتھ سلوک کرے۔

کو غنائی اپنے یورت کی طرف بڑھ گیا تھا۔ جب کہ صدر الدین اور جلال الدین ان دونوں ادب باشوں کو قبلائی خان کی طرف لے جا رہے تھے۔

تقریباً گھنٹی ہوئی سیرم جب اپنے یورت میں داخل ہوئی تو یورت میں اس وقت اکیلا اس کا بھائی تو ماس بیٹھا ہوا تھا۔ سیرم کو اس حالت میں دیکھتے ہوئے تو ماس اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا۔ چہرے پر پریشانی اور فکر مندیوں برسنے لگی تھیں۔ سیرم کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میری بہن کیا ہوا؟ یہ تمہارا لباس جگہ جگہ سے پھٹا ہوا ہے۔ اور تم نے یہ کسی کے عمارے سے اپنے آپ کو کیوں چھپا رکھا ہے۔ اس پر یورت کے اگلے حصے میں لگے پردے کی اوٹ کی طرف جاتے ہوئے سیرم کہنے لگی۔

میں لباس تبدیل کر لوں پھر بتاتی ہوں۔  
تھوڑی دیر بعد لباس تبدیل کر کے سیرم نکلی تو ماس کی طرف آنے کی بجائے وہ یورت کے دروازے کی طرف بھاگی شاید وہ کو غنائی کو دیکھنا چاہتی تھی اسے کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ کو غنائی تو چاچکا تھا۔ سیرم کے چہرے پر اداسیاں برس گئی تھیں۔ گردن جھکائے وہ مڑی تو ماس کے پاس آ کر وہ بیٹھ گئی۔ تو ماس نے پھر اسے مخاطب کیا۔

بتاؤ میری بہن کیا ہوا؟ لگتا ہے تیرے ساتھ کوئی بہت بڑا حادثہ پیش آیا ہے۔ سیرم بے چاری کی دکھ میں گردن جھک گئی تھی۔ جو کچھ اسے پیش آیا تھا۔ وہ تفصیل کے ساتھ اس نے اپنے بھائی تو ماس کو بتا دیا تھا۔ تو ماس بے چارہ بھی فکر مند اور پریشان ہو گیا تھا۔  
سارے حالات سنانے کے بعد سیرم کچھ دیر تک خاموش رہی پھر دروازے کی

دلانی لامہ ماگس پاکی بھتیجی کے علاوہ تمہیں ان علاقوں میں کوئی اور لڑکی نہ ملی تھی جس سے تم دونوں منہ کالا کرتے۔

ان دونوں کی گردنیں جھکی رہیں کوئی جواب نہ دیا۔ قبلانی خان نے صدر الدین کی طرف دیکھا اور پوچھ لیا۔

جب کوغنائی نے ان دونوں کو رنگے ہاتھوں پکڑا اور ان دونوں سے اس کا ٹکراؤ بھی ہوا تو اس نے ان دونوں کو کیوں سزا نہ دی۔ وہ ایسا کرنے کا مجاز ہے وہ جس قدر بھی سزا ان کے لینے تجویز کرتا میرے لیے قابل قبول ہوتی۔

صدر الدین چند قدم آگے بڑھا اور دھمکے سے لہجے میں کہنے لگا۔

خاتان! امیر کوغنائی ان دونوں کو یقیناً سزا دینا لیکن سزا نہ دینے کی ایک وجہ ہے انہوں نے ہمیں ان دونوں کو آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا حکم اس لیے دیا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ اگر ماگس پاکی بھتیجی سیرم کے ساتھ ایسا معاملہ کوئی کراہت کر عزیز گاتھ یا تھیں کرتا تو کوغنائی وہیں ان کی گردن کاٹ دیتا۔ لیکن یہ دونوں چونکہ منگول ہیں لہذا امیر نے ان دونوں کا فیصلہ آپ پر چھوڑ دیا ہے۔

قبلانی خان مسکرایا پھر صدر الدین کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

جلال الدین تم نہیں رہو۔ صدر الدین تم جاؤ کوغنائی کو بلا کر لاؤ۔

صدر الدین وہاں سے ہٹ گیا تھوڑی دیر بعد وہ لوٹا اس کے ساتھ کوغنائی بھی تھا قبلانی خان نے اسے اپنے پہلو میں بیٹھنے کے لئے کہا جب بیٹھ گیا تب اس کی طرف دیکھتے ہوئے قبلانی خان کہنے لگا۔

بیٹے جب تم نے ان دونوں کو رنگے ہاتھوں پکڑا تو ان کی سزا کیوں نہ تجویز کی۔ دلانی لامہ ماگس پاگھارے لئے بڑا محترم قابل عزت ہے۔ اس کی بھتیجی گو حسین ترین ہے لیکن وہ بھی ہمارے لئے محترم ہے مذہبی لوگوں کی اولاد تک کی ہم قدر اور ان کی عزت کرتے ہیں اسی بناء پر میں نے آج تک کسی مذہبی آدمی کی بیٹی کو اپنے حرم میں زبردستی داخل نہیں کیا۔ حالانکہ جس قدر لڑکیاں یہاں ہیں سیرم ان سب سے زیادہ خوبصورت ہے۔ تمہیں چاہئے تھا کہ ان دونوں کی سزا تجویز کرتے۔

یہ فیصلہ لامہ نے تجویز ہی میں کر لیا تھا اور وہیں سے اس نے تمہارے سامنے کوغنائی کے خلاف زہرا لگنا شروع کر دیا تھا۔ اس میں مجھے بھی ملوث کیا تھا اور کہا تھا کہ میں یہ سارا معاملہ تمہیں نہ بتاؤں آج جبکہ کوغنائی نے تمہاری عزت تمہارے ناموس کی حفاظت کی ہے تو میں نے اصلیت تمہارے آگے اگل دی ہے۔ اب لامہ سے اس کا ذکر نہ کرنا ورنہ وہ مجھے ٹھکانے لگا دے گا۔

سیرم کے چہرے پر بے پناہ غصے کے آثار بکھر گئے تھے۔ کہنے لگی۔

لامہ کی ایسی تہی جو تمہیں ٹھکانے لگائے۔ میں اس سلسلے میں کوغنائی سے مدد حاصل کروں گی سن میرے بھائی اگر لامہ نے اس نیت سے کوغنائی پر الزام لگائے ہیں کہ میں اس کی طرف مائل نہ ہوں اسے پسند نہ کروں اس سے اپنی چاہت کا اظہار نہ کروں تو اب میں ایسا کر کے دکھاؤں گی۔ کوغنائی سے بڑھ کر کوئی زندگی کا ساتھی مجھے مل ہی نہیں سکتا۔ میں اس سے اپنی چاہت اور محبت کا اظہار کروں گی۔ اگر اس نے بھی مجھے چاہا تو میں اس کی بیوی بن کر اپنی ذات پر ہمیشہ فخر کرتی رہوں گی۔ کیا اس سلسلے میں تمہیں کوئی اعتراض ہے۔

تو ماں مسکرا دیا۔ مزہ سے کچھ نہ بولا۔ نٹی میں اس نے گردن ہلا دی تھی۔ وہ مطمئن ہو گئی تھی۔ اس کے بعد دونوں بہن بھائی روز مرہ کے کاموں میں لگ گئے تھے۔

صدر الدین اور جلال الدین دونوں نے ان دونوں جوانوں کو جو منگول تھے قبلانی خان کے سامنے پیش کیا۔ قبلانی خان کے پاس اس وقت اس کا بیٹا چنگ کم پوتا تیمور اور دفاع کا شیرا دیا گیا بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں منگولوں کو قبلانی کے سامنے پیش کرنے کے بعد صدر الدین نے وہ سارے حالات تفصیل سے کہہ دیئے تھے جو ان دونوں کے حوالے سے سیرم کو پیش آئے تھے۔

قبلانی خان تھوڑی دیر تک ان دونوں منگولوں کی طرف دیکھتا رہا اس کے بیٹے چنگ کم پوتے تیمور اور دفاع کے شیرا دیا گیا کے چہرے پر بھی غصے اور غضب ناک کے آثار تھے۔ اویانگ نے گرجتی ہوئی آواز میں ان دونوں کو مخاطب کیا۔

اے اغوا کرنے کی کوشش کریں۔ یہ سارا جھوٹ موٹ کا ڈرامہ تھا اور جس وقت ہم سیرم کے ساتھ دسبٹ درازی کر رہے ہوں گے اوپر سے شیرامون آئے گا اور تھوری دیر تک ہم سے تخی زنی کا مقابلہ کرے گا پھر ہم بھاگ جائیں گے۔ اس طرح سیرم یہ سمجھے گی کہ شیرامون نے اس کی عزت اور جان بچائی ہے اور اس کی مدد کی ہے۔ اس طرح شیرامون کی سیرم منوں ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر شیرامون اس کو شادی کا پیغام دے گا تو وہ اس سے شادی کرنے پر آمادہ ہو جائے گی۔ بس خاقان بھی اس سارے ایسے کی حقیقت ہے۔

اس سنگول کے اس انکشاف پر قبلائی خان کا چہرہ غصے میں تپ سا گیا تھا۔ چنگ کم۔ تیمور اور اویانگ کی حالت بھی اس سے مختلف نہ تھی۔ پھر دھم سے لہجے میں قبلائی خان نے کوغٹائی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا شروع کیا۔

کوغٹائی! میرے بیٹے ان سارے واقعات کی خبر کسی کو نہیں ہونی چاہیے یہ بھی بہت بہتر ہے کہ اس وقت یہاں میں۔ میرا بیٹا۔ میرا پوتا اویانگ اور تم ہو جلال الدین اور صدر الدین کو بھی بعد میں حتیٰ سے سمجھا دینا کہ اس واقعہ کی خبر کسی کے کانوں میں نہ پڑے۔ مجھے امید نہ تھی کہ باپان اور شیرامون اس قدر ذلت پر آرائیں گے۔ بہر حال انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ ان دونوں سنگولوں نے اصل واقعات ہمارے سامنے اگل دیئے ہیں۔ اس طرح لشکر میں بغاوت کھڑی ہونے کا خطرہ ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد قبلائی خان رکا پھر صدر الدین کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

ان دونوں سنگولوں کو تھوڑا سا پیچھے لے کر ان کا کام تمام کر دو۔ اور پھر تم جاؤ جا کر آرام کرو۔ اس واقعے کو یوں سمجھو کہ یہ ہوا ہی نہیں۔ صدر الدین اور جلال الدین پیچھے بنے ان دونوں سنگولوں کا خاتمہ کر دیا۔ پھر وہ اپنے پورے کی طرف چلے گئے تھے۔

ان کے جانے کے بعد کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر قبلائی خان کوغٹائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

کوغٹائی! تمہاری آہ سے پہلے میں نے یہ سوچ رکھا تھا کہ جنوبی چین سے ان

قبلائی خان رکا پھر کہنے لگا۔

صدر الدین مجھے بتا چکا ہے کہ تم نے ان دونوں کی سزا اس لیے تجویز نہیں کی کہ یہ دونوں سنگول ہیں۔ مجرم خواہ سنگول ہو کر غریز۔ کرائم گاتھ یا ستمیں ہوتے سب کے امیر ہو سب کے فیصلے کرنے کے مجاز ہوں ان دونوں کا فیصلہ بھی تم ہی کرو گے۔

کوغٹائی نے ان دونوں کی طرف نور سے دیکھا پھر قبلائی خان کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔

خاقان میرا دل کہتا ہے کہ یہ معاملہ ان دونوں نے خود نہیں کیا۔ ان سے پوچھیں کہ ایسا کرنے کے لیے انہیں کس نے کہا۔ کون ان کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ یہ دونوں دلائی لاما۔ ماگس پاکی بنی پر دست درازی کرنے کی ہمت اور جرات نہیں کر سکتے۔ ضرور ان کی پشت پر کوئی قوت ہے نیچلے ان سے پوچھا جائے۔

کوغٹائی کے ان الفاظ پر قبلائی خان ہی نہیں۔ اس کے بیٹے اور پوتے کارنگ بھی غصے میں سرخ ہو گیا تھا۔ اس بار چنگ کم اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا۔ ان دونوں کے منہ پر دو دو دھماچے پوری قوت سے مارے پھر کہنے لگا بتاؤ کس نے تمہیں ایسا کرنے کے لیے کہا۔ جھوٹ بولو گے تو کتے کی موت مارے جاؤ گے۔

سنگول شش دہج اور پشیمانی اور جستجو کی حالت میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ اس بار بوز ہا قبلائی خان برس پڑا۔

میرا دل کہتا ہے کہ کوغٹائی کا اندازہ درست ہے یہ جو تم ایک دوسرے کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھ رہے ہو تو ضرور تمہاری پشت پناہی کوئی کر رہا ہے یاد رکھنا اگر تم نے سچ نہ لکھا حقیقت نہ کہی تو بڑی بدترین اور کڑی سزا سے گزر دو گے۔

ان دونوں نے نگاہوں ہی نگاہوں میں کوئی فیصلہ کیا پھر ان دونوں میں سے ایک قبلائی خان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

خاقان ہمیں ایسا کرنے کے لیے باپان نے کہا تھا دراصل شیرامون سیرم کو پسند کرتا ہے اس سے شادی کرنے کا خواہاں ہے۔ اسے اندیشہ تھا کہ سیرم کبھی بھی اس سے شادی پر آمادہ نہیں ہوگی۔ اس لیے باپان نے یہ تجویز پیش کی کہ ہم سیرم پر حملہ آور ہوں

علاقوں پر یلغار کروں گا جو ابھی تک ہماری فتح سے بچ گئے ہیں۔ بیٹے جنوبی چین کے خاصے بڑے حصے پر ہم پہلے ہی قابض ہو چکے ہیں۔ شمالی چین سے نکل کر جنوبی چین کے ان علاقوں کی طرف آنے کے کچھ عرصہ بعد جنوبی چین کے کم سن حکمران نے ہماری فرماں برداری اختیار کر لی تھی۔ میں تمہیں یہ بھی بتاتا چلوں کہ جس وقت میں شمالی چین سے نکل کر جنوبی چین کی طرف بڑھا اس وقت جنوبی چین میں سنگ خاندان کا ایک لوہو شہزادہ حکمران تھا اور اس کی راہ نمائی اس کی ماں کر رہی تھی۔ جب میں جنوبی چین کے کچھ علاقوں پر حملہ آور ہوا تو دونوں ماں بیٹے نے ہماری فرمانبرداری اختیار کر لی اور اس وقت وہ میرے اپنے بسائے گئے شہر خان بالیخ میں پرسکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔

جنوبی چین میں ان کا وزیر اپنی طاقت اور قوت کو مستحکم کر رہا ہے بہت سے شہروں پر اس نے اپنا تسلط جما رکھا ہے اور ہم سے لڑنے پر آمادہ ہے جب تک اس وزیر کو زیر نہیں کیا جاتا اور جو شہر بچ گئے ہیں ان پر قبضہ نہیں کیا جاتا اس وقت تک ان علاقوں میں ہمارے لئے خطرات ابھرتے رہیں گے۔

لیکن حالات اب ایک دم پلٹا کھا گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں لشکر کے اندر سرکشی اور بغاوت کی کھجڑی پک رہی ہے۔ لی لوہو میں جنوبی چین کی مہم کو الٹا میں ڈالتا ہوں لشکر کل یہاں سے کوچ کرے گا اور ہم خان بالیخ کا رخ کریں گے میں اپنے لشکریوں کو چند ہفتے وہاں آرام کرنے کا موقع دوں گا۔ اس دوران بایان اور شیرامون کے دل سے بھی شاید یہ اندیشہ نکل جائے گا کہ جو منگول بڑے گئے ہیں انہوں نے ان کے خلاف کوئی انکشاف کیا ہوگا جب خاموش طاری رہے گی تو وہ یہ جانیں گے کہ ان دونوں منگولوں کو کچھ جانے بغیر انہیں قتل کر دیا گیا ہے لہذا وہ مطمئن رہیں گے۔ لیکن آئندہ میں ان دونوں پر کسی بھی صورت استبداد نہیں کروں گا۔

جنابالی خان رکا کچھ سوچا اس کے بعد اس نے دوبارہ کوغٹائی کی طرف دیکھا وہاں سے بیٹے اب تم جاؤ جاؤ آرام کرنا اس لیے کہ منگولوں سے واپس منان لینے کی طرف جانا گا۔ اس کے ساتھ ہی کوغٹائی وہاں سے اٹھ کر اپنے پورے قیام کی طرف چلا آیا تھا۔

اپنے گھوڑے کو سر پیٹ دوڑاتا ہوا شیرامون بدھ مت کے گھوڑا کے پاس آیا۔ گھوڑے کو ایک طرف باندھ کر وہ اندر داخل ہوا اندر پہلے سے دلائی لاما مسکایا بایان آچو کروک جی چنگ لی داگک چو خطائی قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔

شیرامون جو مٹی اندر داخل ہوا بڑی بے چینی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بایان نے پوچھ لیا۔

کیا تمہارا کام اپنے انجام کو پہنچ گیا؟

شیرامون کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ بڑا پریشان اور فکر مند تھا۔ بایان ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ پھر جو کچھ پیش آیا تھا تفصیل کے ساتھ اس نے کہہ ڈالا تھا۔

سب لوگ پریشان اور فکر مند ہو گئے تھے۔ بایان کچھ دیر گہری سوچوں میں ڈوبا رہا پھر شیرامون کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ یہ انتظار ہے کا برا ہوا۔ یہ کوغٹائی بیچ میں کہاں سے آ گیا۔ اور تم نے اسے موقع ہی کیوں دیا کہ وہ میرے ساتھیوں پر حملہ آور ہو اس کی وہاں آمد سے پہلے ہی تمہیں ان پر حملہ آور ہو جانا چاہئے تھے تاکہ سیرم کو تمہاری طرف مائل کیا جاسکتا۔ اب تو معاملہ ہی الٹ ہو گیا ہے۔ اب اس نے تو ہمارے لیے خطرات ہی خطرات پیدا کر دیئے ہیں۔ سیرم تو ہاتھ سے گئی اس لیے کہ بار بار تو یہ تدبیریں نہیں دہرائی جاسکتی۔ میرا خیال ہے جیسا کہ مانگس پاپیلے بتا چکے ہیں۔ اس کا رجحان کوغٹائی کی طرف

سے متعلق غلط بیانی سے کام لیتا رہا ہوں اب تو میں یہ سوچ رہا ہوں کہ میں سیرم کا سامنا کیسے کروں گا اگر ایک بار اسے پتہ چل گیا کہ میں نے کوغنائی پر الزامات اس لیے لگائے تھے تاکہ سیرم کو اس سے دور رکھوں تو یاد رکھنا سیرم مجھ سے ایسی نفرت کرنے لگے گی کہ میری صورت دیکھنے کی روادار نہ رہے گی اور اگر ایک بار وہ مجھ سے نفرت کرنے لگی تو میرا بھتیجا تو اس بھی مجھ سے متنفر ہو جائے گا اس لیے کہ وہ اپنی بہن کے نقش قدم پر چلنا فخر خیال کرتا ہے۔

ماگس پا جب خاموش ہوا تب بایان نے شیراسون کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

شیراسون تم ایک غلطی تو کر چکے تھے کہ تم نے سیرم کی مدد کرنے میں تاخیر سے کام لیا اور اس تاخیر کا یہ نتیجہ نکلا کہ کوغنائی وہاں پہنچ گیا چلو اسے تو حالات کی ستم ظریفی جانو لیکن جب کوغنائی میرے دونوں آدمیوں کو گرفتار کر کے لے جا رہا تھا تو کم از کم تمہیں اپنے کسی آدمی کو ان کے پیچھے روانہ کرنا چاہتے تھا اور یہ جاننے کی کوشش کرنا چاہتے تھے کہ کوغنائی انہیں لے کر کہاں گیا۔ ان کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ اگر دونوں کوٹن بھی کر دیتا ہے تو یاد رکھنا ہم کوئی کارروائی نہیں کر سکتے۔ اگر ہم زبان بھی کھولتے ہیں تو دھر لیے جائیں گے اس لیے کہ یہ سمجھا جائے گا کہ یہ کھیل ہم نے کھیلا تھا اور وہ آدمی ہم نے ہی بھیجے تھے۔ اسی لیے کوغنائی اگر ان کی گردنیں کاٹتا ہے تو ہمارے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اپنی زبانیں بند رکھیں اور خاموش رہیں۔

بایان کو یہاں تک کہتے کہتے رک جانا پڑا اس لیے کہ عین اسی دوران ان کا ایک آدمی اندر آیا اور بایان کی طرف دیکھا۔ مخصوص اشارہ کیا جسے دیکھ کر بایان اس کی طرف آیا۔ تھوڑی دیر تک آنے والا بایان کے کان میں کھڑکھڑاتا رہا پھر وہ چلا گیا۔

بیان کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا چہرے پر پہلے کی نسبت زیادہ پریشانیاں اور ہوا سیاں اڑنے لگی تھیں۔ دوبارہ اپنی نشست پر بیٹھ گیا اور سب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

لوائیہ اور مصیبت اٹھ کھڑی ہوئی۔ کوغنائی نے میرے دونوں آدمیوں کو صدر الدین اور جلال الدین کے حوالے کیا اور انہیں حکم دیا کہ انہیں تبتائی خان کے پاس لے

تھا۔ اب جو کوغنائی نے اس کی مدد کی تو سیرم تو مکمل طور پر کوغنائی کی گود میں جا بیٹھے گی۔ ہمارے لیے جو انتہا درجے کی بری بات ہوئی ہے وہ یہ کہ کوغنائی اپنے دونوں ساتھیوں صدر الدین اور جلال الدین کے ساتھ میرے دونوں آدمیوں کو چکڑ کر لے گیا ہے اب دیکھتے وہ ان کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے وہ ان سے پوچھ گچھ کرنے دیے سیرے ساتھی راز اگلنے والے تو نہیں لیکن کوغنائی نے ان پر سختی کی تو ہمارے لیے دشواریاں اٹھ کھڑی ہوں گی۔ کوغنائی کوئی ایسا حربہ بھی استعمال کر سکتا ہے جس سے وہ میرے دونوں ساتھیوں سے راز اگلو سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو گیا۔ تو یاد رکھنا تبتائی خان ہمارے لیے مصیبتیں کھڑی کر دے گا۔

جب تک بایان بولتا رہا سارے لوگ غور سے اسے سنتے رہے جب وہ خاموش ہوا تب ماگس پا بول پڑا۔

میرے عزیزو! جن راستوں کی طرف جانے سے میں سیرم پر پابندی لگانا چاہتا تھا۔ جس منزل کی طرف میں اسے بڑھنے نہیں دینا چاہتا تھا حالات نے اسے اسی منزل کے سبک سہل پر لایا بھایا ہے۔ جو تیر استعمال کر کے ہم سیرم کو شیراسون کے قریب کرنا چاہتے تھے اسی تیر نے سیرم کو شیراسون سے دور اور کوغنائی سے قریب تر کر دیا ہے۔ شیراسون جیسا کہ تم نے بتایا کوغنائی ان دونوں پر حملہ آور ہوا اور دونوں کو گرفتار کر کے لے گیا۔ ان دونوں کے ساتھ کنکیشن میں سیرم کا لباس جگہ جگہ سے پھٹ گیا تھا اور کوغنائی نے اس کی طرف پینہ کرتے ہوئے اپنا عمامہ اتار کر اسے پیش کیا تاکہ وہ اپنی عریانی کو ڈھانپے اس کی اس حرکت نے میرے بنائے گئے سارے کھیل کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔

میں نے تو سیرم کے ذہن میں یہ بات ڈال رکھی تھی کہ کوغنائی لاکھوں کے معاملہ میں انتہا درجہ کا دہاشا بدبھاشا بد اخلاق بد کردار لڑکیوں کی بے آبروئی پر تہمت لگانے والا اور لڑکیوں کی عصمت سے کھیلنے والا یہاں تک کہ کبھی بڑے بڑے الزامات خود گنہگار کے میں نے سیرم کے ذہن میں کوغنائی کے خلاف ڈالے تھے۔ اب جو یہ کوغنائی نے اختیار کیا ہے تو سیرم کے ذہن میں آپ سے آپ یہ بات اٹھ کھڑی ہوگی کہ میں کوغنائی

بھی بتا سکتے ہیں کہ بایان نے شیرامون کے لیے سیرم کا ہاتھ مانگا ہے۔ ہو سکتا ہے سیرم میرے ساتھ شادی کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اگر وہ تیار نہ ہوئی تو پھر کوئی اور طریقہ کار استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال میں نے تمہیں کیا ہوا ہے کہ سیرم کو ہر صورت میں اپنی بیوی اور اپنی زندگی کا ساتھی بنانے کی کوشش کروں گا۔

شیرامون خاموش ہو گیا۔ ہر کوئی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ شیرامون ماگس پا کی طرف دیکھ رہا تھا شاید وہ ماگس پاسے کسی مناسب جواب کا خطرہ تھا۔ مگر ماگس پا کی بجائے بایان بول پڑا۔

شیرامون! سیرم سے تمہاری شادی اور میرے دونوں آدمیوں کا مارا جانا ایک موضوع ہے اس کے علاوہ میرا جو آدمی آیا ہے وہ دو اور موضوع پر بھی حیرت انگیز انکشافات کر کے گیا ہے۔

شیرامون پریشانی میں بایان کی طرف دیکھنے لگا تھا بائی لوگوں کی نگاہیں بھی بایان پر جم چکی تھیں۔ یہاں تک کہ چنگ لی بول پڑا کہنے لگا۔

محترم بایان! دوسری دو خبریں کون سی ہیں جن کی اطلاع آپ کا آدمی آپ کو دے گیا ہے۔

بایان نے کچھ سوچا پھر بڑی سنجیدگی میں وہ کہہ رہا تھا۔

ان دو میں سے پہلی حیرت انگیز خبر یہ ہے کہ ماروئی نام کی وہ لڑکی جس کو چنگ لی اور داگ چوہم دونوں بھائیوں نے بے آبرو کیا تھا۔ آج شام کو غنائی کے پورٹ کے پاس اس کی شادی سیف الدین سے کرائی جا رہی ہے اور یہ سارا اہتمام سیف الدین اور احمد کو دے رہے ہیں۔

اور دوسری تعجب میں والی یہ ہے کہ وہ دن بعد قبائلی خان نے اپنے لشکر کے ساتھ نہیں سے کوچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لشکر واپس خان بائیں کی طرف ہٹ گیا۔ یہ فیصلہ کیسے اس طرح اور کن حالات میں کیا ہے اسکی سمجھ کچھ نہیں آ رہی۔ بہر حال لشکر واپس خان بائیں کی طرف جا رہا ہے۔ اور اس کی وجہ ضرور ہے قبائلی خان جنوبی چین پر اپنے قبضے کو مکمل کرنے کا مصمم ارادہ کیے ہوئے تھا ابھی تک ہم نے جنوبی

جائے ابھی ابھی میرا جو آدمی آیا ہے وہ وہی تفصیل بتا کے گیا ہے کہ میرے دونوں آدمیوں کو قبائلی کے سامنے پیش کیا اور سارا معاملہ بھی جلال الدین اور صدر الدین نے اس سے کہہ دیا۔

اس پر قبائلی خان نے پھر قبائلی کو بلایا تاکہ وہ اس کی سزا تجویز کرے وہاں قبائلی خان اور کوغنائی کے ساتھ گفتگو ہوئی جسے کوئی سن نہیں سکا بہر حال اب جو میرا آدمی آخری صورت حال بتا کر گیا ہے وہ یہ ہے کہ میرے دونوں آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ اب یہ خبر نہیں کہ میرے دونوں آدمیوں نے یہ جو ہم نے تدبیر بتائی تھی اس کی تفصیل قبائلی خان اور کوغنائی سے کہی ہے یا نہیں۔

بایان جب خاموش ہوا تو شیرامون کی قدر مطمئن انداز میں کہنے لگا۔

بایان! میرے محترم ان دونوں کو لٹس کر دیا گیا یہ ہمارے لیے اچھا ہوا اگر ایسا ہوتا تو کسی وقت بھی ہمارے لیے خطرات اٹھ کھڑے ہو سکتے تھے اب ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کوغنائی اور قبائلی خان کے سامنے کوئی راز نہیں اگھا اگر انہوں نے کوئی راز اگھا ہوتا تو اب تک ہمارے خلاف طوفان اٹھ کھڑا ہوتا۔

قبائلی خان ہمیں طلب کر چکا ہوتا۔ اور ہمارے خلاف کسی تادمی کارروائی کی ابتدا بھی ہو چکی ہوتی۔ ان دونوں کا لٹس ہو جانا ہی ہمارے حق میں بہتر ہے۔ اگر کوئی راز انہوں نے اگھا ہوتا تو بایان کیا آپ سمجھتے ہیں قبائلی خان اب تک یوں خاموش بیٹھا رہتا۔ کیا سمجھتا ہوں ہمارے لیے یہ ایک خوشخبری ہے کہ ان دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔

شیرامون کچھ دیر خاموش رہا اس کے بعد دوبارہ گفتگو آغاز کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

اب میں محترم ماگس پاسے کی گزارش کروں گا کہ جس ترکیب کو استعمال کرنے ہونے سے میرے بوائے کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی تھی اس میں تو ہم ناکام ہو چکے ہیں۔ اب ماگس پاسے کو سیرم کے چچا ہیں۔ سیرم انہیں چاہتی ہے لہذا ماگس پاسے کو سیرم کو سیرم سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ مجھ سے شادی کرے ماگس پاسے کو سیرم کو

جنگ لی لمحہ بھر کے لیے خاموش رہا اس کے بعد اپنا سلسلہ کلام آگے بڑھا رہا تھا۔ ہر بات بھی ہم سب پر عیاں ہے کہ اب قبلائی خان اپنے سارے سالاروں میں سے کوغٹائی کو زیادہ اہمیت دینے لگا ہے۔ میرے خیال میں ہم سب کی نسبت وہ زیادہ اہم اور اعتبار بھی اس پر کر رہا ہے۔ ظاہر ہے جب قبلائی خان واپس جا کر شکار کے لیے نکلے گا تو حسب سابق وہ اپنے بیٹے اور پوتے کو تو اپنے ساتھ لے جاتا ہی ہے۔ میرا دل کہتا ہے اس بار وہ کوغٹائی کو بھی اپنے ساتھ لے جائے گا اور خان باغ کا نظم و نسق بیان کے حوالے کر جائے گا۔

اس طرح شہر مکمل طور پر ہماری گرفت میں ہو گا اور ہم اپنا کام احسن طریقے سے انجام دے سکیں گے جو کام میں سرانجام دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قبلائی خان جنگ کم۔ تیور اور کوغٹائی کی غیر موجودگی میں احمد کا خاتمہ کر دیا جائے اس لیے کہ مسلمانوں کو آٹے لانے والا اور بدھ مت کے تمام اثرات کو پیچھے دھکیلنے والا یہ شخص ہے اگر یہ زیادہ عرصہ زندہ رہا تو یاد رکھنا قبلائی خان کی نظروں میں ہم سب کی اہمیت بنی کے برابر کر کے رکھ دے گا اس کے قتل ہونے کے بعد مسلمان سنبھل جائیں گے ہر کوئی اپنے آپ کو خطرات میں گھرا ہوا پائے گا اور کوئی بھی بدھ مت کے پیروکاروں کے خلاف غلط قدم اٹھانے کی کوشش نہیں کرے گا۔

جنگ لی جب خاموش ہوا تو بایاں نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور پوچھا۔

لیکن احمد کو تم قتل کیسے کرو گے اس کو قتل کرنا کوئی آسان نہیں ہے۔ اس لیے کہ وہ قبلائی خان کا منظور نظر ہے۔ لوگوں میں مقبول بھی ہے۔

جنگ لی نے تہقہ لگایا کہنے لگا۔

مقبول ہوا تو کیا آپ سب لوگ جانتے ہیں خان باغ شہر میں بے شمار نکائی بستے ہیں اور وہ سب ہماری گرفت میں ہیں۔ جس وقت قبلائی خان۔ اس کا بیٹا پوتا اور کوغٹائی شکار کے لیے چلے جائیں گے۔ میں اس شہر کے اندر آباد خانیوں کو ملوں گا ایک رات وہ ہنگامہ کھڑا کر دیں گے اسی ہنگامے کے دوران میں بہترین منصوبہ بندی ترتیب دوں گا

ہیں کے تھوڑے سے جھسے پر قبضہ کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جنوبی چین کے کم سن شہزادے اور اس کی ماں کو ہم گرفتار کر چکے ہیں اور وہ دونوں اس وقت خان باغ میں محصورین کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لیکن کم سن بادشاہ کا وزیر بان شی ابھی اپنے ساتھ ایک بہت بڑی طاقت اور قوت رکھتا ہے اور جب سے ہم نے جنوبی چین کے اندر اپنی یورش اپنے حملوں کو روکا ہوا ہے اس دوران اس نے مزید طاقت کبڑی ہے۔ اور ان شہروں کو بھی اس نے اپنی گرفت میں لے لیا ہے جن میں سے چند ہم پہلے ہی فتح کر چکے تھے۔ اس موقع پر قبلائی خان کا یہاں سے واپس خان باغ کی طرف جانا کسی علت کسی وجہ کے بغیر نہیں ہے۔ میرے ذہن میں یہ وہم بھی چکر لگا رہے ہیں کہ کہیں میرے آدمیوں نے اس پر یہ انکشاف نہ کر دیا ہو کہ ماگس پاکی جتنی سیرم کے ساتھ یہ سارا کھیل ہم نے کھیلنے کی کوشش کی اگر ایسا ہو چکا ہے تو یاد رکھنا یہ ہم سب کے لیے انتہا درجہ کی بد قسمتی ہے۔ قبلائی خان اگر خاموش رہا تو زندگی بھر ہم پر اعتماد نہیں کرے گا۔ اور اگر کھل گیا تو ہم میں سے کسی کی گردن محفوظ نہیں رہے گی۔ بہر حال فی الحال ہمارے لیے خاموشی اور چپ ہی بہتر ہے۔

بایاں جب خاموش ہوا تب جنگ لی سب کو مخاطبہ کر کے کہنے لگا۔

میرے عزیز! ابھی تک ہمیں پکا علم نہیں ہے کہ قبلائی خان کیوں واپس جا رہا ہے۔ ہو سکتا ہے بایاں آپ کے آدمیوں نے سنا نہ کھولا ہو۔ خان باغ کی طرف جانے کی کوئی اور ہی وجہ ہو۔ بہر حال خان باغ واپس جا کر ہم ایک انتہائی کام سرانجام دے سکتے ہیں۔

بایاں نے پوچھا تو بولے سب نے جنگ لی کی طرف دیکھا پھر شیرامون بولا۔

جنگ لی کھان کے کہتے ہیں کہ چاہتے ہو، تہا اشارہ اس سمت سے

جنگ لی نے تھوڑی دیر کے لیے دانگ پو سے شور مچا کر کہنے لگا۔

میرے عزیز! تم جانتے ہو قبلائی خان اپنے شہر خان باغ میں ہو اور وہ شکار کے لیے نہ نکلے یہ ناممکن ہے۔ اس لیے کہ وہاں اس نے عمدہ اور بہترین قسم کی شکار لگا ہوا ترتیب دے رکھی ہیں۔



سمجھتے ہوئے خبریں لینے کی کوشش کریں گے اور قاتلوں کو تلاش کرنے کی کوشش کریں گے اگر یہ پتہ چل گیا کہ کوغٹائی کو کس نے قتل کیا ہے تو پھر قاتلوں کا انجام کیا ہوگا۔ اس کا اندازہ تم خود بھی کر سکتے ہو۔ بہر حال فی الحال کوغٹائی کو اپنے ذہن سے نکال دو اس کی اہمیت قبائلی کی نگاہوں میں بہت بڑھ چکی ہے اور مزید یہ کہ اگر کوغٹائی پر ہاتھ ڈالا جاتا ہی تو یاد رکھنا لشکر میں ایک بغاوت اٹھ کھڑی ہوگی۔ کرات، کرغیز، گاتھ، سہین اور مانچو کے علاوہ جو لشکر میں دیگر ترک قبائل ہیں وہ ایسی بغاوت اور سرکشی اختیار کریں گے کہ قبائلی خان کو ان کے سامنے کھٹنے پینے پڑیں گے۔ اور یہ ترک قبائل قبائلی خان کے ذہن میں ضرور یہ بات ڈالیں گے کہ منگولوں میں سے کسی نے کوغٹائی کا خاتمہ کیا ہے پھر جو بدبختی منگول سرداروں اور سپہ سالاروں کی آئے گی اس وقت تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے لہذا کوغٹائی کے خاتمے کو نظر انداز کر دو اور اسے فراموش کر دو فی الحال احمد کو ہی اپنا ہدف بنا کر رکھو۔

بایان کی اس گفتگو سے سب نے اتفاق کیا پھر یہ معاملہ طے کرنے کے بعد وہ سب اس جگہ سے اٹھ کر اپنی لشکر گاہ کی طرف چلے گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

میں اور دانگ چودونوں ملی کر احمد کا خاتمہ کر دیں گے۔ اور شہر کے اندر مشہور یہ کیا جائے گا کہ احمد نے ختائی قبیلے کے کسی فرد کی دل شکنی کی تھی۔ رات کے وقت انہوں نے احمد کے خلاف ہنگامہ برپا کیا۔ احمد نے جب اس ہنگامے کو فرد کرنے کی کوشش کی تو بلوائیوں نے احمد کا خاتمہ کر دیا۔ میرے خیال میں جب ایسا ہو جائے گا تو احمد کے مرنے کے بعد قبائلی خان کسی قسم کی جواب طلبی نہیں کرے گا۔ اگر اس نے ختائیوں کے خلاف قدم اٹھانے کی کوشش کی تو سوچ سمجھ کر اٹھائے گا اس لیے کہ شہر کے علاوہ اس کے لشکر میں منگولوں کے پہلو بہ پہلو ختائی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ احمد کے قتل کو وہ اتنی اہمیت نہیں دے گا کہ وہ ختائیوں کو اپنے خلاف کرنا پسند کرے۔

چنگ لی جب خاموش ہوا تو سب اس کی طرف دیکھ کر سسکا رہے تھے پھر بایان نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئی کہنا شروع کیا۔

چنگ لی تمہاری ترکیب بے حد عمدہ اور قابل تعریف ہے۔ یہ بات تو طے شدہ ہے کہ خان بالغ شہر جا کر قبائلی خان شکار کے لیے ضرور نکلے گا اس کے بیٹے اس کے پوتے اور خود اس کی موجودگی کے علاوہ کوغٹائی کے جانے کے بعد اگر تم اور دانگ چودونوں ملی کر کسی طرے سے اس احمد کا خاتمہ کر دو تو یاد رکھنا یہ ایک بہت بڑا معرکہ ہوگا۔

بایان کو خاموش ہو جانا پڑا اس لیے کہ اس کی بات کا سٹے ہوئے شیرامون بول پڑا تھا۔

میرے خیال میں احمد کے بعد کوغٹائی کا بھی نمبر آتا چاہئے اس کا قتل کیا جانا احمد سے بھی زیادہ ضروری ہے۔

بایان نے گھورنے کے انداز میں دیکھا اور شیرامون کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ شیرامون! احمد کی بات اور ہے وہ مالیات کا ماہر ہے مالیات کا کام چلانے کے لئے احمد کے بعد سانگے ہے گو وہ بھی مسلمان ہے لیکن قبائلی خان کا کام چلاتا رہے گا۔ لیکن جہاں تک قبائلی خان کے خیالات اور جذبات کوغٹائی سے تعلق ہیں ان سے میں یہ اندازہ لگا چکا ہوں کہ اگر کوغٹائی پر ہاتھ ڈالا گیا تو قبائلی خان کسی کو معاف نہیں کرے گا۔ اگر اس کا خاتمہ کیا جاتا ہے تو اس کے ذاتی جاسوس شکاری کتوں کی طرح ادھر ادھر

سے پہلے تم مجھے دیکھتے ہی کیوں بھاگ جایا کرتی تھی۔

کوٹھالی کے اس سوال پر سیرم بے چاری کی گردن جھک گئی تھی۔ اداس اور افسردہ ہوئی تھی۔ پھر اس نے ترمیز اور اس کے بعد کوٹھالی سے متعلق ماگس پانے جو باتیں کہی تھیں تفصیل کے ساتھ کوٹھالی سے کہہ دی تھیں۔

ماگس پا کے سارے جھوٹے الزامات اور الزام تراشیاں سن کر کوٹھالی کا چہرہ غصے میں سرخ ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھیں آگ برسانے لگی تھیں۔ پھر بھرتی ہوئی آواز میں اس نے سیرم کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تمہارا چچا ماگس پا خود بہت بڑا بد معاش 'بد چلن' بدکار بد فعال۔ 'پالنگا' شہدا اچکا بے غیرت اور بے حمیت انسان ہے۔ اس نے کیا کچھ کر تمہارے سامنے میری ذات پر الزام تراشی کی ہے۔ میں اس لنگے سے اپنی کردار کشی کرنے پر ہات ضرور کروں گا اب تم جاؤ اور آئندہ کبھی میرے یورت میں آنے کی کوشش نہ کرنا۔ تم جیسے لوگ جو اوروں پر بے بنیاد الزام دھرتے ہیں ایسے لوگوں سے میں نفرت کرتا ہوں۔ آئندہ میں تمہیں اپنے یورت کے اندر تو بہت دور کی بات آس پاس بھی نہ دیکھوں۔

کوٹھالی کے ان الفاظ سے سیرم بے حس و حرکت اپنی جگہ پر کھڑی رہی تاہم وہ بے چاری خوف و ہشت کے مارے کپکپا رہی تھی۔ شاید اس سے پہلے اس نے کوٹھالی کا یہ روپ نہیں دیکھا تھا۔ کوٹھالی نے پھر اسے مخاطب کیا۔

تم اپنی جگہ لڑکانہ کیوں رہی ہو جو کچھ میں نے کہا تم نے سنا نہیں ہے۔

سیرم نے بڑی عاجزی سے کوٹھالی کی طرف دیکھا پھر کہنے لگی۔

جو کچھ آپ نے کہا میں نے سنا پر میں جاؤں گی نہیں۔ اس لیے کہ میں نے کبھی کبھی آپ کی ذات پر الزام تراشی نہیں کی۔ نہ میں نے آپ کے کردار اور اخلاق کو شبہے کی نگاہ سے دیکھا۔ اس میں شک نہیں کہ لادم نے مجھے آپ کی طرف سے بدظن کرنے کی کوشش کی تھی۔ ایک انسان کی حیثیت سے بشری تقاضوں کے تحت میں اس کی باتوں میں آؤں گی۔ لیکن گمراہی کی جو پٹی ماگس پانے میرے چہرے پر باندھی تھی وہ میں نے کھول دی ہے۔ اب آپ کی اصلیت اور ماگس پا کا حقیقی چہرہ میرے سامنے عیاں ہو گیا

کوٹھالی جب قبلانی خان سے اٹھ کر اپنے یورت میں داخل ہوا تو دنگ رہ گیا اس لیے کہ وہاں حسین اور خوبصورت سیرم اس کے یورت کی بہترین صفائی ستھرائی کرنے کے بعد یورت کے اندر جو مختصر سامان تھا اس کی ترتیب درست کر رہی تھی۔

کوٹھالی جب اپنے یورت میں داخل ہوا تو ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیزیں سیرم نے ایک طرف رکھ دیں۔ کوٹھالی کو مخاطب کر کے کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ کوٹھالی اس سے پہلے ہی بول پڑا۔

تم میرے یورت میں کیوں آئی ہو؟

حیرت زدہ اور پھٹی پھٹی نگاہوں سے سیرم نے کوٹھالی کی طرف دیکھا پھر بھولے اپنا سے کہنے لگی۔

کیا آپ کے یورت میں آنے کے لیے کسی سے اجازت نامہ لینے کی ضرورت

کوٹھالی نے کسی قدر سنجیدگی میں جواب دیتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اجازت نامہ لینے کی تو ضرورت نہیں ہے لیکن وہی سیرم ہو جو اس سے پہلے مجھے دیکھتے ہی بدک جاتی تھی۔ میرا چہرہ میرا حلیہ اور میرا سایہ تک دیکھنے کے بعد بدک کر بھاگ اٹھتی تھی۔ اب تم کیوں اور کس بنا پر آپ سے آپ میرے یورت میں آئی اور میرے یورت کی صفائی ستھرائی کا کام سرانجام دے رہی ہو۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس

ہے۔

کو غنائی نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں پھر کہا۔  
اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟

فرق پڑتا ہے اور بہت بڑا فرق پڑتا ہے۔ آپ کی سیرت کا جو نقشہ لامہ نے میرے سامنے پیش کیا تھا۔ حقیقی معنوں میں آپ اس کا بالکل الٹ ہیں۔ لامہ سے تو میں واپس جا کر بات کروں گی۔ لیکن میں آپ سے کہوں یہ جو آپ کہہ رہے ہیں کہ میں آئندہ کبھی آپ کے یورت کے اندر تو دور کی بات ارد گرد بھی نظر نہ آؤں تو میں آپ کی یہ بات نہیں مانوں گی۔

کو غنائی نے گھورنے کے انداز میں سیرم کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔  
نہیں مانوں گی تو نقصان اٹھاؤ گی۔

سیرم نے نہ جانے اتنی جرات مندی اور اتنی جسارت کہاں سے جمع کر لی۔ آگے بڑھی بڑی بے باکی اور بے تکلفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا ہاتھ اس نے کو غنائی کے شانے پر رکھا۔ پھر پیار بھری آواز میں کہنے لگی۔

کیا نقصان پہنچائیں گے آپ مجھے میں اب بھی آپ سے کہتی ہوں کہ میں آپ کے یورت میں آؤں گی آپ کے یورت کی صفائی کروں گی سارے سامان کی ترتیب بھی میں خود ہی درست کیا کروں گی۔ آپ زیادہ سے زیادہ مجھے کیا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ مجھے مار دیں گے قتل کر دیں گے۔ اس کے ساتھ ہی سیرم نے کو غنائی کے شانے پر رکھا اپنا ہاتھ ہٹا لیا۔ اپنی گردن کو غنائی کے سامنے خم کر دی پھر لاکھڑائی ہوئی سی آواز میں کہنے لگی۔  
اگر آپ واقعی یہ خیال کرتے ہیں کہ میں آپ کی مجرم ہوں یا میں نے آپ کے کردار پر کوئی وجہ لگانے کی کوشش کی ہے۔ یا میں نے آپ کے کردار کی کوئی خالی کما کے سامنے بیان کی ہے تو اپنی کھوار بے نیام کریں اور میری گردن کاٹ دیں۔ آپ کے ہاتھوں مرنا میں اپنے لیے نخر اور سعادت جانوں گی۔

سیرم کے سامنے کو غنائی عجیب طرح کا بے بس دکھائی دے رہا تھا۔ کہنے لگا۔

یہ میرے سامنے سعادت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور عمدہ الفاظ کا سہارا لے کر

کر مجھے متاثر کرنے کی کوشش نہ کرو۔ اب تم جاؤ۔ دیکھو۔۔۔۔۔

کو غنائی کو روک جانا پڑا اس لیے کہ سیرم سیدھی کھڑی ہو کر کہنے لگی۔

اس وقت تو میں جا رہی ہوں اس لیے کہ میں نے لامہ سے بات کرنی ہے لیکن شام کو میں پھر آؤں گی۔ اس لیے کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ یہاں شام کو ماروئی کی شادی ہے۔ اس کا نکاح سیف الدین سے ہو رہا ہے۔ نکاح کی اس تقریب میں میں ضرور شرکت کروں گی۔ سب کام میں خود انجام دوں گی اگر آپ نے مجھے منع کرنے کی کوشش کی تب بھی میں باز نہیں آؤں گی۔ میں آپ سے کہہ چکی ہوں اگر آپ مجھ سے زیادہ بے زاری کا اظہار کریں گے بہت زیادہ ناراض ہوں گے تو زیادہ سے زیادہ آپ میری گردن کاٹ سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر آپ مجھے کیا سزا دیں گے۔ اور میں تو آپ کے ہاتھوں اپنی گردن کٹوانے کے لیے بھی تیار ہوں۔

پھر سیرم یورت سے نیچے اتری ایک بار پھر مڑی اور کو غنائی کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

آپ کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں میں کسی لالچ کی بناء پر آپ کے پاس نہیں آئی۔ آپ نے جوان اوباشوں کے ہاتھوں میری جان میری عزت کی حفاظت کی تو کیا یہ آپ کا مجھ پر کم احسان ہے کہ میں آپ کی خدمت نہ کروں میں ایسا کر دوں اس لیے کہ آج سے آپ میرے محسن اور مربی ہیں اور اپنے محسن کی خدمت کرنا میں اپنی ذات کے لیے فرض میں خیال کرتی ہوں۔ شام کو میں پھر آؤں گی اور اگر آپ نے مجھے منع کرنے کی کوشش کی تو میں لشکر میں شور مارتا ہوا دیکھا کھڑا کر دوں گی اس سے ساتھ ہی کو غنائی کے جواب کا انتظار کئے بغیر سیرم وہاں سے چلی گئی تھی۔

سیرم جب اپنے یورت میں داخل ہوئی تو یورت میں اس وقت اگس پاکے علاوہ اس کا بھائی تو ماس دونوں بیٹھے آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ جو نئی سیرم یورت میں داخل ہوئی اپنے چہرے پر مسکراہٹ کھینچتے ہوئے لامہ نے اسے مخاطب کیا۔

بیٹی! تم کہاں چلی گئی تھی۔ میں بڑی بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔ میں ایک انتہائی اہم موضوع پر تم سے گفتگو کرنا چاہتا تھا۔

لے کر آئیں اگر وہ منگول ہے تو کیا ہوا۔ منگول کیا آسمان سے گرتے ہیں اور دوسرے لوگ زمین سے پھوٹتے ہیں۔ میں ایسے کسی شخص سے شادی کرنا پسند نہیں کر دوں گی اپنی شادی کا انتخاب میں خود کروں گی یا آپ یہ سمجھیں کہ میں یہ انتخاب کر چکی ہوں۔

سیرم کے ان الفاظ سے دلائی لامہ ناگس پا پریشان اور نگر مند ہو گیا تھا۔ اس کی حالت سے ایسے لگتا تھا جیسے سیرم نے وہ الفاظ ادا کر کے دلائی لامہ کے پاؤں تلے سے زمین کھینچی ہو۔ دوسری جانب تو ماں شاید کچھ سمجھ رہا تھا۔ ہلکے ہلکے مسکرایا تھا اور آنکھیں جھپکاتے ہوئے اپنی بہن کی طرف بھی دیکھ رہا تھا۔ سیرم پھر بول پڑی۔

لامہ میں کیا آپ سے پوچھ سکتی ہوں کہ آپ نے تمبریز سے لے کر یہاں تک کوغنائی پر الزام تراشی کرتے ہوئے اس کے اخلاق پر جعلی داغ لگاتے ہوئے اسے عصمتوں کا دشمن لڑکیوں کی آبرو کا گیری کہتے ہوئے کیوں آپ نے مجھے اس سے متنفر کرنے کی کوشش کی۔ آپ جانتے ہیں کہ آج اس نے اپنی جان پر کھیل کر میری جان کی میری عزت کی حفاظت کی کیا ایسا شخص جو لڑکیوں کی عصمت کا دشمن ہو انہیں بے آبرو کرنے کا شوقین ہو وہ مجھ جیسی خوبصورت لڑکی کی عزت بچانا پسند کرے گا ایسے لوگ تو عزتوں سے کھینٹنے والے ہوتے ہیں آپ نے کیوں کوغنائی کی اصلیت مجھ سے چھپائی اور اس کے کردار کو میرے سامنے داغدار کرنے کی کوشش کی۔ لامہ آپ ایک مذہبی آدمی ہیں جھوٹ مت کہیے گا۔ جھوٹ سے مجھے سخت نفرت اور بے زاری ہے اور آپ میری اس عادت کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

سیرم کی اس گفتگو سے دلائی لامہ انتہا درجہ کا پریشان اور نگر مند ہو گیا تھا۔ وہ سیرم سے ایسی گفتگو کی توقع تک نہیں کر رہا تھا۔ گہری سوچوں میں ڈوب گیا تھا۔ کچھ دیر تک وہ خاموش رہا کچھ نہ بولا تب سیرم پھر بول پڑی۔

کیا آپ نے مجھے کوغنائی سے بدظن کرنے کی کوشش اس لیے کہ میں اس کی طاقت قوت اس کی دلیری اس کی جرات مندی اس کی شرافت اس کے عمدہ کردار کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف مائل نہ ہو جاؤں اس سے محبت نہ کرنے لگوں۔ اس کو اپنی زندگی کا ساتھی ایسے مستقبل کا ہونے والا شوہر نہ چن لوں۔ اگر آپ نے ایسا کہا ہے تو

اس پر سیرم لامہ کے سامنے بیٹھ گئی اور کہنے لگی۔  
میں بھی ایک انتہائی اہم موضوع پر آپ سے گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔  
پہلے آپ کہیں کیا کہنا چاہتے ہیں اس کے بعد میں اپنی داستان کی ابتدا کروں گی۔

لامہ نے گھورنے کے انداز میں سیرم کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

بہتر ہے پہلے تم کہو کیا کہنا چاہتی ہو۔

سیرم نے نفی میں گردن ہلائی۔

نہیں پہلے آپ کہیں کیا کہنا چاہتے ہیں۔ اس پر ماگس پا کھنکھارا پھر ٹھہری آواز میں وہ سیرم کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

سیرم میری پیاری بیٹی میں تمہارا بیچا ہوں۔ تمہارے ماں باپ کے مرنے کے بعد اب میں ہی تم دونوں کا باپ ہوں۔ میں پچھلے کئی ماہ سے تمہاری شادی کے متعلق نگر مند تھا۔ اب میں نے تمہارے لیے ایک رشتہ تلاش کیا ہے۔ بیٹی مجھے امید ہے کہ تم انکار نہیں کر دو گی۔

میں ابھی دہیں سے اٹھ کے آ رہا ہوں۔ وہاں بایان کے علاوہ اور بہت سے سردار بھی جمع تھے۔ بایان نے شیرامون کے لیے تمہارا رشتہ مانگا ہے۔ میری بیٹی۔ شیرامون منگول ہے۔ سب سے براہ کرم بدھ مت کا پیروکار ہے تیلانی خان کا قریب ترین عزیز ہے میرے خیال میں شیرامون سے براہ کرا چھا اور بہتر زندگی کا ساتھی تمہیں نہیں مل سکتا۔ بتا میری بیٹی اس سلسلے میں تمہارا کیا خیال ہے۔

سیرم مسکرائی۔ گھورنے کے انداز میں اس نے دلائی لامہ ماگس پا کی طرف دیکھا پھر کہنے لگی۔

لامہ اگر میرا خیال آپ پوچھتے ہیں تو میں سچی بات کہوں گی اگر میری ولی کیفیت معلوم کرنا چاہتے ہیں تو پھر میں یہ کہوں گی کہ میں شیرامون کے منہ پر تھوکتا بھی پسند نہیں کرتی ہوں اس کی زندگی کا ساتھی اس کی بیوی بننے کی بات تو بہت دور رہی میں تو اس کی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی۔ آئندہ آپ کسی بھی بہت سے میرے لیے کوئی رشتہ نہ

لامہ آپ نے ایک بدترین اور ناقابل معافی حرکت کی ہے۔ اور یہ ایک ایسا جرم ہے جسے سن کر ہر کوئی آپ کو لعنت و ملامت کرنا پسند کرے گا۔

سیرم نے اس سے پہلے کبھی ایسے الفاظ دلائی لامہ کے لیے استعمال نہ کئے تھے۔ لہذا دلائی لامہ کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔ اس کی پریشانی کی وجہ یہ بھی تھی کہ سیرم حقیقت پسندی سے کام لے رہی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جس منسوبے کو وہ مخفی رکھنا چاہتا تھا وہ اس قدر جلد عیاں ہوگا۔ ایک گہری نگاہ اس نے تو ماں پر ڈالی۔ اس نگاہ میں شک اور شبہات بھرے ہوئے تھے۔ جواب میں تو ماں نے بھی اپنی نگاہیں جھکائی نہیں بلکہ لامہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ وہ مجرم نہیں ہے۔ لامہ نے نگاہیں پھیر لیں پھر سیرم کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

بٹی تیرا کہنا درست ہے دراصل مجھے تبریز ہی میں شک ہو گیا تھا کہ تم کوغنائی کی طاقت قوت جرات مندی اس کی تیج زنی سے متاثر ہو کر ضرور اس کی طرف مائل ہو جاؤ گی۔ میں ایسا نہیں چاہتا تھا اس لئے کہ کوغنائی مسلمان ہے اور تم بدھ مت کی پیروکار میں تمہاری شادی بدھ مت کے ہی کسی پیروکار سے کرنا چاہتا تھا۔ بس کوغنائی سے تمہیں متنفر کرنے کی یہی وجہ تھی۔

سیری بٹی توڑی دیر پہلے تم مجھے بتا چکی ہو کہ تم نے اپنے لیے اپنی زندگی کا ساتھی جن لیا ہے یا میں یوں بھی کہہ سکتا ہوں کہ تم نے اس شخص کا انتخاب کر لیا ہے جس سے تم شادی کرنا پسند کر دو گی۔ کیا میں جان سکتا ہوں کہ وہ خوش قسمت کون ہے۔

سیرم نے تیز نگاہوں سے دلائی لامہ کی طرف دیکھا پھر کہنے لگی  
لامہ! کوغنائی کے علاوہ ایسا کون شخص ہو سکتا ہے جسے میں اپنی زندگی کا ساتھی بنانا پسند کروں گی۔ سیرم کی شادی اب صرف کوغنائی سے ہوگی۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر سیرم شادی نہ کرنے کی تو۔ بہت دور کی بات زعمہ رہتا بھی پسند نہیں کرے گی۔

ماگس پاکی گردن توڑی دیر کے لیے جھکی رہی پھر سیرم کو اس نے مخاطب کیا۔  
کیا اس سلسلے میں تم نے کوغنائی سے بات کی ہے۔ اگر اس نے تم سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تب۔

میں نے اسی سلسلے میں کوغنائی سے بات نہیں کی۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا جب چوٹ پتھر پر پڑے تو وہ بھی صدا دیتا ہے۔ کوغنائی تو ایک انتہائی نیک دل ہمدرد دم آشنا شخص ہے۔ جب میں اس پر اظہار کردوں کی کہ میں اس کو چاہتی ہوں اس سے بے لوث محبت کرتی ہوں اور یہ کہ لامہ نے مجھے اس سے متنفر کرنے کی کوشش کی اور خواہ مخواہ کے الزامات اس کی سیرت پر لگائے تب مجھے یقین ہے کہ وہ بھی مجھے پسند کرنے لگے گا اس لیے کہ آپ جانتے ہیں ان علاقوں میں میرے جیسی خوبصورت لڑکی بھی کوئی نہیں اور مجھے امید ہے کوغنائی مجھے اپنی بیوی بنانا ضرور پسند کرے گا۔

کچھ دیر تک یورت میں خاموشی رہی یہاں تک کہ لامہ کی آواز پھر سنائی دی۔  
دیکھ بٹی! بابا جان نے تو مجھے شیرامون کے لیے تم سے بات کرنے کے لیے کہا تھا۔ اب میں بابا جان کو کیا کہوں گا کہ سیرم شیرامون کی بجائے کوغنائی سے شادی کرنا پسند کرتی ہے۔ کیا اس طرح بابا جان ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کرے گا۔

ماگس پائیز بد کہتا چاہتا تھا کہ اس کی بات کاٹتے ہوئے سیرم بول پڑی۔  
بابا جان کون ہوتا ہے۔ کیا اس کی ناپسندیدگی کو دیکھتے ہوئے میں ایک ایسے شخص کو اپنی زندگی کا ساتھی بنانے کے لیے تیار ہو جاؤں جسے میں قطعی طور پر ناپسند کرتی ہوں۔ لامہ آپ اس سلسلے میں بالکل نہ آئیں۔ میں شادی کوغنائی سے کر دوں گی۔ اسے میں اپنی زندگی کا ساتھی بنانے کا پکا عزم کر چکی ہوں۔ اور میرے اس عزم میں کوئی ہائل نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ کو یہ فحشہ ہے کہ میں شیرامون سے شادی کرنے سے انکار کرتی ہوں تو وہ ہمارے خلاف کوئی انتقامی کارروائی کرے گا تو پھر آپ مطمئن رہیں۔ میں نے جس شخص سے محبت کی ہے جسے پسند کیا ہے جسے اپنی زندگی کا ساتھی بنانے کا حبیہ کئے ہوئے ہوں اس نے جب سیری حفاظت کا ذمہ لیا تو یہ بابا جان اور شیرامون اس کے سامنے پنٹھوں کی طرح ہواؤں میں اڑتے دکھائی دیں گے۔ اب آپ اس موضوع پر مزید کوئی گفتگو نہ کیجئے گا۔ نہ میں کچھ سننا پسند کروں گی۔ آپ آج بعد بابا جان یا شیرامون دونوں میں سے کسی کا نام بھی مجھ سے نہ لیجئے گا کوغنائی سے شادی کرنا میرا آخری فیصلہ ہے اور آئندہ کبھی بھی میرے فیصلے میں تغیر ہونے کی کوشش نہ کیجئے گا۔

میں کبھی بہیلیوں میں محبت کی کوئی سرگوشی نہ تھی۔ میری سانسوں میں روح کو مہلک کرتی خوشبو کی کوئی تحریر نہ تھی۔ میرے لبوں کے ذہیر سناٹوں میں حروف وصل اور خیالوں کی سرسوں میں شبتوں کا کوئی گم نہ تھا۔ کوغنائی کی اصلیت جاننے اس کے اخلاق و کردار کو پیمانے اور اس سے محبت کرنے کے بعد تو ماں میرے بھائی میرے دل کے سونے سونے دروہام چمک اور میزے دل کے آنگن کے پھول مہک اٹھے ہیں۔ اب کوغنائی ہی ملکئی شام کے آسمانوں میں میرے لیے امن و آشتی کا گیت اور جلتی دھوپ کے لیے سبز میں مہربان ساون کی شغلی پھوار ہے۔ اب وہ میری ذات کی شرک میری شخصیت کا عمد ترین گوشہ ہے تو ماں میرے بھائی کوغنائی سے محبت کرنے کے بعد اب میں محسوس کرتی ہوں جیسے میری مہکتی دکھتی سانسوں اور میرے لبوں کی نطق میں سارے حروف گلاب اور سارے الفاظ چراغ بن کر رہ گئے ہوں۔

جب تک سیرم بولتی رہی تو ماں خاموش رہ کر سنتا رہا مسکراتا رہا جب سیرم خاموش ہوئی تب اس نے اس کی طرف دیکھا اور خوشیاں برساتی آواز میں کہنے لگا۔  
میری بہن مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ تو کوغنائی سے محبت کرنے لگی ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ اسے چاہا جائے۔ شریف انفس انسان ہے طاقت والا ہے۔ بہادر ہے تیغ زنی میں بے مثال دلا جواب ہے۔ ہر لڑکی اسے اپنی زندگی کا ساتھی بنانا پسند کرے گی یوں جانو یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میری بہن نے اپنی زندگی کے ساتھی کے طور پر کوغنائی کا انتخاب کیا ہے۔ پر میری بہن اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ کوغنائی بھی تمہاری محبت کا جواب محبت سے دے گا اور یہ کہ تمہیں اپنی زندگی کا ساتھی بنانا پسند کرے گا اور پھر اندیشے بھی اپنے ذہن میں رکھنا کہ تیرے سے ادھر آتے ہوئے راتے میں اس کی منگنی کا ندکی حسین اور خوبصورت بیٹی آئی یاروق سے ہو چکی ہے۔ ہو سکتا ہے اس کے دل میں آئی یاروق کا نام پیوست ہو چکا ہو وہ تمہارے پسند کرتا ہو اور کسی بھی وقت مناسب موقع جان کر وہ آئی یاروق کے پاس چلا جائے یا اسے لے کر اپنے لیے کوئی نیا گھر بسالے۔  
میری بہن ایسی صورت میں تم کیا کردگی۔

تو ماں کی ان باتوں کے جواب میں سیرم تھوڑی دیر تک مسکراتی رہی سوچتی رہی

ماں نے سیرم کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا۔ چپ چاپ اپنی جگہ سے اٹھی اور یورت سے نکل کر چلا گیا تھا۔

اس کے جانے کے تھوڑی دیر بعد تک یورت میں خاموشی رہی اس دوران سوچنے کے انداز میں تو ماں کی گردن جھکی ہوئی تھی جب کہ سیرم غور سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ یہاں تک کہ تو ماں نے اپنی گردن سیدھی کی پھر سیرم کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔  
میری بہن سن! کیا تو واقعی کوغنائی سے محبت کرتے لگی ہے اسے چاہنے لگی ہے۔  
سیرم نے مسکراتے ہوئے اپنے بھائی تو ماں کی طرف دیکھا خاموش رہ کر کچھ سوچا اس کے بعد اپنے خیالات کو جمع کرتے ہوئے وہ پیار بھرے انداز میں اپنے بھائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

تو ماں میزے بھائی! کوغنائی سے متعلق اس سے پہلے لامہ نے جو میرے ذہن میں خود ساختہ گندے الفاظ بھرے تھے انہیں میں نے ریت پر لکھے حروف غلط اور عارضی نقوش پر دیوار سمجھ کر مٹا دیا ہے میرے بھائی جس طرح ہر مرد کو کسی ہدم دوشیزہ جان کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ہر لڑکی بھی کسی ساتھی کی رفاقتوں کی طلب گار ہوتی ہے۔  
اس سے پہلے میں روز و شب کے زندان میں سمندر کی مضطرب لہروں کی طرح سرگرداں تھی۔ حقیقت جاننے کے بعد کوغنائی کی اصلیت معلوم ہونے کے بعد اور جس وقت اس نے مجھ پر حملہ آور ہونے والوں سے میری جان اور میری عزت کی حفاظت کی اور جس طرح اسے مزہ دوسری طرف کرتے ہوئے اپنی پشت کی طرف اپنا عمامہ بڑھاتے ہوئے مجھے عریانی ڈھانپنے کی تلقین کی تو اس کے اس انداز نے میرے بھائی مجھے مار کے رکھ دیا۔  
میں اس کے اخلاق اس کے کردار کی بلند یوں کو سلام کرتی ہوں۔ اب وہ میرے لیے محبت کی انوکھی اچھوتی تحریر اور چاہتوں بھری خوشی کی نئی بساط ہے۔

بھائی! اس سے پہلے میں رنگ۔ سنٹی نٹوں اندھیروں میں اڑتے جگنوؤں اور کے قاتلوں میں پرواز کرتے سفید پروں کے جھور کی حقیقتوں سے آگاہ نہیں تھی۔ اب ایسا نہیں ہے اب میری دنیا بدل چکی ہے۔ پہلے میں دنیا کے گھور اندھیرے میں انجانے جذبوں جیسی گم سم تھی۔ میرے خانہ دل میں محبت کے کسی امرا کی لوند تھی۔ میری آنکھوں

سیرم میری بہن! ماگن پاکی گفتگو سے لگتا ہے کہ اس کا رجحان ذہنی اور دلی طور پر بایاں اور شیرامون کی طرف ہے وہ شرمندہ لوگ ہیں۔ کوغٹائی کو لامہ پسند نہیں کرتا۔ اس نے جو تمہیں شیرامون سے شادی کرنے کا مشورہ دیا ہے تو اس کے پیچھے بھی مجھے کوئی سازش لگتی ہے۔ میری بہن اب اس یورت میں تیرا اور میرا رونا دونوں کے لیے خطرناک ہے ہمارا اچھا بایاں 'شیرامون' اور اس ساتھیوں کو خوش کرنے کے لیے ہمیں نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔ ہم دونوں کی زندگیوں کا خاتمہ بھی کر داسکتا ہے۔ بلکہ وہ اس قدر نیچے بھی گر سکتا ہے کہ تمہیں اغوا کر کے شیرامون کی گود میں ڈال دے۔ جس دن ایسا ہوا اس دن تمہارے بھائی کی زندگی کا آخری دن ہوگا۔ ان حالات میں میرا مشورہ ہے کہ ہمیں یہ یورت چھوڑ دینا چاہیے۔

تو ماں کی باتوں سے سیرم بے چاری ادا اس اور پریشان ہو گئی تھی۔ کہنے لگی۔  
میرے بھائی! تمہارے اندیشے میرے دل کی ترجمانی کر رہے ہیں اگر تم کچھ دیر نہ بولتے تو یہی الفاظ میں تم سے کہنے والی تھی۔ پر یہ یورت چھوڑ کر ہم کہاں جائیں گے۔  
تو ماں اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔

یورت سے اپنی ضروریات اور اپنی ذاتی ساری چیزیں سینٹ لو میں بھی اپنی چیزیں سینٹا ہوں۔ دونوں بہن بھائی۔ یورت کو چھوڑنے کے لیے نکلے ہیں کوغٹائی کی طرف جاتے ہیں اس سے ملتے ہیں۔ سارے حالات سے اسے آگاہ کرتے ہیں مجھے امید ہے کہ وہ کہیں علیحدہ یورت کا انتظام کر دے گا۔ اگر وہ اپنے یورت کے قریب ہی ہم دونوں کے لیے کرائوں۔ کرغیز یوں۔ سچھین اور کھاتوں کی اور مانچو کے درمیان ہمارے لیے کوئی یورت مہیا کر دے تو پھر میری بہن یا! رکنا ہمیں وہاں نہ کوئی خطرہ نہرگا نہ اندیشہ۔

اپنے بھائی، تمہارے ماں کی اسی گفتگو سے سیرم مطمئن ہو گئی تھی۔ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی۔ دونوں بہن بھائی نے اپنی ضرورتوں اور اپنا ذاتی سامان سینٹا پھر وہ اپنے یورت سے نکل گئے تھے۔

دونوں بہن بھائی تیزی سے پھلتے ہوئے کوغٹائی کے یورت سے اپنے فائدے پہنچنے

پھر کہنے لگی۔

تو ماں جن خیالات کا تم نے اظہار کیا ہے یہ اندیشے نہیں ہیں۔ میرے بھائی جس وقت کوغٹائی کی منگنی قائم ہوئی اس وقت کوغٹائی سے متعلق میرے جذبے منفی تھے۔ اس لیے کہ لامہ نے میرے ذہن میں اس کے متعلق نفرت کا لہذا بھر رکھا تھا۔ اس وقت میں اس کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتی تھی اور نہ ہی میں نے سوچا تھا۔ اس وقت جب اس کی منگنی آئی یاروق سے ہوئی تھی تب میں نے اپنے دل میں یہ ضرور سوچا تھا کہ یہ شخص منفی کردار کا ہونے کے باوجود انتہا درجے کا خوش قسمت ہے کہ اسے آئی یاروق جیسی حسین اور خوب صورت لڑکی ملی رہی ہے۔ لیکن اب کوغٹائی کی اصلیت جاننے کے بعد میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ کوغٹائی کی نہیں بلکہ آئی یاروق کی خوش قسمتی ہے کہ اسے کوغٹائی جیسا زندگی کا ساتھی ملا تھا۔

میرے بھائی! تمہاری یہ بات کہ کوغٹائی کی منگنی آئی یاروق سے ہو چکی ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ایک مرد ایک ہی وقت میں ایک سے زائد بیویاں بھی رکھ سکتا ہے۔ اگر کوغٹائی نے بیک وقت مجھے اور آئی یاروق کو اپنی زندگی کے ساتھی کے طور پر اپنے ساتھ رکھنا چاہا تو میں فخر محسوس کر دیتی کہ میں اور آئی یاروق دونوں کوغٹائی کی بیویاں ہیں۔

اب میں تمہارے تیسرے سوال کی طرف آتی ہوں یہ سب تیرے وقت ہے تم نے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے۔ کوغٹائی میری محبت کا جواب محبت سے نہ دے یہ ممکن بھی ہے اور ناممکن بھی لیکن بھائی میرے ذہن میں تو ناممکن کو ہر صورت میں ممکن بنا کے رکھنا ہے۔ میں کوغٹائی سے ملتی رہوں گا۔ وہ ایک بلند اخلاق اور اعلیٰ کردار کا انسان ہے۔ مجھے امید ہے کہ ایک نہ ایک روز کسی نہ کسی لمحے میں اس کے دل میں اپنی محبت کا چراغ اپنی چاہت کی مشعل روشن کرنے میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گی۔

سیرم بہن جس دن تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئی تو پھر وہ دن تمہارے بھائی کے لیے انتہائی خوشی کا دن ہوگا۔ تو ماں نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔ کچھ دیر خاموش رہا اس کے بعد وہ اندیشوں بھری آواز میں کہنے لگا۔

تہیں کی بات جیسی کسی کی محبت کا شکار ہو گئی ہے۔

کومانگا کے ان الفاظ پر سیرم مسکرائی پھر ہلکے ہلکے تبسم میں کہنے لگی۔

کومانگا میرے بھائی! آپ کا اندازہ درست ہے میں واقعی محبت کی اڑنے والی  
بڑیوں سے اپنے دل کی کھیتی نہ بچا سکی۔

کومانگا کے لبوں پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی کہنے لگا۔

میری بہن کیا تمہارا اشارہ امیر کوغٹائی کی طرف ہے اور تم ان سے دور بھاگنے کے

بجائے کیا اس سے محبت کرتی ہو۔

سیرم مسکرائی کہنے لگی۔

بھائی آپ کا یہ اندازہ بھی درست ہے۔ اب میں ان سے دور بھی نہیں بھاگتی اب

میں ان کے پاس رہنا چاہتی ہوں ان کی خدمت کرنا چاہتی ہوں۔ انہیں اپنی زندگی کا

ساتھی بنانے کا تہیہ کیے ہوئے ہوں۔ اب ان سے دور بھاگنا میں اپنی زندگی کی سب

سے بڑی اور ہولناک خطا سمجھتی ہوں۔

سیرم کی اس گفتگو کا جواب کومانگا دینا ہی چاہتا تھا کہ عین اسی لمحہ اپنے پورت کی

طرف سے کوغٹائی آتا دکھائی دیا۔ قریب آ کر اس نے گہری نگاہ سے ایک بار سیرم اور

توماس کا جائزہ لیا پھر کومانگا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

یہ کیا ہوا رہا ہے؟ کومانگا مسکرایا کہنے لگا۔

امیر! یہ دونوں بہن بھائی پناہ کی تلاش میں نکلے ہیں میں ان سے گھٹگو کر رہا تھا۔

ان کا کہنا ہے کہ انہیں کسی کی طرف سے خطرہ ہے اور کوئی ان کی جانوں کے درپے ہے۔

فکر کی ان گنت لہریں کوغٹائی کے چہرے پر لہرائی گئی تھیں۔ کہنے لگا۔

یہ دونوں بہن بھائی ٹھیک کہتے ہیں۔ خطرہ تو انہیں ہے۔ لیکن زیادہ خطرات سیرم

کے لیے ہیں تو ماں شاید بچ جاتی۔ سیرم کے پیچھے بہت سی تو تیس پڑی ہوئی ہیں۔ جو

اسے برباد کرنا چاہتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو سکا تو پھر اس کی جان کے درپے بھی ہو جائیں

گی۔

کوغٹائی کے ان الفاظ سے سیرم ہی نہیں۔ توماس کے پاؤں تلے سے فکر مند کی میر

تھکہ سانسے کی طرف سے کومانگا آتا دکھائی دیا۔ اس نے جو دونوں بہن بھائی کو سامان  
اٹھائے دیکھا تو تب وہ ان کے سانسے آیا اور ان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

یہ تم دونوں بہن بھائی آج سامان اٹھائے کدھر جا رہے ہو؟

کومانگا کے اس سوال پر توماس اور سیرم دونوں پریشان اور فکر مند ہو گئے تھے ان

کی یہ حالت دیکھتے ہوئے کومانگا بھی سنجیدہ ہو گیا تھا۔ کچھ کہنا چاہتا تھا کہ اس سے پہلے ہی

سیرم بول پڑی۔

کومانگا میرے بھائی! کبھی کبھی پھول کے زندان سے خوشبو کو بھی نکل بھاگنا پڑتا

ہے۔ کبھی روشنی کے سارے حروف رنگ آلود اندھیروں میں اور کبھی پیار کے راستوں پر

دنا جذبے خواہشوں کے روح فرسا دھوپ کا شکار ہوتے ہیں۔ ایسا ہی کچھ معاملہ ہم

دونوں بہن بھائی کے ساتھ بھی ہوا ہے۔ ہم دونوں بہن بھائی پناہ کی تلاش میں نکلے

ہیں۔ ہم دونوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔ کسی دقت بھی کچھ لوگ ہمارا خاتمہ کر سکتے

ہیں۔

سیرم کی اس گفتگو سے کومانگا لگ کر مند ہو گیا تھا۔ کچھ دیر وہ گہری سوچوں میں ڈوبا رہا

پھر کہنے لگا۔

سیرم میری بہن! انسان کی زیست میں کبھی کبھی ایسی گھڑیاں بھی ضرور آتی ہیں۔

جب وہ سارا جلال اور دبہ مٹا کر اپنے دل کے صنم کدے میں کسی کی تصویر جمانے پر

مجبور ہو جاتا ہے۔ میری بہن میری باتوں کا براست ماننا۔ جو باتیں میں تم سے کرنے لگا

ہوں اس کی ایک وجہ ہے اس لیے کہ میں نے آج دن کے پہلے حصے میں تجھے امیر کوغٹائی

کے پورت کی صفائی اور اس کی سادی چنر کی ترتیب درست کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

میری بہن! میری باتوں کا براست ماننا۔ کبھی خوشبو کی صبح بہاراں میں اخلاص کے

پھول بھی کھل جاتے ہیں۔ کبھی اجنبی آشنا سانسے اپنے ہی دروہام کے نقش و نگار سما

کھونے لگتے ہیں کیا تو اب بھی سب پر مددوں کے خوف اور ریگتی شور کرتی آوازوں کی

طرح امیر کوغٹائی کو دیکھتے ہی زور بھاگ کھڑی ہوتی ہے۔ یا یہ کہ تو نے بے حقیقت تھکے

ہارے الفاظ کے قول اتار دیئے ہیں۔ یا معاملہ کچھ اور ہے اور تو چپکتے سرخ ریشم اور



میں میری زندگی سوت کا سوال ہے۔  
 میرم کے ان الفاظ پر کومانگا پھل گیا تھا۔ گہری سوچوں میں ڈوب گیا تھا۔ پھر وہ  
 درخت میں آیا اپنا ناز کوغٹائی کی کان کے قریب لے گیا۔ اور سرگوشی میں کہنے لگا۔  
 امیر برامت مانیے گا میرم جو کچھ کہنے لگی ہے انکار مت کیجئے گا جو کچھ وہ چاہتی ہے  
 اس کرتے جائیے گا اس لیے کہ میرم اب اپنے دل کی گہرائیوں سے آپ کو چاہتی ہے۔  
 آپ کو پسند کرتی ہے۔ آپ سے محبت کرتی ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے آپ اسے  
 ٹھکرایئے گا نہیں اس جیسی حسین دو شیزہ بیوی کی حیثیت سے آپ کو کہیں نہیں ملے گی  
 اسے سن کہہ چکا ہوں میری آپ سے گزارش ہے میری بہن کی دل ٹھکنی نہ کیجئے گا۔  
 جب تک کومانگا سرگوشی کرتا رہا کوغٹائی مسکراتا رہا جب وہ پیچھے ہٹا میرم کی طرف  
 دیکھتے ہوئے کوغٹائی کہنے لگا۔

کہو تم کیا کہنا چاہتی ہو۔

میرم بھی مسکرائی تھی شاید وہ بھی سمجھ گئی تھی کہ اس کے حق میں کومانگا نے کوغٹائی  
 سے گفتگو کی ہے لہذا اپنے تبسم پر قابو پاتے ہوئے کہنے لگی۔

اگر آپ برا نہ مانتیں تو کیا میں آپ کے یورت میں آ جا سکتی ہوں۔  
 کوغٹائی مسکرایا کہنے لگا۔

آ جا سکتی ہو مگر دیکھنے والے کیا کہیں گے کہ ماگس پا دلائی لامرہ کی حسین اور  
 خوبصورت اور کنواری بیٹی کوغٹائی کے خیمے میں کیوں آتی جاتی ہے۔

میرم مسکرائی اور کہنے لگی۔ کہنے ڈالا جو چاہے کہتا رہے میری طرف سے جنم میں  
 جائیں۔ مجھے ان کی کوئی پروا نہیں۔

میرم کی پھر دوبارہ کہنے لگی۔

کیا آپ مجھے اس بات کی بھی اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ کے یورت کی  
 صفائی ستھرائی اس کی دیکھ بھال اور۔۔۔۔۔

میرم اپنی بات مکمل نہ کر سکی اس لیے کہ کوغٹائی اس سے پہلے ہی بولی پڑا۔

میرم! تمہیں ایسا کرنے کی بھی اجازت ہے۔ صرف تم ہی نہیں تمہارا بھائی تو اس

زمین نکل گئی تھی۔ دونوں بہن بھائی نے ایک دوسرے کی طرف مجھب سے ابراز  
 میں دیکھا پھر میرم نے کوغٹائی کو مخاطب کیا۔

امیر! آپ کی گفتگو نے مجھے ایک الجھن میں مبتلا کر دیا ہے میں سمجھتی ہوں آپ  
 میرے متعلق بہت کچھ جانتے ہیں۔ ایسی باتیں جن کا شاید ابھی تک میرے یا میرے  
 بھائی کو بھی علم نہیں۔ کیا آپ وضاحت نہیں کریں گے کہ مجھے کس کس سے خطرہ ہے۔

کوغٹائی نے ایک لمبا سانس لیا کہنے لگا میرم! ابھی ایسی باتوں کا وقت نہیں آیا۔  
 میں خاموش رہنے پر مجبور ہوں تم دونوں بہن بھائی سے یہ کہوں کہ تمہارے لیے خطرات  
 ہیں خصوصیت سے میرم تمہارے لیے خطرات منڈلاتے پھر رہے ہیں۔

میرم نے بڑی عاجزی سے کوغٹائی کی طرف دیکھا پھر کہنے لگی۔  
 امیر اسی لیے تو ہم بہن بھائی بناہ کے لئے نکلے ہیں۔ ہمیں اپنے چچا دلائی لامرہ  
 سے بھی خطرہ محسوس ہونے لگا ہے۔

کوغٹائی نے کچھ سوچا پھر کومانگا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

کومانگا! ان دونوں کے لئے اپنے کرائسوں اور کرغیزوں کے حلقے کے اندر ایک  
 یورت کا اہتمام کر دو۔ جس کے اندر یہ دونوں بہن بھائی رہیں ساتھ ہی اپنے لشکریوں کو  
 تاکید بھی کر دو کہ کوئی بھی شخص ان کے یورت میں داخل نہ ہونے پائے خصوصیت کے  
 ساتھ ان کا چچا ماگس پا اور اس کے حلقے کے سارے لوگ ادھر بھگتے بھی نہ پائیں۔ میں  
 سمجھتا ہوں ماگس پا ان دونوں بہن بھائی کا سب سے بدترین دشمن ہے۔

کوغٹائی کی اس گفتگو پر میرم نے بڑی متونیت نئے اس کی طرف دیکھا پھر کہنے  
 لگی۔

امیر کوغٹائی میں آپ کی ممنون اور شکر گزار ہوں کہ آپ ہمیں اپنے لشکریوں کے  
 حصار اور حلقے کے اندر پناہ دے رہے ہیں۔ اور ہمارے لیے یورت کا بھی اہتمام کر  
 رہے ہیں۔ اگر آپ برا نہ مانتیں تو میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ پر کچھ کہنے سے  
 پہلے آپ سے التجا بھی کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نہ تو میری باتوں کا برا مانپئے گا اور جو کچھ  
 میں کہنا چاہتی ہوں اس سے انکار بھی نہ کیجئے گا کیوں جائیے جو کچھ میں کہنے لگی ہوں اس

کہنے لگی۔

ماروئی یہ مت خیال کرنا کہ کچھ لوگوں نے تم پر ظلم و جبر کیا اور اس طرح تم لوگوں کی بچا ہوں میں گر چکی ہو ہرگز نہیں اس لیے کہ اس میں تمہاری اپنی رضا مندی اور خواہش شامل نہ تھی۔ یاد رکھنا پھول کی اٹھلی نرم پتیوں پر بھنوروں کے میلے پاؤں کے بے جہت نانات کی منحوس چھاپ پھول کی قدر و قیمت کو کم نہیں کر دیتی۔ ابر کا کالا سمندر بھی اگر سفید پھولوں کی شبہم سے دھلی بیٹائی پر چھا جائے تو اس میں اپنے رنگ نہیں بھڑکتا۔ میری بہن حلقہ حواس خسہ کو روشن رکھنے والا بے طاقی دیا بھی کبھی کبھی پاگل جھونکوں سے لمانے لگتا ہے۔ لیکن یہ پاگل جھونکے اس کی افادیت کو ختم نہیں کر سکتے۔ تم اب بھی ہم سب کی نگاہوں میں بہاروں کی پہلی سرگوشی میں مہکتی خوشبو کے جھونکے جیسی مقدس رنگ درویشی کی رعشوں کی لطافت اور خبر کے وجدان احترام جیسی پاکیزہ ہو۔ تم ہماری اجتماعی زندگی کی ایک اکائی ہو اور ہم تمہاری قدر کریں گے۔ میں تمہیں پہلے بتا چکی ہوں کہ میں اپنے چچا دلائی لامہ کا خیر چھوڑ کر یہاں امیر کوغٹائی کے قریب پناہ لے چکی ہوں اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ امیر کوغٹائی نے ہم دونوں بہن بھائی کو اپنے محفوظ طلقے میں پناہ دے دی ہے۔ اب دلائی لامہ اور اس کے چھیٹے اور چاہنے والے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہاں تک کہنے کے بعد سیرم لمحہ بھر کے لیے رکی پھر دوبارہ وہ ماروئی کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

ماروئی میں تمہیں خود بھائی سیف الدین کے پورٹ میں چھوڑ کے آؤں گی میں تمہیں ایک اچھی خبر بھی سناؤں وہ یہ کہ آج شام تک میں اور میرا بھائی تو ماس دونوں اسلام قبول کر لیں گے۔ اس طرح ہم تم لوگوں کے حلقے میں مستقل طور پر داخل ہو جائیں گے اس سلسلے میں اور میرا بھائی تو ماس محترم جمال الدین سے بات کر چکے ہیں انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ مغرب کی نماز سے پہلے پہلے ہم دونوں بہن بھائی کو حلقہ بگوش اسلام کریں گے۔

سیرم کی گفتگو کا ماروئی جواب دینا چاہتی تھی کہ اتنی دیر تک کوغٹائی قریب آیا اور سیرم کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

بچی جب اور بس وقت چاہے میرے خیمے میں آ جا سکتا ہے۔ تم دونوں بہن بھائی لوایں کرنے کی اجازت ہے۔ ساتھ ہی میں تم سے یہ بھی کہوں کہ تمہیں لگہ مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں تم دونوں کی حفاظت کا بہترین اہتمام کر دوں گا۔ اگر تم دونوں کی طرف کسی نے غلط نگاہ بھی ڈالی تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ اپنی نگاہ سے محروم ہو جائے گا۔ میں بد معاشوں اور ادا باشوں کے سامنے تمہیں بے بس اور لاچار نہیں رہنے دوں گا۔ کون کونسی قومیں تمہارے درپے میں ان قوتوں سے تمہارے چچا ماگس پاکے کیا تعلق میں ان ساری حقیقتوں سے واقف ہوں۔ لیکن اس وقت میری مجبوریوں ہیں میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا وقت آنے پر سب کچھ بتا دوں گا۔

اور تم دونوں بہن بھائی چونک اٹھو گے۔

سیرم اب لگہ مند نہیں تھیں اس لئے کہ اسے کوغٹائی کی پناہ تو مل رہی تھی اسے اب یقین ہو گیا تھا کہ کوغٹائی کی محبت بھی اسے مل جائے گی جب تکے ہوئے انداز میں وہ پھر بول پڑی۔

امیر کوغٹائی کیا آپ مجھے اس بات کی بھی اجازت دیتے ہیں کہ آج شام میں ماروئی اور سیف الدین کی شادی میں شرکت کر سکوں۔

کوغٹائی نے پھر بڑی نرمی کیساتھ اسے دیکھتے ہوئے کہا تم دونوں بہن بھائی ماروئی اور سیف الدین کی شادی میں شرکت کر سکتے ہو۔ قبائلی خان نے بلایا ہے میں ذرا اس کی طرف جا رہا ہوں۔ کومانگا تم دونوں کیلئے پورٹ کا اہتمام کر دیتا ہے۔ تمہاری حفاظت کا بھی عمدہ انتظام کر دے گا۔ تمہیں لگہ مند ہونے کی ضرورت نہیں اس کے ساتھ ہی کوغٹائی آگے بڑھ گیا تھا۔ کومانگا بھی حرکت میں آیا اور کوغٹائی کے پورٹ کے بالکل قریب اس نے سیرم اور تو ماس کے لیے پورٹ کا بندوبست کر دیا تھا۔

اسی روز شام سے پہلے پہلے سیف الدین اور ماروئی کے نکاح کا اہتمام کوغٹائی کے لیجے کے سامنے بڑی سادگی سے کر دیا گیا تھا۔ نکاح میں سیرم اور اس کا بھائی تو ماس بھی شامل تھے۔ جب نکاح کی رسم ادا ہو چکی جب سیرم نے جو ماروئی کے پاس بیٹھی ہوئی تھی ماروئی کو اپنے ساتھ لپٹایا اور اس کے کان میں مسکراتی ہوئی سرگوشی کرتے ہوئے

کو غنائی نے لوبہ کے ایک صندوق کھولا۔ اس میں سے کچھ انتہائی قیمتی زیورات اور نقدی اس نے نکالی اور دونوں چیزیں اس نے سیرم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

یہ دونوں رکھ لو۔ تمہارے کام آئیں گی اس لیے کہ اب تم اپنے دلائی لارہ ماگس پا سے علیحدگی اختیار کر چکی ہو۔ یہ علیحدگی اب عارضی نہیں مستقل ہے۔ اس لئے کہ وہ بدھ مت ہے اور تم اسلام قبول کر چکی ہو۔ اپنے بھائی تو ماس کی ساتھ رہتے ہوئے یہ نقدی تمہارے کام آئے گی زیورات تم اپنے استعمال میں لاسکتی ہو۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو یہاں جنگ کے دوران مجھے میرے جیسے کے طور پر ملی ہیں۔

سیرم نے مسکراتے ہوئے زیورات اور نقدی کی تھیلیاں کو غنائی سے لی لیں۔ تھوڑی دیر تک الٹ پلٹ کر انہیں دیکھتی رہی پھر دونوں تھیلیاں اس نے لوبہ کے صندوق پر رکھ دیں اور کہنے لگی۔

امیر میں یہ رکھ کر کیا کروں گی؟

کو غنائی نے سیرم کو اپنی بات مکمل نہیں کرنے دی اور بول پڑا۔

یہ تمہارا کام آئیں گی اب تمہاری زندگی کا رخ تبدیل ہو چکا ہے۔ میں نہیں جانتا آئے والے دنوں کو سنوارنے کیلئے تمہارے کیا خیالات ہیں۔ لیکن کوئی بھی لڑکی ان حالات میں جن سے تم دوچار ہوئی ہو۔ زیادہ عرصہ تک تنہائی کی زندگی بسر نہیں کر سکتی۔ میں نے تمہارے متعلق کچھ باتیں کہی تھیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس کی خوش فہمی تھی اس لئے کہ اب تک تم مجھ سے اس طرح بدگئی اور بھائی رہی ہو۔ جیسے کوئی بزدل انسان چور اور سانپ کا لفظ سن کر بھاگ اٹھتا ہے۔ بہر حال حالات جو بھی ہوں۔ میں تمہیں ایک مشورہ دوں گا یہ مشورہ میں تمہیں اس لیے دوں گا کہ تم اسلام قبول کر چکی ہو۔ اپنے چچا کو چھوڑ چکی ہو میں تمہیں تمہارے ہوئے دشواریوں کا شکار نہیں دیکھ سکتا۔ اپنی زندگی میں تم نے اگر کسی کو چاہا ہے تو بلا جھجک تم اس کا نام لو۔ اس سے شادی کر سکتی ہو۔ اس طرح تم اپنے بھائی کیساتھ پرسکون زندگی کی ابتدا کر سکو گی۔ مجھے آنے والے دنوں کے بھی غدشات سامنے رکھنے ہیں۔ دو دن بعد لشکر یہاں سے کوچ کر جائے گا۔ یہاں تو سارے

سیرم اگر تم زحمت محسوس نہ کرو تو ماروئی کو تم خود سیف الدین کے یورت میں چھوڑ کر آؤ۔ سیف الدین تمہارے ساتھ جاتا ہے اس پر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے سہارا دیکر سیرم نے ماروئی کو اٹھایا پھر سیرم سیف الدین کیساتھ ماروئی کو اس کے یورت میں چھوڑ آئی تھی اور جس جگہ ماروئی اور سیف الدین کے نکاح کا اہتمام کیا گیا تھا وہیں سب کی موجودگی میں جمال الدین نے سیرم اور تو ماس دونوں کو کلمہ پڑھاتے ہوئے حلقہ اسلام میں داخل کر دیا۔

اس موقع پر سب خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ کو مانگا اپنی جگہ سے اٹھا اور کو غنائی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

امیر آج ہمیں ایک نہیں دو خوشیاں نصیب ہوئی ہیں۔ سیف الدین اور ماروئی کی شادی ہوئی ہے ماروئی اور اس کا باپ سیف الدین کے ساتھ رہا کریں گے۔ دوسری خوشی جو پہلی خوشی سے بھی کہیں زیادہ بے پایاں ہے کہ میری بہن سیرم اور تو ماس نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور یہ دونوں ہماری پناہ میں ہیں۔ ان کی دیکھ بھال کرنا ان کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ ان دونوں خوشیوں کے موقع پر میں چاہتا ہوں جہاں اس وقت ہم بیٹھے ہوئے ہیں۔

کھانے کا اہتمام کیا جائے۔ کو مانگا کی تجویز کے جواب میں کو غنائی نے جب اثبات میں سر ہلادیا تب کو مانگا بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جلال الدین اور صدر الدین کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

میرے دونوں عزیزو! سب کے کھانے کا یہاں اہتمام کرو سیف الدین اور ماروئی کا کھانا ان کے یورت میں پہنچاؤ..... ہمارے لیے بے حد خوشی کا دن ہے۔

کو مانگا مزید کچھ کہنا چاہتا تھا کہ اسے حاسوس ہو جانا پڑا اس لئے کہ کو غنائی سیرم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

سیرم تم میرے ساتھ آؤ خوشی کے اس موقع پر میں تمہیں کچھ دینا چاہتا ہوں۔ میرا چپ چاپ کو غنائی کے پیچھے ہوئی اس لئے کہ کو غنائی اپنے یورت کی طرف بڑھتا تھا۔ دونوں آگے پیچھے یورت میں داخل ہوئے۔

کوششوں میں کامیاب رہوں گی اس لیے کہ پچھن سے لیکر جوانی اور بڑھاپے تک عورت کا کام ہی قربانی دینا ہے۔

شادی سے پہلے عورت جانثار، یکن اور وقادار بیٹی بن کر خواہاں ہوں کے ریشم فصل کے ہولے اور رت کے پھول کی طرح مہر تعلق ہر رشتے پر اپنی محبت اپنے اہلکار کو نچھاور کرتی رہتی ہے جب کسی کی بیوی بنتی ہے تو جیسے اپنی زندگی کا ساتھ بناتی ہے اس کے لیے شہنم گلاب اور صبا میں کر اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیتی ہے۔ جب ماں بنتی ہے تو پھر جبر کے سرسبز دائروں میں سچائیوں کی خوشبو اور حزن بھرے اودا توں میں مہربان محبت کی منزل کی طرح اپنوں کیلئے مانتا بھرے سا بان تان دیتی ہے۔

سیرم کو خاموش ہو جانا پڑا کہ کو مانگا یورت کی طرف آ رہا تھا۔ کوغنائی نے پھر سیرم کو مخاطب کیا۔

یہ دونوں تھیلیاں اٹھاؤ اور سنبھال کر اپنے پاس رکھو۔ میں کہہ رہا ہوں یہ تمہارے کام آئیں گی میں تم پر احسان نہیں کر رہا ظلوص نیت کیساتھ یہ پیشکش کر رہا ہوں۔

سیرم آگے بڑھی لوہے کے صندوق کا ڈھکن اٹھایا اور دونوں تھیلیاں اس میں رکھیں اور کہنے لگی۔

آپ بے فکر رہیں ان میں سے مجھے جب بھی کسی چیز کی ضرورت پڑی میں آپ سے مانگ لوں گی۔

سیرم کے اس فیصلے کے سامنے کوغنائی کسی رد عمل کا اظہار نہ کر سکا اس لیے کہ کو مانگا یورت کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اور اس نے دونوں کو باہر آ کر کھانا کھانے کے لیے کہا اس پر دونوں باہر نکلے اور سب کے ساتھ کھانا کھانے لگے۔

بجیٹ

شکری کیا چھوٹے کیا بڑے سب یورتوں میں زندگی بسر کرتے ہیں وہاں جا کے نبی کی نے جو خان بلوغ نام کا نیا شہر بسایا ہے وہاں نجانے حالات کیا ہوں اور تمہیں اپنے بھائی کے ساتھ رہتے ہوئے پھر دشواری سے گزرنا پڑے۔ لہذا میں تمہیں مختلفانہ مشورہ دوں گا کہ کسی سے شادی کر کے اپنا گھر آباد کر لینا میں تمہیں خوش اور مطمئن رکھنا چاہتا ہوں۔

کوغنائی کی ان باتوں سے حسین سیرم کی حالت جلتی دوپہر کی طرح ہو گئی تھی۔ سلگتی جادو بھری آنکھوں میں درد کی فرادانیاں غم و اندہ کی طغیانیاں رقص کر رہی تھیں۔ چہرے پر انسردگی کی پرچھائیاں الم و ملال کی لہریں اپنا رنگ دکھا رہی تھیں۔

اس کی حالت دیکھتے ہوئے کوغنائی پریشان ہو گیا کہنے لگا۔ لگتا ہے تم نے میری باتوں کا برامانا ہے۔ میرا کوئی جملہ اگر تمہیں گراں گزرا ہوں تو میں معذرت خواہ ہوں۔ سیرم نے فوراً اس کی بات کاٹی اور کہنے لگی۔

مجھے آپ سے کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے۔ اس لیے کہ جن پر سچ کیا جائے تو اگر وہی تنہائیوں کے دشت اور بیگانگی کے گہرے کنویں میں پھینکے لگیں تو پھر کسی سے کیا گلہ کیا شکوہ!

ایک بار پھر کوغنائی نے بولتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی۔ کیا کسی نے تمہاری دل شکنی کی ہے؟ کسی نے تمہارے ارادوں کو رد کیا ہے؟ کیا کسی نے تمہاری محبت کا جواب محبت سے نہیں دیا۔ دیکھو ان حالات میں مجھے تم ایک طرف رکھ دو اس لیے کہ میری ذات سے تو تمہارا ابدتنا اور خوفزدہ ہونا ہی وابستہ ہے۔ اگر تم کسی اور کو پسند کرتی ہو اور وہ تم کو نہیں اپناتا تو تم مجھے اس کا نام بتاؤ۔

سیرم نے دکھ بھرے انداز میں کوغنائی کی بات کاٹ دی بولیں پڑی۔ امیر ایسی کوئی بات نہیں آپ غلط انداز لگا رہے ہیں۔ یا تو آپ جان بوجھ کر ایسا کر رہے ہیں۔ یا آپ کی سوچوں کی سمت ہی غلط ہے۔ پر میں آپ سے ایک بات کہوں جس کو میں پسند کرتی ہوں اسے میں حاصل ضرور کروں گی۔ اس لیے کہ کوئی تنہا پرندہ بھی اگر مسلسل پر ہلاتا رہے تو تہرہ کے سرخ ساگر کو عبور کر کے منقطع لمحوں سے پھر اپنا رابطہ قائم کر سکتا ہے۔ میں اپنی کوشش کرتی رہوں گی۔ اور مجھے امید ہے میں اپنی

قبلائی خان نے دیکھا مگس پا بڑا سنجیدہ بڑا افسردہ پریشان تھا قبلائی خان کے کہنے پر کچھ دیر وہ اپنی انگلیاں جھنٹا رہا۔ پھر دکھیا سے لہجے میں بول پڑا۔

مالک آپ جانتے ہیں میری بھتیجی سیرم اور میرا بھتیجا تو ماں ہی دونوں میری فصیل جسم و جان کی آخری سیرھی۔ میری روح کی شادابی۔ میری آنکھوں کے آئینوں کا سکہ چین اور میری زندگی کی مسکراہٹ ہیں ان کے بغیر میں من کے گوراندھیر کا ٹوٹا پٹا خواہشوں کی سسٹ کا اسیر ہوں۔

دلای لاہ۔ یہیں تک بات کر پایا تھا کہ قبلائی اس کی بات کاٹتے ہوئے بول پڑا۔

لاہ۔ یہاں مست جھوٹا کھل کے کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔ جو کچھ تم کہہ رہے ہو اسے میں تسلیم کرتا ہوں تم اپنی بھتیجی اور بھتیجے سے پیار کرتے ہو ان کی دیکھ بھال ان کی پرداخت اپنی اولاد کی طرح کرتے ہو۔ مگر یہ تو کہو کہ انہیں ہوا کیا۔

مگس پانے ایک سرسری سی نگاہ اپنے ساتھ آنے والے سب پر ڈالی پھر قبلائی خان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

مالک یوں جانیں کہ ان دونوں کو خواہا کر لیا گیا ہے۔ بھنکا دیا گیا ہے وہ کل دو پہر کے بعد سے میرے یورت سے غائب ہیں جب میں نے پتہ کرایا تو مجھے خبر ہوئی کہ وہ لشکر گاہ کے اس حصے میں ہیں جہاں کرائتوں نے کرغز یوں گاتھوی اور سٹھین کے یورت میں وہاں کوغٹائی کے کہنے پر ان کے لیے علیحدہ یورت کا اجتام کر دیا گیا ہے اور مجھ پر یہ بھی انکشاف کر دیا گیا ہے کہ ان دونوں بہن بھائیوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔

میں آپ سے یہ گزارش کرنے آیا ہوں کہ میری بھتیجی اور میرا بھتیجا مجھے واپس دلایا جائے۔

مگس پا کی اس گفتگو سے قبلائی خان تو طنز یہ انداز میں مسکرا رہا تھا جب کہ اس نے اپنے چٹم کی حالت عیب و خراب ہو رہی تھی اس کی آنکھیں غصے میں برتن برسا رہی تھیں چہرہ ایسے ہو گیا تھا جیسے انگارہ ہو کر بڑھ پھٹ پڑے گا اور پھر بے پناہ غصے اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اس نے دلای لاہ کو مخاطب کیا۔

لاہ تم یہ کس قسم کی گفتگو کر رہے ہو۔ جو الفاظ تم نے ادا کیے ہیں۔ یہ ادا کرنے

قبلائی خان اپنے بیٹے چنگم کو پوتے تیمور یوی جاموئی بیٹی کو کا چین اور اپنے پر سالار اعلیٰ اویانگ کے ساتھ دو روز بعد ہونے والے کوچ کے متعلق گفتگو کر رہا تھا کہ بولتے بولتے خاموش ہو گیا اس لئے کہ دلای لاہ مگس پا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔

دلای لاہ کے پیچھے بایان شیرامون آچو کر وک چلی جا نگ لی۔ وانگ چو کے علاوہ یہ سالی دنیا کا پادری فورس اور قبلائی خان کے پاس قیام کرنے والا نہیں کا جو داگر مار کو پولا اور کچھ دیگر لوگ بھی تھے۔

ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے قبلائی خان کا بیٹا چنگم کم اپنے باپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

اے میرے باپ نیلے آسمان کی تونٹ مجھ سے جھوٹ نہ بلوائے یہ جو سب لوگ اس طرح ایکٹھے آ رہے ہیں یہ کسی انتہائی اہم معاملے کے ساتھ آپ کی طرف آئے ہیں۔

چنگم کہتے کہتے خاموش ہو گیا کہ وہ سب نزدیک آ گئے تھے۔ قبلائی خان نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں بیٹھے کیلئے کہا جب سب بیٹھ گئے تب دلای لاہ کی طرف دیکھتے ہوئے قبلائی خان نے پوچھ لیا۔

مگس پا خیریت تو ہے؟ تم سب لوگوں کا یوں اکٹھے آنا۔ کسی علت کسی وجہ کے بغیر نہیں ہے۔

ساتھ آؤ۔ کیا تم بھی کوغنائی کے خلاف یعنی مسلمانوں کے خلاف ایک عزم کیے ہوئے ہو۔ یہ جو تم ایک گروہ اور جماعت کی صورت میں آئے ہو اور تمہاری خواہش کے جواب میں اگر کوغنائی کو بلا کر جواب طلب کروں اور اس کے ساتھ سیرم تو ماس کو مانگا مار تو یورپی اور کرائیٹ کر فریز گاتھ اور سٹیشن کے دوسرے سالار بھی آئیں تو کیا تم سمجھتے ہو۔ یہاں میں اپنی اس مجلس گاہ کو اکھاڑہ بنا دوں کہ اپنے لشکر کے دو گروہوں کو اپنے سامنے لکرانے کا موقع فراہم کروں۔ باہان یہ قدم جو تم نے اٹھایا ہے میری نگاہ میں نہایت ناپسندیدہ ہے اگر تم واقعی کوغنائی سے نکرانا چاہتے ہو تو میں کسی مناسب موقع پر تمہیں ضرور موقع فراہم کروں گا۔ لیکن اس موضوع پر مائیس کیساتھ آ کر تم سب نے انتہائی حماقت اور تعصب کا اظہار کیا ہے۔ اس طرح تم میرے لشکر کو طبقاتی اور گروہی حصوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہو یاد رکھنا میں کسی کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ اگر کسی نے ایسا کرنا چاہا تو میں اس کی گردن کاٹنے میں تاخیر سے کام نہیں لوں گا۔

اب جبکہ تم سب آہی گئے ہو تو میں سیرم اور تو ماس کو بلاتا ہوں۔ میں خود ان سے پوچھتا ہوں کہ کسی نے ان دونوں کو بھڑکایا ہے کون انہیں زبردستی کرغیزوں اور کرانتوں کے حلقے میں بلے کے گیا ہے تم سب کی موجودگی میں سچائی سامنے آ جائے گی۔ اس کے بعد قبائلی نے اپنے ایک مسلح جوان کو ہاتھ کے اشارت سے بلایا جب وہ اس کے سامنے کھڑا ہوا تعظیم دی تب قبلائی خان اس سے مخاطب ہوا کہ تم نے اگا۔

بھاگ کر جاؤ کوغنائی کے یورتوں میں سے سیرم اور تو ماس کو بلا کر لاؤ۔ اگر وہ اکیلے آنا چاہیں۔ تو درست۔ اگر وہ اکیلے نہ آنا چاہیں اور جس کسی کو بھی اپنے ساتھ لانا چاہیں تو ان کو ایسا کرنے کی اجازت ہے۔ تم کسی کو مت روکنا۔ یہ جاؤ انہیں جلد بلاؤ۔ اس کے ساتھ ہی وہ مسلح جوان کھانگتا ہوا وہاں سے ہٹ گیا تھا

☆☆

سے پہلے تمہیں ہزار بار سوچنا چاہیے تھا۔ تم ایک ایسے شخص پر الزام تراشی کر رہے ہو جو ہمارا ہی نہیں سارے لشکروں کا پسندیدہ ہے۔ کوغنائی پر ایسا الزام لگانے سے پہلے تمہیں اپنے ارد گرد نگاہ دوڑانی چاہیے تھی۔ اپنی سچی اپنے نتیجے سے بات کرنی چاہیے تھی تم نے کہا ہے کہ تمہاری سچی اور نتیجے کو انہیں دیکھا گیا ہے، انہیں درغلا یا گیا ہے اور تمہاری باتوں کا یہ مطلب بھی نکالا جاسکتا ہے کہ انہیں زبردستی مسلمان کر لیا گیا۔ تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ سارے گھناؤنے فعل کوغنائی نے کیے ہیں کیا کوغنائی سے تم ایسے افعال کی امید رکھتے ہو یاد رکھنا ایسے الزامات کوغنائی کیلئے ناقابل برداشت ہونگے اور اگر وہ تم لوگوں کے خلاف غضبناک ہو گیا تو یاد رکھنا۔ تم میں سے کوئی بھی۔۔۔۔۔!

چنگ کم کی بات کانتے ہوئے باہان بول پڑا۔

جھوٹے خاقان کوغنائی کو آسمان کی طرف اتار بھی نہ اٹھائیں کہ ہم اسے جب اچانک گرائیں تو سٹی اور بلے کا ڈھیر بن کے رہ جائے۔ آپ اسے ناقابل تسخیر طاقت اور قوت میں بنے مثال سمجھتے ہیں۔ لیکن میں آپ سے کہوں جس دن وہ مجھ سے نکرایا۔ اس دن میں نے اگر اسے سٹی کا ڈھیر سمجھ کر لات نہ ماری تو باہان نہ کہنا۔

چنگ کم باہان کے ان الفاظ کے جواب میں کچھ کہنا چاہتا تھا کہ اس بار قبلائی خان بے پناہ غضبناک کا اظہار کرتے ہوئے بول پڑا۔

باہان تمہاری ہنگاموں سے سرکشی اور بغاوت کی بو آتی ہے۔ یاد رکھنا جس دن تم اور کوغنائی آہیں میں نکرا گئے جو جیتا اس کی عزت و وقار میری نظروں میں کئی گنا زیادہ ہو جائے گا اور جو ہارادہ میری نگاہوں میں پست اور ذلیل ہو سکے رہ جائے گا۔

قبلائی خان کا کچھ سوچنا اور باہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ یہ تو ایک بات ہے دوسری بات میں تم سے یہ کہوں کہ یہ جو تم سب لوگ جھگھکا کر کے مائیس پاکیساتھ آئے ہو۔ تو کیا تم یہ ظاہر کرتا چاہتے ہو۔ کہ تم مائیس پاکیساتھ اس نہایت اور قوت ہو؟ اس کے بعد انتہائی نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے قبلائی خان نے پادری نورنئس اور مارکو پولوی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

نورنئس اور مارکو پولو تم دونوں کو کیسے جرات ہوئی کہ تم اس سلسلے میں مائیس پاکیس

کی حمایت میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ میں اور تو باس اکیلے ان سب کا کیسے سامنا کریں گے۔  
 کوغنائی کے چہرے پر لمحہ بھر کیلئے ناپسندیدگی اور برہمی کے آثار نمودار ہوئے  
 تھے۔ پھر قبلائی خان کے سراج جو ان کو کہنے لگا۔  
 تمہیں قبلائی خان نے کیا پیغام دیا تھا۔  
 وہ سراج جو ان بڑا متودب ہو کر بولا۔

خاتان نے مجھے یہ کہا تھا کہ سیرم اور تو باس کو بلا کر لاؤ اور ان کے ساتھ اگر کوئی  
 آنا چاہے تو میں اسے منع نہ کروں۔ کوغنائی کے لبوں پر طنزیہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر  
 اس نے آواز دیکر صدر الدین اور جمال الدین کو پکارا وہ دونوں بھاگتے ہوئے کوغنائی  
 کے پاس آ کر کھڑے ہوئے صدر الدین کی طرف دیکھتے ہوئے کوغنائی کہنے لگا۔

صدر الدین تم اور جلال الدین دونوں سیرم اور تو باس کیساتھ جاؤ قبلائی خان نے  
 انہیں بلایا ہے۔ ان کے خلاف دلائل لامہ نے کوئی ناش پیش کی ہے۔ جس تم دونوں کو ان  
 کیساتھ اس لیے بھیج رہا ہوں تاکہ اگر انہیں میری یا کسی اور کی ضرورت پیش آئے تو تم بلا  
 لو جہاں تک ان کے تحفظ کا سوال ہے تو اگر یہ اکیلے بھی جائیں تو ان پر کسی نے سلی نگاہ  
 بھی ڈالی تو میں وہ نگاہ باہر نکال کر رکھ دوں گا۔

کوغنائی کے ان الفاظ پر سیرم دھیرے دھیرے مسکرائی تھی پھر پیار بھرے انداز  
 میں کہنے لگی۔

آپ خود میرے ساتھ کیوں نہیں چلے؟ کوغنائی مسکرایا۔۔۔۔۔ کہنے لگا۔

سیرم تم ماحول کو سمجھو اس وقت میرا وہاں جانا مناسب نہیں میں جلال الدین صدر  
 الدین کو تھارے ساتھ بھیج رہا ہوں مگر ایک بات یاد رکھنا میری اگر وہاں ضرورت ہوئی تو  
 تم فکر مت کرنا۔ میں وہاں پہنچوں گا اور تمہاری پوری حمایت اور تحفظ کے ساتھ تمہیں پیٹوں  
 گا۔ اب تم ان کے ساتھ جاؤ میں دیکھتا ہوں کہ کیا ردعمل سامنے آتا ہے۔

کوغنائی کے کہنے پر سیرم اور تو باس جلال الدین اور صدر الدین کیساتھ وہاں سے  
 چلے گئے۔

سب وہ سب قبلائی خان کی نشست گاہ میں پہنچے تب قبلائی خان نے ہاتھ کے

کوغنائی اپنے یورت میں اکیلا تھا کہ یورت کے دروازے پر سیرم اور تو باس  
 دونوں بہن بھائی نمودار ہوئے۔ ان کیساتھ قبلائی خان کا بھیجا ہوا مسلح جوان بھی تھا سیرم  
 بچاری بڑی بے بسی اور لاچارگی میں یورت میں بیٹھے کوغنائی کی طرف دیکھنے لگی۔ کوغنائی  
 کی نگاہ جب اس پر پڑی تو وہ تڑپ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ چھکڑے میں نصب  
 یورت میں سے باہر نکلا۔ سیرم اور تو باس کے سامنے آیا۔ اور سیرم اور تو باس کی طرف  
 دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ تم اداس اور افسردہ ہو۔ خیریت تو ہے؟ کیا تم دونوں بہن بھائی کو  
 کسی نے کچھ کہا ہے۔

سیرم نے کوغنائی پر اداس بھری نگاہ ڈالی اور قبلائی خان کے مسلح جوان کی طرف  
 اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگی۔

آپ سیرم کے ساتھ قبلائی خان کے لیے چلیں۔ ایک جوان کو انہوں نے مجھے اور  
 تو باس کو بلایا ہے۔ اس کا یہ بھی کہتا ہے کہ قبلائی خان کے سامنے میرے چچا دلائل لامہ  
 ماٹس پانے ناش پیش کی ہے کہ مجھے اور تو باس کو کسی نے اغوا کر کے گراہ کر کے آپ کے  
 لشکر کے حصار میں پہنچا دیا ہے۔ اس نے یہ بھی الزام لگایا ہے۔ کہ مجھے اور تو باس کو آپ  
 لوگوں نے زبردستی حلقہ اسلام میں داخل کر لیا ہے۔ میں وہاں اکیلی نہیں جاؤں گی۔ اس  
 لیے کہ اس مسلح جوان کا کہنا ہے کہ وہاں ماٹس پا کے علاوہ اس وقت باباں آجوت چنگ لی  
 وانگ سو کرگ جی شیراسون اور دیگر افرادوں کے علاوہ مارکو پولو پارڈی نور میں بھی ان

لاہ زبردستی میری شادی کسی کے ساتھ کرنا چاہتا تھا۔ جس کے ساتھ یہ مجھے بیاہنا چاہتا تھا میں اسے پسند نہیں کرتی اس سے نفرت کرتی ہوں پھر کیسے میں لاہ کے یورت کو چھوڑ کر اپنے لیے تحفظ کے حصار کی طرف نہ جاتی۔

قبلائی خان تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا پھر بڑے پیار اور شفقت سے میرم کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھ لیا۔

جہاں لاہ تمہاری شادی کرنا چاہتا تھا کیا وہاں کسی اور کو تم پسند کرتی ہو۔ یاد دے ہی تم نے شادی کرنے سے انکار کر دیا۔

تیز نگاہوں سے میرم نے قبلائی خان کی طرف دیکھا چہہ سینے سی۔

خاقان جسے میں پسند کرتی ہوں فی الحال میں اس کا نام نہیں سوں گی اس لیے کہ ابھی تک اس نے مجھ سے محبت کا کھل کر اظہار نہیں کیا میری محبت اس سے ابھی تک ایک طرف ہے لہذا میں اس کا نام نہیں لوں گی بہر حال لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے۔

ضرور کہوں گی کہ میں جس سے محبت کرتی ہوں وہ ایک گہرا کھولتا مندر ہے اور میں اس کی بے اتھاہ گہرائی میرے لیے وہ چاہتوں کی خوشبو بھرا گلاب ہے میں اس کی چنگھڑی پر رقص کرتی ہوئی شبنم۔ وہ عزت نفس کا پرچم ہے اور میں اس کی خوابیدہ لہلہاہٹ۔ وہ میرے سانسوں کا تسلسل میرے لبوں کی مٹھاس میرے لبوں کی حرمت اور پتھروں میں رکھا ہوا ایک نایاب سوتی ہے۔ خاقان میرے لیے وہ وقت کے افلاس پر چمکتا ہوا ایک ستارہ ہے جسے میں اپنی منزل سمجھ چکی ہوں۔ وہ حسد کے نگار خانوں اور عذاب و حادثات کے کرب میں ہم دونوں بہن بھائیوں کیلئے امن اور تحفظ کا سایہ دار شجر ہے میرے لیے وہ محبت کے روپ کا پیغام چاہتوں کی خوشبو کا مژدہ ہے۔

کیا وہ بے تم نے اپنے بچا دلائی لاہ کا یورت کیوں چھوڑا۔

میرم سستھلی۔ پھر دھیرے ت لہجے میں کہنے لگی۔

خاقان جہاں زندگی مجبوری کھین اور بدگمانی کا حصار بن جانے جہاں محبت کے پرتو اور چاہت کے عکس نفرت کے تحریف عبد فراموش کی سزا بت جائیں۔ وہاں سے نکلنا ہی پڑتا ہے۔ جہاں کا نہ دلہے میں نہ محبت کا صلہ رہے نہ رشتوں کی آس کا پھل جہاں رشتی تم پر تھی یہ وہ جو اور زخم آلود روح کی طرح ہو جائیں اس جگہ کو چھوڑنا ہی پڑتا ہے۔ خاقان جہاں کہنا کہ تنہا آنسو میں ڈوبی ہوئی دیران گذر گاہ اور رات کی بے سکون نہ دہی وہ ہو جائے جہاں کسی لئے سستھلی کی امیدیں ستاروں کی سرزد ہوتی ہوئی تو زور ہونی گلاب پیوں کی صورت اختیار کر لیں جہاں ماحول کسی بند کوپے کی پانال اور تنک ہوا میں تبدیل ہو جائے جہاں کسی کے لئے وہاں بے نور مرقد اور سرد بجھے شعلے کی صورت اختیار کر لیں خاقان وہاں سے نکلنا ہی پڑتا ہے۔ ایسا ہی ماحول ہمارے لیے لاہ کے یورت میں ہو گیا تھا۔ لہذا ہم دونوں بہن بھائیوں نے لاہ کے یورت کو چھوڑ دیا

جہاں سے میرم بولتی رہی سب دھیرے دھیرے مسکراتے رہے اس کی طرف دیکھتے بھی رہے جب وہ خاموش ہوئی تب قبلائی خان نے اس سے پھر پوچھ لیا۔

جس سے تم محبت کرتی ہو۔ جس کا تم نام نہیں لینا چاہتی۔ جس سے تمہاری محبت ابھی تک یکطرفہ ہے۔ کیا میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ وہ کوغنائی ہے۔

میرم کے لبوں پر غمگین مسکراہٹ نمودار ہوئی اور کہنے لگی۔

اشارے سے میرم اور تو ماں کو اپنے قریب بیٹھے کیلئے کہا۔ جب وہ دونوں وہاں بیٹھے گئے۔ تب میرم کو مخاطب کرتے ہوئے قبلائی خان بول اٹھا۔

میرم تم میری پوتیوں کی جگہ ہو۔ اس لیے کہ میرا پوتا تیور عمر میں تم سے کافی بڑا ہے ماگس یا میرے پاس آیا ہے اور اس نے یہ شکایت پیش کی ہے کہ کچھ لوگوں نے تم

دونوں بہن بھائیوں کو اغوا کیا ہے۔ درغلا یا ہے اور تم دونوں کو کراہیت اور کرغیزوں کے ہاتھوں میں لے گئے ہیں وہاں جزا تمہیں دائرہ اسلام میں داخل کر لیا ہے۔ کیا لاہ کا یہ

الزام درست ہے۔

میرم اور تو ماں نے ایک ساتھ کہا جانے والے انداز میں قریب ہی بیٹھے دلائی لاہ کی طرف دیکھا میرم بول اٹھی۔

محترم خاقان یہ جھوٹ دروغ گوئی کو اس اور الزام ہے۔

قبلائی خان نے ہی نہیں اس کے پوتے تیور بیٹے چنگ کم بیوی جاموئی بیٹی کو کا جین سب کے لبوں پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی قبلائی خان نے پھر پوچھا؟

کیا وہ بے تم نے اپنے بچا دلائی لاہ کا یورت کیوں چھوڑا۔

میرم سستھلی۔ پھر دھیرے ت لہجے میں کہنے لگی۔

خاقان جہاں زندگی مجبوری کھین اور بدگمانی کا حصار بن جانے جہاں محبت کے پرتو اور چاہت کے عکس نفرت کے تحریف عبد فراموش کی سزا بت جائیں۔ وہاں سے نکلنا ہی پڑتا ہے۔ جہاں کا نہ دلہے میں نہ محبت کا صلہ رہے نہ رشتوں کی آس کا پھل جہاں رشتی تم پر تھی یہ وہ جو اور زخم آلود روح کی طرح ہو جائیں اس جگہ کو چھوڑنا ہی پڑتا ہے۔ خاقان جہاں کہنا کہ تنہا آنسو میں ڈوبی ہوئی دیران گذر گاہ اور رات کی بے سکون نہ دہی وہ ہو جائے جہاں کسی لئے سستھلی کی امیدیں ستاروں کی سرزد ہوتی ہوئی تو زور ہونی گلاب پیوں کی صورت اختیار کر لیں جہاں ماحول کسی بند کوپے کی پانال اور تنک ہوا میں تبدیل ہو جائے جہاں کسی کے لئے وہاں بے نور مرقد اور سرد بجھے شعلے کی صورت اختیار کر لیں خاقان وہاں سے نکلنا ہی پڑتا ہے۔ ایسا ہی ماحول ہمارے لیے لاہ کے یورت میں ہو گیا تھا۔ لہذا ہم دونوں بہن بھائیوں نے لاہ کے یورت کو چھوڑ دیا

جہاں سے میرم بولتی رہی سب دھیرے دھیرے مسکراتے رہے اس کی طرف دیکھتے بھی رہے جب وہ خاموش ہوئی تب قبلائی خان نے اس سے پھر پوچھ لیا۔

جس سے تم محبت کرتی ہو۔ جس کا تم نام نہیں لینا چاہتی۔ جس سے تمہاری محبت ابھی تک یکطرفہ ہے۔ کیا میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ وہ کوغنائی ہے۔

میرم کے لبوں پر غمگین مسکراہٹ نمودار ہوئی اور کہنے لگی۔



پورت چھوڑا اور اپنی ہی رضامندی سے ہم دونوں بہن بھائی حلقہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں نہ ہم سے کبھی نے زیادتی کی ہے۔ نہ جبر۔

سیرم کی اس گفتگو اور اس کے اس برجستہ جواب نے دلائل لامرہ ہی نہیں اس کے ساتھ آنے والے باہان آجو جنگ کی وانگ جو۔ شیرامون اور ان کے ساتھ آنے والے سب لوگ کو مایوس کیا تھا اور اس مایوسی سے نکلنے کے لئے شیرامون نے قبائلی خان سے کہا۔

خاقان آپ کی موجودگی میں سیرم نے تھوڑی دیر پہلے یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ کسی کو پسند کرتی ہے کسی کو چاہتی ہے آخر جس کو پسند کرتی ہے اس کا نام بھی لیا گیا ہے یعنی یہ کوغنائی کو پسند کرتی ہے ساتھ ہی اس نے یہ انکشاف بھی کر دیا ہے کہ اس کی یہ محبت یک طرفہ ہے اور کوغنائی نے ابھی اس سے محبت کا اظہار نہیں کیا جبکہ ماگس پائے کوغنائی سے پہلے میرے لیے سیرم کا ہاتھ مانگا اس وقت سیرم نہ کوغنائی کو پسند کرتی تھی نہ اس میں دلچسپی لیتی تھی جبکہ کوغنائی ابھی تک اس سے اس کی محبت کے رد عمل کا اظہار نہیں کر سکا۔ آخر کس بنا پر اس نے مجھے ٹھکرا کر ایک ایسے شخص کو مجھ پر فوقیت دینے کی کوشش کی جو اسے پسند تک نہیں کرتا۔ ایسا کر کے ماگس پاکی اس بھیجی نے منگولوں کی آگہی پر ایک کرائنت کو غالب کیا ہے۔ منگولوں کی عزت و وقار کو ایک کرائنت کے سامنے سامانوں کے بے ربط سلسلوں کی طرح ریزہ ریزہ کیا ہے۔

اس نے ہمارے جذبوں کی تو قیصر کی تو ہیں کی ہے ہمارے عزت کے دروہام کی اہانت کی ہے۔ اس سے سب کے سامنے پوچھا جانا چاہیے کہ ایک منگول پر ایک کرائنت کو اس نے کیوں ترجیح دی۔

شیرامون کی اس گفتگو کو قبائلی خان جنگ کم تیمور اور قبائلی خان کے دفاعی مشیر اویانگ تک نے انتہا درجہ کا ناپسند کیا تھا۔ نسل اس کے قبائلی خان جنگ کم یا تیمور میں سے کوئی بولتا۔ سابق سپہ سالار اور موجودہ دفاعی مشیر اویانگ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بول اٹھا۔ شیرامون جو الفاظ تم نے اپنی زبان سے ادا کیے ہیں وہ ایک منگول کو ہرزہ زیب نہیں دیتے۔ ابھی کل کی بات ہے جب منگول خان دشت کا خاقان بنا

خاقان آپ کا اندازہ درست ہے۔ اگر آپ نے میری محبت میری چاہت میں کوغنائی کا نام لے ہی لیا ہے۔ تو اس موقع پر میں یہ بھی کہوں گی کہ میں نے زندگی میں پہلی بار اپنے غرور اور تکبر کو لات مار کر صرف کوغنائی کیلئے اپنے دل کے دروازے اپنی آنکھوں کے کواڑ اور اپنی چاہتوں کے درکھولے ہیں اگر میری یہ حرکت کسی کو گراں گزرتی ہے۔ اگر میری یہ محبت کسی کے لیے ناپسندیدہ ہے۔ اگر میرا یہ فیصلہ کسی کو منظور نہیں تو پھر میں مجبور ہوں میں اپنی جان دے سکتی ہوں۔

اپنا فیصلہ نہیں بدل سکتی۔ خاقان میں اور میرے بھائی نے لامرہ کا پورت چھوڑ دیا ہے۔ اب مزے کے پیچھے دیکھنا ہم دونوں بہن بھائیوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ سیرم جب خاموش ہوئی تو (مطمن انداز میں) تھوڑی دیر تک قبائلی خان مسکراتا رہا۔ کبھی کبھی وہ نگاہ اٹھا کے اپنے پہلو میں بیٹھے اپنے بیٹے جنگ کم پوتے تیمور بیوی جاسوئی جی کو کاہلین اور دیگر لوگوں کو بھی دیکھ لیتا تھا ساتھ ہی ساتھ کچھ سوچ بھی رہا تھا۔ آخر اس نے گفتگو کا آغاز کیا اور دلائل لامرہ ماگس پا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

لامرہ تم ایک مذہبی آدمی ہو۔ ایسے لوگوں کی میں بڑی عزت بڑا احترام کرتا ہوں۔ لیکن مجھے انسوس ہے تم نے جھوٹے اور دروغ گوئی سے کام لیا۔ تم نے آکر جو شکایت پیش کی اس میں واضح طور پر تم نے یہ بیان کر سیرم اور تو ماں کو کوئی انخوا کر کے درغلا کر لے گیا ہے اور پھر کرائنتوں اور کرائنتوں کے حصار میں انہیں زبردستی حلقہ اسلام میں داخل کر لیا۔ لیکن یہاں جو باتیں تمہاری موجودگی میں تمہاری بھیجی سیرم نے کی ہیں کیا وہ تمہیں غلط اور جھوٹ ثابت کرنے کیلئے کافی نہیں ہے۔

قبائلی خان ذرا دم لینے کیلئے رکا تو اس دوران سیرم اسے مخاطب کرتے ہوئے بول پڑی۔

خاقان اگر لامرہ نے ہماری غیر موجودگی میں اپنی نائش کے دوران یہ کہا ہے کہ نہیں انخوا کیا گیا ہے اور غلطایا گیا ہے تو یہ غلط بیانی ہے۔ دھوکہ فریب ہے۔ اگر اس کا یہ کہنا ہے کہ کرائنتوں اور کرائنتوں کے حلقے میں لے جا کر زبردستی حلقہ اسلام میں داخل کر لیا گیا ہے۔ تو یہ دروغ گوئی جھوٹ ایمانی ہے۔ ہم نے اپنی مرضی سے اپنی خواہش سے لامرہ کا

شیرامون آج تیغ زنی میں اس کو غنائی کو وہ بھکت دو کہ سب کے سامنے ذلیل اور  
سوا کر کے رکھ دو شیرامون اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور سب کے سامنے آگیا تھا۔  
اتنی دیر تک جنگ کم کو غنائی کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

بھائی! شیرامون کو شکوہ ہے کہ کسی نے اس پر تمہیں فوقیت دے دی ہے۔ وہ صرف  
یہ جانتا چاہتا ہے کہ آخر تمہیں اس پر کیوں فوقیت دی گئی ہے۔ تمہارا اور اس کا تیغ زنی کا  
مقابلہ ہوگا اور پتہ چلے گا کہ وہ کون سے عوامل میں جن کی بنا پر کسی نے شیرامون پر تم کو  
فوقیت دی ہے اس کے بعد جنگ کم بڑے پیار سے اپنا منہ کو غنائی کے کان کے قریب  
لے گیا اور تھوڑی دیر تک اس سے سرگوشی کرتا جسے سن کر کو غنائی کی حالت ایسی ہو گئی  
تھی۔ جیسے کوئی شدت کوئی بھان گھس آیا ہو۔ جنگ کم پیچھے ہٹ کر اپنی جگہ بیٹھ گیا تھا۔  
کو غنائی ابھی تک وہیں کھڑا تھا۔ اس کی حالت یکسر بدل گئی تھی ایسے گویا۔ اس کی روح  
اور قلب کے مستقر میں نفرتوں کے بدلنے موسم اور آنکھوں کے آکاش میں بے خوف کر  
دینے والی کدورتیں بھردی گئی ہوں۔

تھوڑی دیر تک وہ اپنی جگہ پر کھڑا رہا پھر ایک جھٹکے کے ساتھ برچھانا بھاری اپنی  
لکوار نیام سے بے نیام کر لی تھی اس موقع پر قبائلی خان نے قریب بیٹھے اپنے دفاع کے  
شیراویانگ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

اویانگ تیغ زنی کے اس مقابلے کے منصف تم ہو گے اپنی جگہ سے اٹھو اور خود ان  
دونوں کے مقابلے کا اہتمام کرو۔

اویانگ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اس کے چہرے کے رنگ بتا رہے تھے کہ وہ تیغ  
زنی کے اس مقابلے سے خوش نہیں اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ سیدھا شیرامون کے پاس آیا  
اور اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

شیرامون میرے عزیز تیغ زنی کے اس مقابلے کیلئے تو نے بڑے سخت تیغ زن کا  
انتخاب کیا ہے۔ میں اس وقت سے ڈرتا ہوں جب کو غنائی بھر کے جنگل کے غاروں میں  
ننانی زہریلی ہواؤں تماشہ گاہ حیات میں قائل سراہوں کی طرح تم پر حملہ آور ہوگا اور تم  
اسے سامنے تھکے تھکے لے لے۔ مجھے شکبہ خنجر زمین پر حصار غربت اور۔۔۔۔۔

تھا تو تیری سرکشی تیری بغاوت پر تجھے قتل کیا جانے لگا تھا۔ لیکن خاتان قبائلی خان کی  
مہربانی کہ یہ تجھے بچا کر ان سرزمینوں کی طرف لے آیا۔ اب پھر تو یہاں محفوظ ہونے پر  
سرکشی اور بغاوت کے پر پڑے نکالنے لگ گیا ہے منگولوں اور کراٹوں کی بات کر کے تو  
لشکر کے اندر طبقاتی اور گروہی تفریق پیدا کرنا چاہتا ہے اور ہم تمہیں ایسا کرنے کی کبھی  
اجازت نہیں دیں گے۔

اویانگ کو خاموش ہو جانا پڑا اس لیے کہ جب تک وہ بولتا رہا جنگ کم اور تیور  
دونوں قبائلی خان سے مشورہ کرتے رہے پھر تمکمانہ اور گونجی ہوئی آواز میں جنگ کم نے  
شیرامون کو مخاطب کیا۔

شیرامون تم نے یہ سوال کیا ہے کہ سیرم نے تم پر کو غنائی کو کیوں فوقیت دی۔ اب ہم  
نے تم پر یہ ثابت کرنا ہے کہ یہ ترجیح یہ فوقیت کیوں دی گئی اس کے لئے تھوڑی دیر انتظار  
کرنا اس کے ساتھ ہی جنگ کم نے صدر الدین اور جمال الدین کو ہاتھ کے اشارے سے  
بلایا تھوڑی دیر ان سے کسر پھسر کرنا رہا۔ پھر جلال الدین اور صدر الدین دونوں مسکراتے  
ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے۔

پھر سب نے دیکھا کہ جلال الدین اور صدر الدین کیساتھ کو غنائی کو مانگا مار تو  
یورجی سیف الدین احمد مالیات میں احمد کا نائب سا ننگا اور کچھ دوسرے کراہت کرغیز  
مانجوگا تھا اور سیخیں چھوئے سالار وہاں آئے تھے۔

ہاتھ کے اشارے سے قبائلی خان نے سب کو بیٹھے کیلئے کہا۔  
پھر جنگ کم اپنی جگہ سے اٹھا اور شیرامون کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

شیرامون اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا میں نے کو غنائی کو منگایا ہے۔ تیرا اور اس کا تیغ  
زنی کا مقابلہ یہاں سب کے سامنے ہوگا۔ پھر پتہ چلے گا کہ اگر تم پر کس معاملے میں  
اسے فوقیت دی گئی ہے تو کیوں دی گئی ہے اب اٹھو اور اپنی لکوار سنبھال لو میں کو غنائی کو بھی  
مقابلہ کرنے کے لیے کہتا ہوں۔

شیرامون کے سامنے سے جنگ کم ہٹ گیا۔ باہان اپنا چہرہ شیرامون کے قریب  
لے گیا اور اسے تسلی اور حوصلہ دیتے ہوئے کہنے لگا۔

مقابلے کی ابتدا کر دو۔

اویانگ اپنی نشست پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔ کچھ دیر بیٹھا اور کوغنائی ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پھر کوغنائی نے شر اسون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

شر اسون مقابلے کی ابتدا کر رہا ہے۔ میرے پاس وقت نہیں کہ میں یہاں تیرے سامنے کھڑا ہوں میں تجھے پہلے وار کرنے کا موقع دیتا ہوں اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ پھر تیرے مقدر تیری تسست میں وار کرنے کا کوئی لمحہ نہ رہے۔

جواب میں شر اسون زخمی ریچھ کی طرح پھرتا اور کوغنائی پر حملہ آور ہو گیا تھا۔ دونوں بغیر ذہال کے ایک دوسرے پر وار کرنے لگے تھے دونوں ایک دوسرے کی تلوار کو تلوار ہی سے روک کر اپنے دفاع کو بھی محفوظ کرتے جا رہے تھے

☆☆☆☆☆

موت کی سرد دایوں میں راستوں کے الجھاؤ کی طرح پڑے ہوئے۔ شیر اسون طاقت اور قوت میں ہی نہیں ششیر زنی میں بھی کوغنائی ایک ایسی آندھی ہے۔ نئے روکا نہیں جا سکتا۔ وہ ایک ایسا طوفان ہے جس کے آگے بند نہیں باندھے جا سکتے۔

اویانگ کے خاموش ہو جانے پر شر اسون طنزیہی مسکراہٹ کے ساتھ کہنے لگا۔ اویانگ دیکھتے جاؤ کہ میں کرتا کیا ہوں میں تو اس مقابلے میں موت کا دست خون بن کر اس کی ساری خود سری کو بکھیر دوں گا۔

جو کچھ تم کہہ رہے ہو۔ شر اسون۔ اس پر عمل کرنا بڑا مشکل ہے۔ اس وقت تو تم بڑھ چڑھ کر باتیں کرتے ہو۔

لیکن جب عملی طور پر تم کوغنائی کا مقابلہ کر دو گے تو جو الفاظ میں نے تم سے کہے ہیں وہ تمہیں بڑی شدت سے یاد آئیں گے میں کوغنائی کو تم سے بہتر جانتا ہوں۔ تم اور باہان اس نئے دور دور رہے ہو کہ تم آج بچھو سے حسد اور شک کرتے رہے ہو میں اس بناء پر اس کے قریب قریب رہا ہوں کہ وہ جانات مند ہے۔ طاقت ور ہے دلیر ہے۔ پر زور ہے اور ایسے جوان کی قدر کرنا تم جانتے ہو۔ چنگیز خان کا شیوا تھا۔

جہاں تک قبائلی خان چنگ کم تیمور کا تعلق ہے تم اپنے ذہن میں یہ بات رکھو کہ وہ تینوں کوغنائی کو اپنے گھر کا ایک فرد خیال کرتے ہیں۔ چنگ کم کوغنائی کو اپنے بیٹے تیمور جیسا خیال کرتے ہیں۔ ایسا اس بناء پر نہیں کہ ان تینوں کو اس نے کسی رعب اور لالچ میں ڈال رکھا ہے۔ بلکہ ایسا وہ اس کی ہمت اس کی جرات مندی کی وجہ سے کرتے ہیں۔ اب جب کہ تم نے مقابلہ کرنے کی ٹھان لی ہے تیار ہو میں کوغنائی کو تیرے سامنے لاتا ہوں۔ پھر ہاتھ کے اشارے سے کوغنائی کو اویانگ نے بلایا کوغنائی اس کے سامنے آیا۔ اویانگ نے دونوں کو مخاطب کیا۔

کوشش یہ کرنی ہے کہ تم دونوں میں سے تلوار کی ضرب سے کسی کو زخمی نہ کرے۔ تلوار کا پھل نہیں دست استعمال کیا جا سکتا ہے۔ دست کے علاوہ ہاتھ پاؤں ہلاتے ہوئے ضرب لگائی جا سکتی ہے۔ اگر کسی نے تلوار کا پھل استعمال کرتے ہوئے زخمی کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ میں تجھے بننے لگا ہوں اس کے ساتھ عا

انداز میں صحرائے وحشت میں گرجتے بادلوں کے حشر کی طرح تیزی اور تندی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ وہ جسموں کی بریابی روح کی خوشحالی سے محروم کر دینے والی دھکتی آگ اور کھولنے والی خون کی طرح شراسون پر مکمل طور سے حاوی ہوتا جا رہا تھا۔ لگتا تھا اس نے مقابلے کے دوران اپنی جوانمردی و ہمت سے ذرے ذرے کو سورج کی روشنی قطرے قطرے کو دریا کی روانگی عطا کر دینے کا عزم کر رکھا ہو۔

ایک موقع پر شیراسون پر حملہ آور ہوتے ہوئے اچانک کوغٹائی نے اپنے بائیں ہاتھ سے اس کا وہ دایاں ہاتھ پکڑ لیا جس میں اس کی تلوار تھی۔ شیراسون نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی بہتر کوشش کی لیکن کوغٹائی کی گرفت ایسی سخت تھی کہ وہ اپنا ہاتھ چھڑانہ سکا۔ اچانک شیراسون نے پوری طاقت اور قوت سے اپنے پاؤں کی ٹھوک کوغٹائی کے گھٹنے پر ماری جس کو مسکراتے ہوئے کوغٹائی برداشت کر گیا۔ ساتھ ہی ایک جھکے سے کوغٹائی نے اسے اپنی طرف کھینچا اور جیسی چوٹ شیراسون نے کوغٹائی کے گھٹنے پر لگائی تھی ایسی ہی چوٹ جب کوغٹائی نے شیراسون کے گھٹنے پر لگائی تو شیراسون درد سے کراہ اٹھا۔ تھوڑا سا جھک گیا تھا۔ عین اسی موقع پر کوغٹائی نے اپنی تلوار۔ بلندگی اور تلوار کا دستہ پورا قوت سے اس کے شانے پر لگایا۔ جس کے نتیجے میں شیراسون بے سدھ سا ہو کر زمین پر بچھ گیا تھا۔ کوغٹائی نے اس کے ہاتھ سے تلوار چھین کر دور پھینک دی۔ آگے بڑھا۔ شیراسون اب مکمل طور پر زمین پر چت ہو چکا تھا۔ کوغٹائی نے اپنا دایاں پاؤں اس کی گردن پر رکھا۔ اور اویانگ کی طرف دیکھنے لگا تھا۔

اس موقع پر اویانگ اپنی جگہ سے اٹھا۔ آگے بڑھنا چاہتا تھا۔ کہ بایاں اس کے قریب آیا اور دھیرے سے لہجے میں کہنے لگا۔

مخترم اویانگ۔ شیراسون کیساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔  
اویانگ نے کہا سے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

جس دن۔ یہ مقابلہ ہے مقابلے سے پہلے میں نے دونوں کو سمجھا دیا تھا کہ ہر دونوں کا چیل ایک دوسرے پر استعمال نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ تلوار کا دستہ استعمال لیا جاسکتا ہے۔ ہر قسم کی ضرب لگائی جاسکتی ہے اس مقابلے میں کوغٹائی ورن

شروع شروع میں کوغٹائی کبھی پاسدار زلف زخار اور زندگی کے کسی امانت گزار کی طرح آہستہ آہستہ حملہ آور ہوتا رہا۔ جارحیت بھی دھیمی دھیمی تھی۔ دفاع زور دار تھا۔ پھر اچانک جیسے اس کی جوان رگوں میں کسی نے ان گنت ذستے لمحے۔ انگلیوں رنگوں میں صحرائی آندھیاں اور حریم جان کے حلقوں میں کرب کی آگ بھردی ہو اس کی حالت تہر جہنم۔ ریت کی دیواریں گراتے طاقت ور ٹکولوں اور ٹیکراں تیرگیوں کی کرب خیزیوں میں رقص کرتی وحشت ناک ہو گئی تھی۔

اچانک اپنے حلقوں میں تیزی پیدا کرتے ہوئے کوغٹائی نے ایک تہر آلود نگاہ شیراسون پر ڈالی پھر زور دار آواز میں تکبیر بلند کی اس کے بعد اس نے جو اپنے حلقوں میں تیزی پیدا کی تو شیراسون محسوس کرنے لگا۔ جیسے اس پر بسیط صحرا کے ٹکولوں باد و باران کی شدت بد بختیوں کی روانی پھیلاتی قاتل نفاذوں نے وارد ہونا شروع کر دیا ہو۔

مقابلہ جاری رہا اب دیکھنے والے کی آنکھ دیکھ رہی تھی کہ لمحہ بہ لمحہ شیراسون کی حالت پانی سے گرداب میں پھنسے اپنا رنگ کھوئے الفاظ جیسی ہونا شروع ہو چکی تھی۔ لگتا تھا اس کے دل پر گہری تھکن۔ روح کی لوح پر بے پناہ ملائیں رقص کر گئی ہیں شیراسون بڑی مشکل سے کوغٹائی کے حلقوں سے اپنا دفاع کر رہا تھا۔ لمحہ بہ لمحہ اس کی آنکھوں میں جنون کی راہیں۔ عین اہل زدہ خوابوں اور چہرے پر بے دلی پہنچ جاتی شام کی بے نوا! گہری ہوتی چلی گئی تھی۔ دوسرے جانب کوغٹائی کے بند زبوں اس کے حملہ آور ہونے کے

جی اس طرح میدان جنگ میں اس کے سامنے آتا تو بہت پہلے ترے جسم کے کھڑے  
تڑے ریزے ریزے کر چکا ہوتا۔ اب اٹھو اور اپنی نشست پر جا کر بیٹھ جا۔ شیرامون  
اٹھا کپڑے بھارے اور جھکا جھکا دیران دیران سا اپنی نشست پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔

کچھ ڈیر کی خاموشی کے بعد قبائلی خان نے شیرامون کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا  
شروع کیا۔ شیرامون اب جبکہ تم کوغٹائی سے مقابلہ ہار چکے ہو تو میں تمہیں نصیحت کرتا  
ہوں کہ وہ نوک جوتن آسانی کی آغوش میں بیٹھ کر خونی جزیروں کی ریت اڑانے کی  
کوشش کرتے ہیں۔ ان کی اپنی ریگزارستی کو بھی نہ مندل ہونے والے زخم مل جاتے ہیں  
ان کے اپنے آشیانوں کے پار نکلے بھی ضرور پریشان ہوتے ہیں وہ لوگ جو اوروں کی  
خوابشوں کو چنگاریوں کی تریخ دینا چاہتے ہیں انہیں اپنی ہمت اور بساط کے مطابق اپنی  
ردا کے بل کھولنے چاہیں ورنہ ان کے اپنے ارمانوں کی خونی دیویاں ان کے ذہن کے  
رکس تک کو بھی دیک کے جالوں میں بدل کے رکھ دیں گی۔ شیرامون مستتر راہوں کے  
سفر پر روانہ ہونے سے پہلے اپنی ذات کا لبادہ ناپ لینا چاہیے۔ اس کے بعد کہیں جا کے  
آلام کے مہیب سناٹوں کا سامنا کرنا چاہیے شیرامون جو لوگ لوح ازل کی تحریروں کو  
فراموش کر کے وہم کے عکسوں کو اپنے لیے پناہ گاہ سمجھ بیٹھتے ہیں۔ ان کے دل زخم زخم  
روح لہو لہو اور ان کے مقدر میں چاک بے دوا کے سوا کچھ نہیں رہتا۔

جب تک قبائلی خان بولتا رہا شیرامون سر جھکائے سنتا رہا۔ یہاں تک کہ قبائلی  
خان خاموش ہوا اور باہان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

باہان اب تم ان سب کو لے کر جاؤ جس بات کا تم فیصلہ کرنے آئے تھے اس کا  
فیصلہ ہو چکا۔ پہلی بات یہ کہ سیرم اور اس کے بھائی کو نہ کسی نے انجوا کیا ہے اور نہ درغلایا  
ہے۔ وہ اپنی مرضی اپنی منشاء سے لادہ کا پورت چھوڑ کے گئے ہیں۔

اپنی خوشی سے وہ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ باہان سب کو بتا دینا کہ اگر کسی  
شہر اور اس کے بھائی تو اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو وہ اپنی موت کو گلے  
ہونے لوشن لے گا۔ اب تم سب جاؤ۔

باہان اور شیرامون اور ان کے ساتھ جس قدر لوگ آئے تھے سب اٹھ کر وہاں

طرح فتح مندر رہا ہے۔ اور اس نے مقابلے کے دوران جو اصول میں نے مرتب کیے تھے  
ان کی خلاف ورزی بھی نہیں کی۔

کوغٹائی نے جب دیکھا کہ اویانگ اور باہان آپس میں گفتگو کرنے لگ گئے ہیں  
تب اس نے اپنا پاؤں شیرامون کی گردن سے ہٹالیا۔ نیچے جھکا شیرامون کو اپنے دونوں  
ہاتھوں سے اٹھایا پھر لہراتے ہوئے اسے سیرم کے قدموں کے قریب زمین پر بیٹھ دیا تھا۔  
اس کی اس حرکت پر سیرم اور اس کا بھائی مسکرا رہے تھے قبائلی خان چنگ کم تیور  
شہزادی کو کاچین قبائلی خان کی بیوی جاسوئی سب کے چہروں پر گہری مسکراہٹ تھی۔  
اویانگ آگے بڑھا کوغٹائی کے قریب آیا اور اس کا شانہ تھپتھپایا اور کہنے لگا۔

عزیز کوغٹائی تو یہ مقابلہ جیت چکا ہے۔ جا اپنی نشست پر جا کر بیٹھ جا۔ کوغٹائی سے  
ہٹ کر اویانگ شیرامون کے پاس آیا۔ جو آہستہ آہستہ اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ آگے  
بڑھ کر اویانگ نے سہارا دے کر اسے اٹھایا پھر اپنا منہ اس کے کان کے قریب لے گیا اور  
کہنے لگا۔

شیرامون مقابلہ شروع ہونے سے قبل میں نے چند باتیں کہی تھیں تو نے میری  
باتوں پر غور نہیں کیا۔ میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ کوغٹائی کا مقابلہ مت کرو یا رکھنا میں  
کوغٹائی کا اچھی طرح مطالعہ کر چکا ہوں۔ یہ ان جوانوں میں سے ایک ہے۔ جو اپنی  
ذات کے عرفان کی دلہیز پر کھڑے ہو کر دلوں میں ریت آنکھوں میں ٹی بھر دیتے ہیں۔  
یہ ان طوفانوں میں سے ایک ہے جو پرانے موسموں کی اہمیت کی طرح حرکت میں آ کر  
چاروں طرف متل کی دیرانیان بکھیر دیتے ہیں۔ یہ ان پتے سراہوں میں سے ایک ہے جو  
خوابشوں کی آنکھوں کے دوش پر دلوں کے گلدانوں میں ہزیمت کا زہر پھیلانے کا ہنر  
جانتے ہیں ایسے جوان جہاں دلوں کے بچھے دیئے روشن کرنے کا ہنر جانتے ہیں وہاں تم  
کا چڑھتا سورج بن کر اپنے مد مقابل کے کاسہ عمر میں موت کے سکے پھینکنا بھی جانتے  
ہیں تم نے دیکھا مقابلے کے دوران شروع ہی سے تم پر کیسے حاوی رہا۔ تمہارا ایک دار بھگا  
اس کے نیچے ڈھنگ ثابت نہیں ہوا جبکہ اس کا ہر دار تمہارے لئے جان لیوا تھا۔ یہ سید  
بات بند رہی تو اور کچھ صحیح استعمال نہیں کر رہا اگر جس طرح تو اس کے مقابلے آنا

دھول پڑ جاتی ہے ابھی میں سیرم کے متعلق کچھ نہیں کہوں گا۔ انتظار کرونگا۔ ہوسکتا ہے میرے حوائے سے اس کے دل میں جو جذبہ اٹھا ہو یہ عارضی ہو اور اس کے بعد وہ اپنی دنیا کی طرف راہیں جاننا چاہے جب وہ ایسا کرے گی تو کوئی اس کی راہ نہیں روکے گا۔

کوغٹائی کی ان باتوں سے قبلانی خان سنجیدہ ہو گیا تھا۔ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا اس کے اہل خانہ بھی اٹھ گئے تھے چند قدم آگے جا کر رکا۔ سزا ہاتھ کے اشارے سے سیرم کو اپنے پاس بلایا۔ سیرم قبلانی کے قریب گئی۔ قبلانی خان نے ایسا شاید اس لیے کہا تھا کہ وہ سیرم سے چند باتیں علیحدگی میں کرنا چاہتا تھا۔ سیرم جب اس کے پاس گئی تو قبلانی خان اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ سبھی یہ جو تم کوغٹائی کی طرف مائل ہوئی ہو۔ کیا یہ اس حادثے کی وجہ سے ہے۔ جو کوغٹائی نے دو سالہ نوجوانوں سے تمھاری عزت اور جان بچائی کہیں یہ عارضی جذبہ تو نہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ ریت کے نقوش کی طرح مٹ جائے گا اور پھر کوغٹائی کو چھوڑ کر تم واپس اپنی دنیا میں جانا چاہو گی اس سلسلے میں کوغٹائی سے میری تفصیل سے بات ہوئی ہے۔ اس کے بعد کوغٹائی نے جو کچھ کہا تھا وہ قبلانی خان نے سیرم سے کہہ دیا تھا۔

سیرم سنجیدہ ہو گئی تھی کچھ دیر سوچتی رہی پھر کہنے لگی۔

خاقان یہ عارضی جذبہ نہیں ہے بے شک اس سے پہلے میں کوغٹائی سے بدکئی رہی ہوں لیکن یہ بھی سب کچھ ماگس پاکی وجہ سے تھا اس لئے کہ اس نے کوغٹائی کے متعلق مجھے بری طرح بدگمان کر رکھا تھا۔ اس کے متعلق جھوٹی باتیں گھڑ گھڑ کر مجھے سنانا تھا۔ یوں جانیں کہ وقتی طور پر میں گمراہ ہو گئی تھی لیکن جب کوغٹائی نے میری عزت میری جان کی حفاظت کی مجھے اپنے گھوڑے پر بیٹھا کر عزت و احترام کیساتھ اپنے یورت تک لے گیا تب میں نے اس کے اخلاق اور کردار کو سمجھا تب میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ جو کچھ دلائل لازمہ کہتا رہا ہے۔ وہ جھوٹ اور بے بنیاد ہے۔ اس کے بعد ان ساری باتوں کی تشریح میرے بھائی تو مانس نے بھی کر دی اس لئے کہ لامہ نے تو مانس سے کہا تھا کہ سیرم تو کسی بھی صورت کوغٹائی کی طرف مائل نہیں ہونے دینا چاہیے بہر حال خاقان میں آپ کو یقین دلاتی ہوں یہ عارضی جذبہ نہیں ہے۔ میں ایسے دل کی گہرائیوں سے کوغٹائی

سے چلے گئے تھے ان کے جانے کے بعد قبلانی خان کوغٹائی کی طرف متوجہ ہوا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے گہری مسکراہٹ میں کہنے لگا۔

کوغٹائی تو نے کیا خوب موت کی تیرگی پھیلاتی چادر کی طرح شیراموں کے ذہن کے ہر وزن میں مہیب گہری ہزیمت اور اس کے طلسماتی گمان میں شعلوں کے لرزہ رنگ بھر کے رکھ دیئے۔ جو لوگ نسلی پاگل پن کے خواب دیکھتے ہیں یقیناً بنکست ان کا تاریخی ورثہ ذلت ان کے آنکھوں کی رقاصہ بن جاتی ہے۔ کوغٹائی میں تیری جرات مندی تیری عظمت جنگی ہمدست میں تیری عنایت کو سلام پیش کرتا ہوں۔ یقیناً تیرے جیسے جوان ہی ایک جسم میں ہزاروں اندیشے لیے ہوتے ہیں۔ جو اپنے مد مقابل کیلئے نہ دست دکان حرف سوال رہنے دیتے ہیں۔ تو نے کیا خوب غمہ انداز میں حروف شناسائی کی طرح شیراموں کا مقابلہ کیا اس پر شکست اس پر ہزیمت طاری کر کے اس کی حالت گلیوں کے گندہ لمب اور بدی کی دھول بنا کے رکھ دیا۔ اب تم بھی اٹھو اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ جا کر آرام کرو اس لیے کہ ایک دن بعد لشکر یہاں سے کوچ کرے گا۔ اس پر کوغٹائی بھی جب اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھا تو قبلانی خان کو کچھ یاد آیا ہاتھ کے اشارے سے اسے قریب بلایا اور کچھ کہنے لگا۔

کوغٹائی مجھے یہ تو بتا دیا گیا ہے کہ سیرم تمہیں پسند کرتی ہے۔ تم سے محبت کرتی ہے اور یہ بھی کہو کہ تمہارے اس کے متعلق کیا جذبات ہیں۔  
کوغٹائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

خاقان میں اس سلسلے میں ابھی کچھ نہیں کہنا چاہتا آپ جانتے ہیں کل سے پہلے پہلے تک سیرم مجھ سے دشت زدہ تھی میری صورت دیکھنے کی روانہ نہ تھی مجھے دیکھتے ہی دشت زدہ دگر بھاگ کھڑی ہوتی تھی۔ اب جو یکا یک اس نے یہ کردار نبیہ تو میرا خیال ہے کہ یہ اس وقت کے حادثے کا بجز سے جو پیش آیا کہ میرے دوستوں سے اس کی عزت میں کی جان کو کھنڈا کیا میں خیال کرتا ہوں کہ یہ اس کا باطنی اور سچی جذبہ ہے کہ وہ میری مدد کرنے پر مجھے اپنا حسن خیال کرنے لگی ہے۔ اور میری طرف جھک گئی ہے۔ اسے جذبے پائیدار نہیں عارضی ہوتے ہیں وقت کیساتھ ساتھ ان پر بے تعلقی کی

کی جرات مندی اور آپ کی طاقت اور قوت کو سلام پیش کرتی ہوں آپ نے کیا خوب-یرم کو کہتے کہتے رک جانا پڑا اس لئے کہ کوغنائی نے سکر اتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

یرم جو کچھ تم کہہ چکی ہو اتنا ہی کافی ہے کوغنائی کے ان الفاظ پر یرم سکرادی تھی پھر سب خاموشی سے آگے بڑھنے لگے تھے ایک روز بعد لشکر نے وہاں سے شمال کی طرف کوچ کیا تھا۔

☆☆☆☆

کو پسند کرنے لگی ہوں اس سے محبت کرنے لگی ہوں۔ اور اسے اپنی زندگی کا ساتھی بنا چاہتی ہوں۔ یہ ایک دائمی اور مستقل جذبہ ہے۔ اگر کوغنائی نے مجھے اپنی زندگی کا ساتھی بنانا پسند نہ کیا۔ تو میں اس کے یورت کی داسی بن کر رہنا بھی پسند کروں گی۔ بہر حال کوغنائی کو ترک کرنا اور اسے بھولنا اب میرے بس کی بات نہیں ہے۔

قبلائی خان سکرایا اور کہنے لگا۔

اگر یہ معاملہ ہے تو پھر شہسپس فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کوغنائی ایک روز ضرور تمہاری طرف مائل ہوگا اور تمہیں اپنی زندگی کا ساتھی بنانا پسند کرے گا۔ اب تم جاؤ کوغنائی کیساتھ جا کر آرام کرو۔ اس کے ساتھ قبلائی خان اپنے اہل خانہ کے ساتھ آگے بڑھ گیا تھا۔ یرم سڑی اسے ساتھ لیجانے کیلئے اس کا بھائی تو باس کوغنائی اور اس کے دیگر ساتھی ابھی تک دیں کھڑے تھے۔ یرم جب ان کے پاس آئی تو وہ سب اپنے یورتوں کی طرف ہو لیے تھے۔

کوغنائی کے ساتھ چلتے چلتے کوغنائی کی طرف یرم نے بڑے غور سے اچانک دیکھا اس واقعہ پر اس کے سرخ ہونٹوں پر چاہت بھری لڑش تھی پھر اس نے بھرنوں کے سرور بکھرتی آواز میں کوغنائی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا شروع کیا تھا۔

کوغنائی میرے عظیم سخن آپ نے شیرامون کو مقابلے میں زیر اور ذلیل کر کے میرے وجدان کے قصں میں مہک اور یرمی رنگوں میں سنہری الفاظ بھر کے رکھ دیئے ہیں۔ آپ کی فتح مندی میرے ذہن کی دایوں میں رخشندہ لوح قلم کی کرنوں اور میرے ضمیر کے اندھیرے جنگل میں روشنی کی عروس بن کر جگمگی ہے۔ جو لوگ اوروں کو اپنے سے کم تر خیال کرتے ہوئے پتے صحراؤں میں سورج کو آئینہ سمجھ کر اس کی طرف دیکھتے ہیں ان کا حشر ایسا ہی ہے جو شیرامون کا ہوا۔ جو لوگ شیرامون کی طرح کوغنائی جیسے عزت و ناموس کے مجاہدوں اور عصمتوں اور آبرو کے پاسبانوں کے سامنے بھولے بسرے الفاظ کے پیکروں سے صوت و الفاظ کے پیراہن اتارنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی حالت و خلاق کی اندھی فضا میں طلسم وہم و گمان کی منزل سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔ بہر حال عظیم کوغنائی میں آپ کی شجاعت آپ کی عظمت آپ کی دلیرن آپ

آبا اور اس سے دھیسے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہنے لگا۔

کوغنائی میں چند دن تک شکار کے لیے شہر سے باہر نکل جاؤں گا۔ میری بیوی برے بچے میرے ساتھ جائیں گے لشکر کا ایک حصہ اور میرے محافظ دتے بھی میرے ساتھ ہوں گے۔ میری غیر موجودگی میں شہر کا نظم دتس اور دیکھ بھال اور حفاظت تمہارے ذمہ ہوا کرے گی میں نے کو مانگا سے کہہ دیا ہے وہ تمہیں شہر کے محل وقوع سے آگاہ کر دے گا۔ اب تم یہ بناؤ کہ تم کہاں رہائش رکھنا پسند کر دو گے۔

کوغنائی نے کچھ سوچا اور کہنے لگا۔

پہلے مجھے یہ بتائیں کہ کو مانگا یورجی اور مارتو کی رہائش کہاں ہے اس پر قبلائی خان مسکرایا اور کہنے لگا۔ مستقر میں سالاروں اور کمانداروں کی رہائش گاہیں بہترین انداز اور عمدہ طریقے سے تعمیر کی گئی ہیں۔ سارے سالار جن میں ادیا تک اور بایان تک شامل ہیں۔ مستقر ہی میں قیام کرتے ہیں۔ سالاروں کے علاوہ لشکریوں کے بیوی بچے بھی ان کے ہمراہ مستقر میں اپنی رہائشوں میں رہائش رکھتے ہیں۔ اگر تم مستقر میں قیام نہیں کرنا چاہتے تو تمہارے لیے شہر کے اندر رہنے کا عمدہ انتظام کیا جاسکتا ہے۔

کوغنائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

خاقان جہاں کو مانگا مارتو اور یورجی رہتے ہیں میں ان کے اندر اپنے لشکر کے ساتھ رہنا پسند کروں گا قبلائی خان نے کچھ سوچا پھر وہ مزید کوغنائی کے قریب آبا اور اس سے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

کوغنائی یہ بات میرے اور تمہارے درمیان ہے کہ یرم اور تو رماں کو کیسے کیسے خطر سے لائق ہیں فی الحال میں ان باتوں کو رائے رکھنا چاہتا ہوں فاش نہیں کرنا چاہتا یہ بات کسی سٹے شدہ ہے کہ یرم تمہیں پسند کرتی ہے۔ اب تمہارا یہ خیال کہ وہ دتس کی طور پر تمہاری طرف ہٹل ہوئی ہے۔ یعنی تم نے اس کی جان اس کی عزت بجائی ہے اس کی بناء پر تمہاری طرف ہٹل ہو گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے وہ دتس کی طور پر تمہیں دل اجاٹنا سے چاہتی ہے۔ بہر حال وقت بتائے گا کہ حقیقت کیا ہے میں تمہیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یرم اور تو رماں کی حفاظت ایک انتہائی اہم معاملہ ہے اور اسے تم ہی ادا کر سکتے ہو

قبلائی خان ایک روز اپنے لشکر کے ساتھ اپنے آباد کردہ شہر خان بلنج (خان کا شہر) میں داخل ہوا اس شہر کا دوسرا نام نالی نو (در بار عظیم) اور اس کا تیسرا نام جو اسے مغرب کے ساحلوں نے دیا تھا وہ کا بالوکا تھا۔

جہاں شہر آباد کیا گیا تھا وہاں پہلے ایک شہر تھا جو تباہ ہو گیا تھا۔ پرانی فصیل کے بعد قبلائی خان نے نئی فصیل بناتے ہوئے نیا شہر آباد کیا۔ (یہی شہر بعد میں جینگ کہلایا جو آج کل چین کا صدر مقام ہے)۔

اس شہر کی فصیل اس قدر بڑی تھی کہ فصیل کے احاطے کے اندر ایک بہت بڑی جھیل اور اس کے کنارے قبلائی خان کا محل تھا۔ شہر کی فصیل کے اندر جس قدر قبلائی خان کے پاس لشکر تھا اس سے دو گئے لشکر کیلئے عمارتیں اور بارکیں بنائی گئی تھیں جہاں محفوظ انداز میں لشکر تقیم ہوتا تھا۔ قبلائی خان جب شہر میں داخل ہوا تو ایک جگہ اس نے اپنے ٹھکانے کو روک دیا۔ اس کے پہلو میں اس کے بیٹے جینگ کلم پوتے تیسرے بیوی جادوئی شہزادی کیویہ چین اور ایک کوفنائی بایان کو مانگا مارتو یورجی اور سب سالاروں نے بھی اپنے بیویوں کی باتیں سنی تھیں جب ایسا ہوا تو لشکر بھی رٹ گیا۔ پھر کو مانگا کا طرف دیکھتے ہوئے قبلائی خان بول پڑا۔

کو مانگا تم جانتے ہو کوغنائی اس شہر میں اچھی ہے پہلی بار اس میں وارد ہوا ہے اس شہر کی ایک چیز سے اسے آگاہ کرنا تمہارا کام ہے۔ پھر قبلائی خان کوغنائی کے قریب





اپنے لواحقین کو لے کر شکار کی خاطر شکار گاہوں کی طرف چلا گیا تھا۔ اس کی روانگی کے بعد باباں چنگ لی واگک چو کر وک جی اور شیرا سون نے اپنے کھیل کی ابتدا کی اس کھیل میں ماگس پا بھی شامل تھا طے یہ پایا کہ قبلائی خان کی روانگی کے بعد دوسرے روز وہ بھی شکار گاہ کی طرف چلے جائیں گے اس سلسلے میں باباں نے قبلائی خان سے اجازت بھی لے لی تھی کہ وہ بھی شکار کے لیے نکلنا چاہتے ہیں قبلائی خان نے انھیں اجازت بھی دے دی تھی۔

سب سے پہلے یہ لوگ احمد کا خاتمہ کرنا چاہتے تھے اس لئے کہ احمد پوری طرح قبلائی خان پر سوار تھا اور قبلائی خان احمد کی ہر بات ماننا تھا اور یہ ان لوگوں کے لیے ناقابل برداشت تھا۔ طے یہ پایا کہ صرف چنگ لی اور واگک چو خان بایلیج میں رہ کر کوغلائی کی نظروں اور اس کے عتاب سے بچتے ہوئے احمد کا خاتمہ کرنے کی کوشش کریں گے جبکہ باقی سب لوگ شکار گاہ کی طرف چلے جائیں گے۔

یہ بھی طے پایا گیا تھا کہ جو نبی چنگ لی اور واگک چو دونوں مل کر احمد کا خاتمہ کریں شہر کے اندر جس قدر خنائی قابل کے لوگ تھے جو چنگ لی اور واگک چو کیساتھ تھے شہر کے اندر مل کر ایک غدر سا برپا کر دیں گے اور شہور یہ کر دیا جائے گا چونکہ چند خطا تئوں سے احمد نے ماضی میں زیادتیاں کی تھیں لہذا وہ حرکت میں آئے بنگا نہ کھڑا کیا اور احمد کا انھوں نے خاتمہ کر دیا۔ یہ سارا لائحہ عمل طے کرنے کے بعد چنگ لی اور واگک چو خان بایلیج ہی میں رہے تھے باقی سب شکار گاہوں کی طرف چلے گئے تھے۔

کوغلائی ایک روز شہر میں بنائی جانوالی مسجد میں عشاء کی نماز پڑھنے کے لئے گیا گلو مانگا مارتو۔ صدر الدین جلال الدین جمال الدین سیف الدین اور دیگر بہت سے لوگ اس کے ساتھ تھے۔

مسجد میں داخل ہونے کے بعد کوغلائی نے ادھر ادھر دیکھا پھر اپنے قریب ہی کمرے احمد کے نائب سا نگا کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے پوچھ لیا۔  
سا نگا کیا بات ہے احمد نماز کے لیے نہیں آیا اس کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔  
اس پر بلا سے پرسکون انداز میں سا نگا کہنے لگا۔

جمال الدین اور صدر الدین نے آگے بڑھ کر جو ملی کا دروازہ کھول دیا تھا۔ پھر مارتو نے چند سلع جو انوں کو بلا کر انھیں ہدایات دیں۔ جس کے نتیجے میں چند مزید افراد بلائے گئے جو ملی کی صفائی کرادی گئی ضرورت کی ہر چیز وہاں رکھ دی گئی تھی سب جو ملی میں داخل ہوئے۔ جو ملی کی دائیں طرف جو چھوٹا سا مہبل تھا اس میں گھوڑوں کو باندھ دیا گیا تھا سب انتظار کے کمرے میں بیٹھ گئے پھر گفتگو کا آغاز ماچو قبیلے کے سردار مارتو نے کیا۔

امیر تیرہ آپ کی رہائش گاہ ہے۔ ضرورت کی ہر چیز جو ملی کے اندر میسر کر دی گئی ہے۔ اب میں اس سلسلے میں اپنی بہن سیرم سے یہ پوچھوں گا کیا جو ملی میں رہتے ہوئے کھانے کا انتظام کرے گی؟

سیرم سکرائی اور بولی  
مارتو! سیرم سے بھائی! یہ کوئی پوچھنے کی بات تو نہیں ہے میں کھانے کا انتظام کیوں نہیں کروں گی۔ آپ اس سلسلے میں بے فکر رہیں امیر کوغلائی کو اس سلسلے میں مجھ سے کوئی شکوہ کوئی شکایت نہیں ہوگی۔  
اس پر مارتو کھڑا ہو گیا کہنے لگا۔

امیر آپ آرام کریں ہم ابھی تھک گئے ہیں اس کے ساتھ ہی کوغلائی سیرم اور تو ماں بھی اٹھ کھڑے ہوئے سب کو انھوں نے الوداع کیا پھر وہ جو ملی اور اس کے اندر جو سامان لایا گیا تھا اس کا جائزہ لینے لگے گئے تھے ہر چیز کو شیوں مل کر جانے لگ گئے تھے۔

اپنے شہر خان بایلیج میں داخل ہونے کے بعد قبلائی خان نے چنگیز خان کے نامور سپہ سالار سو بدائی کے پوتے آچو کو بحرئ بیزہ تیار کرنے کا حکم دیا اس لئے کہ آپ کو بحرئ جنگوں کا بڑا شوقین تھا یہ حکم ملتے ہی وہ اسی روز خان بایلیج سے روانہ ہو گیا تھا۔ تاکہ بحرئ بیزہ کی تعمیر کا کام شروع کر سکے۔ شاید جنوبی چین کو اپنے قبضے میں کرنے کے بعد قبلائی خان بحرئ بیزہ کو حرکت میں لاتے ہوئے دوسرے علاقوں پر بھی حملہ آور ہونا چاہتا تھا۔

قبلائی خان نے تین دن خان بایلیج میں قیام کیا اس کے بعد وہ اپنے اہل خانہ اور

وہ دونوں جوان احمد کو لیکر قصر کے کمرے میں داخل ہوئے جو بری طرح روشن کیا گیا تھا چاروں طرف چکا چوند سا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک تخت پر داگ چو دروازے کی طرف پشت کیے ہوئے بیٹھا تھا احمد یہی سمجھا کہ جنگ کم بیٹھا ہوا ہے جو نبی وہ آگے بڑھا کمرے کے دائیں بائیں موجود چند مسلح جوان اپنی تلواریں بے نیام کرتے ہوئے اس پر حملہ آور ہوئے اور اس کا حاتمہ کر دیا۔

جس وقت جنگ لی اور داگ چو کی نگرانی میں کچھ مسلح جوان احمد کی لاش کو محل سے باہر لارہے تھے عین اسی وقت کوغنائی کو مانگا جلال الدین صدر الدین اور سانگا وہاں پہنچ گئے تھے۔

ان سب کو دیکھتے ہوئے جنگ لی اور داگ چو پریشان ہو گئے ان کے ساتھ جو مسلح جوان تھے ان کو کوغنائی اور اس کے ساتھیوں پر حملہ آور ہونے کا حکم دے دیا تھا۔ کوغنائی اور اس کے ساتھیوں نے فوراً اپنی تلواریں بے نیام کر لیں اور مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے جنگ لی اور داگ چو کے ساتھیوں کی تعداد کافی تھی ساتھ ہی جنگ لی نے کچھ آدمی بھیج کر مزید مسلح جوانوں کو طلب کر لیا۔

ابھی یہ نکلنا شروع ہوا ہی تھا کہ جنگ لی اور داگ چو کی بد قسمتی کہ مار تو اور یورجی بھی مسلح دستے لیکر وہاں پہنچ گئے تھے اور اس کے سب ساتھیوں کو گھیر لیا گیا ان سے ہتھیار ڈالوا لیے گئے۔

عین اسی موقع پر شہر کے اندر خطائی قبیلوں کے لوگوں نے نساد شروع کر دیا تھا کوغنائی بڑی تیزی سے حالات کو سمجھ رہا تھا۔ اس سلسلے میں اس نے یورجی کو حکم دیا کہ فوراً مستقر سے مزید مسلح دستے منگوانے اور شہر کے اندر جو بھی ہنگامہ کرے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا جائے۔

یہ حکم ملتے ہی یورجی نے چند مسلح جوان مستقر کی طرف روانہ کیے اور ان کی آن میں مستقر سے اچھا خاصا لشکر آن موجود ہوا جسے لیکر یورجی شہر کے اندر پھیل گیا تھا۔

جنگ لی داگ چو اور اس کے ساتھیوں کو کوغنائی نے گرفتار کر لیا تھا۔ اسی وقت تیز رفتار تاحد قبا لئی خان کی طرف بھجوائے اور شہر کے اندر جو صورت حال تھی اس سے اسے

امیر وہ میرے ساتھ ہی نماز کیلئے آنا چاہ رہے تھے کہ دو مسلح جوان آئے اور انہوں نے احمد سے کہا کہ اسے قبا لئی خان کے سینے جنگ کم نے بلایا ہے جنگ کم سے ملنے کے لئے وہ تھوڑی طرف چلے گئے ہیں۔

سانگا کے ان الفاظ پر کوغنائی ٹکرمند ہو گیا کہنے لگا۔

یہ کیسے ممکن ہے جنگ کم تو شکار گاہ سے شہر میں آیا ہی نہیں اگر وہ آتا تو سب سے پہلے وہ مجھ سے ملاقات کرتا بھر کوغنائی نے کچھ سوچا اور وہ مسجد کے دروازے کی طرف بھاگا باقی سب لوگ بھی اس کے ساتھ تھے۔ اپنے جوتے پہننے کے بعد کوغنائی نے مارتو کی طرف دیکھا اور اس سے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

مارتو مجھے معاملہ کچھ خطرناک سا لگتا ہے جنگ کم شہر میں نہیں آیا۔ اگر آتا تو ہر صورت میں قصر میں جانے سے پہلے وہ مجھ سے ملتا۔ مجھے لگتا ہے یہ بیان اوداس کے کاوندوں کی سازش ہے۔ میں کو مانگا صدر الدین اور جمال الدین کے ساتھ قصر کا رخ کرتا ہوں۔ تم یورجی اور چند مسلح دستوں کو لیکر فوراً قصر کا رخ کرو یا ورنہ کھانا میرا اندازہ غلط نہیں ہے احمد کی جان خطرے میں ہے۔

یہ الفاظ سنتے ہی مارتو فوراً جوتے پہننے ہوئے مسجد سے نکل گیا تھا دوسری طرف کوغنائی کو مانگا سانگا صدر الدین اور جمال الدین بھی بھاگ کھڑے ہوئے تھے مسجد سے باہر نکلنے کے بعد مسجد میں لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کوغنائی کہنے لگا۔

آپ سب لوگ محترم جمال الدین اور سیف الدین کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کریں میں ذرا احمد کی خیریت دریافت کرنے جا رہا ہوں اس کے ساتھ ہی کوغنائی اپنے ساتھیوں کیساتھ مسجد سے باہر نکل گیا تھا۔

ادھر جنگ لی اور داگ چو اپنا کام کر چکے تھے انہوں نے ہی اپنے دو آدمی بھیج کر احمد کو بلایا تھا انہیں یہ خبر تھی کہ اگر انہوں نے خود احمد کو بلایا تو احمد نہیں آئے گا۔

لہذا انہوں نے جنگ کم کا نام استعمال کیا۔

لہذا جب دو مسلح جوانوں نے احمد سے کہا کہ جنگ کم نے اسے بلایا ہے تو احمد ان کے ساتھ ہوا۔

آگاد کیا گیا۔

آئی امریک شہر کے اندر جو ہنگامہ برپا ہوا تھا۔ اس پر یورپی نے قابو پایا اس لیے کہ ختائی قبیلے کے سرکردہ لوگوں کو اس نے گرفتار کر لیا جو لوگ ہنگامہ کھڑا کرنے کیلئے نکلے تھے ان میں سے کچھ کا یورپی نے خاتمہ کر دیا باقی لوگ اپنے گھروں میں دہک گئے تھے۔

قتلانی خان کی طرف سے کوغٹائی کے نام یہ پیغام آیا کہ وہ لشکروں کا سالار ہے۔ شہر کا محافظ ہے جو حالات اس کے سامنے پیش آنے ہیں۔ اپنی مرضی اپنی خشاء سے وہ جو چاہے فیصلہ کرے اسے منظور ہوگا۔

چنگ لی اور وانگ چو اور اس کے ساتھیوں کو ایک جگہ جمع کر لیا گیا تھا اس کے بعد چنگ لی اور وانگ چو کو کوغٹائی کے حکم پر اس کے سامنے پیش کیا۔ کوغٹائی جلتی شمشوں کی روشنی میں ان دونوں کی جانب بڑے غور سے دیکھتا رہا پھر انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

تم دونوں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس شہر میں خون آلود جذبوں کا میلا دھواں پھیلاتا چاہتے ہو تمہیں اور ان سب کو میں جان چکا ہوں تم دونوں کو تو میں جب سے آیا ہوں۔ بغور جائزہ لیتا رہا ہوں تم لوگوں نے بدنیتی کے گندے سفر میں خیالوں کی سرحدوں سے بھی آگے جانا چاہا۔ پھر دلت کی غیر محسوس چکی نے دیکھو تمہیں اپنے نیچے جیس کے دکھ دیا ہے۔ تم جیسے لوگ جو لوہے کے شعلے بھڑکاتے ہیں اور لوں کی قبرتوں کے لمحوں پر درد کے اظہار کی دستک دیتے ہیں ان کی اپنی کواڑوں پر ان کے خرد کے اپنے جیوں میں تصورات کی ٹھوکریں دستک دیتی ہیں تم دونوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر خود اپنی زیست کی تہہ میں اجل کی تپخت بھرنے کی کوشش کی ہے۔ ظالمو تم نے اس احمد کو مار ڈالا جو خود بیاسار مدد کر اوروں کی پیاس بجھاتا تھا۔ جو مالی مدد کرنے میں ایسا تھا کہ اس کے لئے اپنے غیر اور وہ غیروں کا تھا۔ تم نے آتے جاتے لمحوں کے آئینوں میں اپنی قوت اور طاقت اور سازش کا غلط اندازہ لگایا۔

میں کوغٹائی ہوں شر کو اس کے مقام پر رکھ کر حرکت میں آتا ہوں میں جب سے

قتلانی خان کے پاس آیا ہوں میں بغور خصوصیت کے تم دونوں کا جائزہ لیتا رہا ہوں اس لئے کہ تم نے ماروئی کو بے آبرو کیا تھا۔ زیست کی آخری سانسوں کو دعوت دی مگر بیچ نکلے یاد رکھنا کہ میں جانتا ہوں شر کی کن تاریک درزوں میں تم جذبوں کے سیاہ رنگ بکھیرتے رہے ہو۔ وصل کے کن بساطوں میں تم اپنی جوان سسپس حسین شامیں سجاتے رہے ہو۔ شب کے صحرا میں کہاں کہاں خیمہ زن ہو کر تم چاندی دوشیزاؤں کو بے آبرو کرتے رہے ہو کہاں کہاں گل رتوں کے آنگن اور دھنک خوابوں میں تم گناہوں کے کھیل کھیلتے رہے ہو۔

ادروں کو خون میں تر بہ تر کرنے اور دشمنوں کو آسودوں کی بوتلوں کے ترازو میں تولنے والو! میں تم سے تمہاری گئی رتوں کا سارا حساب وصول کرونگا۔  
لحہ بھر کیلئے کوغٹائی رکا پھر وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

اب تم دونوں میرے سامنے درد و کرب کی آہوں میں سنانا گزر رہا ہوں جیسے خاموش اداسی کے قصوں میں شب کی اجڑی مانگ اور تپنی انکار میں گراں تہہ چکی ہو بولو جواب دو کس بنا پر تم نے احمد کا خاتمہ کیا آج میں تم سے یہ بھی پوچھتا ہوں کہ کس بنا پر مسلمانوں کی اس بستی میں قتل عام کرتے ہوئے میری ملت میری قوم کی ایک بی بی جس کا نام ماروئی ہے اس کو تم نے بے آبرو کیا اور بے عزت کیا۔

کوغٹائی کی اس ساری گفتگو کے جواب میں وانگ چو اور چنگ لی کچھ نہ بولے گراں کبر آلود فضا میں خونی قبا اور گوراندھیری رات میں خوابوں کی گونج کی طرح چپ اور ساکت سے کھڑے رہے یہاں تک کہ کھولتے طے اور گونجی آواز میں۔ کوغٹائی نے پھر انہیں مخاطب کیا تم کیا خیال کرتے تھے کہ اپنے چند ساتھیوں کو اپنے ساتھ ملانے کے بعد تم ان سرزمینوں میں بسنے والے مسلمانوں کے قتل عام کرنے کی انتہا کرتے میں کامیاب ہو جاؤ گے چنگ لی وانگ چو تم نے اپنے دست راست ٹھگ اور اس کے ساتھیوں کا انجام دیکھا کہ ٹھگ کی بہنوں نے اس کے خلاف شہادت دی اب تم دونوں کی باری ہے اس لئے کہ تم دونوں ٹھگ سے بھی زیادہ زہریلے اور بدکار قسم کے لوگ ہو۔ کوغٹائی خاموش ہوا سوچا پھر پہلے سے بھی زیادہ غضبناک لہجے میں بولی پڑا۔

چنگ لی دانگ چو تم اپنے ذہن میں یہ بھی خیال کر رہے ہو گے کہ عنقریب بایان شیراسون کر دکھی حرکت میں آئیں گے قبلائی خان یا اس کے بیٹے چنگ کم سے مل کر تمہاری رہائی کا بند دست کریں گے لیکن اب ایسا نہیں ہو گا اس لئے کہ اب گناہ کو اس کے مقام پر اور شر کو اس کی جگہ پر رکھ فیصلہ کیا جائے گا میں تم سے یہ نہیں پوچھوں گا کہ یہ سازش تم نے تیار کی ہے جس کے تحت تم نے احمد کو قتل کیا ہے اس میں تم لوگوں کو کس کس کی حمایت ہے میں جانتا ہوں۔

کوغنائی لمحہ بھر کے لئے رکاوٹ لیا پھر وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

مجھے کسی اور سے غرض و غایت نہیں تم دونوں چونکہ اس قتل کی واردات میں رنگے ہاتھوں پکڑے گئے ہو۔ لہذا میں تم دونوں کیلئے ہی سزا تجویز کروں گا۔ ایک اور بات اپنے ذہن میں لکھ لینا یہ جس قدر تمہارے ہوازی کھڑے ہیں یہ بھی سن لیں کہ آج اس واردات میں اگر بایان شیراسون یا ان کا کوئی اور ساتھی بھی یہاں موجود ہوتا تو خدا کی قسم تمہارے ساتھ میں ان کی گردنیں بھی کٹوا دیتا۔

میں تمہیں آسان موت ہرگز نہیں ماروں گا۔ اس طرح تمہیں اپنے گناؤں نے کردار اور اپنے گندے کارناموں کی سزا کا احساس نہیں ہوگا۔ تمہاری گردنیں تلواریں کے ایک جھٹکے سے کاٹ دینے سے تمہیں پتہ ہی نہیں چلے گا کہ تمہیں تمہارے کن کن کارناموں کی سزا دی گئی ہے میں تمہیں ان خنائوں کیلئے بھی عبرت بنا دیتا چاہتا ہوں جو اپنے گھروں میں دیک گئے ہیں اور جنہوں نے تمہارے کہنے پر شہر میں ہنگامہ کھڑا کرنے کی کوشش کی تھی۔

پھر کوغنائی نے ارتو اور کو مانگا پور جی تینوں کو اپنے قریب بلایا تھوڑی دیر تک ان کیساتھ سرگوشی کی اس کے بعد وہ تینوں پیچھے ہٹ گئے۔

دیکھتے ہی دیکھتے پہلے کو مانگا حرکت میں آیا کچھ سلسلے دستوں کو اس نے ترتیب دیا وہ سلسلے جوان وہاں موجود چنگ لی اور وانگ چو کے ساتھیوں پر حملہ آور ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے سب کی گردنیں کاٹ کر رکھ دیں تھیں۔

پورجی نے پکڑا زمین پر بری طرح پٹان کے پاؤں کیساتھ گھوڑوں سے بندھی رسیاں باندھ دیں پھر ان کے کہنے پر گھوڑوں پر ایک سلسلے جوان بٹھایا وہ گھوڑوں کو گل کے سامنے سرپٹ دوڑانے لگے تھے یہاں تک کہ وانگ چو اور چنگ لی کو زمین پر گھسیٹ گھسیٹ کر زلت کی موت مار دیا گیا تھا۔

اس کے بعد کوغنائی اور اس کے ساتھی حرکت میں آئے بڑی عزت و احترام کے ساتھ احمد کی تجہز و تہفن کا اہتمام کیا گیا۔ چنگ لی اور وانگ چو کی لاشوں کو بھی وہاں سے ہٹا دیا گیا تھا۔ احمد کے مرنے کے بعد مالیات کا شعبہ قبلائی خان نے سانگا کے حوالے کر دیا تھا۔

قبلائی خان اپنے محل کے باہر شانہ نما اپنی نشست میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سب سے سالار اور غلامدین وہاں موجود تھے کہ کوغنائی کو مانگا پور جی سانگا جلال الدین جمال الدین صدر الدین سیف الدین بھی وہاں پہنچے سب کو قبلائی خان نے نشستوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا جب بیٹھ گئے تو اپنے پہلو میں بیٹھے کوغنائی کو مخاطب کرتے ہوئے قبلائی خان نے کہنا شروع کیا۔

کوغنائی میرے عظیم بیٹے میرا ارادہ تھا کہ چار دن تک میں خان بالغ سے نکلوں گا جنوبی چین کا رخ کروں گا اور جنوبی چین میں جو علاقے فتح کرنے والے رہتے ہیں انہیں سر کر کے جنوبی چین میں آخری حدود تک اپنی سلطنت کو وسعت دیتا چلا جاؤں گا۔ سنگ خاندان کا وزیر یا نگ شی ایک بہت بڑا لشکر جمع کر چکا ہے جنوبی چین میں جو شہر ہم نے فتح کر لیے تھے ان پر اس نے دوبارہ قبضہ کر لیا ہے لیکن حالات اچانک کر ڈٹ لے گئے ہیں اور نفل وقت ہم جنوبی چین کا رخ نہیں کر سکتے۔

کچھ قاصد آباالی رشت کی طرف سے آئے ہیں وہ میرے چھوٹے بھائی اریق بوفا کا پیغام لائے ہیں کہ آباالی رشت پر عنقریب شمال کے وحشی مانچو قبائل حملہ آور ہونے والے ہیں۔

دراصل قائد نے سامعیر یا کے اس پار شڈرا کے میدانوں اور شمالی ہر مغزروں میں زندگی بسر کرنے والے مانچو قبائل کو ہم پر حملہ آور ہونے کی دعوت دے دی تھی۔ آنے

سے ضرورت کی ہر چیز میلائی جائے گی۔

قبائلی خان اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے تھوڑی دیر کیلئے رکا پھر کہنے لگا۔  
کوغٹائی جلال الدین سیف الدین بھی تمہارے لشکر میں شامل ہونگے۔ ظاہر ہے  
سیرم اور اس کا بھائی تو ماس بھی تمہارے ساتھ جائیں گے ایسا ان دونوں کی حفاظت کیلئے  
کیا جا رہا ہے تاہم ماگس پادلائی لاسہ نہیں رہے گا۔ وہ لشکر کیساتھ روانہ نہیں ہوگا پھر  
قبائلی خان اپنا سہ کوغٹائی کے قریب لے گیا اور مزید رازداری میں کہنے لگا۔

میں جانتا ہوں تم سیرم سے نفرت نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس سے بیزاری کا اظہار  
کر سکتے ہو اس لئے کہ وہ ایسی لڑکی ہے جسے ہر کوئی اپنا پسند کرنے کا وہ خوب صورت  
ہے۔ پرکشش ہے جوان ہے میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ جب تم چاہو اس سے شادی  
کر لینا وہ تمہارے لئے ایک انتہا درجہ کی مخلص اور وفا شعار بیوی ثابت ہوگی اب یہ بتاؤ  
کہ تم کب تک یہاں سے کوچ کرنا پسند کرو گے۔

کوغٹائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

بایان کا اس سلسلے میں کیا کہنا ہے؟

وہ تو فلغور یہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

کوغٹائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

عظیم خاقان بایان کا کہنا درست ہے ہمیں فلغور یہاں سے حسیل بیکال کی طرف  
کوچ کرنا چاہیے دیر نہیں کرنی چاہیے ایسا کرنے پر مانچہ قبائل ہمارے لیے خطرہ ثابت  
ہو سکتے ہیں۔ گو پوری تفصیل ابھی تک اریق بوعا نے نہیں بتائی لیکن میرا دل کہتا ہے کہ  
آپ کے آبائی دشت پر ایک طرف سے مانچو اور دوسری طرف سے قائد حملہ آور ہونے  
کی کوشش کرے گا۔

قبائلی نے ایک لبا سانس لیا اور کہنے لگا۔

کوغٹائی تمہارا کہنا درست ہے لیکن قائد کوئی اتنا بڑا حملہ نہیں کرے گا تمہارے  
لشکر کے کچھ حصے کو اپنے ساتھ مصروف رکھنے کی کوشش کرے گا اہل لشکر کے وہ مانچو قبائل پر ہی  
چھوڑے گا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دریائے قزل قم کو عبور کرنے کے بعد وہ پہلے کی طرح آبائی

والے قاصدوں نے یہ بھی کہا ہے کہ قائد نے ان وحشی مانچو قبائل کو بڑی پرکشش ترغیبات  
دی ہیں۔ ہمارا آبائی دشت سامعیر یا کے جنوبی حصے میں ہے۔ جبکہ وحشی مانچو قبائل  
سامعیر یا کے انتہائی شمال میں طوفانی اور برناتی جگہوں کی طرح سرگرداں رہتے ہیں۔ یہ  
انتہا درجہ کے وحشی اور خونخوار ہیں میرے چھوٹے بھائی اریق بوعا کا کہنا ہے کہ عنقریب یہ  
ہمارے آبائی دشت کو نشانہ بنائیں گے۔ ابھی تک یہ تفصیل معلوم نہیں ہو سکی کہ قائد نے  
انہیں کیا ترغیبات دی ہیں۔

پر میرا دل کہتا ہے کہ مانچو قبائل آدھی اور طوفان کی طرح شمال کی طرف سے نکل  
کر ہمارے آبائی دشت پر حملہ آور ہوں گے تو وہ قائد کے بس میں بھی نہیں رہیں گے  
اور ہمارے دشت کو تاج کرنے کے بعد اس علاقے پر بھی قابض ہو جائیں گے جو اس  
وقت قائد کے تسلط میں ہے قائد نے ان وحشی قبائل کو اپنے دشت پر حملہ کرنے کی  
دعوت دے کر ایک بہت بڑی لٹلٹی کی ہے جس پر قائد کو بعد میں یقیناً پچھتانا پڑے گا۔

اس لئے کہ سرد برناتی علاقوں سے نکل کر جب یہ وحشی قبائل جنوب کی طرف آباد  
اور زرخیز زمینوں کو دیکھیں گے تو واپس شمال کی طرف جانے کی بجائے صحرائے گوبی کے  
آس پاس سونا اگلی زمینوں میں آباد ہونا پسند کریں گے اگر ایسا ہوا تو سنگول ہمیشہ کیلئے  
دشت ایشیا سے مت کر رہ جائیں گے اور میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔

کوغٹائی میرے بیٹے تمہاری آمد سے پہلے جو فیصلہ کیا گیا ہے وہ یہ کہ تم اور بایان  
اپنے اپنے لشکر کو لیکر دشت کا رخ کر دو گے بایان کو میں نے تفصیل کیساتھ سمجھا دیا ہے۔ وہ  
تمہارے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گا اس لئے کہ اس وقت ہم نے اس دشمن کو روکنا  
ہے جو کڑی کی یلغار کی طرح اپنے راستے میں آنے والی ہر چیز کو اجازت دینا چلا جاتا ہے۔

تمہاری آمد سے پہلے اویانگ سے میں نے مشورہ کیا ہے اس نے بھی یہی تجویز  
پیش کی ہے کہ فلغور کوغٹائی اور بایان دونوں کو سارے سالاروں کیساتھ آبائی دشت کی  
حفاظت کیلئے روانہ کیا جائے سارے لشکر کے اپنے اہل خانہ کو اپنے ساتھ لے سکتے ہیں  
یورت حرکت میں آئیں گے اور جس قدر جلد ممکن ہو آبائی دشت میں پہنچنے کی کوشش  
کریں گے سزا اپنے عروج پر آتا جلا آ رہا ہے لہذا برفباری کا مقابلہ کرنے کیلئے یہاں

شروع کیا۔

کوٹھالی میرے عزیز جو قاعدہ میں نے اپنے بھائی قبلائی خان کی طرف بھیجا تھا اس کے ذریعے تمہیں خبر ہوگئی ہوگی کہ ان دنوں ہمیں دو اطراف سے حملوں کا خطرہ ہے۔ شمال کی طرف سے مانچو قبائل اور جنوب مغرب کی طرف سے قاعدہ۔۔۔۔۔

اب صورت حال یہ ہے کہ قاعدہ کا ایک لشکر دریائے تزل تم کو عبور کرنے کے بعد تو وہ کے میدانوں میں پڑاؤ ہوا ہے یہ وہی میدان ہے جہاں تم قاعدہ کے لشکر کو شکست دے کر دریائے تزل تم کے اس پار بھاگ چکے ہو۔

تمہارے کہنے کے مطابق تمہارے یہاں سے کوچ کرنے کے بعد میں نے دریائے تزل تم کے کنارے کنارے حفاظتی ڈیڑھے مقرر کر دیئے تھے پر ان دستوں کے مقرر کئے جانے کے باوجود قاعدہ کا لشکر رات کی گہری تاریکی میں دریائے تزل تم پر لکڑی کا ٹل بنا کر تو وہ کے میدانوں میں داخل ہو گیا ہے اب قاعدہ کو شمال کی طرف سے مانچو قبیلے کے لشکر کی آمد کا انتظار ہے۔

میرے بھائی مجھے یہ بھی اطلاع دے چکے ہیں کہ قاعدہ کے جس لشکر نے دریائے تزل تم کو عبور کرنے کے بعد تو وہ کے مقام پر پڑاؤ کیا ہے اس میں نہ قاعدہ ہے نہ اس کی بیٹی آئی یا رونق اس لشکر کی کمانداری قاعدہ کے لشکروں کا سالار اعلیٰ پلو جس اور لکڑی اور مغل سالار کر رہے ہیں اس سلسلے میں بابا ان سے طویل گفتگو کرنے کے بعد میں تمہاری طرف آیا ہوں۔

یہ صورت حال تو قاعدہ کے لشکر کی ہے جہاں تک مانچو قبیلے کا تعلق ہے تو وہ یقیناً شمال کی طرف سے ہم پر حملہ آور ہوں گے شمال کی سمت کو کافی حد تک میں نے محفوظ کر دیا ہے جمیل بیکال کی طرف حفاظت کا پہاڑ برخان کالہ دون ہے۔ اس کے اندر جس قدر درے ہیں جن کے ذریعے مانچو قبائل کے اندر آنے کا خطرہ ہے وہاں میں بہترین تیر انداز مقرر کر چکا ہوں اب ان دروں کے ذریعے مانچو قبائل براست جمیل بیکال کا رخ کر کے ہمارے دشت کے مرکزی شہر قراقرم کا رخ نہیں کر سکتے۔

شمال کی طرف ان کے آنے کے در راستے ہیں ایک جمیل بیکال کا مغربی حصہ

دشت میں داخل ہونے کی کوشش کر لے بہر حال جس قسم کے حالات تمہارے سامنے آئیں ان کے مطابق فیصلہ کرنا مجھے امید ہے تم اور بابا ان دونوں لشکر اریق بوغا کیساتھ آبائی دشت کی خوب حفاظت کرو گے۔

قبلائی خان رکا پھر وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

آج کا دن میں تمہیں تیاری کیلئے دیتا ہوں کل صبح ہی صبح تم یہاں سے کوچ کر جانا اس کے بعد قبلائی خان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا سارے سالار بھی اپنی جگہوں پر کھڑے ہو گئے تھے اس روز لشکر نے کوچ کرنے کیلئے پھر پور تیاری کی اور اگلے روز صبح ہی صبح کوٹھالی اور بابا ان کی سرکردگی میں سنگولوں کراستوں کر غیزوں کا تھہ سیٹھیں اور دوسرے ان گنت قبائل پر ششل لشکر خان بالغ سے جنوبی ساحل یا میں جمیل بیکال کی طرف کوچ کر رہا تھا۔

ان گنت یورتوں پر ششل لشکر بڑی تیزی سے جمیل بیکال کی طرف کا رخ کر رہا تھا کوہستان ہویات اور دریائے کیرولین کے پتوں بچ گزرنے کے بعد لشکر دریائے کیرولین کے ساتھ ساتھ آگے بڑھا پھر لشکر نیرخ موڑا اور دریائے کیرولین کو عبور کرنے کے بعد چند وسیع میدانوں کو عبور کیا جو دریائے اوتان کو عبور کرنے کے بعد دونوں لشکر چنگیز خان کے آبائی دشت میں داخل ہوئے تھے جسے اسٹی ایشیا بھی کہہ کے پکارا جاتا ہے۔

کوہستان خٹکائی اور جمیل بیکال کے درمیانی حصے میں قبلائی خان کے چھوٹے بھائی اریق خان نے بہترین انداز میں دونوں لشکروں کا شاندار استقبال کیا اور کوہستان خٹکائی کے دامن میں ہی دونوں لشکر اپنے اپنے یورتوں کے ساتھ پڑاؤ کر گئے تھے۔

جبکہ وہ لشکر جوارق بوغا کی کمانداری میں تھا پہلے ہی وہاں پڑاؤ کے ہوئے تھا۔ رات کے کھانے کے بعد کومانگا۔ مارو۔ یورجنی جمال الدین سیف الدین صدر الدین جمال۔۔۔۔۔ اور سالار کوٹھالی کے یورت میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ یورت میں قبلائی خان کا چھوٹا بھائی اریق بوغا داخل ہوا۔

اس کے آنے پر سب نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا اریق بوغا آگے بڑھا کوٹھالی کے پاس بیٹھ گیا کچھ دیر خاموشی رہی پھر اریق بوغانے کوٹھالی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

امید ہے اتنی دیر تک تم بھی قاعدہ کے لشکر کو مار بھگاتے ہوئے ہم سے آن ٹو گے اس طرح ہم تینوں مل کر وحشی مانچو کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔  
کوغٹائی نے کچھ سوچا پھر اریق بوغا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

اریق بوغا جو طریقہ کار تم نے اور بایان نے وضع کیا ہے بہت عمدہ ہے اس پر عمل کر کے یقیناً وحشی قبائل پر کاری ضرب لگائی جاسکتی ہے لیکن میں اس میں تھوڑی سی تبدیلی کرنا چاہوں گا اگر تم برانہ مانو تو۔

اریق بوغا نے کوغٹائی کی پیٹھ تھپتھالی اور کہنے لگا۔  
کوغٹائی تم کس قسم کی گفتگو کرتے ہو تم مجھ سے جنگ کا زیادہ تجربہ رکھتے ہو طاقت اور ہتھیار زنی میں لا جواب ہو اگر اس میں کوئی تبدیلی کرتے ہو تو یقیناً ہمارے لئے فائدہ مند ہوگی۔

کوغٹائی ہنسنے لگا اور کہنے لگا۔

اگر مانچو دریائے خسار کے کنارے کنارے کوہستان خنگائی کی طرف بڑھتے ہیں تو قاعدہ کے لشکر سے فارغ ہونے کے بعد میں بایان اور تم سے ملنے کیلئے دریائے خسار کا رخ نہیں کروں گا۔ میں دریائے قزل تم کی طرف بڑی تیزی اور برق رفتاری کیساتھ جاؤں گا۔

جن دروں سے دریائے قزل تم نکل کے آتا ہے ان دروں سے کوہستان خنگائی کو عبور کرنے کے بعد میں فلطور اور انتہائی سرعت کیساتھ شمال کا رخ کروں گا ان دروں میں گھات لگائوں گا جن کو دریائے خسار کے کنارے کنارے عبور کرنے کے بعد مانچو جھیل بیکال کا رخ کریں گے اتنی دیر تک بایان اور تم بھی ان کے پیچھے لگ جانا جو وہی وہ کوہستان خنگائی میں داخل ہوتے ہیں سامنے کی طرف سے میں اور پشت کی طرف سے تم اور بایان ان پر حملہ آور ہونگے تو میرے خیال میں ان دہشیوں کے پاس بھاگنے کے سوا اور کوئی راستہ نہ رہے گا۔ اس طرح ہم بڑی آسانی سے انہیں مار بھانگنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اریق بوغا تھوڑی دیر تک کوغٹائی کی طرف توصیف انداز میں دیکھتا رہا پھر کہنے

جہاں کوہستانی خطوں میں کالی درے ہیں ان دروں کو میں کالی محفوظ کر چکا ہوں یہاں بھی میں خیر انداز بٹھا چکا ہوں اس حصے میں بھی مجھے امید ہے وحشی مانچو قبائل جنوب کا رخ نہ کر سکیں گے۔

لہذا شمال کی طرف سے اب مانچو قبائل کے آنے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ وہ دریائے خشی کے کنارے کنارے جنوب کی طرف آئیں گے جہاں دریائے خسار اور قزل تم ملتے ہیں وہاں اپنا رخ بدلیں گے اور دریائے خسار کے ساتھ ساتھ مشرق کا رخ کریں گے جہاں ہم پر حملہ آور ہونے کیلئے دو طریقے استعمال کر سکتے ہیں۔  
پہلا یہ کہ دریائے خسار کو عبور کرنے کے بعد وہ تو وہ کے میدان میں داخل ہو کر قاعدہ کے لشکر کیساتھ ملنے کی کوشش کریں گے۔

اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو وہ ان کا دوسرا طریقہ کار یہ ہوگا کہ دریائے خسار کے کنارے کنارے مشرق کی طرف بڑھیں گے اور کوہستان خنگائی کے اندر وہ درے جن کے اندر سے دریائے خسار نکلتا ہے ان میں سے ہوتے ہوئے کوہستان خنگائی اور جھیل بیکال کے درمیان جو میدان پڑتے ہیں ان میں سے ہوتے ہوئے جھیل بیکال اور ہمارے مرکزی شہر قراقرم کا رخ کر سکتے ہیں۔

اب میں نے اپنے ذہن میں جو سوچا ہے وہ یہ کہ تم اپنے لشکر کے ساتھ تو وہ کے میدانوں میں دریائے قزل تم کی طرف رخ کرو اور قاعدہ کا جو لشکر دریائے قزل تم کو عبور کر آیا ہے اسے مار بھگ کر دریائے قزل تم کے پار جانے پر مجبور کرو۔

بایان اپنے لشکر کے ساتھ دریائے خسار کے کنارے کنارے پڑاؤ کریگا دشمن بڑی نگاہ رکھے گا اگر مانچو قبائل دریائے خسار کو عبور کرنے کے بعد تو وہ کے میدانوں میں داخل ہوتے ہیں تو بایان اپنے لشکر کے ساتھ پیچھے ہٹے گا اور تم سے آن ملے گا میں بھی وہاں موجود ہوں گا اس طرح ہم تینوں مل کر وحشی قبائل کا مقابلہ کر سکیں گے۔

اور اگر مانچو تو وہ کے میدانوں کا رخ نہیں کرتے بلکہ دریائے خسار کے کنارے کنارے کوہستان خنگائی کے دروں کا رخ کرتے ہیں تو دریا کے ایک کنارے پر وہ اور دوسرے کنارے پر میں اور بایان کوہستان خنگائی کے دروں کی طرف بڑھیں گے مجھے



جو طریقہ میں اور بایان نے وضع کیا ہے اس سے تمہارا لائحہ عمل عمدہ اور بہتر ہے لہذا اسی پر عمل کیا جائے گا اب بایان تو ابھی تھوڑی دیر تک اپنے لشکر کیساتھ دریائے خسارہ کی طرف چلا جائے گا۔ میں بھی اس کے ہمراہ ہوں گا تم اپنے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کرتے ہو؟

کوغٹائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

اریق بوغاتم سے گفتگو کرنے کے بعد میں بھی اپنے لشکر کے ساتھ حرکت میں آؤں گا اور تو وہ کے میدانوں میں قاعدہ کے لشکر کے قریب پڑاؤ کر لوں گا اور قاعدہ کے لشکر سے نینے کی کوشش کروں گا۔

اریق بوغاشاید کوغٹائی کی اس گفتگو سے مطمئن ہو گیا تھا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا کہنے لگا۔

کوغٹائی تم نے جو کچھ کیا ہے یہ آخری ہے اب میں جاتا ہوں میں اور بایان دریائے خسارہ کی طرف کوچ کریں گے اس کے ساتھ ہی اریق بوغادہاں سے چلا گیا تھا اس کے جانے کے بعد کوغٹائی نے اپنے لشکر کو کوچ کا حکم دیا اس کے لشکر کے چھکڑے جن میں یورت نصب تھے کھڑکھڑاتے ہوئے دریائے قزل لم کے کنارے کنارے تو وہ کے میدانوں کے وسطی حصے کا رخ کر گئے تھے دوسری جانب اریق بوغادہ اور بایان بھی دریائے خسارہ کا رخ کئے ہوئے تھے۔

☆☆☆☆☆

تو اس کے میدانوں میں قاعدہ کے لشکر کے قریب ہی کوغٹائی نے اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر لیا تھا چھکڑے جن میں یورت نصب تھے کچھ اس ترتیب سے لشکر گاہ کے چاروں طرف پھیلا دیئے گئے تھے کدرات کو دشمن آسانی سے شب خون نہ مار سکے لشکر کے اندر جگہ جگہ مشعلیں روشن کر دی گئی تھیں کوغٹائی کے یورت کے قریب ہی سیرم اور اس کے بھائی تو اس کا یورت تھا اور ان کے قریب ہی سیف الدین اور اس کی بیوی ماروئی کا یورت تھا ماروئی بھی سیف الدین کے ساتھ لشکر میں شامل تھی۔

پڑاؤ کی حالت درست کرنے کے بعد کوغٹائی اپنے یورت کے سامنے کو مانگا مارو تو یورجی جمال الدین سیف الدین اور دیگر سالاروں کے ساتھ کھڑا ہوا تھا کہ ایک طرف سے صدر الدین اور جلال الدین دونوں آئے ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا جسے انھوں نے ذرا قاصطے پر کھڑا کر دیا تھا جلال الدین اس کے پاس کھڑا ہوا صدر الدین اکیلا کوغٹائی کے قریب آیا اور دھیرے سے لہجے میں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

امیر ایک شخص آپ سے ملنا چاہتا ہے وہ کیوں آپ سے ملنا چاہتا ہے نہیں بتاتا ہم نے اس سے یہ بھی پوچھا ہے کہ وہ کس سمت سے آیا ہے کیا پیغام رکھتا ہے لیکن اس کا کہنا ہے کہ میں نے جو کچھ کہنا ہے امیر کوغٹائی ہی سے کہوں گا۔ اپنا نام تک بتانے سے گریز کرتا ہے لیکن اس کی گفتگو سے ہم نے اندازہ لگا لیا ہے کہ وہ مسلمان ہے اس کی باتوں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ آپ سے ملاقات کیلئے برا بے بسمن ہے اور آپ سے ملنے

حکمرانی ہو جس کا جمال سرسبز دشا داب اور حسین خلد کی مانند ہو جس کی باتوں جس کی ادا جس کے سراپا کی کشش ایسی ہو جیسے طرز کوہین میں جدید سحر طرازی بھردی گئی ہو۔  
نامان کی ایسی گفتگو سے کوغنائی گہری سوچوں میں کھو گیا تھا وہاں کھڑے دوسرے لوگ بھی کسی قدر پریشانی کا اظہار کر رہے تھے کہ نامان پھر بول اٹھا کہ۔

امیر کوغنائی میں ایک ایسی لڑکی کی طرف اشارہ کر رہا ہوں جس کی زندگی میں آپ سے ملاقات سے پہلے نہ کوئی رقص تھا نہ رومان نہ گیت نہ نغمہ نہ اس کی زندگی میں کوئی محبت کی صدا نہ تھی بس زیست کے میدان میں وہ زندگی بسر کر رہی تھی آپ سے ملاقات اس کے لئے ایسی ثابت ہوئی جیسے کسی نئے ذہن میں بہاروں کے بیج بودیے گئے ہوں آپ سے ملنے کے بعد اس کی فکر کی ساری گرہیں کھل گئیں اس کی سوچیں داہون گئیں خلوت ذات میں گم رہنے والی وہ لڑکی جو کسی سے زیادہ لمبی بھی نہ تھی آپ کی محبت اس پر گھٹا بن کر بری اور اس کے ذہن کے سارے درجے کھول دیئے اب وہ خاموشیوں کے جذبوں معدوم فردوس اپنے نور سے محروم فکر کی طرح آپ کا انتظار کر رہی ہے دن کے تپے راستوں اور رات بھرناچتے دوسوں کی پرچھائیوں پر کھڑے ہو کر وہ آپ کی راد دکھتی ہے اگر آپ سے اس کی ملاقات نہ ہوگی تو امیر وہ لڑکی بچاری آنہنیوں میں اڑتے غبار اور ستانوں کے جنگل میں گم فضاؤں کی طرح فنا ہو کر رہ جائے گی۔

نامان جب خاموش ہوا تو اس کی طرف دیکھتے ہوئے کوغنائی بول پڑا۔  
تم اتنے بھاری بھر کم الفاظ میں ایک لڑکی کا ذکر کر رہے ہو کیوں؟

نامان مسکرایا اور کہنے لگا۔

امیر میں ایک ایسی لڑکی کا ذکر کر رہا ہوں جس کے ساتھ حالات وقت اور حادثات نے آپ کی سنگتی کروادی تھی۔

کوغنائی چونکا وہ کچھ کہنا چاہتا تھا کہ نامان پھر بول پڑا۔

امیر میں قائمہ کی بیٹی آئی یاروں کا ذکر کر رہا ہوں۔ وہ آپ سے ملنے کے لئے بے چین ہے اسی نے مجھے آپ کی طرف روانہ کیا ہے۔ وہ آپ سے ملنے آپ سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس کے بعد نامان نے کوغنائی کی روانگی کے بعد آئی

کے بعد نور ادا پس اپنی منزل کی طرف چلا جانا چاہتا ہے وہ شخص سامنے کھڑا ہے میں جلال الدین کو اس کے پاس ہی کھڑا کر آیا ہوں۔

کوغنائی نے اس سمت دیکھا جہاں جلال الدین کے ساتھ آنے والا شخص کھڑا تھا کوغنائی نے صدر الدین کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تم نے اُسے دُور کھڑا کر دیا اسے میرے پاس لاؤ تاکہ میں جانوں کون ہے کہاں سے آیا ہے۔ کیوں مجھ سے ٹھیک چاہتا ہے۔

صدر الدین پلٹا پھر جمال الدین اور وہ دونوں لوگ ان کے ساتھ جو جوان شخص تھا اپنے لباس اپنے ہلنے سے بھی مسلمان لگتا تھا قریب آ کر بلند آواز سے اس نے سلام کیا سب نے اس کے سلام کا جواب بہتر انداز میں دیا پھر قبل اس کے کہ کوئی گفتگو کا آغاز کرتا وہ شخص کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے بول اٹھا۔

امیر کوغنائی اگر آپ تھوڑا سا وقت میرے لئے نکالیں تو میں آپ سے ایک انتہائی راز کی بات کرنا چاہتا ہوں میرے پاس وقت بہت تھوڑا ہے میں بہت جلد لوٹ جانا چاہتا ہوں۔

کوغنائی نے نور سے اس کی طرف دیکھا کہنے لگا۔ جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو کہو۔  
آنے والا پھر بول اٹھا۔

کیا آپ جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں علیحدگی میں نہ سنیں گے۔

کوغنائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

علیحدگی اور خلوت کی ضرورت نہیں ہے یہاں جس قدر لوگ کھڑے ہوئے ہیں میرے برابر سے واقف ہیں جو کچھ کہنا چاہتے ہوں ان کی موجودگی میں کہو یہ میرے بھائی ہیں یوں جانو یہ سب میرے جسم کا ایک حصہ ہیں ان سے علیحدہ ہو کر میں تم سے کیا سنوں گا۔ کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔

آنے والا رکھ پھر دھم سے لہجے میں کہنے لگا۔

امیر کوغنائی میرا نام نامان ہے الحمد للہ ترک مسلمان ہوں کیا آپ کسی ایسی لڑکی کو جانتے ہیں جس کی خوب صورتی نے اندازِ فسوں کاری اور تنہاؤں کے مگر اور بے داغ

یادوں کا اس سے محبت کرنا اور پھر چینی سوداگر سے اس کی شادی اور چینی سوداگر کو کوغنائی کی خاطر ہلاک کر دینے تک سارے حالات واقعات سنا ڈالے تھے۔

جب تک نامان بولتا رہا کوغنائی اور وہاں کھڑے سب لوگ دھیرے دھیرے مسکراتے رہے تھوڑی دیر کے بعد نامان نے کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے ایک نیا انکشاف کیا۔

امیر کوغنائی ان سب باتوں سے بڑھ کر میں آپ پر یہ بھی انکشاف کر دیا کہ آپ کی خاطر وہ دلی طور پر اسلام قبول کر چکی ہے صرف اظہار اس لئے نہیں کر رہی کہ اس کے ایسا کرنے سے اس کا باپ قائد پتھر دل قسم کے منگول اس کے اس نفل کو ناپسندیدہ قرار دیں گے جس وقت اس نے آپ کے ساتھ منگنی طے ہوئی تھی اور آپ قلبائی خان کی طرف روانہ ہو گئے تھے آپ کی روانگی کے بعد اس نے اسلام اور اس کے اصولوں میں دلچسپی لینا شروع کر دی تھی قائد کے لشکر میں آپ جانتے ہیں بے شمار مسلمان عالم دین ہیں ان کے پاس وہ اچھی بیٹھتی رہی ہے اور وہ اسلام کے سارے اصولوں سے آگاہ ہے اسے خبر ہو گئی تھی کہ آپ اپنے لشکر کے ساتھ ان کے آبائی دشت کا رخ کر رہے ہیں لہذا آپ سے رابطہ کرنے کے لئے اس نے مجھے آپ کی طرف روانہ کر دیا اب آپ بتائیں کہ میں واپس جا کر اس سے کیا کہوں؟

دراصل آئی یادوں فلغور آپ سے شادی کرنا چاہتی ہے اس لئے کہ اس کا باپ قائد اس پر زور دے رہا ہے کہ وہ شادی کر لے آئی یادوں نے اپنے باپ کو تسلی دے رکھی ہے کہ ایک نہ ایک دن کوغنائی اس کی طرف آئے گا اور وہ اسی سے شادی کرے گی بس اسی امید اور انتظار میں اپنے باپ قائد کو بہلائے جا رہی ہے اب آپ بتائیں میں واپس جا کر اس سے کیا کہوں۔

کوغنائی کچھ سوچتا رہا پھر نامان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

نامان فلغور جواب دینا کوئی اتنا آسان کام نہیں ہے اس لئے کہ ایک اور لڑکی بھی ہے جو میری زندگی کا ساتھی بننا چاہتی ہے اس کے بعد اختصار کے ساتھ کوغنائی نے نامان کو سیرم کے حالات سنا ڈالے تھے اس موقع پر نامان نے خوشی کا اظہار کرتے

ہوئے کہنا شروع کیا۔

امیر کوغنائی اگر آپ آئی یادوں کے علاوہ سیرم سے بھی شادی کرنا چاہیں گے تو میرا دل کہتا ہے کہ اس سلسلے میں آئی یادوں کو کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں ہوگا وہ سیرم کو اپنی بہن کی طرح رکھے گی۔

کوغنائی کچھ دیر سوچتا رہا اور پھر نامان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

نامان آئی یادوں یقیناً ہزاروں چمکتے ستاروں میں گیت اور خوبصورتی بکھیرتا ایک درخشاں ماہتاب ہے قائد اور اس کے پاس سے رخصت ہونے کے بعد میں تو یہی خیال کر رہا تھا کہ آئی یادوں مجھے گلہ انوں اور تاجستانوں کا ایک عارضی خوشبو کا جھونکا اور آسمان کی طرف پرواز کرتی جگنو کی مشعل سمجھ کر فراموش کر دے گی اگر اس نے اپنے تقدرات کی لٹوں پر جھنگ کر تے ستاروں کی طرح میری محبت کو زندہ رکھا ہے اگر وہ پوچھوٹے سے سورج غروب ہونے تک کوہستانوں کی الجھی بیاسی کی طرح شدت سے میرا انتظار کرتی ہے اگر کوہستانوں کی وحشت ناک میں بھی اس نے میری چاہت کو ایک واہمہ اور قدم اکھاڑتے طوفانوں میں بھی میری محبت کو ایک چھلاوہ نہیں بنے دیا تو پھر واپس جا کر اس سے کہنا کہ میں بھی آئی یادوں کو بے حسی کے بازاروں میں نیلام نہیں ہونے دوں گا۔ اسے ہجر وصال کی کشمکش میں ددریوں کی الجھنوں میں نہیں پھینے دوں گا۔ بشارت کے منتظر اس کے دل خوب دیکھتی اس کی سمندر آنکھوں اور اس کے صحن دل کی ہر روش کیلئے میں دعاؤں کی تاثیر اور اس کی ذات کے لئے بال و پر کی پرواز بن جاؤں گا۔ میری طرف سے جا کر اسے یقین دلانا کہ وہ میری طرف آ سکتی ہے لیکن ٹھہر د پہلے میں سیرم سے بات کر لوں وہ اس سلسلے میں کیا کہتی ہے پھر تم یہاں سے لوٹ کر آئی یادوں کی طرف جانا۔

کوغنائی تھوڑی دیر کیلئے رکا پھر کومانگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

کومانگ تم سب وہیں رکو میں سیرم اور تو اس کے عورت کی طرف جاتا ہوں اس سلسلے میں سیرم سے بات کرتا ہوں اس کے بعد آ کر نامان کو میں آخری پیغام دیتا ہوں کومانگ نے اس سے اتفاق کیا پھر کوغنائی وہاں سے ہٹ گیا تھا۔

احساس ہو گیا کہ کوغنائی اس سے محبت کرتا ہے اور اسے اپنانا چاہتا ہے تو اس کی حالت ظلم آج میں لا جو ردی مکس نگار زندگی کے کسی خوابوں میں چاند کی پہلی کرنوں اور رو پہلی سکرانوں میں بکھرے نسوں کے رنگوں کی ہو کے رہ گئی تھی۔

ایک بار بھر کوغنائی کی آواز اس کی سماعت میں رس گھول گئی۔ سیرم میں تم اور آئی یارون دونوں سے ایک ساتھ شادی کرنا چاہوں تو تمہیں کوئی اعتراض ہوگا؟

سیرم کی گردن جھک گئی تھی جیسا کہ دوش پر پرانی اجنبیت کے خلاف اتارتی ہلکی سی بوند باندی کی طرح شرمارہی تھی اس کی خوابیدہ آنکھوں میں پرکشش حیا کی گرمی اپنا رنگ دکھا گئی تھی سانسوں کی خوشبو تازے مہکتے گلابوں کی صورت اختیار کر گئی تھی۔

کوغنائی نے پھر اسے مخاطب کیا۔

سیرم میں نے تم سے جو کچھ کہا ہے تمہاری خاموشی اس کا جواب نہیں میں تمہارے منہ سے کچھ سننا پسند کروں گا تاکہ آنے والے دور میں نہ مجھے کوئی اعتراض ہو نہ تمہیں میں تمہاری خوشی کو اپنی خوشی جان کر تمہیں اپنی زندگی کا ساتھی بنانا چاہتا ہوں یہی پیغام میں آئی یارون کی طرف بھی بھجوانا چاہتا ہوں کیونکہ آئی یارون کا ایک قاصد میرے پاس آیا ہوا ہے تم سے بات کرنے کے بعد میں اسے واپس بھجوں گا بولو۔ جواب دو تمہارا جواب سننے کے بعد میں واپس جاؤں گا۔ نامان کو آئی یارون کی طرف بھجوں گا ہو سکتا ہے آئی یارون تمہوڑی دیر تک یہاں پہنچ جائے میں چاہوں گا کہ تم خود اس کا استقبال کرو۔

سیرم تمہوڑی دیر تک مسکراتی رہی۔ شرمانی رہی چھلکتی بھی رہی پھر سانسوں کی نفا میں اس کی رس برساتی آواز سنائی دی لڑکھرائی ہوئی آواز میں وہ کہہ رہی تھی۔

امیر آپ مجھ سے کیوں پوچھتے ہیں میں تو اپنی ذات کی ہر شے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اپنی زیست کی ہر پسندیدہ شے آپ پر نچھاور کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہوں اگر میرے علاوہ آئی یارون کو بھی اپنی زندگی کا ساتھی بنانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا بلکہ میں خوشی محسوس کر دوں گی کیونکہ آئی یارون سے بہت پہلے آپ کی سگی ہوئی تھی۔ سیری بہت آپ پر اس کا حق زیادہ ہے۔ میں آئی یارون کی عزت ایسے ہی کروں گی جیسے بولن۔ ہن اپنی بڑی بہن کی کرتی ہے۔

سیرم کے یورت کے سامنے آ کر کوغنائی کھنکارا اس وقت سیرم کے یورت میں خور سیرم اور اس کا بھائی تو ماس اور سیف الدین کی بیوی ماری بیٹھے ہوئے تھے کوغنائی کو دیکھتے ہی منوں اٹھ کھڑے ہوئے کوغنائی یورت میں داخل ہوا سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا خود بھی وہ سیرم کے سامنے بیٹھ گیا پھر سیرم کو مخاطب کر کے کوغنائی کہہ رہا تھا۔

سیرم میں ایک اجنبائی اہم موضوع کے متعلق تم سے بات کرنے کے لئے آیا ہوں۔

لو بھر کے لئے سیرم بیچاری خوابوں کے اجزائے خاکوں میں خشک رتوں میں پھینکی ہنسی اور خزاں کے بوجھل جسم میں تلب و جگر کے زخموں جیسی ہو کے رہ گئی تھی دھیرے سے لہجے میں کہنے لگی کیا آپ ہم سب کو چھوڑ کر کسی نئی مہم پر روانہ ہو رہے ہیں۔

کوغنائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

نہیں سیرم ایسی کوئی بات نہیں میں تمہارے ساتھ اپنی زندگی کا ایک اہم فیصلہ کرنے کے لئے آیا ہوں۔ سیرم میرا دل تمہاری طرف سے مطمئن ہو چکا ہے اور میں جانتا ہوں تم میری طرف سے ابھی تک مشکوک ہو مگر اب وہ وقت آ گیا ہے کہ میں تمہارے ریزہ ریزہ انگ کو اپنی باتوں سے جوڑ دوں تمہارے ٹوٹے من میں مہک بھر دوں اور تمہیں الفاظِ دعائی کی ٹکٹوں سے باہر نکال لوں۔

سیرم عجب سے انداز میں کوغنائی کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی لہجہ یہ لہجہ اس کی کیفیت اس کے خانہ دل کی پر کیف خوشبوؤں، شوخ انگڑائی سے بیدار ہوتے ستاروں، شبنمی نظروں کی ٹھنڈی آہٹوں جیسی ہو رہی تھی تاہم اس نے اپنی کیفیت کو دھل کی لوح اور مہتابی کرنوں کی طرح ضبط کے آئینے میں چھپا کے رکھا یہاں تک کہ اس کی سماعت نے کوغنائی کی آواز پھر نہ سنی۔

سیرم میں تمہیں اپنی زندگی کا ساتھی بنانا چاہتا ہوں۔ مگر اس کے لئے ایک الجھن ہے اس کے بعد کوغنائی نے سیرم کو آئی یارون کے سارے حالات جو نامان نے آ کر بتائے تھے تفصیل سے سنا ڈالے تھے۔

آئی یارون کے واقعات سن کر سیرم نے برا محسوس نہیں کیا بعد اسے جب =

یاد روق کا کیا بنے گا کیا وہ ہمارے ساتھ خان بلخ میں جا کے رہ سکے گی جبکہ ہمارے خیال میں ایسا ممکن نہیں۔ گذشتہ کئی برسوں سے وہ اور اس کا باپ قائد منگولوں کے آبائی دشت پر قبضہ کرنے کے لئے حملہ آور ہوتے رہے ہیں یہ شار منگولوں کے ہاتھوں مارے جاتے رہے ہیں منگولوں کو جب خبر ہوگی کہ آئی یاد روق آپ کی بیوی ہے اور آپ کے پاس اس نے قیام کیا ہوا ہے تو کیا وہ آپ کی ذات تک کو نظر انداز کرتے ہوئے آئی یاد روق سے۔

اس کے ماضی کا انتقام نہیں لیں گے۔

مار تو جب ظاسوس ہوا تو ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں کوغنائی بول پڑا۔

مار تو تم اور تمہارے دونوں ساتھی کو مانگا اور نیورجی ملکر جن خدشات کا اظہار کر رہے ہو ان سے میں پہلے سے آگاہ ہوں آئی یاد روق یہاں آئے تو میں پھر اس کیساتھ فیصلہ کن بات کروں گا اگر وہ یہاں ان حالات میں مجھ سے شادی کرنے پر آمادہ ہے تو۔ شادی تو میں اس سے کر لوں گا لیکن جب تک ہمارا یہاں قیام ہے اس وقت تک وہ یہاں میرے پاس رہے گی جس دن ہم نے یہاں سے کوچ کرنا ہوگا اسی دن وہ بھی اپنے سرحدی شہر قزل کی طرف چلی جائے گی پھر وہ اور میں بدلتے حالات کا انتظار کریں گے۔ کہ خداوند قدوس ہمارے لئے کوئی ایسا راستہ پیدا کر دے کہ ہم تینوں ملکر پرسکون از دو اجی زندگی بسر کر سکیں نی الحال میرے ذہن میں یہی بات ہے اس کے سوا میں نے کچھ نہیں سوچا بہر حال آئی یاد روق کے آنے کے بعد فیصلہ ہوگا۔ جہاں تک تمہارے خدشات کا تعلق ہے تو وہ اپنی جگہ درست ہیں۔ اس مہم کی تکمیل کے بعد میں آئی یاد روق کو اپنے ساتھ خان بلخ میں لیکر بیٹس جاؤں گا وہاں اسے کوئی زندہ نہیں چھوڑے گا جبکہ میں اس کی سلامتی چاہتا ہوں شادی کے بعد میں جب تک یہاں ہوں وہ میرے ساتھ قیام کرے گی۔ پھر واپس اپنے شہر قزل میں جا کر اپنے باپ کے پاس قیام کرے گی تاہم ابھی تک ہمیں یہ خبر نہیں کہ وہ اپنے باپ سے اجازت لیکر مجھ سے شادی کرنے یہاں آ رہی ہے بہر حال حالات اور وقت ہمیں سب کچھ سکھا دیں گی تم سب کو اس سلسلے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

کوغنائی اٹھ کھڑا ہوا اس کے چہرے پر درد دور تک مسکرائیں آنکھوں میں حدنگاہ تک آسودگی قہقہے لگتی تھی پھر سریم کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اگر یہ بات ہے تو پھر تیار ہو تمہارے پاس اپنے قیمتی لباسوں میں جو سب سے زیادہ بہترین لباس ہے اسے پہنو۔ تو ماں اور ماروئی کو بھی لیکر میرے نورت کی طرف آؤ۔ اتنی دیر تک آئی یاد روق بھی ہو سکتا ہے پہنچ جائے میں چاہتا ہوں کہ تم خود آئی یاد روق کا استقبال کر داس کے بعد کوغنائی وہاں سے نکل گیا تھا۔

دوبارہ کوغنائی اپنے نورت کے پاس آیا اور نامتھان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

نامتھان واپس آئی یاد روق کے پاس جاؤ اس سے کہو وہ جس وقت جب جی چاہے میرے خیمے میں آ جائے اگر وہ ابھی آنا چاہتی ہے تو بہترین اسکا استقبال کیا جائے گا۔ لیکن ذرا اپنا چہرہ ڈھانپ کر آئے تاکہ اسے کوئی دیکھے نہیں وہ ادھر آنے میں رازداری سے بھی کام لے نامتھان خوش ہو گیا تھا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔

اس کے جانے کے تھوڑی دیر بعد تک خاموش طاری رہی اس دوران کو مانگا یورجی اور مارو نے آپس میں کچھ مشورہ کیا اور تینوں کوغنائی کے قریب آئے اور اسے مخاطب کرتے ہوئے مانچو قبیلے کا سردار مارو بول اٹھا۔

امیر محترم! ہم سب جانتے ہیں کہ تبریز سے چین کی سرزمینوں کی طرف جاتے ہوئے راستے میں آئی یاد روق کی مسکنی آپ سے ہوئی تھی اگر آئی یاد روق آپ سے محبت کرتی ہے آپ کو پسند کرتی ہے تو وہ حق بجانب ہے مگر ہم تینوں کے ذہن میں ایک الجھن ہے مجھے امید ہے کہ تھوڑی دیر تک آئی یاد روق یہاں پہنچ جائے گی اگر اس کے ساتھ آپ کا تھوڑی دیر بعد نکاح ہو جاتا ہے تو پھر ہم اسے کہاں رکھیں گے۔ جب تک ہم یہاں دشت میں ہیں اس وقت تک تو آپ کے نورت میں رہتے ہوئے لوگوں کی نگاہوں سے اجتناب رہے گی اس لئے کہ آج ہی سریم نے آپ کے نکاح میں آ جانے کی اس طرح لوگ سب خیال کریں گے کہ نورت میں آپ کی بیوی سریم رہتی ہے لہذا نورت میں آئی یاد روق بھی ٹھہرتی ہے تو کسی کو کوئی شک شعہ نہیں ہوگا۔

لیکن اپنی اسی مہم کو سر کرنے کے بعد جب واپس جائیں گے تو امیر کوغنائی آئی

رات بھیگ کے سہک اٹھی ہو۔ کوغنائی کو سلام کرنے کے بعد لحو بھر کے لئے وہ رک گئی تھی شاید کوغنائی کے اشارے کی منتظر تھی کہ وہ کہاں جائے اتنی دیر تک سیرم ماروی اور سیرم کا بھائی تو ماں خیمہ سے نکلے تو ماں کوغنائی کے پاس ہی کھڑا رہا جبکہ سیرم اور ماروی نے بہترین انداز میں آئی یاردن کا استقبال کیا اور اس کا ہاتھ بچا کر یورت میں لے گئیں یورت میں داخل ہونے کے بعد آئی یاردن نے اپنے سر پر بندھا ہوا رومال کھول دیا اور اس کے لیے جھکے اور بال اس کی پشت کے نیچے تک بکھر گئے تھے پھر سیرم کو آئی یاردن نے اپنے پاس بٹھالیا کئی بار اسکی پیشانی چومی اس کے بعد وہ ماروی سے ٹلی ماروی سے بھی اس نے سیرم جیسی گرم جوشی کے اظہار میں اس کی پیشانی پر بوسے دیئے تینوں نشستوں پر بیٹھ گئیں پھر آئی یاردن نے سوالیہ سے انداز میں ماروی کی طرف دیکھا تب سیرم نے مسکراتے ہوئے ماروی کا تعارف بڑی تفصیل کیساتھ آئی یاردن سے کرا دیا تھا۔

اس کے بعد کچھ دیر خاموشی رہی پھر سیرم نے آئی یاردن سے کہنا شروع کیا۔

یاردن میری بہن مجھے بڑی بے چینی سے تمہارا انتظار تھا۔ دراصل حالات کچھ ایسی کروٹ لے گئے ہیں کہ میں ایک بیجان اور شش و پنج میں مبتلا تھی یاردن میں تم سے جھوٹ نہیں بولوں گی۔

میں دل کی گہرائیوں سے کوغنائی سے محبت کرتی ہوں اور اسے پسند کرتی ہوں اور میرے ذہن میں یہ بات بھی تھی کہ نبجانے تم امیر کوغنائی کی بیوی کی حیثیت سے مجھے پسند کر دیا نہ کرو اس لئے کہ۔۔۔۔۔

سیرم اس کے آگے کچھ نہ کہہ سکی کیونکہ آئی یاردن نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا پھر دھیمے سے لہجے میں آئی یاردن بول پڑی۔

سیرم آئندہ اس قسم کی گفتگو مت کرنا اس لئے کہ میں جانتی ہوں تم نے محبت کے اس سفر کی ابتدا سیرم سے کی تھی اور یہ ابتدا کوغنائی سے میری ملاقات سے بہت پہلے کی ہے میں جانتی ہوں شروع میں تم امیر سے بدکئی رہی ہو اس لیے کہ تاہم مجھے تمہارے سارے حالات سنا چکا ہے لیکن تمہارا بدکنا اور خوفزدہ ہونا بھی یوں جانو تمہارے باطن کے اندر یہیسی ایک محبت اور چاہت تھی بہر حال مجھے بے حد خوشی اور سکون ہے کہ میرے

کو مانگا مارو اور یورجی کوغنائی کی اس گفتگو سے کسی حد تک مطمئن ہو گئے تھے پھر وہیں کھڑے ہو کر انتظار کرنے لگے تھے تھوڑی دیر بعد بائیں ست سے سیرم آئی دکھائی دی اس کے دائیں بائیں اس کا بھائی تو ماں اور ماروی تھے جب وہ قریب آئے تو زرتی برتن لباس میں مسکین اور انتہا درجہ کی خوبصورت سیرم اس موقع پر کوغنائی کو ایسی لگی جیسے پہلی اذان کے نور کا پہلا در کھل گیا ہو۔ یا یہ کہ صبح کے سلام کرتے پرندوں میں قرتوں کی شباہت پیدا کرنے والا کوئی نیا پرندہ داخل ہو گیا ہو۔ سیرم کی چال اس کے لبوں پر پھیلی خوشی اور اطمینان سے ایسے لگتا تھا جیسے اس کے چاروں طرف زینم کے نرم تاروں میں کھویا لیس اور توس فزح کے قیدی رنگ اور تاروں میں متعبد سر آزاد ہو کر چاروں طرف ناچ اٹھے ہوں چپ چاپ کوغنائی کے یورت میں وہ اس طرح داخل ہو گئی تھی جیسے کسی اجنبی ریس میں ہریالیوں پر ہلکے لہوے لیتی ہوئی بے خانہ معطر ہوا میں اپنے لیے تحفظ سے بھر پور پناہ گاہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہوں۔

سیرم کیساتھ ماروی اور تو ماں بھی یورت میں داخل ہو گئے تھے تاہم کوغنائی اور دیگر سب لوگ باہر منتظر تھے شاید انھیں آئی یاردن کی آمد کا انتظار تھا۔

اس سلسلے میں انھیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا اس لئے کہ ایک طرف سے تاہمان اور آئی یاردن نمودار ہوئے آئی یاردن مردانہ جنگی لباس پہنے ہوئے تھی چہرے کو اس نے خوب ڈھانپ رکھا تھا قریب آ کر اس نے نقاب ہٹایا کوغنائی نے دیکھا آئی یاردن وہی کی ویسے ہی پر جمال اور خوبصورت تھی وہی اپنی حدود سے باہر ہوتا حسن وہی زندگی کی سرحدوں پر خوابوں کے کس جیسا اس کا شباب۔ وہی بھیگی رتوں میں قرب کی طلب پیدا کرتے ادیس احساس جیسی اس کی خوبصورتی وہی حسن و زری وہی گل خستہ سا اس کا خرام و فاد وہی حلاوت اور زری جو اس نے پہلی بار منگنی کے موقع پر دکھی تھی۔

قریب آ کر اپنی ریس برساتی آواز میں اس نے کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے صراحتاً اس موقع پر فتح اور کامیابی کے نئے میں ذوبے اس کے ہونٹوں پر ریلیا استقام تھا۔ آنکھوں کے دو چمکتے ستاروں میں اس لمحہ گاتی گلیوں کے خوابوں سے بھر پور ایک دنیا آباد تھی جموی طور پر اس کی کیفیت ایسی ہو گئی تھی جیسے شام کے دھند لکھوں کے اس پار۔

پلوچس کر رہا ہے جو اپنے آپ کو بڑا سورا اور نایاب تیج زن خیال کرتا ہے اور یہ چنگیز خان کے نامور جرنیل اسی کو دا کو کا پوتا ہے جسے آپ کے دادا نے مغرب کیلئے کوشستانی سلسلوں میں بہترین حکمت دی تھی۔

آئی یاروق رکی۔۔۔۔۔ پھر کہتی چلی گئی تھی۔

ایز کوغنائی پلوچس کی کمانداری میں لانے والا لشکر دو حصوں میں مشتمل ہے ایک حصے کی کمانداری ایک اور سالار اور دوسرے کی پلوچس کر رہا ہے۔ لشکر کا دایاں حصہ چھوٹے سالار کی کمانداری میں ہے اور اس میں سب مسلمان ہیں جو لشکر بائیں حصے میں ہے اس کی کمانداری خود پلوچس کر رہا ہے اور اس میں زیادہ تر منگول شامل ہیں۔

آئی یاروق جب خاموش ہوئی تو کوغنائی نے پھر سوال کیا۔

آئی یاروق میرے ذہن میں اس وقت دو سوال ابھر رہے ہیں پہلا یہ کہ تم اپنے باپ کو بتا کر آئی ہو کہ تم مجھ سے شادی کر رہی ہو دوسرا سوال میرے پہلے سوال سے بھی اہم ہے وہ یہ کہ جب تک میں اپنے لشکر کے ساتھ یہاں مقیم ہوں اس وقت تک تو تم اور میرم دونوں میرے ساتھ قیام کر دو گی لیکن جب میں یہاں سے واپسی کا سفر کروں گا تو تم میرے ساتھ نہیں جاسکو گی اس لئے کہ خان بالغ میں رہتے ہوئے ایک نیک و بھید کھل جائے گا کہ تم آئی یاروق ہو جانتی ہو کہ کیا منگول تم سے انتقام لیے بغیر تمہیں چھوڑ دیں گے۔

آئی یاروق کے چہرے پر تلخ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر کہنے لگی۔

آپ کو ان دو سوالوں نے تعلق نگاہ سے ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ کے پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں اپنے باپ کو بتا کر آئی ہوں کہ میں آپ سے شادی کر رہی ہوں اور میں نے اپنے باپ کو یہ بھی کہہ دیا ہے کہ آئندہ میں بنائوں میں خستہ نہیں آؤں گی اس لئے کہ کوغنائی سے شادی کرنے کے بعد میں اپنے شوہر کے خلاف اپنی گوار کو بے نیام نہیں کر سکتی۔

جہاں تک آپ کے دوسرے سوال کا تعلق ہے کہ جب تک آپ یہاں مقیم ہیں میں آپ کی بیوی کی حیثیت سے کہاں رہوں گی جب واپسی کا سفر شروع کریں گے میں

ساتھ تم نے بھی امیر کوغنائی کو اپنی زندگی کا ساتھی بنا ہے تم جانتی ہو حالات اور دقت بلکہ میرے باپ نے بھی مجھے اس وقت کوغنائی کے حوالے کر دیا تھا جب کوغنائی تم پر سے نکل کر قبائلی خان کی طرف رخ کر رہا تھا۔ میرے باپ نے مجھے اس سے منسوب کیا تھا لہذا میں نے اپنے دل میں یہ عہد کر لیا تھا کہ کوغنائی کے علاوہ میں کسی کو اپنی زندگی کا ساتھی نہ بنے دوں گی۔

میرم میری بہن میں بات کو طول نہیں دوں گی بس یوں جانو کہ یہ میری اور تمہاری خوشی ہے کہ ہم دونوں امیر کوغنائی کے عقد میں آ رہی ہیں آئی یاروق کو کہتے کہتے رکھ جانا پڑا اس لئے کہ میں اسی لمحے کوغنائی خیمے میں داخل ہوا تھا اسے دیکھتے ہی دونوں اپنی جگہ پراٹھ کھڑی ہوئیں آئی یاروق کی طرف دیکھتے ہوئے کوغنائی کہنے لگا۔

یاروق تم کسی ہو۔

آئی یاروق مسکرائی میٹھی سی نگاہ اس نے کوغنائی پر ڈالی پھر کہنے لگی۔

میں دیکھ کر دیکھ کر ہی ہوں جیسی نسبت کے وقت مجھے آپ چھوڑ کے گئے تھے بہر حال میں بے غم و خوش ہوں کہ آپ نے مجھے فراموش نہیں کیا نسبت کا جو رشتہ آپ کے ساتھ یہ اچھے ہوا تھا مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ آپ نے اس رشتے کا بھرم رکھا۔

کوغنائی نے تیز و بے پنیٹھے کا اشارہ کیا۔ جب تینوں بیٹھ گئی تب کوغنائی نے آئی یاروق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا شروع کیا۔

یاروق تمہاری بڑی امیربانی تمہارا لشکر یہ کہ تم اپنی لشکر گاہ سے نکل کر میری طرف آئی ہو اور۔۔۔۔۔

کوغنائی کی بات آئی یاروق نے فوراً کاٹ دی کہنے لگی۔

میں لشکر سے نکل کر نہیں آئی میں اس وقت اپنے باپ کے ساتھ اپنے شہر قزول نم میں مقیم تھی مذی کے بل کو عبور کر کے اور گنام راستے سے ہوتے ہوئے یہاں آپ کے پاس پہنچی ہوں جو لشکر اس وقت دریائے قزول نم سے اس پار پڑا ڈکے ہوئے ہے اس کی کمانداری نہ میں کر رہی ہوں نہ میرا باپ لشکر کی کمانداری میرے باپ کا سالار اعلیٰ

اپنے باپ کے پاس چلی جاؤں گی خداوند کو منظور ہو تو حالات ہمارے حق میں ضرور چلنا کھائیں گے۔

مگر میں نے اپنے دل میں عہد کیا ہوا ہے کہ جب حالات میں تبدیلی آئے گی تب میں آپ اور سیرم تینوں اس سرزمین سے نکل کر خمر قند کا رخ کریں گے وہاں میرے باپ کی بہت سی جوہلیاں ہیں ان میں سے ایک میں قیام کر کے اپنے آنے والی زندگی پر سکون ماحول میں گزاریں گے۔

آئی یاروق کے ان جوابات سے کوغنائی اور سیرم دونوں ہی مطمئن ہو گئے تھے پھر مسکراتے ہوئے کوغنائی کہنے لگا۔

آئی یاروق میرے سوالوں کے جواب دیکر تم نے مجھے مطمئن کر دیا ہے دیکھو ہمارے نکاح کا انتظام کرنے کے لئے سارے سردار باہر کھڑے ہیں نکاح محترم جمال الدین پڑھائیں گے پھر خیمے میں بیٹھے ہی بیٹھے کوغنائی نے کومانگا کو آواز دینی اس پکار پر سارے سرداروں کے علاوہ جمال الدین سیف الدین یورت میں داخل ہوئے بڑی سادگی اور خاموشی کیساتھ آئی یاروق اور سیرم دونوں کا کوغنائی کے ساتھ نکاح پڑھا دیا گیا تھا اس تقریب کے بعد کوغنائی سب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے عزیزو! اب لشکر میں یہ خبر عام کر دی جائے کہ کوغنائی نے سیرم کیساتھ شادی کر لی ہے تاکہ سب کو پتہ چل جائے کہ یورت میں میری بیوی رہتی ہے اور آئندہ کوئی بھی میری اجازت لیے بغیر یورت میں داخل نہیں ہو گا دوسرے یہ جب سب کو خبر ہو جائے گی کہ میرے یورت میں میری بیوی رہتی ہے تو ایسی صورت میں اپنے چہرے کو حانپ کر آئی یاروق بھی یہاں رہ سکتی ہے لوگ یہی خیال کریں گے کہ یہ میری بیوی سیرم ہے اس طرح میں ان دونوں کیساتھ پر سکون زندگی گزار سکوں گا۔

اب تم لوگ یہاں سے نکلنے کے بعد اپنے پورے لشکر میں یہ خبر پھیلا دو کہ کوغنائی کی شادی سیرم سے ہو گئی ہے۔

ابن موقع پر نامچو قبیلے کا سردار مار تو خدشات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

امیر کوغنائی آپ جانتے ہیں اس وقت لشکر میں بے شمار عورتیں شامل ہیں ان ا

جب خبر ہوگی کہ آپ کی شادی سیرم سے ہو گئی ہے تو وہ گردہ در گردہ مبارک باد دینے آپ اور سیرم کے پاس آئیں گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ خوشی کا اظہار کرنے کے لئے آپ کے خیمے کے باہر چلے جاتے ہوئے خوشی کے گیت بھی گائیں ایسے موقع پر جب وہ عورتیں آئی یاروق کو بھی دیکھیں گی گوان میں سے کوئی بھی آئی یاروق کو نہیں جانتی لیکن انہیں شبہ تو پڑے گا کہ سیرم کیساتھ یہ لڑکی کون ہے اس طرح لشکر گاہ میں ایک تجسس پھیل جائے گا اور اوگ ضرور یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ دوسری لڑکی کون ہے اس طرح آئی یاروق کا بھید کھل جانے کا خطرہ ہے۔

جواب میں کوغنائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

مار تو تمہارے اندیشے درست ہیں لیکن اس کا میں نے اہتمام کر رکھا ہے اس سے پہلے جس یورت میں سیرم اور تو ماں رہتے تھے تم نے دیکھا ہے اس یورت کو میرے یورت کے ساتھ لا کر کھڑا کر دیا گیا ہے میرے یورت کے اگلے حصے میں باہر نکلنے کی جگہ ہے اسی طرح ساتھ والے یورت میں بھی سامنے والے حصے سے باہر نکلنے اور داخل ہونے کی جگہ ہے اس خوشی کے موقع پر جب عورتیں مبارک باد دینے کے لئے آئیں گی یہاں یورت کے سامنے والے حصے سے نکل کر ساتھ والے یورت میں چلی جائے گی اس طرح کسی کو خبر تک نہ ہوگی کہ سیرم کے ساتھ ساتھ آئی یاروق بھی میری بیوی کی حیثیت سے یہاں میرے ساتھ موجود ہے۔

سارے سالار اور وہاں پر موجود سب لوگ کوغنائی کی اس تجویز سے مطمئن ہو گئے تھے پھر وہاں سے اٹھ کر لشکر گاہ میں چلے گئے تھے آن کی آن میں لشکر گاہ میں یہ خبر پھیل گئی کہ کوغنائی اور سیرم کی شادی ہو گئی ہے یہ خبر پھیلنا تھی کہ عورتیں جوق در جوق کوغنائی کے یورت کے باہر جمع ہونا شروع ہو گئی تھیں اس موقع پر کوغنائی کی تجویز کے مطابق آئی یاروق فوراً حرکت میں آئی یورت کے سامنے والے حصے سے نکل کر وہ ساتھ والے یورت میں چلی گئی تھی عورتوں کے کہنے پر سیرم کو باہر لایا گیا سیرم کو درمیان میں بٹھانے کے بعد اس کے گرد حلقہ سا بنا لیا تھا پہلے عورتیں اسے مبارک باد دیتی رہیں اس کے بعد چند عورتیں حلقے کے اندر آئیں جنہوں نے اپنے ہاتھوں میں دس دس انٹھار کھی تھیں پہلے وہ



جائیں تیرا مستقبل تیرا سہاگ گلابوں کی پگھلیوں۔

سورج کی پہلی کرن پر ہنسنے معصوم بچے سا خوش کن رہے۔

اب تیری روح دیرانوں میں نہ پھٹکے گی۔

کہ میدانوں اور پرتوں میں امیر تیری حفاظت کریں گے۔ وہ لڑکی واپس چلی گئی  
جانے کے بول کو آگے بڑھانے کیلئے اب چوتھی لڑکی اندر آئی تھی اور کہہ رہی تھی۔

امیر اور اس کی ساتھی لڑکی سے نفرت کرنے والے ہمارے قہر و غضب سے خبردار

رہیں۔

اس لئے کہ ہم جاگتی تیناؤں میں گرم نعروں کا زور اور روشن ہیں۔

زندگی کا نیا باب کھولنے والی لڑکی

تو ریلی زبان کے سر آزاد کی گیت

اور فتح کا نشہ اور کامرانی کا احساس لیکر امیر کی زندگی میں داخل ہوئی ہے۔

خدا کرے تم ایسے گھر میں رہو جس کے اندر روشنی ہی روشنی ہو۔

سارے جہاں کا مالک تمہارے سانسوں کی گری

تمہارے جسم کے انگ انگ

تمہاری زیست کے دنوں کو

نفرت کی غور اور یلغار سے محفوظ رکھے اب دف بجائی ہوئی پہلی لڑکی گئی اور

دوسری وارد ہوئی وہ کہہ رہی تھی۔

سن ماہتاب لڑکی!

ہماری ہاں امیر کے حلقے میں تو آبرو کے صحرا کا یادگار لئے شبنوں کے ہتے لمحوں

میں سکوں ساگر اور پیار کے امر جل کی طرح پرسکون اور آسودہ رہے گی امیر تیری خاطر

وقت کی طنائیں کھینچتے ہوئے نغمہ لمحوں میں بھی تخریب کے آتش اور زبردستیوں کی آسودگی

سے تجھے دور رکھیں گے۔

اب آخری لڑکی دف بجائی ہوئی اپنا کردار ادا کرنے کے لئے چھوٹے وارے

میں داخل ہوئی تھی وہ کہہ رہی تھی۔

ناپنے کے انداز میں ہلنے میں بیٹھی سرم کے ارد گرد چکر لگاتے ہوئی دف بجائی رہیں اور  
اس کی لے کو درست کرتی رہیں پھر اپنی دلوں کیساتھ چکر لگانے والے لڑکیوں میں سے  
ایک وارے سے نکل کر سرم کے قریب آئی اس کے ارد گرد تنگ دائرے کی شکل میں  
گھومتے ہوئے وہ اپنی بہت ہی سریلی آواز میں گارہی تھی اس کے جانے کا مفہوم کچھ اس  
طرح تھا۔

اپنے جیوں ساتھی کے ساتھ تیرے ہاتھوں کے پھول خوشبودار۔

تیری آنکھوں کے ستارے چمکدار ہیں۔

دھوپ کی طرح چمکتی باتوں۔

اور ایسے زخموں سے جو تشفا کی دسترس سے باہر ہوں تو محفوظ رہے۔

تو اپنی زندگی کے ایسے نقطہ عروج پر پہنچے۔ جہاں یقین کی راست علاقے۔

اور اخوت و بھائی چارے کی عبارتیں تجھ پر بارش کی طرح نزول کریں۔

اس قدر کہنے کے بعد وہ لڑکی دف بجائی اور مسکراتی ہوئی اسی حلقے میں چلی گئی

جہاں سے نکلی تھی اس کے ایسا کرنے کے بعد ایک اور لڑکی بڑے دائرے سے نکل کر سرم

کے ارد گرد چکر لگاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

تیرا سہاگ ایسا درخت ثابت ہو جس کی جڑیں پائتال میں ہوں! ایسوں کے سب

مراحل دکھ کے سب ابواب تیرے لیے بند ہیں۔

ہمارے امیر کا نام تیرے سینے میں سلامت اور تو امیر کے خون میں دھڑکتی رہے۔

رات جب اپنے مہیب پر پھیلانے۔

اور آتش دانوں میں جب آگ روشن ہو۔

امیر کے ہاتھ تیرے نرم و گداز ہاتھوں میں رہیں

دوسری لڑکی بھی واپس ہوئی اور اب تیسری لڑکی دف بجائی ہوئی آئی اور کہہ رہی

تھی۔

تو کرائے کے کتے جیسے اجس دشمن سے محفوظ رہے سوکھے بیڑوں پت جھڑکی پرانی

پتیوں اور دکھ اور درد کے بوجھ سے تو محفوظ رہے تو امیر سے باتیں کرے جب ستارے

آسمان کا دست عطاقت کے خزانے میں تیری زندگی کو مسطر عمر کے لگنے سے بھی تھے خوش طالع اور بخت آور رکھے تیرے لبوں کی دلکش مسکراہٹ تیری آنکھوں میں تہقہ بھرے احساس کو نیلے آسمان کا مالک بے بال دپر ہوتے بیڑوں اور سولے جہوں کی کیفیت سے دور اور محفوظ رکھے۔

آخری لڑکی بھی دف بجائی ہوئی بڑی علقے میں جا داخل ہوئی تھی اب وہ پھر دہل بجائی ہوئی تہقہ لگاتی ہوئی گول چکر لگا رہی تھی ان کی آوازوں میں نوحہ نوحہ کن تابندگی اور ان کے رقصاں تہقہوں میں دلپسند نغمے تھی انہوں نے اپنی مخصوص صہوتی فضاؤں میں دلوں کے قرب کی فراوانی اور مقدس جذبات کے اچھوتے پن کا ایک نیا سماں باندھ کے رکھ دیا تھا ساتھ والے یورت میں پردے کے پیچھے کھڑی ہو کر آئی یاروق اپنے چہرے پر سحر خیز شگفتوں کے جیسا تہسم لئے بے پناہ سکون اور خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔

لشکر کی عورتوں نے کافی دیر تک خوشی کا وہ جشن برپا رکھا یہاں تک کہ جب رات کالی چلی گئی تب سب لڑکیاں انھیں سہارا دیکر وہ سیرم کو کوغنائی کے یورت میں لے گئی تھیں سب عورتیں وہاں سے چلی گئی تھیں سارے مرد بھی وہاں سے کوغنائی سے مصافحہ کرنے کے بعد رخصت ہو گئے تھے۔ اگلے دروازے سے نکل کر آئی یاروق بھی کوغنائی اور سیرم کے پاس آگئی تھی جبکہ سیرم کا بوائے تو اس یورت میں چلا گیا تھا جس میں آئی یاروق نے بیٹھ کر جشن کا اہم سماں دیکھا تھا۔

☆☆☆☆☆

اگلے روز اریق بوغا اور بیان بھی اپنے اپنے لشکر لیکر اس جگہ آ گئے تھے جہاں کوغنائی نے پڑاؤ کر رکھا تھا اور انہوں نے بھی اپنے لشکروں کو وہیں خیمہ زن ہونے کا حکم دے دیا تھا اس لیے کہ رات بھر وہ دریائے خسار کے کنارے رہے دریا کے اس پار دور دور تک انہوں نے اپنے خیمے پھیلا دیئے تھے جنہوں نے اطلاع دی تھی کہ ابھی اس سمت سے وحشی مانچو قبائل کے آنے کی امید نہیں ہے لیکن ان کے حملوں سے بچنے کیلئے اریق بوغا اور بیان نے دریائے خسار کے شمال میں ٹنڈرا تک اور دریائے شیبی کے کناروں تک اپنے خیمے پھیلا دیئے تھے اور انھیں تاکید کر دی تھی کہ جو بھی مانچو قبائل کے دستے نظر آئیں انھیں فوراً اطلاع دے دی جائے تاکہ ان کا راستہ روکا جاسکے۔

دوسری جانب فوج کی نماز ادا کرنے اور صبح کا آنا کھانے کے بعد کوغنائی نے اپنا پڑاؤ وہیں رہنے دیا اپنے لشکر کو وہ حرکت میں لایا آئے بیسواہ قاندو کے لشکر پر حملہ آور ہو کر دریائے قزل تم کے اس پار جانے پر مجبور کرنا چاہتا تھا۔

آئی یاروق اسے بتا چکی تھی کہ لشکر میں اس کا باپ شامل نہیں ہے۔ اور یہ کہ لشکر کی کمانڈر این پینکیز خان کے ایک سالار کو داگو کے دوتے پلوچس کے ہاتھ میں ہے اور یہ کہ لشکر کے دائیں حصے میں سلمان شامل ہیں اور بائیں حصے میں منگول ہیں۔

آئی یاروق کی یہ ساری باتیں کوغنائی نے اپنے ذہن میں رکھی تھیں اپنے لشکر کے ساتھ وہ پلوچس کے لشکر کے سامنے آیا پلوچس کو بھی خبر ہو چکی تھی کہ قبائلی خان کی طرف

اندیشہ تھا اگر وہ اسی طرح اپنے حصے کیساتھ بے حس ہو کر پڑا رہا تو اس پر شک کیا جاسکتا ہے کہ وہ حملہ آوروں سے ملا ہوا ہے۔ لہذا کوغنائی کے لشکر پر حملہ آور ہونے کیلئے اس نے اپنے حصے کے لشکر کو آگے بڑھایا اس کے لشکر میں تکبیریں بلند ہو رہی تھیں کوغنائی سمجھ گیا کہ قاعدہ کے لشکر میں جو مسلمان ہیں تیروں سے بچنے کیلئے جنگ میں حصہ لینے لگے ہیں تب اس نے کومانڈو کو ان کی راہ روکنے کے لئے احکامات جاری کر دیئے تھے۔

کوغنائی سے علیحدہ ہو کر کومانڈو بائیں جانب ہٹا۔ اور پیش قدمی کرنے والے مسلمانوں کے لشکر کو اس نے صرف روک دیا تھا جو ابی کاروائی کرتے ہوئے نہ جارحیت کی اور نہ حملہ کیا اس نے صرف انہیں روک دیا تھا تاکہ وہ پہلو یا پشت کی جانب سے ان پر حملہ آور نہ ہو سکیں۔

کوغنائی نے جب دیکھا کہ کومانڈو نے قاعدہ کے اس لشکر کو روک دیا ہے جس حصے میں زیادہ تر مسلمان ہیں تب اپنے سامنے منگولوں پر حملہ آور ہونے کا اس کا غضب آداب و ضبط و ضبط سے عاری کڑے لٹھوں کے طوفانوں 'اپانج' کی طرح بے دست و پا کر دینے والی نا آشنا گردش اور نور کی رفتار سے دل شکستی کے ادھام کی چادر پھیلائی اور اسرار منزل گم کرتی طوفانی انگلیوں کی طرح بلاہٹا شروع ہو گیا تھا۔

جس رفتار سے کوغنائی کے حملہ آور ہونے کا غضب بڑھا تھا۔ اسی رفتار سے منگولوں کے لشکر میں در ماندگی حیا کی قدروں کو پامال کرتے تفکرات کے سکرے دائروں کی طرح بڑھنے لگی تھی۔ چیزوں کے کہرام خوف کی کپکی کے اندر ہزاروں تلگتی ساعتوں کی طرح موت منگولوں کے اندر چاسور قتل تراشی تھی۔

تین بار منگولوں نے زور دار حملے کرنے ہوئے کوغنائی کو پیچھے ہٹانے اور پسپا کرنے کی ہوشیاری کی لیکن ہر بار کوغنائی تیز غزائی بہنی موجوں کی طرح حملہ آور ہوتے ہوئے ان کے سامنے تقدیر کے اندھے کڑھے کھوہو بچا چلا گیا تھا۔

پھر آہستہ آہستہ منگولوں کے لشکر کے حالات مینالے ببولوں میں پڑے نونے کتبہ لہر حروف کی بے سمت راہوں پر سکتی مجروح بے بس انا اور بے بسی کے لمبی راتوں میں پھینچی بد بختیاں بھری بارودی سرنگوں جیسی ہونا شروع ہو گئی تھی۔

سے آنے والے لشکروں کا ایک حصہ اس سے نکرانے کا عزم کیے ہوئے ہے لہذا وہ بھی مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہو گیا تھا۔

پلوچس کے لشکر کے سامنے جا کر کوغنائی، کانسیس اس کے لشکر کے دائیں حصے کو جس میں مسلمان تھے اسے اس نے نظر انداز کر دیا آگے بڑھا کومانڈو مار تو یورپی اپنے حصوں کے ساتھ اس کے ہمراہ تھے پھر دیکھتے ہی دیکھتے کوغنائی کومانڈو اور یورپی پلوچس کے اس حصے کو جس میں منگول تھے خزانوں زدہ درختوں سے جدا ہتوں کو ازا کر بے ربط کر دینے والے شب کے طوفانوں اور ہر شے کو کند اور زنگ آلود کر دینے والی قاتل نفاذوں کی طرح تیار آور ہو گئے تھے۔

دوسری طرف پلوچس بھی جو ابی کارروائی کرتے ہوئے موسموں کے دھومیں میں اجالوں کو دستی پر چھائیوں اور نگار کے جلتے آلاؤ میں دیرانیاں برپا کر دینے والے تنہائیوں کے جلتے موسموں کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔

لشکروں کے نکرانے سے موت کے میدان میں تشہ کی خون رنگ نفاذ میں چار سو ابھرنے لگی تھیں گردش کرتی تقدیر جنم جنم کی پیاس موت کے سایوں اور بن کے بھوتوں کی طرح اپنا کام دکھانے لگی تھیں میدان جنگ میں چاروں طرف حالات کی سختیاں مستقبل کے اندیشہ فنا کی اندھی دھیرک کی طرح پھیلنا شروع ہو گئے تھے۔

پلوچس نے کوغنائی کی طاقت اور قوت اس کی جنگی مہارت کا غلط اندازہ نہ کیا تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس پر حملہ آور ہونے والے اس کے لشکر کے اس حصے جس میں مسلمان تھے نظر انداز کرتے ہوئے صرف منگولوں کو اپنا حدف اور نشانہ بنائیں گے کوغنائی کومانڈو اور یورپی جب سامنے اور پہلو کی طرف سے حملہ آور ہوتے ہوئے انہیں کانٹے لگے اور ان کی صفوں کو درہم برہم کرنے لگے اور لشکر میں مسلمانوں کیساتھ انہوں نے نکرانے کی ابتدائی اور لہجہ لہجہ کوغنائی کے حملوں کو روکنا پلوچس کیلئے مشکل اور تکلیف دہ ہونے لگا تھا۔

پلوچس کے لشکر میں مسلمانوں کے سالار نے جب دیکھا کہ حملہ آور اس حصے کو نظر انداز کر رہے ہیں جس کی کمانداری وہ کر رہا ہے تب اس نے پیش قدمی شروع کی اس کو

آئی یاروق اس وقت تک خیمے کی ادٹ میں جا چکی تھی اریق بوغا آگے بڑھا ہاتھ میں پکڑی ایک تھیلی اس نے سیرم کو تھمائی پھر خوش کن لہجے میں کہنے لگا۔

سیرم میری بہن یہ تھیلی سنبھال لو تمہاری شادی کی خوشی کے موقع پر میں تمہیں پیش کر رہا ہوں اس میں نقدی کے علاوہ قیمتی زیورات اور جواہرات ہیں سیرم نے آگے بڑھ کر وہ تھیلی لے لی تھی اور پھر یورت کے پچھلے حصے میں چلی گئی تھی اریق بوغا پیچھے ہٹ گیا تھا تھیلی سنبھالنے کے بعد سیرم پھر خیمے کے دروازے کے پردے کی ادٹ میں آن کھڑی ہوئی تھی۔

اریق بوغا لوٹ کے جب کوغنائی کے پاس آیا تو بایان اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

آپ نے اسے شادی اور فتح کی مبارکباد تو دے دی ہے لیکن آپ نے اس سے یہ نہیں پوچھا کہ اس نے قائدو کے لشکر پر حملہ آور ہوتے ہوئے اس کے لشکر کے اس حصے کو کیوں نظر انداز کیا جس میں مسلمان تھے اور کیوں وہ زور دار انداز میں اس حصے پر حملہ آور ہوا جس میں مشغول تھے اس نے دانستہ منگولوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

اریق بوغا نے بایان کو گھورنے کے انداز میں دیکھا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

بایان بات کو مت بڑھاؤ میں تمہیں پہلے ہی سمجھا چکا ہوں۔ ہو سکتا ہے جس نے تمہیں یہ اطلاع دی ہو وہ غلط فہمی پر مبنی ہو اور اگر کوغنائی نے ایسا کیا بھی ہے تب بھی یہ اس کے مذکورہ ہونے کا اپنا ایک انداز ہے ہم نے تو صرف یہ دیکھا ہے کہ اس نے چوپیس کے لشکر کو بدترین شکست دیکر دریائے قزلآلہ کے پاس پار بھاگنے پر مجبور کر دیا ہے اس میں مسلمان تھے منگول تھے با دوسرے قبائل نہیں اس سے کوئی غرض نہیں۔

ہمارا مقصد انہیں پس پڑنا تھا قائدو کے لشکر میں جو مشغول تھے وہ بھی ہمارے دشمن تھے جو مسلمان تھے وہ بھی ہمارے بدترین دشمن بہر حال اس موضوع پر گفتگو نہیں ہونی چاہیے۔

بایان بھی بہت ضدی تھا اریق بوغا کے اس بیان پر فحشی کا اظہار کرتے ہوئے

تھوڑی دیر کی مزید کشمکش کے بعد قائدو کا وہ لشکر بھاگ کھڑا ہوا کوغنائی کو مانگا مارتو یورجی نے فرقت پھیلانی آندھیوں نو گری کھڑے کرتے غذا بوں درد کے دہتر سبائی موت کی اندھی کی طرح بھاگتے دشمن کا تعاقب کیا تھا یہاں تک کہ قائدو کا لشکر دریائے قزلآلہ کو عبور کر کے اپنے سرحدی شہر قزل کی طرف چلا گیا تھا۔

کوغنائی قائدو کے لشکر کو پس کرنے کے بعد جب اپنے پڑاؤ میں لوٹا اپنے یورت کے قریب آیا تب یورت کے اندر آئی یاروق اور سیرم اٹھ کھڑی ہوئیں پھر آئی یاروق سیرم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

سیرم میری بہن میری تو بدبختی ہے کہ میں یورت سے باہر نہیں نکل سکتی یوں جانو میں اپنے شوہر کے یورت میں ایک اسیران زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوں مگر تو باہر نکل جوئی کوغنائی اپنے یورت کے دروازے کے قریب آئے تو یورت کے دروازے پر کھڑے ہو کر اسے اس کی فتح پر مبارکباد دے میری طرف سے بھی ایسا کرنا میں اپنی زبان سے اس کو مبارکباد دے دوں گی جب وہ میرے پاس یورت میں آئے گا۔

آئی یاروق کہتے کہتے رک گئی ایک دم پردے کی ادٹ میں ہو گئی اس لئے کہ ایک طرف سے اریق بوغا بایان شیرامون کڑوک چچی اور دیگر سالار کوغنائی کے یورت کے سامنے کوغنائی کے پاس آئے آگے بڑھ کر اریق بوغا نے کوغنائی کو اپنے ساتھ لینا لیا اس کی فتح پر اسے مبارکباد دی ایسے ہی الفاظ اس نے کو مانگا مارتو اور چچی کیلئے بھی کہے پھر ان تینوں سے گلے ملنے کے بعد دوبارہ اریق بوغا کوغنائی کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اس فتح کی مبارکباد کے بعد کوغنائی میں تمہیں دوسری مبارکباد تمہاری شادی پر دیتا ہوں اس لئے کہ تم نے ہمیں بتایا نہیں اور چچے چچے گذشتہ شب تم نے سیرم سے شادی کر لی بہر حال دلائی لا۔ ماگس پاکی بی بی سیرم کی خوش قسمتی ہے کہ اسے تم جیسا شوہر ملا اور تہناری بھی خوش بختی ہے کہ تمہیں سیرم جیسی بیوی ملی۔

اریق بوغا کے ان الفاظ پر شیرامون گہری اداسی میں ڈوب گیا تھا پھر اریق بوغا کوغنائی کے خیمے کے دروازے کے قریب آیا اور دھیمے سے لہجے میں سیرم کو پکارا۔



زمین پر بیٹھ دیا تھا۔

شیر اسون یہ جو کڑاؤ ہوا ہے ایک روز ضرور ہونا ہی ہونا تھا۔ اس لئے کہ دو سالہ ایک کھونے پر نہیں باندھے جاسکتے۔ اپنی جگہ پر آرام سے کھڑے ہو کر دیکھو کہ کون اس مقابلے میں زیر ہوتا ہے۔

دونوں ہاتھوں سے باہان کو اٹھا کر زمین پر بیٹھنے کے بعد لگتا تھا جیسے کوغٹائی پر خون سوار ہو گیا ہو طوفان کی طرح دہ آگے بڑھا زمین پر پڑے ہوئے باہان کو ہاتھ آگے بڑھا کر اٹھاتا چاہا لیکن باہان خود اٹھ کھڑا ہوا۔ اور ایک زوردار گھونسا اس نے کوغٹائی کے پیٹ میں دے مارا تھا۔

باہان کی اس حرکت پر شیر اسون کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ پیچھے کھڑے منگول بھی اب کسی قدر مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔ باہان دوسری ضرب لگانا چاہتا تھا۔ کہ اس کے دائیں ہاتھ کو کوغٹائی نے اپنی بائیں ہاتھ کی گرفت میں لیا پھر زوردار انداز میں اسے اپنی طرف کھینچا اور جو نبی باہان اپنا توازن کھوتا ہوا اس کے قریب آیا کوغٹائی نے زوردار انداز میں اس کے پیٹ میں گھنٹا مارا پھر بائیں ہاتھ کی ایسی زوردار ضرب اس کے شانے اور گردن پر لگائی کہ باہان پھر بل کھاتا ہوا زمین پر گر گیا تھا۔ اس کے بعد کوغٹائی گویا طوفانی صورت اختیار کر گیا تھا۔ باہان کو اس نے اپنے پاؤں کی ٹھوکروں پر رکھ لیا تھا۔ پاؤں کی چار پانچ ٹھوکریں ایسے انداز میں کوغٹائی نے ماریں کہ ایک طرح سے باہان کو اس نے ادھیڑ کر رکھ دیا تھا۔ باہان سسکیاں لینے لگا تھا۔

چاروں طرف بے صنم بت کدے خاموشی۔ بے اذان سجدہ ہنسی چپ بے جرس کھیسائیں جیسا سکوت طاری تھا۔ ہر کوئی کوغٹائی اور باہان کی طرف متوجہ تھا۔ پاؤں کی چھٹ ٹھوکریں مارنے کے بعد گریبان سے پکڑ کر کوغٹائی نے باہان کو اوپر اٹھایا۔ یہ توجہ سے مخاطب کرتے کہتے آئے۔

تو باہان نے اپنے تو مجھے سن میں لانے کی ہمدانیاں دیتا تھا۔ یہ بھی کہتا تھا کہ شیر اسون کی ٹار میں تم پر غالب نہ آسوں گا لیا تو نہیں؛ جیتا تیری حالت میں نے شیر اسون سے نبی بدتر کر دئی ہے۔ ابھی میں نے انتہائیں کی ابھی تو میں تمہارے جسم کی ناری باندگی تیرے بدن کی ساری ہنت کاری اس وقت تک ادھیڑتا رہوں گا جب تک تو

اس موقع پر پاس کھڑے شیر اسون نے اپنی تلوار ایک جھٹکے سے بے نیام کر لی تھی اس کی اس حرکت پر راتو یورجی کو مانگا کی حالت نا آسودگی اور ناخوشگوار کی آبتاروں دکھتی سلاخوں کے چلنے رنگ اور ان کی آنکھوں کے الاؤ غصے اور غضبناکی میں بھڑک اٹھے سب سے پہلے مانچو قبیلے کے سردار راتو نے ایک جھٹکے کے ساتھ اپنی تلوار بے نیام کی اس کے ایسا کرنے کے ساتھ ہی کو مانگا اور یورجی نے بھی اپنی تلواریں بے نیام کر لی تھیں پھر بھڑک اٹھنے والے کی طرح راتو بول اٹھا۔

شیر اسون اپنی تلوار نیام میں کر لو ورنہ یاد رکھنا میں تمہیں تنبیہ کرتا ہوں کہ جس کسی نے بھی اس معاملے کو بڑھانے کی کوشش کی ہے ان کی آرزوؤں کی قبریں۔ ان کی وفا کے مزار یہاں لمحوں کے اندر بن جائیں گے مجھے مجبور ست کر دو کہ میں اپنے جوانوں کو حرکت میں آنے کیلئے کہوں تم جانتے ہو میری ایک پکار پر ہمارے لشکری طاؤروں کے کاروانوں اور قافلہ وقت میں بے ست کر دینے والے دخان کی طرح حرکت میں آئیں گے اور جس طرح پیاسی دھرتی پر کالا سیگھ چھا جاتا ہے اس طرح وہ اپنے سامنے آنے والوں کی حالت بے ہرمت جسم اور سولی پر لگی روٹوں جیسی کرنا شروع کر دیں گے شیر اسون وقت ضائع کیئے بغیر اپنی تلوار نیام میں کر لو ورنہ لمحوں کے اندر تیری شہرتوں کے سارے غلغلے تیری عزتوں کے سارے مرحلے میں مٹی میں ملا کر رکھ دوں گا یاد رکھنا تم اس معاملے اس نکر او میں مت پڑو۔ یہ دوسرے ماؤں کا انفرادی مقابلہ دو سالہ دوں کا آپس میں کھڑاؤ دو طوفانوں کی ایک دوسرے کے خلاف بلغار ہے۔ اس میں پڑو گے تو ریزہ ریزہ کرچی کرچی ہو کر رہ جاؤ گے۔

راتو کی اس گفتگو سے شیر اسون کا نب اٹھا تو دوسری طرف کو مانگا راتو اور یورجی کے پیچھے کھڑے کرانیں کرغیزوں سہمیں گتھوں اور مانچو لشکریوں کے چہرے تپ لئے تھے یہاں تک کہ ان کے ہاتھ اپنی تلواروں کے دستوں تک چلے گئے تھے یہ صورت دانا برف جیسا کہ نیز تھی شیر اسون ایک دم اپنی تلوار کو نیام میں کرتا ہوا پیچھے ہٹ گیا تھا۔ راتو کے چہرے پر نثر یہ تکرابت زوردار ہوئی تھی دوبارہ اس نے شیر اسون کو مخاطب کیا۔

زمین پر گرنے کے بعد باہان نے اپنے چاروں طرف نگاہ دوڑائی شاید اس آس پر کہ کوئی اس کی مدد کے لئے آگے بڑھے لیکن اسے مایوسی ہوئی۔ اپنے لشکر میں اس نے ایسے چہرے بھی دیکھے جن پر شام سے پہلے اداسی کی شام تھی۔ ایسے چہرے بھی تھے جن پر پریشانیوں کی جگہ مارتے جیسی تھیں۔ اس کے لشکر میں ایسے چہرے بھی ان سے دکھائے دیے جن پر خوف ہی خوف بھرا ہوا تھا۔ اس نے کوغٹائی کے لشکر پر ایک نگاہ دوڑائی سمجھوں کے چہرے پر بربریت کی طرح قہقہے لگاتی طنزیہ لہریں تھیں۔ سب چہروں کو دیکھتے ہوئے باہان کا اچھا چہرہ خون کی ہولی اور بارش میں بھیگے کاغذ جیسا عبرت نیز سو کے رہ گیا تھا۔ یہاں تک کہ کوغٹائی نے پھر دھاڑتی ہوئی آواز میں اسے مخاطب کیا۔

باہان! تو اپنے آپ کو نیلے آسمان تلے اور زمین کی الجھنوں میں ظلم کی دروازے طیلان۔ ستم کی اندھی برسات۔ دکھ کی بڑھتی پھلتی سی یاد دہانی لگ گیا تھا۔ سن! تیرے جیسے برہنہ شیطانی قہقہے لگانے والے زبردست دہشت کی گونجیں بننے والے عصمتوں پر گندگی اچھالنے والے۔ آدمیت کے چیتھڑے اڑانے والے اور اتحاد کے شکنجوں میں سوراخ کرنے والے منافق میں نے بہت دکھ دیکھے ہیں۔ ذرا اپنی حالت پر نگاہ دوڑا کیا میں نے تیری رسم اٹلیس پر زرد پتوں کی کہانیاں تیرے جبر کے سوکے موسم پر سیاہ لحوں کی داستا میں نہیں لکھ دیں کیا میں نے تجھے زیر کر کے تیرے چہرے کو پریشان۔ تیری روٹ کو ویران اور تیری آنکھوں کی توانائی کو پست نہیں کر دیا۔ کیا تجھ پر شکست کی ذلت پھیلائی۔ میں نے تیرے نخر کی۔ ساری رعوت۔ تیرے گھمنڈ کی ساری نخوت نکال کے تیس رکھ دی۔ باہان! تو نے بھی آج تک بے نام ازیت دیے والا۔ بیوں کی چنگاریوں کو کرب کی آگ میں بدلنے والا مجھ جیسا انسان نہ دیکھا ہوئے۔

ایک بار پھر جب کہ کوغٹائی نے باہان کو اوپر اٹھایا اس کے لئے پانچ ٹھیکے مارے۔

جو انعام میں نے تم سے سنبھلے، تم نے کہا ہے کہ وہ کہہ دوں وہ الفاظ بھلوانے کے لئے میرے پاس اور بہت سے طریقے ہیں۔ باہان جب خاموش رہا تب کوغٹائی کا بھڑکتا نعرہ اور برہمی اپنی آخری عدد کو پہنچ گئے تھے۔ ایک بار پھر اس نے باہان کو اٹھا کر زمین

اپنے کہے ہوئے الفاظ واپس نہیں لے گا میں اس وقت تک تیری تہاؤں کی رگوں میں زہر اتارتا رہوں گا اور تیری بساط ذات کے سارے مہرے توڑتا رہوں گا جس طرح تو نے مجھے سنبھرا کے گالی دی اس طرح اپنے آپ کو بھی گالی دے گا۔

باہان کچھ نہ بولا اس کا گریبان کوغٹائی کے ہاتھ میں تھا۔ بے خود سا تھا۔ ملکتی بھکتی اندھی صدیوں کی داستاؤں جیسا افسردہ ست رد اندھے نطق جیسا پریشان اور پھروں کی ہستی میں سنانوں کے زخموں جیسا پریشان حال ہو رہا تھا۔ کوغٹائی نے پھر اسے مخاطب کیا۔

جس طرح تو نے میرے لیے الفاظ استعمال کئے ایسے ہی سب کے سامنے اپنے لیے الفاظ استعمال کرو۔ جس طرح تو نے مسلمانوں اور میرے دین کو سنبھرا کے گالی دی ایسے ہی اپنے آپ کو اور اپنے عقیدے کو سنبھرا کے گالی دو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو یاد رکھنا چاروں طرف پھیلے لوگوں کی موجودگی میں میں تجھے ریت پر لکھے حرف کی طرح سنا دوں گا۔ میرے ہاتھوں پھر تجھے قبر کی دگر سستی زمین بھی نصیب نہ ہوگی۔ تجھے وہی الفاظ دہرانے ہوں گے جو تو نے میرے لیے کہے تھے۔ ورنہ یاد رکھنا سراپوں میں پھنسے نقوش کف پاکی طرح سٹ کے رہ جاؤ گے۔

باہان جب خاموش رہا سب سے کچھ نہ بولا تو کوغٹائی نے اپنے بائیں ہاتھ سے اس کا گریبان پکڑے رکھا پھر اپنا دایاں ہاتھ بلند کیا دو ضربیں اس کے شانوں پر ایسی لگائیں کہ باہان دہرا ہو کر گرا ہوا تھا۔ کوغٹائی نے اس کا گریبان جھونڈ دیا اور وہ زمین پر گر گیا۔ کوغٹائی پھر دھاڑا۔

لگتا ہے تم میرے ہاتھوں تسلیوں میں مرنا چاہتے ہو۔

شیر اسون اپنی جگہ پر چپ خاموش تھا۔ بائی سب مشکوٰی سالار بھی گردن جھکائے اپنی اپنی جگہ پر سکوت تھے۔ اریق بوغا شاید چاہتا تھا کہ باہان کو مار پڑے اس لئے کہ غلطی اس کی تھی۔ وہ اسے جھگڑے کی ابتداء کرنے سے روک بھی چکا تھا۔ باہان نے چونکہ اس کا کہنا نہ مانتے ہوئے جھگڑے کا در کھولا تھا لہذا اریق بوغا اس کا انجام بد پر سکون حالت میں کھڑے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا۔

سیرے مقابل آؤ۔

شیرامون کچھ نہ بولا اس کی گردن جھک گئی تھی۔ پھر وہ بڑبلی کا اظہار کرتے ہوئے چیخے ہٹ گیا تھا۔

کوغٹائی جب خاموش ہوا تب قبلائی خان کے چھوٹے بھائی اریق بوغانے اپنے کام کی ابتداء کی اس کے بعد اس نے ان تمام لشکریوں کو جو بایان کے تحت لڑتے تھے مخاطب کرتے کہنا شروع کیا۔

تم میں سے وہ جو صرف بایان کے لئے جنگ کرتے ہیں اور قبلائی خان سے اپنا کوئی تعلق اور واسطہ نہیں سمجھتے ایک طرف ہو جائیں۔

بایان کے لشکر میں کھسر پھسر ہونے لگی تھی۔ کوئی بھی حرکت میں نہ آیا اس پر اریق بوغانے بایان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

بایان! سب لوگوں کے سامنے کوغٹائی نے جو تمہاری درگت بنائی ہے وہ یقیناً قائلِ عبرت ہے۔ اس سلسلے میں ساری زیادتی تمہاری ہے۔ میں نے تمہیں سمجھایا تھا کہ کوغٹائی سے مت نگراؤ لیکن شاید تم دھوکے اور فریب میں پڑے ہوئے تھے اور چاہتے تھے کہ تم سب لوگوں کے سامنے کوغٹائی کو زیر کر کے اپنی عزت اپنے وقار میں اضافہ کرو لیکن الٹا کوغٹائی نے تمہاری ذلت اور تمہاری ندامت اور بے عزتی میں اضافہ کر کے رکھ دیا۔

بایان سے ہٹ کر اریق بوغانے شیرامون کی طرف دیکھا اور اسے کہنے لگا شیرامون! جس وقت بایان اور کوغٹائی ٹکرائے تھے تم نے دیکھا کوغٹائی کے لشکر میں سے کئی نے اپنی تلوار کو بے نیام نہیں کیا تھا۔ تم پہلے شخص تھے جس نے اپنی تلوار کو بے نیام کیا۔ اس طرح تو سب لشکر کے دونوں حصوں میں ایک طرح کی لڑائی برپا کرنے کی کوشش کی تھی یہ ایسا جرم ہے جو ناقابلِ معافی ہے۔

میں تم دونوں کو اس وقت تک نظر بند رکھوں گا۔ جب تک اس بہم کو سر نہیں کر لیا جاتا جس کے لیے ہم یہاں جمع ہیں اس بہم کے اخیر پر تم واپس سیرے بھائی قبلائی خان کے پاس جاسکو گے۔ لیکن اس سے پہلے بلکہ یوں بانو آج ہی میں تیز رفتار قاصدوں

بازخ دیا۔ اس کی ایک ٹانگ کو اوپر اٹھایا جو ٹانگ اس کی زمین پر پڑی ہوئی تھی اس کے گھٹنے پر اپنا بایان پاؤں رکھا۔ دائیں پاؤں کی ایزی اس نے بایان کی ٹھوڑی کے نیچے رکھی پھر گھٹنے پر ٹھوڑی پر اس نے ایسا زور لگایا کہ بایان زنج ہونے والے بکرے کی طرح بلبلاتا اٹھا تھا۔

اس کی بلبلاہٹ کو کوغٹائی نے نظر انداز کر دیا۔ برابر اس کے گھٹنے اور اس کی ٹھوڑی کے نیچے اذیت مافی کی حد تک دباؤ جاری رکھا بلکہ اس دباؤ میں اضافہ کرتا رہا۔ یہاں تک بڑی مسکینیت سے بایان نے کوغٹائی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

پہلے مجھے اس اذیت سے نجات دلاؤ تم جو کچھ کہتے ہو میں کرتا ہوں۔ کوغٹائی نے اس کی ٹھوڑی کے نیچے سے اپنا پاؤں ہٹالیا۔ بہر حال اس نے بایان پاؤں اس کے گھٹنے پر ہی رہنے دیا۔ دوبارہ دباؤ۔

کہو جو میں نے کہنے کے لئے کہا ہے۔ اس پر بایان نے ہکھاتے ہوئے پہلے کئی بار اپنے آپ کو گالیاں دیں اس کے بعد کئی بار صلا تیں اس نے اپنے عقیدے کو بھی سنائیں ذالی نہیں۔

کوغٹائی چیخے ہٹ گیا۔ بایان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا۔ کوغٹائی نے پھر اسے مخاطب کیا۔

اپنے لشکر کی طرف دفع ہو جاؤ اس کے بعد اگر تم نے کسی لڑائی جھگڑے کی ابتدا کرنے کی کوشش کی تو خدا کی قسم میں تمہیں گردن کاٹ کے رکھ دوں گا۔ تجھے اپنے متعلق بڑی غلط فہمیاں اور برے دھوکے تھے سو وہ میں نے آج نکال دیئے ہیں۔ اس کے بعد کوغٹائی شیرامون کے قریب آیا اور دعوتی آواز میں اسے مخاطب کرتے کہنے لگا۔

شیرامون! میں نے اس سے پہلے تمہیں اپنے سامنے رکھ دیا تھا۔ لگتا ہے کہ تم نے اپنا دم بھول کے ہوا اور مزید مارنے کی غصہ ہمارا دونا پاتے ہو جس وقت بایان نے میرے سامنے اپنا دم بھولنے کی تلوار بے نیام کی تھی۔ شاید تم مجھ پر تمنا اور ہوس پاتے تھے۔ اپنی تلوار کو اپنے پیچھے بے نیام کرو۔ اور سب لوگوں کے سامنے میرے ساتھ نگراؤ۔ پھر آیتے ہیں میری تلوار تیری گردن کو ناپتی ہے یا تیری تلوار میری گردن کا خون چوستی ہے۔ اپنی تلوار کو ناپتی ہے۔



اس پر کوغنائی سکرانے ہوئے کہنے لگا۔

ارین بونا میرے عزیز تھوڑی دیر کے لئے رکو میں اپنے سالاروں سے مشورہ کر لوں پھر بتاتا ہوں۔

اس سلسلے میں کوغنائی تھوڑی دیر تک مارتو۔ کومانگا اور یورجی سے مشورہ کرتا رہا پھر ارین بونا سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

جہاں تک میں اور میرے ساتھی فیصلہ کر پائے ہیں۔ اس کے مطابق جو لشکر اس وقت ہمارے پاس ہے وہ میرے پاس ہی رہے گا میرے ساتھ مانچو قبیلے کا سردار مارتو کام کرے گا۔ کومانگا اور یورجی مشترکہ طور پر اس لشکر کی کمانداری سنبھال لیں گے جو بایان اور شیراسون کے تحت کام کر رہا تھا۔ اس فیصلے سے بایان اور شیراسون کے لشکریوں کو بھی آگاہ کر دو۔ تاکہ وہ کومانگا اور یورجی کے تحت کام کرنے کے لئے ذہنی طور پر اپنے آپ کو تیار کر لیں۔

ارین بونا نے کوغنائی کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ وہ پیچھے ہٹ گیا تھا۔ کوغنائی نے اپنے لشکریوں اور سالاروں کو اپنے اپنے یورت میں جا کر آرام کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ خود وہ اپنے یورت کی طرف بڑھا۔ جونہی اس نے قدم اپنے یورت میں رکھا پردے کی اوٹ کے پیچھے سے ایک ساتھ آئی یاروق اور سیرم نکلیں۔ خوش کن انداز میں دونوں نے قائد کے لشکر کو شکست دینے اور مار مار کر بایان کو سیدھا کرنے پر دلی مبارکباد دی۔ آئی یاروق مزید کوغنائی کے قریب ہوئی اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

نامن رات کو واپس گیا ہوا تھا اور اس نے جا کر میرے بابا کو بتا دیا کہ میں نے آپ سے شادی کر لی ہے۔

کوغنائی نے چونکنے کے انداز میں آئی یاروق کی طرف دیکھا لمحہ بھر کے لیے اس کے لبوں پر گہری سکرانہ نمودار ہوئی۔ پھر پوچھ لیا۔

پھر اس سلسلے میں تمہارے بابا کا کیا رد عمل ہے؟

آئی یاروق بھی سکرادی۔ پھر کہنے لگی۔

ان کا کیا رد عمل ہونا ہے۔ میں نہیں بتا کے آئی تھی کہ میں اگر رات کو نہ لوئی تو

کے ذریعے اس ساری صورت حال سے اپنے بھائی کو آگاہ کر دوں گا۔

اس کے بعد ارین بونا نے اپنے چند سالاروں کو بلایا جب وہ بھاگتے ہوئے اس کے قریب آئے تو انہیں مخاطب کر کے ارین بونا کہنے لگا۔

بایان اور شیراسون دونوں کو اپنی حراست میں لے لو انہیں علیحدہ علیحدہ محفوظ یورتوں کے اندر بند کر دو۔ ان پر کڑا پہرہ لگا دو۔ میری اجازت کے بغیر نہ یہ اپنے یورت سے نکل سکتے ہیں نہ کسی لشکر کی نہ کسی سالار سے مل سکتے ہیں۔

وہ سچ جو ان بایان اور شیراسون کو ایک طرف لے گئے تھے ان کے جانے کے بعد ارین بونا نے کوغنائی کو مخاطب کیا۔

کوغنائی میرے بھائی اس سے پہلے میں نے تمہیں قائد کے لشکر کو شکست دینے راتوں رات شادی کرنے پر مجبور کر دیا تھی۔ اب میں تجھے ان دونوں مبارک بادوں سے بڑھ کر بایان کو زیر کرنے اور اسے اپنے سامنے ذلت اور ہستی کا شکار کرنے پر مبارک باد بتاتا ہوں۔

ارین بونا تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ دوبارہ کوغنائی کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

کوغنائی اب میں اپنے اصل مقصد کی طرف آتا ہوں۔ مانچو قبائل پر نگاہ رکھنے کے لئے ہم نے دور دور تک اپنے مخبر پھیلا رکھے ہیں۔ میری صلاح ہے جہاں ہم نے پڑاؤ کر رکھا ہے یہ پڑاؤ ہمیں رہے۔ جونہی میرے مخبر مانچو قبائل کی آمد کی اطلاع کرتے ہیں تو جس سمت سے بھی وہ آئیں گے اس سمت سے ان کی راہ روک کر ہم انہیں دلہن بھانٹنے پر مجبور کر دیں گے۔

ارین بونا کا سہرا پھر وہ تیز رہا تھا۔

کوغنائی اتم خود بھی آرام کرو اپنے لشکر میں کوچی آرام کرنے کا موقع فراہم کر۔ پر جانے سے پہلے میں تم سے ایک اور اہم بات کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ جو لشکر اس دلت تبار کی کمانداری میں ہے۔ وہ سارا تمہارا ہے پاس ہی رہے گا۔ جو لشکر بایان اور شیراسون کے ساتھ آیا تھا۔ میں چاہتا ہوں اس کے لئے بھی کمان دار مقرر کئے جائیں۔

سمجھیں کہ میں نے کوغنائی کے ساتھ شادی کر لی ہے اور میں جب تک وہ چاہیں گے ان کے ساتھ قیام کروں گی۔ بہر حال بابا کو اطلاع دینا میرا فرض تھا۔ میری شادی پر وہ بے حد خوش اور مطمئن ہیں۔ ناسان تھوڑی ہی دیر پہلے آیا تھا وہ کھانا کھا کے تھوڑی دیر بیٹنی تو اس کے یورت میں چلا گیا ہے۔

آئی یاروں کی اس گفتگو سے کوغنائی بھی خوش ہو گیا تھا۔ پھر تینوں یورت میں گئی ہوئی نشستوں پر بیٹھ کر باہم مختلف موضوعات پر گفتگو کرنے لگے تھے۔

☆☆☆☆☆

سورج دور افتادہ سرزمینوں کی طرح روپوش ہو گیا تھا۔ بدلتی نا آشنا اندھیروں کے جھونکے دائرہ در دائرہ لہروں کی طرح دلت کی جواں نئی شربانوں میں سرایت کرنے لگے تھے روشنی کے پر شتاب شوخ آنچلوں پر درد کی بوندوں اور مادہ پرستانہ خواہشوں جیسی تاریکیاں غالب آ چکی تھیں۔ چاروں طرف ویرانی بھری تنہائیاں ریت پر گرتی اس کی طرح غالب ہو رہی تھیں۔ آسمان پر ٹہناتے ستاروں کی پریاں ریزہ ریزہ نور کے چھینٹوں کی طرح اندھیروں کے اندر تحلیل ہوتی جا رہی تھیں۔

ایسے میں مانچو قبیلے کا سردار مار تو اپنے یورت میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا اس کے یورت کی حفاظت پر جو مسلح جوان مقرر تھے ان میں سے ایک یورت کے دروازے پر آیا۔ اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ مارتو نے جب اسے اندر آنے کے لئے کہا تو وہ یورت میں داخل ہو کر مارتو کے سامنے آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سردار ایشال کے برہنسانوں کے وحشی مانچو قبائل کا ایک فرد آپ سے ملنا چاہتا ہے میں نے اسے کریدنے کی بڑی کوشش کی لیکن وہ کچھ بتاتا نہیں آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ مارتو نے چونکنے کے انداز میں اس مسلح جوان کی طرف دیکھا پھر بولا: کیا وہ اکیلا ہے یا ایک سے زائد ہیں۔

مسلح جوان نے مارتو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا شروع کیا۔ سردار: اکیلا ہی ہے۔ وہ مسلح تھا میں اسے غیر مسلح کر چکا ہوں۔ اگر آپ کہیں تو

میں اسے آپ کے پاس بھیجوں۔

مارتو اپنی اس نشست سے اٹھ کر بڑی نشست پر بیٹھ گیا پھر کہنے لگا اسے بھیجو۔  
دیکھتا ہوں وہ کیا کہتا ہے۔

وہ سلسلہ جوان نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد برنالی لہارے میں لپٹا ہوا ایک جوان اندر آیا۔ مارتو نے ہاتھ کے اشارے سے اسے ایک خالی نشست پر جب بیٹھنے کے لئے کہا تو وہ بیٹھ گیا اور بیٹھتے ہی بول پڑا۔

مارتو! کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں۔ جس کا نام سوکوان ہو۔

مارتو کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ کہنے لگا۔

خوب اچھی طرح جانتا ہوں۔ شمال کے غیر مہذب مانچو قبائل کا سردار ہے۔

آنے والا مسکرایا کہنے لگا۔

آپ نے ٹھیک کہا میں اسی کی طرف سے آیا ہوں۔ میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قاندو نے ہمارے سردار سوکوان سے ایک معاہدہ کیا تھا۔ یا یوں جانیں ایک وعدہ کیا تھا اور وہ یہ کہ اس نے کہا تھا اگر شمال کے مانچو قبائل منگولوں کے آبائی دشت پر حملہ آور ہوں اور قاندو کی مدد کرتے ہوئے دشت کو منگولوں سے خالی کروادیں تب دشت کا آدھا حصہ قاندو ہمارے حوالے کر دے گا۔

ہمارے سردار سوکوان نے اس سلسلے میں اپنے سب سالاروں اور دیگر چھوٹے سرداروں سے خوب مشورہ کیا۔ اس کے بعد یہ طے پایا کہ قاندو سے معاملہ طے کرنے سے پہلے آپ سے رابطہ قائم کرنا چاہیے۔

محترم مارتو! میں شمالی سائبریا کے اس پارانہائی شمال کے برف زادوں سے اپنے سردار سوکوان کے حکم سے چلا۔ پہلے میں قبائلی سٹہر گیا مجھے سوکوان نے کہا تھا کہ میں خان بلخ جا کر آپ سے معاملہ طے کروں وہاں سے مجھ پر بید کھلا کہ آپ ان سرداروں کی طرف آنے میں لہذا وہاں سے میں ادھر آیا۔

ہمارا سردار سوکوان چاہتا ہے کہ کیوں ہم دشت کو دھبوں میں تقسیم ہونے دیں۔ یعنی آدھے پر مانچو قبائل قابض ہو جائیں اور آدھے پر منگول وہ جانتا ہے کہ چنگیز خان کا

پورے کا پورا ارشت مانچو قبائل کے قبضے میں آ جائے۔  
اس سلسلے میں ہمارے سردار سوکوان نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ آپ اپنے پرانے بھائی بند مانچو قبائل کا ساتھ دیں۔ اس طرح ہم چنگیز خان کے سارے دشت پر قابض ہو کر یہاں ایک ناقابل تخیر قوت بن سکتے ہیں ہمارے سردار کا کہنا ہے کہ جب وہ شمال کی طرف سے حملہ آور ہو تو آپ قبائلی خان کے لشکر کا ساتھ چھوڑ کر ہم سے آج ملیں اس طرح ہماری قوت میں خوب اضافہ ہوگا اور ہم با آسانی دشت ایشیا پر قابض ہو کر دنیا کی ایک بہترین طاقت بن سکتے ہیں۔

اور پھر ہمارے درمیان ایک قبائلی رشتہ ہے۔ آپ بھی ترکوں کے مانچو قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اور شمال سے حملہ آور ہونے والے بھی مانچو ہیں۔ ہم میں ہر قدر مشترک ہے۔ اگر آپ اپنے مانچو بھائیوں کا ساتھ دیں تو ہمارے سردار نے یقین دلایا ہے کہ ہم سب مانچوئل کر دکھ کے گراں بار ڈھیر۔ بربریت کی دھڑکنوں اور مرگ کی بوند باندی کرتی صداؤں کی طرح بہت جلد چنگیز خان کے آبائی دشت پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ ہمارے سردار سوکوان نے یہ بھی کہا تھا کہ مانچو کی حیثیت سے اپنے مانچو بھائیوں کی مدد کرنا آپ کا فرض عین بنتا ہے۔

جب تک آنے والا قاصد بولتا رہا مارتو وہی وہی مسکراہٹ میں اس کی طرف دیکھتا رہا جب وہ خاموش ہوا تب مارتو بول پڑا۔

یہ تم نے اور تمہارے سردار سوکوان نے کیسے اندازہ لگایا کہ ہم آج اس میں بھائی بند میں جڑ نہیں۔ ہمارا تعلق مانچو قبائل سے ضرور ہے۔ ہم ترک ضرور ہیں لیکن ہم میں اور تم میں زمین آسمان کا فرق۔ مشرق و مغرب کا اور شمال و جنوب کی دوریاں حائل ہیں۔ ہمارے اور شمال کے دشتوں کے درمیان جی سے لڑتی اوس اور آنکھوں سے نونے اٹک جیسا فرق ہے۔ آنے والے قاصد من! ہم مسلمان ہیں۔ بدنی کی سوختہ تباہیں گراہی اور جنات کی چادر شرک کے بہتے لمحوں قدم روکئی گندی خواہشوں سے نکل کر ہم اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اور اسلام قبول کرنے کے بعد ہم حیات و موت کا راز بھی پا چکے ہیں۔ میرا اور میرے لشکریوں کا شمال کے وحشی مانچو قبائل سے نہ کوئی تعلق ہے نہ رشتہ ذہ غیر مسلم

اس کا مطلب ہے آپ اپنے بھائی بندوں سے تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں۔  
مارتو گرج اور برس پڑا۔

مت بھائی بندی کا لفظ استعمال کرو۔ دنیا کے اندر جس قدر مسلم ہیں وہ سب میرے بھائی بند ہیں۔ شمال کے وحشی قبائل سے میں تمہیں کہہ چکا ہوں میرا کوئی تعلق کوئی واسطہ نہیں۔ ابھی تم جانا نہیں یہ معاملہ جو تم لے کے آئے ہو۔ یہ بڑا ٹیڑھا اور پیچیدہ ہے اس کی اطلاع مجھے اپنے امیر سے کرنی ہے فکر مند نہ ہونا میں تمہیں روکوں گا نہیں۔ تمہیں گزند بھی نہیں پہنچانے دوں گا۔ تم واپس اپنے سردار تک جاؤ گے اور اسے ہمارا پیغام پہنچاؤ گے اس کی ساتھ ہی مارتو نے اپنے کسی مسلح جوان کو آواز دی تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہی جوان اندر آیا جس نے اس مانچو قاصد کے آنے کی اطلاع کی تھی۔ اس کے آنے پر مارتو نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا شروع کیا۔

جلدی جاؤ امیر کو غنائی۔ کومانگا اور یورجی کو یہاں بلا کر لاؤ۔ انہیں کہنا میں خود ان کی خدمت میں حاضر ہوتا لیکن معاملہ کچھ ایسا پیچیدہ ہے کہ میں انہیں یہاں آنے کی زحمت دے رہا ہوں۔ اب تم جاؤ۔

تھوڑی دیر بعد خیمے میں کو غنائی، کومانگا اور یورجی داخل ہوئے۔ ان تینوں کو دیکھتے ہوئے مارتو اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے وحشی مانچو قبائل کے سردار کا قاصد بھی کھڑا ہو گیا۔ جب سب نشستوں پر بیٹھ گئے تب مارتو نے سب کا آپس میں تعارف کروایا اس کے بعد وحشی مانچو قبائل کے سردار سوکوان کے قاصد کے آنے کی اطلاع اور اپنی طرف سے اسے جواب دینے کی پوری تفصیل مارتو نے کہہ دی تھی۔

مارتو جب خاموش ہوا تب کو غنائی نے اس کی طرف دیکھا اور اسے مخاطب کرتے کہنے لگا۔

مارتو اس قاصد کو جو جواب تیر نے دیا ہے تیار ہی جلد میں ہوتا تو میں نہیں اتنا ایسا ہی جواب دیتا۔ تمہیں چاہیے تھا کہ اسے اپنا آخری فیصلہ دینے کے بعد زحمت نہ دیتے اور پھر اس کی اطلاع کر دیتے۔

مارتو مسکرایا اور کہنے لگا۔

میں ہم مسلمان۔ پھر ان سے ہمارا کیا تعلق اور رشتہ ایک بات یاد رکھنا ہم پہلے مسلمان ہیں اس کے بعد مانچو۔ ہم سب اپنے امیر کو غنائی کی کمان داری میں متحد ہیں۔ سوکوان سے کہنا کسی دھوکے کسی فریب میں نہ رہے ہم منگولوں کے آبائی دشت کی حفاظت کے لئے ہی آئے ہوئے ہیں۔ اگر اس نے اس دشت پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو پھر اس کی سوچنی آنکھوں میں جا ہی کے کالے سمندر اس کے وحشی سیاہ دل میں تاریک پر چھائیاں اس کی خواہشوں کے آنگینوں میں موت مرگ کے سکے اور اس کی سانسوں کی آہ و درفت میں نضا کا اندھا غبار بھر کے رکھ دیں گے۔

واپس جا کے اپنے سردار سے کہنا میرا غیر مسلم مانچو افراد سے کوئی تعلق نہیں میں مسلمان ہوں مگر میرا تعلق مسلمانوں سے ہے اور اگر ایک طرف سے اختیار درجہ کا حقیر اور عاجز اور بے مایا مسلمان ہو اور دوسری طرف مانچو قبائل کا سب سے باعزت سردار تو خدا کی قسم میری نگاہوں میں اس بڑے مانچو سردار کے مقابلے میں ایک غریب اور عاجز مسلمان کی عزت اور مقام زیادہ ہے۔

اپنے سردار سے جا کے یہ بھی کہنا کہ کسی دھوکے اور فریب میں نہ رہے اسے کہنا صحیح فردا کو لانے کے لئے سورج کے خلاف سازشیں کرتی رات اندھیرے کے کیسے ہی طبل بجائے تاریکیوں کے کیسے ہی بن بجائے پر کائنات کے دامن دل کو روشن کرنے کے لئے سورج نظرت کے پابند غلام کی طرح ضرور طلوع ہوتا ہے ایسے ہی جس سمت سے بھی وہ حملہ آور ہوگا اس سمت سے ہم اس سے اس دشت کا خواب دفاع کریں گے۔ اور ساتھ ہی ان کے ذہن میں یہ بھی بات ڈال دینا کہ ہم برسوں کی پستی اس کی خواہشوں کو بڑا بڑا سوجھ بوجھ سے بدن کو ٹھونہا کر دیں گے۔ اس کے عزم کی تحریروں پر انت کے بیبے کھولتے رنگ اور ہون کی بوند باندی پر لبو میں نہانی کہانیاں نکھتے چلے جائیں گے۔ ہم مسلمان ہیں اس کے ذہن میں یہ بات ڈال دینا موت سے ہم نہیں ڈرتے گھوڑے کی پیٹھ اور تلوار ہمارا آبائی ورثہ ہے جب اس کا اور ہمارا اکراد ہوگا تو دیکھے گا ہم کیسے موت کے پیچھے اور کیسے زندگی ہمارے تعاقب میں بھاگتی ہے۔

وہ قاصد مایوس ہو گیا کہنے لگا۔

جب ہمارے مجاہد حملہ آور ہوتے ہیں تو دشمن کے راستے دھول دھول بھاگتے لمحے دشوار ہو جاتے ہیں پر خدار وقت کو بے کراں اور گراں غم۔ سوچوں کو دھواں دھواں کرتے ہوئے کاروانوں کو منزل سے بھٹکاتے پھیرے بے انت طوفانوں کی طرح حملہ آور ہوتے ہیں۔

وایس جا کر اپنے سردار سوکوان سے یہ بھی کہنا کہ مسلمانوں کا امیر کوغٹائی کہتا تھا کہ ذرا ہم سے ٹکرا کے دیکھو اگر ہم سے ٹکرانے کے بعد اس کی حالت بند کڑوں میں بے نام سرگوشیوں کشدہ بے خواب راتوں دوپوش زمانے کی آہوں میں راکھ ہوئی نیندوں اور خوابوں جیسی نہ ہوگی تو ہمارا نام تبدیل کر کے رکھ دینا۔

کوغٹائی جب خاموش ہوا تو قاصد بھی بھڑکتی ہوئی آواز میں بول پڑا۔ مسلمانوں کے امیر اگر ہم آپ کی طاقت اور قوت کا غلط اندازہ لگا رہے ہیں تو آپ بھی شمال کے غیر مسلم مانچو قبائل کی بے درک قوت کا غلط اندازہ لگا رہے ہیں۔ ہمارے مانچو قبائل جب کسی کے خلاف حرکت میں آتے ہیں تو لشکروں میں دھلی نا امید یوں جدائی کی ساعتوں۔ خوابوں کے قہر جیتی چلاتی اذیتوں کی طرح حملہ آور ہوتے ہوئے شہروں اور بازاروں میں آسکی سالیوں گلی کوچوں میں اندھے سرسام۔ آبادیوں میں بربادی کی علامت شہروں میں دشت وحشت۔ قلب و نظر میں بدروحوں کی علامتوں اور ذہنوں میں خوفی دستک بن کر وارد ہوتے ہیں۔

اس موقع پر ایک جھٹکے کے ساتھ ہارتو نے اپنی تلوار بے نیام کر لی اور بے پناہ غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

تو میرے امیر کے ساتھ گستاخی سے پیش آرہا ہے۔ خدا کی قسم اگر تو سفیر نہ ہوتا تو اپنے پورت میں اب تک میں تیری گران کاٹ چکا ہوتا۔ امیر کے سامنے تو جو الفاظ استعمال کر رہا ہے۔ میدان جنگ میں معاملہ اس کے اتنے بیگا۔

اتنے کے اشارے سے کوغٹائی نے ہارتو کو پرسکون رہنے کے لئے کہنا جس سے جواب میں ہارتو نے اپنی تلوار نیام کر لی۔ کوغٹائی نے پھر قاصد کو مخاطب کیا۔

ن! سولوں کے قاصد! ہارتو جذبات میں آگیا تھا اس کا جذبات میں آتا اس

امیر محترم آپ کو بتانا میرا فرض تھا۔ میں خود اسے لے کر آپ کے پورت کی طرف آتا لیکن فی الحال میں اس معاملے کو راز میں رکھنا چاہتا ہوں میں نے پوری تفصیل آپ سے کہہ دی ہے۔ آخری فیصلے اس کے سلسلے میں آپ ہی کریں گے۔

مارتو جب خاموش ہوا تب وحشی مانچو قبائل کے سردار سوکوان کے قاصد نے ایک بھر پور نگاہ کوغٹائی پر ڈالی اور کہنے لگا۔

مسلمانوں کے امیر کوغٹائی! یہ معاملہ اتنا آسان اور سہل نہیں ہے کہ اس کا فی الفور فیصلہ کر دیا جائے۔ مجھے آخری جواب دینے سے پہلے یہ ضرور سوچنے کا کہ شمال کی طرف سے مانچو قبائل جب حملہ آور ہوں گے تو منگولوں کے دشت کے شمال میں جس قدر درے ہیں ان میں سے مانچو قبائل بھوکے گدھوں کی طرح داخل ہوں گے اور کوئی قوت ان کا راستہ نہ روک سکے گی۔ اس وقت آپ لوگوں کو اس معاہدے کی اہمیت اور اس کی منفعت کا احساس ہوگا۔ جو میں اپنے سردار سوکوان کی طرف سے آپ لوگوں کے پاس لے کر آیا ہوں۔

کو مانگا مارتو اور یورجی نے قاصد کی اس گفتگو کو ناپسند کیا تھا تاہم کوغٹائی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ پھر سوکوان کے قاصد کو مخاطب کرتے ہوئے کوغٹائی کہہ رہا تھا۔  
س سوکوان کے قاصد! لگتا ہے تو اپنی اور ہماری طاقت کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے غلط فہمی سے کام لے رہا ہے۔ شمال کے وحشی اور برہمنوں میں رہنے والے مانچو قبائل جب منگولوں کے آبائی دشت پر حملہ آور ہوں گے تو یاد رکھنا ہماری سرکردگی میں ایسے جوان ان کے سامنے آئیں گے جو برف سے ڈھکی کوہستانی کھفتوں اور کوہساروں کی ترسری چوٹیوں کی طرح ان کی راہ روکیں گے اور خوابوں کے بے انت سلسلوں میں جوش مارتی زہریلی بیابانوں کی مار اور سخن میں سرگوشیوں کی طرح اترتے پرندوں کی طرح نزولی تریں۔ یاد رکھنا جب اپنا سماں ہوگا تو ہمارے جنگ جو مجاہد تہارے بے شمار لشکر بیان کے تن کے گوشہ احسان میں لاناہٹا پیاس۔ تھمر کے اندھیروں میں روشنی بکھیرتی کرنوں کی انہوں کی طرح گھس جائیں گے۔

آنے والے قاصد! جس طرح ہر شے رات کا ہدف بن جاتی ہے۔ اسی طرح

وہ اسلام قبول کرنے کے بعد گدھ سے شاہین بھڑیے سے تیندوے کی صورت اختیار کر چکے ہیں ان کا مقابلہ کرنا سوکوان کے بس کی بات نہیں رہے گی۔  
یہاں تک کہنے کے بعد کوغٹائی رکا بھر سکر اتے ہوئے مار تو کو مخاطب سکر کے کہنے لگا۔

مار تو! ہم لوگ جاتے ہیں تم سوکوان کے قاصد کی رہائش اور اس کے طعام و قیام کا عمدہ بندوبست کرو اس کے ساتھ ہی کوغٹائی۔ کو مانگا اور یورجی وہاں سے نکل گئے تھے۔

دو روز بعد کوغٹائی آئی یاردق اور سیرم کے ساتھ صبح کا کھانا کھا کر فارغ ہوا ہی تھا کہ یورت کے باہر کسی نے اسے پکارا۔ کوغٹائی آواز کو پہچان گیا۔ کو مانگا نے اسے آواز دی تھی۔

اپنے کندھے پر انگوچھا درست کرتے ہوئے کوغٹائی اپنے یورت سے باہر نکلا۔ یورت سے باہر اس وقت کو مانگا۔ مار تو، یورجی کے علاوہ منذر الدین۔ جمال الدین سیف الدین جمال الدین اور دیگر سالار کھڑے تھے۔ جو بھی کوغٹائی باہر آیا کو مانگا نے اسے مخاطب کیا۔

امیر! ہم سب کو اریق بوغا نے اپنی لشکر گاہ میں بلایا ہے لگتا ہے۔ اس نے شمال کی طرف اپنے جو مخبر مقرر کئے تھے۔ انہوں نے اس مانچو قبائل کے تعلق کوئی اطلاع فراہم کی ہے۔

کوغٹائی کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی کہنے لگا اگر ایسا ہے تو اریق بوغا کے پاس چلیں اس کے ساتھ ہی سب کوغٹائی کے ساتھ ہو لئے تھے۔

اریق بوغا کی نشست گاہ بھی شامیانہ نما ایسی ہی تھی جیسی قبلائی خان کی ہو کرتی تھی۔ جب وہ سب وہاں پہنچے تو اریق بوغا اپنے سالاروں کے علاوہ قبلائی خان کے تیسرے بڑے سالار کروکچی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اپنی جگہ سے اٹھ کر سب نے ان کا استقبال کیا۔ سب اریق بوغا کے پاس بیٹھ گئے۔ اس کے بعد گنگو کا آغاز اریق بوغا سے کیا۔

بات کی بھی دلیل ہے کہ اسے مجھ سے کسی عقیدت اور ارادتمندی ہے۔ ایک بات اور اپنے ذہن میں رکھنا ہم تو کسی ایسی قوت کے انتظار میں ہیں جو وہم دنگان کے ساحلوں پر ہمیں کھڑا کر کے ہمیں چھٹی نظروں سے دیکھے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ خود کو اوزھ کے سونے والا کوئی اٹھے طوفان بن کر ہمارے سامنے آئے اور حیرتوں کے سلسلے ہماری آنکھوں میں بھر دے۔

سوکوان کے قاصد واپس جا کر اپنے سردار سے کہنا کہ جب وہ منگولوں کے آبائی دشت پر حملہ آور ہوگا تو اس کا سامنا کرائتوں سے ہوگا جو پانی کو صحرائی سراہوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس کا سامنا کرغیزوں سے ہوگا جو موت کے محرم راز بن کر قضا کا تعاقب کرتے ہیں۔ ان کا سامنا مسلمان مانچو قبائل سے ہوگا جو تیز شعلوں کی سرخ زبان کی طرح حرکت میں آتے ہوئے ہر شے کو چاٹ جاتے ہیں۔ ان کا مقابلہ۔ ستھن سے ہوگا جو دشمن کے دامن میں فعالیت اور شکست ذات کے سوا کچھ نہیں رہنے دیتے۔ ان کا سامنا گاتھوں سے ہوگا۔ جو دشمن کو جو ہرن اور حسن صلابت سے ختم کر دیتے ہیں۔ انہیں منگولوں سے مقابلہ کرنا ہوگا۔ جو اپنے دشمنوں کے لئے منزل مقصود کی راہیں مسدود کر دیتے ہیں۔ جب ایسا سامان آئے گا تو اپنے سردار سے کہہ دینا اس کی حالت پر آبیاری سے محروم نخل اور ملال و خزان کے بت کندوں سے بھی بدتر ہوگی۔ رات چونکہ کالی جا چکی ہے لہذا تم واپسی کا سفر نہ کر سکو گے۔ رات ہمارے پاس گزارو تمہارے قیام تمہارے آرام تمہارے طعام کا عمدہ بندوبست کیا جائے گا لیکن صبح اندھیرے منہ یہاں سے کوچ کر جانا اس کے بعد جب ہمارا تمہارا کراؤ ہوگا تو وقت فیصلہ کرے گا جو باتیں تمہارے سردار سوکوان نے کہہ کے بھجوائی ہیں وہ حقیقت بنتی ہیں یا جو کچھ ہم نے کہا ہے وہ سچائی کا علم بن کے سامنے آتا ہے۔ سوکوان کے قاصد واپس جا کر اپنے سردار سے یہ بھی کہنا کہ مانچو قبائل اسلام قبول کر چکے ہیں ان سے ان کا کوئی قبائلی تعلق نہیں ہے۔

اگر وہ یہ خیال کرتا ہے کہ شمال کے وحشی برندن مانچو قبائل گدھوں اور بھینسوں کا ہنر طرح اپنے مخالفین پر حملہ آور ہو کر چاروں طرف بربادی کا کھیل جاری کرنے کا ہنر جانتے ہیں تو اسے اپنے ذہن میں یہ بات بھی رکھنی چاہیے کہ جو مانچو ہمارے ساتھ ہیں

دئے جائیں گے۔ رہی بات کروک جی کی تو اس وقت سامنے بیٹھا ہوا ہے اس سے پوچھ لیتے ہیں۔ کہ اس کے کیا ارادے ہیں کیا یہ بھی بایان اور شیراسون کی طرف داری کرتے ہوئے ان کے ساتھ واپس جانا چاہتا ہے یا ہمارے ساتھ کام کرنے کے لئے تیار ہے۔

یہاں تک کہتے کہتے ارین بوغا کو چپ ہو جانا پڑا اسی لئے کہ کروک جی اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا۔ آہستہ آہستہ چلا ہوا کوغٹائی کی طرف آیا اس کی گردن جھکی ہوئی تھی۔ اس کی اس حرکت پر کوغٹائی کے دائیں بائیں بیٹھے کو مانگا، مار تو، یورجی، صدرالدین، جلال الدین مخاط ہو گئے تھے۔ سب کے ہاتھ اپنی کمواروں کے دستوں پر چلے گئے تھے۔ کروک جی کوغٹائی کے سامنے آیا پھر اپنی کموار اور خنجر کی چوٹی کھول کر اس نے کوغٹائی کے پاؤں پر ڈال دی۔ کمر پر بندھا ہوا سرخ رنگ کا پٹکا اس نے کھولا اور اس نے اپنے کندھے پر ڈال دیا تھا۔ یہ اس کی فرمانبرداری اور کوغٹائی سے عقیدت اور ارادتمندی کا اظہار تھا۔

کوغٹائی اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا کروک جی کو اس نے گلے لگایا اس کی بیٹھائی چوی۔ اس کے کندھے پر رکھا ہوا پٹکا خود اس کی کمر پر باندھا۔ کموار اور خنجر کی چوٹی اس نے کوغٹائی کے پاؤں پر ڈالی تھی وہ بھی اٹھا کر اس کی کمر پر باندھ دی ایک بار پھر اسے گلے لگایا۔ پھر کہنے لگا۔

کروک جی! تم نے ایسا کر کے میرا دل خوش کر دیا ہے۔ ہم سب کو مانچو قبائل کے خلاف متحد اور مستحکم رہنا چاہیے۔ جس رد عمل کا اظہار تم نے کیا ہے اس سے میری نظروں میں تمہاری عزت تمہارا وقار پہلے سے کئی گنا بڑھ گیا ہے اب تم اپنی نشست پر بیٹھو تاکہ میں اپنی گفتگو کا آغاز کروں۔

اس کے ساتھ ہی کروک جی بیچھے بنا جس نشست سے وہ اٹھ کر آیا تھا وہیں جا کر بیٹھ گیا پھر کوغٹائی نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیز! کروک جی کے اس رد عمل نے میرے دلوں میں سے جذبات کو اور زیادہ مستحکم اور مضبوط بنا دیا ہے۔ اب جو بات میں کہنے لگا ہوں اس کو غور سے سنا۔ مانچو قبائل کے حملوں کو روکنے کے لئے اپنے لشکریوں کو ہمیں کئی حصوں میں تقسیم کرنا ہوگا۔ کراست اور کرغز میری کمانداری میں جنگ کریں گے۔ مانچو کی کمانداری مار تو

میرے عزیز! آپ لوگوں کو یہاں آنے کی زحمت اس لئے دی ہے کہ مانچو قبائل ہم پر حملہ آور ہونے کے لئے جیٹن بدمی کر چکے ہیں جو خنجران کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھنے کے لئے مقرر کئے تھے ان کا کہنا ہے کہ آج شام سے پہلے پہلے مانچو قبائل ہم پر حملہ آور ہونے کے لئے یہاں پہنچیں گے۔ ان کے حملے کو روکنے ان کے خلاف جارحیت اختیار کرنے کے لئے میں نے آپ سب کو بلایا ہے تاکہ ایک متحدہ لائحہ عمل ان کے خلاف تیار کیا جاسکے۔

یہاں تک کہنے کے بعد ارین بوغا کا پھر کہنے لگا۔  
جو خنجر یہ خبریں لائے ہیں ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ مانچو قبائل کو ہستان، خنگائی اور جھیل بیکان کے درمیان جو وسیع میدان پڑتے ہیں ان کا رخ کر رہے ہیں۔ اور میرے خیال میں انہی میدانوں ہی کو وہ رزم گاہ بنانا پسند کریں گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد ارین بوغا کا پھر کوغٹائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔  
کوغٹائی! میرے عزیز یہاں تمہاری حیثیت سالار اعلیٰ کی سی ہے جو فیصلہ تم کرو گے اسی پر عمل کیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ اپنے تجربے سے وحشی مانچو قبائل کو تم بھانگے پر مجبور کر دو گے۔ اب بولونیہ سے بھائی تم کیا کہتے ہو۔

کوغٹائی تھوڑی دیر کچھ سوچتا رہا پھر اس کی نگاہیں قبلائی خان کے سالار کروک جی پر جم گئی تھیں۔ اس کے بعد وہ ارین بوغا کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

خنجرم ارین بوغا! اس موقع پر جب کہ بایان اور شیراسون اپنی غیر ذمہ داری پر لشکریوں میں شامل نہیں ہیں۔ تو میں آپ سے یہ جاننا پسند کروں گا کہ کیا کروک جی ہمارے ساتھ کام کرنے کے لئے تیار ہے۔

ارین بوغا نے اس پر مسکراہٹ نمودار ہوئی کہنے لگا۔  
میں آج ہی چند دن دستوں کے ساتھ بایان اور شیراسون کو اپنے بھائی قبلائی خان کی طرف روانہ کر رہا ہوں تمہاری آدھے سے پہلے میں نے چند قاصد بھی اپنے بھائی کی طرف روانہ کر دیئے ہیں اور ساری صورت حال سے تحریری طور پر میں نے است آکا کر دیا ہے۔ اب بایان اور شیراسون کا تو یہاں کوئی کردار نہیں ہوگا وہ آج یہاں سے روانہ کر

دریائے قزل تم کی طرف سے قائد کی صورت میں ہمیں کوئی خطرہ نہیں۔  
مارتو مسکراتے ہوئے مطمئن اور خاموش ہو گیا تھا۔ کوغٹائی نے اپنا سلسلہ کلام پھر  
جاری رکھا۔

جب ہمارے لشکر کے سارے حصے کو ہستان خنگائی اور جمیل بیکال کے درمیانی  
میدانوں میں پڑاؤ کر لیں گے تب لازمی بات ہے کہ شمال کی طرف سے آنے والے  
دشمنی مانچو قبائل بھی انہی میدانوں میں ہمارے سامنے آکر پڑاؤ کریں گے۔ جس طرح  
آپ نے کہا تھا کہ وہ آج شام سے پہلے پہلے یہاں پہنچیں گے تو لازمی امر ہے کہ وہ  
آتے ہی جنگ کی ابتدا نہیں کریں گے کم از کم ایک رات دونوں لشکر ایک دوسرے کے  
سامنے پڑاؤ کئے رکھیں گے۔ اور اسی رات کو میں ایک تیز ٹی ایک انتحاب برپا کرتا چاہتا  
ہوں تاکہ مانچو قبائل کے ساتھ ہماری جنگ طول نہ پکڑے اور پہلے دن کی جنگ کے  
دوران ہی انہیں ہم مار بھگانے میں کامیاب ہو جائیں۔

جیت کرتے کرتے رک جانا پڑا اس لئے کہ اریق بوغابول پڑا۔

کوغٹائی! میرے بیٹے جو کچھ تم کہہ رہے ہو درست ہے۔ لیکن شاید ایک بات تم  
بھولی رہے ہو اگر ہم سب جمیل بیکال والے میدانوں میں خیر زن ہوتے ہیں تو تو داکے  
میدان خالی ہو جائیں گے کیا ان سے قائد فائدہ نہیں اٹھائے گا۔ اور ایک طرف سے ہم  
پر حملہ آور ہو کر مانچو قبائل کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرے گا۔  
کوغٹائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

اریق بوغابو! قائد اور اس کے لشکر سے نمٹنا میرا اور مارتو کا کام ہوگا۔ قائد کو نہ  
میں پشت کی طرف سے حملہ آور ہونے کی اجازت دوں گا نہ ہی میں اسے دریائے قزل تم  
عبور کر کے تووا کے میدانوں میں داخل ہونے دوں گا۔ یہ میری ذمہ داری ہے آپ بے  
لگ رہیں۔

اریق بوغابو مطمئن ہو گیا۔ مسکراتے ہوئے کوغٹائی کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

اب تم اپنی گفتگو مکمل کرو۔

کوغٹائی نے پھر کہنا شروع کیا۔

کے ہاتھ میں ہوگی۔ گاتھ اور سیٹھین یورچی کے تحت سینہ سپر ہوں گے۔ باقی رہ گیا وہ لشکر  
جیسے بایان اور شیراموں لے کر آئے تھے۔ تو اس کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا جائے گا  
ایک حصہ کو مانگا کی سرکردگی میں دوسرا کروک چی کی کمانداری میں کام کرے گا۔ محترم  
اریق بوغابو! جو لشکر آپ کے پاس ہے۔ وہ آپ اور آپ کے سالاروں کی کمانداری میں  
میں رہے گا اس طرح ہمارے پاس لشکریوں کے چھ بڑے بڑے حصے ہو جائیں گے۔

تھوڑی دیر تک یہاں سے پڑاؤ اٹھایا جائے گا۔ لشکر کے سارے حصے دریائے  
قزل تم کے کنارے کنارے شرق کارخ کریں گے اور دریائے قزل تم جن دروں سے  
نکلتا ہے۔ ان کے ذریعے کوہستان خنگائی کو عبور کرنے کے بعد جمیل بیکال اور کوہستان  
خنگائی کے درمیان جو وسیع میدان پڑتے ہیں وہاں پڑاؤ کیا جائے گا۔

اس موقع پر کوغٹائی کو رک جانا پڑا اس لئے کہ مارتو اپنا منہ اس کے کان کے قریب  
لے گیا اور کہنے لگا۔

امیر محترم! اگر لشکریوں کے سارے حصے کو ہستان خنگائی کو عبور کرنے کے بعد ان  
میدانوں کی طرف چلے گئے تو تووا کے میدان جن میں اس وقت ہم پڑاؤ کئے ہوئے ہیں  
خالی ہو جائیں گے۔ اس طرح کیا ہمارے لئے خطرات نہیں اٹھیں گے کہ دریائے قزل تم  
کو عبور کرنے کے بعد قائد و منہ آور ہوگا اور تووا کے سارے میدانوں پر قبضہ کرنے کے  
بعد وہ دریائے قزل تم کے دروں سے نکلتا ہوا پیچھ کی طرف سے ہم پر حملہ آور بھی ہو سکتا  
ہے۔

مارتو نے ان الفاظ کے جواب میں کوغٹائی کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی  
پھر وہ بھی اپنا منہ مارتو کے کان کے قریب لے گیا۔ کہنے لگا۔

مجھے افسوس ہے کہ میں تم تینوں پر ایک بنا انکشاف کرنا بھول گیا۔ دراصل آئی  
یاردوق نے اپنے چاچا ناصرمان کے ہاتھ اپنے باپ قائد کو پیغام بھجوایا تھا کہ آئی یاردوق  
نے میرے ساتھ شادی کر لی ہے۔ آئی یاردوق نے اپنے باپ کو کہا: بیجا کہ جب تک وہ  
یہاں ہے وہ دریائے قزل تم کو عبور کر کے حملہ آور نہ ہو اور ناصرمان کے ہاتھ قائد نے آئی  
یاردوق کو یہ پیغام بھجوایا ہے کہ جب تک میں یہاں ہوں وہ حملہ آور نہیں ہوگا لہذا



استوار کر لیں گے۔

مانچو قبائل کے ساتھ اگلے روز صبح ہوتے ہی جنگ کی ابتدا آپ چاروں حصوں کے ساتھ کریں گے۔ اب رہی میری اور مارتو کی کارکردگی تو ہم اپنے ذمہ دو کام لیں گے۔

پہلا کام یہ کہ جنگ کی ابتداء ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد میں اور مارتو باری باری کو ہستانی سلسلے کے اندر سے یلغار کرتے ہوئے لکھیں گے اور مانچو قبائل کے پہلو پر ضرب لگائیں گے۔ مین دشمن کے پہلو کے پچھلے حصے پر اور مارتو دشمن کے پہلو کے اگلے حصے پر ضرب لگائے گا۔

یہ تو ہمارے ذمے پہلا کام ہوگا دوسرا کام جو ہم سرانجام دیں گے وہ یہ کہ مانچو قبائل کے مقابلے میں ہمارے لشکر کے جس حصے میں بھی کمزوری کے آثار پیدا ہوں گے اس کی ہم مدد کریں گے۔ آپ کے دائیں جانب کو مانگا اور کرک جی کو ان لئے دکھا گیا ہے کہ وہ حصہ خاصا مضبوط اور مستحکم رہے۔ دونوں حصوں کے مانچو قبائل کے مقابلے میں کسی کمزوری کا اظہار نہیں کریں گے۔ بائیں جانب صرف یورجی ہے۔ چونکہ اس کے آس پاس میں اور مارتو بھی ہوں گے لہذا اس کے لشکر کے بائیں پہلو میں ہم کسی قسم کی کمزوری کے آثار پیدا ہونے نہیں دیں گے اور اگر دشمن نے اپنا سارا بوجھ اپنا سارا دباؤ وسطی حصے میں آپ پر ڈالا تب میں اور مارتو پہلو سے حملہ کرتے ہوئے ایک ساتھ دشمن کے لشکر کو کاٹتے ہوئے اس کے وسطی حصے تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ جب ہم ایسا کریں گے تو یاد رکھیے گا دشمن کی طاقت اور قوت کی کمزوریت کو نوٹ کر رہ جائے گی۔ اسے اپنے سامنے پسائی اور فرار کے سوا کچھ دکھائی نہ دے گا۔

کوغٹائی کچھ دیر کے لئے رکھا پھر اپنا سلسلہ کام جاری رکھتے ہوئے تہہ رہا تھا۔

اریق بوغا! میرے محترم ابا! یہاں تک ختم نہیں ہوتی بلکہ اس کے بعد ایک اہم اور انتہائی ذمہ داری کا حاملہ اٹھے گا۔ جب ہم مانچو قبائل کو شکست دے کے بھاگنے پر مجبور کرتے ہیں تو یاد رکھیے گا یقیناً وہ شمال کا رخ کریں گے ہمیں ان کا پوری طاقت اور قوت سے قعاب کرنا ہوگا اور وحشی قبائل کے حملہ آوروں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کم کرنا

جس رات ہم اور مانچو قبائل ایک دوسرے کے سامنے پڑاؤ کئے ہوں گے تو رات کے پچھلے حصے میں میں اور مارتو اپنے اپنے حصے کے لشکر کو لے کر کوہستان خنگائی کے دروں میں داخل ہو جائیں گے۔ اب مانچو قبائل کے سامنے محترم اریق بوغا آپ کرک جی اور جی یورجی اور کو مانگا رہیں گے۔

وسطی حصے میں آپ خود رہیں اپنے بائیں جانب یورجی کو اور دائیں جانب کو مانگا کو رکھیں باقی رہ گیا لشکر کا وہ حصہ جو کرک جی کی سرکردگی میں ہوگا تو کرک جی اس حصے کے ساتھ کو مانگا کے بھی دائیں طرف رہے گا۔

کوغٹائی جب خاموش ہوا تو اریق بوغا بولی پڑا۔

کوغٹائی میرے بیٹے تم نے سارے لشکریوں کی جگہ کا تعین کر دیا اپنے اور مارتو کے متعلق تم نے کچھ بھی نہیں کہا۔ لشکر کے وہ حصے جو تہاری اور مارتو کی سرکردگی میں ہوں گے ان کا تعین کس جگہ ہوگا۔

اس پر ہاتھ کے اشارے سے کوغٹائی نے کو مانگا، مارتو، یورجی، اریق بوغا، کرک جی کو اپنے قریب آنے کو کہا۔ جب وہ سب بالکل اس کے قریب ہو گئے تب بڑی رازداری اور سرگوشی میں انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

لشکر کے حصے جو میرے اور مارتو کی سرکردگی میں ہوں گے وہ یورجی کے بھی بائیں جانب کوہستانی سلسلے کے ساتھ ساتھ رہیں گے۔

یہ ترتیب آج شام کے وقت ہی جھیل بیکال اور کوہستان خنگائی کے درمیان پڑنے والے میدانوں میں درست کر لی جائے گی اور ایسا مانچو قبائل کی آمد سے پہلے کیا جائے گا وہ قبائل جب ہمارے سامنے آکر پڑاؤ کریں گے تو ہمارے لشکریوں کی ترتیب کو دیکھ لیں گے اس کے مطابق اپنا لشکر ترتیب دیں گے۔

لیکن فجر کی نماز سے پہلے بلکہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ آدھی رات کے تھوڑی دیر بعد میں اور مارتو اپنے کام کی ابتدا کریں گے ہم دونوں اپنے حصے کے لشکریوں کو لے کر مزید بائیں جانب ہوتے ہوئے کوہستان خنگائی کے میدانوں کے ساتھ جو چہونے پڑے ٹیلوں کا ایک سلسلہ ہے ان کی اوٹ میں مانچو قبائل کے ایک پہلو میں جا کے اپنے لشکر کو

تھا اور کہا تھا کہ اریق بوغانے بلایا ہے۔ خیریت تو ہے۔  
کوغنائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

آئی یاروق تمہارا اندازہ درست ہے۔ آج شام تک مانچو قبائل ہم پر حملہ آور ہونے کے لئے کوہستان خنگائی اور جھیل بیکال کے درمیان جو وسیع میدان پڑتے ہیں ان کا رخ کریں گے۔ اسی سلسلے میں اریق بوغانے بلایا تھا۔ ان سے جنگ کرنے کا طریقہ ہم سب نے مل کے طے کر لیا ہے۔ لشکر تھوڑی دیر تک یہاں سے کوچ کرے گا۔ دریائے قزل تم کے ساتھ ساتھ مشرق کی طرف جاتے ہوئے ان میدانوں میں پڑاؤ کیا جائے گا جن کا رخ مانچو قبائل کر رہے ہیں۔

کوغنائی لمحہ بھر کے لئے رکا پھر آئی یاروق اور سیرم کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

تم دونوں کی طرف آنے سے پہلے میں لشکر کو کوچ کا حکم دے چکا ہوں۔ باقی سارے لشکر بھی میرے لشکر کے ساتھ ساتھ مشرق کا رخ کریں گے کوغنائی کے ان الفاظ کے جواب میں آئی یاروق کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ باہر سے کسی نے کوغنائی کو پکارا۔ کوغنائی جان گیا۔ پکارنے والا صدر الدین تھا۔ کوغنائی یورت کے دروازے پر آیا کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ صدر الدین بول پڑا۔

امیر محترم! ہم آپ کے یورت کے خچروں کو ہانکنے لگے ہیں۔ سارے عساکر کوچ کی تیاریاں مکمل کر چکے ہیں۔ ہاتھ کے اشارے سے کوغنائی نے صدر الدین کو اپنا کرنے کے لئے کہا۔ پھر وہ دوبارہ آئی یاروق اور سیرم کے پاس آ کے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد سارے لشکر دریائے قزل تم کے کنارے کنارے جھیل بیکال اور کوہستان خنگائی کے درمیانی میدانوں میں داخل ہوئے اور جو ترتیب کوغنائی نے اریق بوغانے کے ساتھ طے کی تھی اسی ترتیب کے مطابق ہر لشکر کے یورت ترتیب کے ساتھ کھڑے کر کے ان کی حفاظت کا اہتمام کر دیا گیا تھا۔

ہوگی۔ تاکہ آنے والے دنوں میں وہ پھر ان علاقوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش اور جرات نہ کر پائیں اور اگر ہم نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے ان کی تعداد کم نہ کی تو یاد رکھیے گا تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر وہ اپنی قوت کو پھر جمع کریں گے اور دوبارہ قسمت آزمائی کرنے کی کوشش کریں گے اس لئے کہ میرا اندازہ ہے کہ جو لشکر مانچو قبائل نے کراہیں گے وہ ہم سے کہیں زیادہ ہوگا لہذا ان کی تعداد کم کرنا انتہائی ضروری ہے۔

ان کی شکست اور فرار کے بعد میں مار تو یورجی کو مانگا چاروں دشمن کا تعاقب کریں گے۔ آپ اور کربک جی نہ صرف یہ کہ اپنے پڑاؤ کی حفاظت کریں گے بلکہ دشمن کے پڑاؤ کی ہر شے پر بھی قبضہ کر لیں گے۔ اسی طرح بٹے شدہ لاشوں کے مطابق اگر ہم مانچو قبائل کو شکست دینے۔ ان کا تعاقب کر کے ان کی تعداد کم کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو کم از کم آنے والے کئی برسوں تک مانچو قبائل جنگوں کے آبدانی دشت کا رخ کرنے کی جرات اور جسارت نہیں کریں گے۔

کوغنائی جب خاموش ہوا تو اریق بوغانے چند لمحوں تک بڑے توصلی انداز میں اس کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

کوغنائی! میرے عزیز بیٹے جو کچھ تم نے کہا ہے یہی آخری ہے اسی پر عمل کیا جائے گا۔ میرے خیال میں اب انھیں اور لشکر کو یہاں سے کوچ کر کے کوہستان خنگائی اور جھیل بیکال کے درمیان پڑنے والے میدانوں میں پڑاؤ کرنے کا حکم دیں۔  
اس پر سارے سالار اٹھ گئے تھے اور اپنے اپنے لشکروں کا رخ کر رہے تھے۔

کوغنائی اپنے یورت میں داخل ہوا اور آئی یاروق اور سیرم بڑی بے چینی سے اس کا انتظار کر رہے تھے جو وہی وہ یورت میں داخل ہوا دونوں اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئیں یورت میں داخل ہونے کے بعد کوغنائی نے یورت کے دروازے کا پردہ درست کیا۔ پھر وہ سیرم اور آئی یاروق کے پاس بیٹھ گیا۔ کچھ کہنا چاہتا تھا کہ گفتگو کا آغاز آئی یاروق نے کیا۔

میں اور سیرم یورت کے پردے کے پیچھے ہو کر سن رہی تھیں آپ کو کو مانگانے بلا!

دیکھتے ہی دیکھتے وحشی مانچو قبائل کے سردار سوکوان نے جنگ کرنے کا حکم دیا اور اس کا یہ حکم ملتے ہی وحشی مانچو نجد ساعتوں میں در بدری کے عذاب کھڑے کرتے رات کی اتھاہ سیاہیوں۔ دکھ سے اپنا تعارف کرائی آفتوں اور اذیت کی پر چھائوں اور روح و بدن کے اختلافات بڑھاتی موسموں کی چھلانی آگ کی طرح حملہ آور ہو گئے تھے۔

یورجی 'کومانگا' اریق بوغا اور کر دک چی نے بڑی مہارت سے کام لیتے ہوئے مانچو قبائل کے حملے کو روک کر اپنا دفاع کر لیا تھا۔

پھر سب سے پہلے کومانگا نے اپنے کام کی ابتداء کی پہلے چند بار اس نے زور دار انداز میں تکبیریں بلند کیں جو اس بات کا اشارہ تھا کہ وہ دفاع سے نکل کر جارحیت پر اترنے والا ہے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے کومانگا مانچو قبائل پر سستے دائرے کھڑی کرتی آگ اور خون کی سیلاب موت کے گرد آلود گھونگھٹ اڑاتے احساس کے سوزان شعلوں اور سانسوں کا سفر تمام کرتی دھوپ چھاؤں ناپتی لہروں کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔

کومانگا کے بعد یورجی نے بھی اپنے کام کی ابتدا کی اور یہاں حیرت کا مقام ہے کہ یورجی نے جارحیت پر اترنے سے پہلے سلگتے دروہام میں رحمت کی بارش کی طرح تین بار زور دار انداز میں تکبیریں بلند کیں یورجی نے گوا بھی تک اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ لیکن تکبیریں بلند کرنے کا یہ سلسلہ اس نے پہلی بار شروع کیا تھا۔ اس کی تکبیریں سن کے کومانگا اور اس کے لشکر کی تدر حیرت زدہ ضرور ہوئے تھے۔ کوہستانی سلسلوں کے پیچھے کوغنائی اور مارتو نے بھی اسے عجیب سے انداز میں دیکھا اور سنا تھا۔ یورجی تکبیروں کے جواب میں اس کے لشکریوں نے بھی زور دار تکبیریں بلند کیں کیونکہ اس کے لشکر میں مسلمانوں کی کافی تعداد تھی پھر کومانگا اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ زمانے بھر کی قرتوں اور زندگی کے خیموں کو دیران کرتی آشفنگی کے سوا۔ اور آثار جسم و جان اور سارے وقار اور دبدبوں کے مرطلوں کو خاک میں ملاتی سرکئی سرسراتی تفسا کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔ یورجی اور کومانگا کے بعد اریق بوغا اور کر دک چی بھی گرم سابیوں کے رقص۔ ازل سے ڈستے احوال اور ماحول کی بے کراں وسعتوں کی طرح حملہ آور مانچو قبائل پر نوٹ پڑتے تھے۔ اس طرح جھیل بیکال اور کوہستان خنگائی کے درمیان میدانوں میں جنگ کی

اسی روز شام سے تھوڑی دیر پہلے وحشی مانچو شمال کی طرف سے بے کراں اور بے روک طوفان کی طرح نمودار ہوئے۔ جھیل بیکال اور کوہستان خنگائی کے درمیان پڑنے والے میدانوں میں وہ حشرات الارض کی طرح داخل ہوئے تھے۔ تعداد کے لحاظ سے وہ اس لشکر سے کہیں زیادہ تھے جو کوغنائی اور اریق بوغا کے ساتھ تھا۔ بھوکے گدھوں کی طرح وہ اس میدان میں اترتے ہوئے اپنا پڑاؤ کرنے لگے تھے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے دور دور تک ان میدانوں کے اندر اپنا پڑاؤ کر لیا تھا۔ بار برداری کے جانور اور ضروریات زندگی کی اشیاء انہوں نے اپنے پڑاؤ کے عقبی حصے میں محفوظ کر لی تھیں۔

مانچو دیکھ چکے تھے کہ جس لشکر کے ساتھ ان کا مقابلہ ہے وہ پہلے ان میدانوں کے اندر مقابلہ کرنے کیلئے مستعد ہے۔ مانچو قبائل نے آتے ہی جنگ کی ابتدا نہیں کی۔ پڑاؤ کرنے کے بعد ان کے کچھ حصے مستعد ہو کر حفاظت کے لئے گردش کرنے لگے تھے جب کہ باقی لشکر سستانے لگا تھا۔ اس طرح بغیر کسی ٹکراؤ۔ بغیر کسی حادثے کے رات گزر گئی۔ اگلے روز مانچو قبائل کے سردار سوکوان نے اپنے لشکر میں جنگ کے طبل بھجوائے تھے گویا وہ جنگ کی ابتدا کرنا چاہتا تھا دوسری جانب یورجی 'کومانگا' اریق بوغا اور کر دک چی ان کا مقابلہ اور سامنا کرنے کے لئے پوری طرح تیار اور مستعد تھے۔ جبکہ کوغنائی اور مارتو اپنے اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ اپنے بائیں جانب کوہستان خنگائی کے اونچے نیچے نیلوں کی اوٹ میں جا چکے تھے۔

دیواروں کی طرح اپنے سامنے آنے والی ہر شے کو سنائی چمکتی چلاتی تیز ہواؤں کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔

مارتو کے اس اچانک حملے سے مانچو اور ان کا سردار سوکوان فکر مند اور پریشان ہو گئے تھے۔ وہ امید بھی نہیں کر سکتے تھے کہ ساتھ والے کوہستانی سلسلے سے کوئی اور لشکر نکل کر ان پر حملہ آور ہو جائے گا۔ اور ان کی جنگ تنظیم کو درہم برہم کرنے کی کوشش کرے گا۔

مارتو جب اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ سوکوان کے لشکر کے اگلے حصے پر حملہ آور ہوا تب سوکوان نے اپنے لشکر کے ایک حصے کو مارتو کے خلاف جوانی کارروائی کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ اس طرح پشت اور وسطی حصے سے کچھ دتے مارتو کا مقابلہ کرنے کے لئے لپکے تھے لیکن اسی لمحہ جب کہ وحشی مانچو مارتو اور اس کے لشکر کی طرف لپک رہے تھے۔ ایک اور طوفان ایک اور خونی انقلاب اٹھ کھڑا ہوا۔

کوہستانی اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ کوہستانیوں سے نکلا پھر دت کے بے رنگ مناظر میں تہہ بھری غضبناک صداؤں اور طوفانی شور کی طرح اس نے چند بار تکبیریں بلند کیں اس کے بعد وہ سوکوان کے لشکر کے پچھلے حصے پر حملہ آور ہوا تھا۔ اس کے حملہ آور ہونے سے سوکوان کے لشکر کے اس حصے کی حالت ایسی ہو گئی تھی جیسے کے سکھ کی چھاؤں پر دکھ کے الاؤ۔ یادوں کی پرچھائیوں پر تہائیوں کی آگ۔ گراں بار اندھروں میں طلسمات حیرت اٹھ کھڑے ہوئے ہوں۔ کوہستانی اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ وحشی مانچو پر آسمان کی بلند یوں سے اترتے سیاہ گھنے گرجتے شہاب من کی گہرائیوں میں اترتے اعصابی بیجان۔ مقدر کی بے نامی اور عربانی میں دریاؤں کی طغیانوں کے زور اور بصارت و سماعت سے محروم کرتے پھرتے جذبوں کے پرتو کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

اب مانچو قبائل اور ان کا سردار سوکوان مزید پریشان ہو گئے تھے۔ اس لئے کہ سوکوان کے لشکر کے وہ حصے جو مارتو کے حملے کو روکنے کے لئے اس کی طرف بڑھے تھے ان کی پشت کی طرف سے حملہ آور ہوتے ہوئے کوہستانی نے مکمل طور پر انہیں کاٹ کے رکھ دیا تھا۔ ان کا صفایا کرنے کے بعد کوہستانی اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ سوکوان کے لشکر

ابتدا ہونے سے چاروں طرف سویلوں کے سائے تضا کی قبر مائیں۔ نفرتوں کے نفوس رکھ کی دلہ لیس برستی سوت کے بادل اور سرسام کے موسم کھڑے کرتے سراہوں کا ایک نہ ملنے والا رقص شروع ہو گیا تھا۔

جنگ کی ابتدا کے تھوڑی ہی دیر بعد کوہستانی سلسلے کے اندر گھات میں کھڑے کوہستانی نے لمحہ بھر کے لئے بڑی عاجزی اور انکاری سے آسمان کی طرف دیکھا پھر وہ رعایہ انداز میں کہہ رہا تھا۔

اے خدائے عزوجل! اے قادر و جبار! اے مہربان و بیدار مالک! ہم تیرے عاجز اور مجبور بے بال و پر غلام ہیں۔ تیرے بندہ کترین ہیں۔ اے اللہ تو زمین میں طوفانوں کے شرر برقانی راتوں برق کے آئینوں خزاں کے سایوں بہار کی خوش کن یادوں اور امروز و فردا کے ملاپ کو ان کی منزل کے نقوش عطا کرتا ہے میرے اللہ! میں اور میرا بھائی مارتو دونوں تیرے مقدس نام کی برکت سے ابتدا کرتے ہوئے دشمن پر حملہ آور ہونے لگے ہیں۔ میرے مالک میرے آقا۔ اپنے نام کے تقدس کے وسیلے سے ہم دونوں کو اس معرکے میں کامیاب و کامران کرنا۔

کوہستانی دعا مانگ رہا تھا جب کہ قریب ہی اپنے گھوڑے پر سوار مارتو بلند آواز میں آمین کہہ رہا تھا، ان کے پیچھے کھڑے لشکر کی بھی آمین پکارتے جا رہے تھے۔ کوہستانی پھر کہہ رہا تھا۔

میرے اللہ تو ہی روجوں کی کھیتوں میں جاہت بھری نمو کے بیج بوتا ہے۔ تو ہی سمندر کی نہاں گہرائیوں میں خلوت بھری زعفران وادیاں پیدا کرتا ہے۔ میرے اللہ ان وحشی مانچو قبائل کے مقابلے میں ایسے نوز مند عطا کرنا میرے اللہ تجھے ہی مدد کے لئے پکارتے ہوئے میں مانچو قبائل کے خلاف اپنے کام کی ابتدا کرنے لگا ہوں۔“

دعا مانگنے کے بعد کوہستانی نے مارتو کو مخصوص اشارہ کیا۔ مارتو کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ اپنے حصے کے لشکر کو وہ حرکت میں لایا پھر مانچو قبائل کے لشکر کے اگلے حصے پر مارتو سرخ زخموں کی مثال پھیلاتی لانتہا کرب خیزیوں۔ ہر شے کے باطن تک میں درد نہاں کھڑے کر دینے والے بے انت زمانے کے عذابوں اور خواہوں کی

ہیت ناک گرگسوں کے غذاب کی طرح حملہ آور ہوئے تھے۔ لیکن جواب میں کوغٹائی اور مار تو عقابوں کی برہنہ جست و خیز کی طرح بڑی تیزی سے ان پر غالب آتے دکھائی دے رہے تھے۔

بائیں جانب سے کوغٹائی اور مار تو کے حملہ آور ہونے کے باعث سامنے کی طرف سے یورجی اور اریق بوغا۔ کو مانگا اور کروک جی کی طرف سے بھی دباؤ بڑھ گیا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ سوکوان اور اس کے لشکر کی حالت طاقت ور گولوں کے سامنے ریت کی لرزنی دیواروں۔ ذہلی شام میں رقص کرتے خونی ادوار کے تسلسل۔ آزرده مندوش مسافرت اور محرومیاں بھری الجھنوں جیسی ہونا شروع ہو گئی تھی۔

اب بڑی تیزی سے سوکوان کے لشکر کی تعداد کم ہونے لگی تھی۔ اس نے جب اندازہ لگایا کہ شکست دہزیمت اس کا مقدر بنتی جا رہی ہے تب اس نے پسپائی کے بھلے بجوادیے تھے۔ پسپائی کا حکم سنتے ہی وحشی مانچو قبائل سر پاپاؤں رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے لیکن اب یوں جانیں بچا کر بھاگنا اتنا آسان نہ تھا۔ کوغٹائی 'مار تو' کو مانگا 'یورجی' چاروں عزتوں کو اجاڑتی عداوت۔ گٹڑیوں کو اچھالتی کرب خیز یوں زندگی کے صخرہ تر طاس پر ایسوں کے طوفان رزم کرتی صحرائی آندھیوں کی طرح ان کے پیچھے لگ گئے تھے۔

مانچو جو روز دشب کے بے کراں سلسلوں میں سنے موسموں کی بشارت اور پر قوت گولوں کی طرح حملہ آور ہونے کے لیے آئے تھے وہ اب کوغٹائی اور اس کے ساتھیوں کے سامنے اپنی جانیں بچانے کے لیے بھیگے پروں کے ساتھ اڑتے پرندوں سانوں کو گروی رکھ کے جان بچاتے اندھے مورکھوں کی طرح بھاگ رہے تھے۔

یہ تعاقب دور تک جاری رہا میدان جنگ میں مانچو کی تعداد پہلے ہی کم ہو گئی تھی۔ اس تعاقب میں ان کی تعداد اور زیادہ کم ہو کر رہ گئی۔ سیدھا شمال کی طرف نہ جانے کی بجائے سوکوان نے اپنے بچے کھپے لشکر یوں کو بے کربصفت کے رخ پر بھاگ کر اپنی جانیں بچالی تھیں۔ کوغٹائی کچھ دور تک برستاؤں میں مانچو قبائل کا تعاقب کرنے کے بعد واپس میدان جنگ کی طرف چلا گیا تھا۔

(کوغٹائی کے ہاتھوں شکست کھانے کے بعد ان وحشی مانچو قبائل نے منچو یا کارخ

کے وسطی حصے کی طرف بڑھتے ہوئے بڑی تیزی سے دشمن کی تعداد کم کرنے کا عمل شروع کر چکا تھا۔

کوہستانی سلسلے سے نکل کر کوغٹائی اور مار تو کے حملہ آور ہونے سے میدان جنگ کی صورت کچھ اس طرح ہو گئی تھی جیسے غلاب سے محروم فصل گل۔ جیسے کتاب سے محروم فکر فن جسے سراب سے محروم صحرا۔ جیسے خواب سے محروم چشم خواباں۔ جیسے جواب سے محروم نامہ بر۔ جیسے حجاب سے محروم حیا۔ جیسے سوچیں برپا کرتا ساگر۔ جیسے بیچ و تاب دکھاتے طوفان اور جیسے احساس کے سایوں سے محروم عربوں کی بوسیدہ جوانی۔

جھیل بیکال اور کوہستان خنگائی کے درسیانی میدانوں میں زیت کے بیج و خم اور زندگی کے نشیب و فراز میں تلخی بھری تعبیریں اور فرقتوں کی دھوپ اینا رنگ دکھانے لگے تھے۔ چاروں طرف جراثیموں کے سب کھڑے کرتے ستم کے الاء خونی لمحوں کی کہانیاں اور مضطرب تشنگی کے نوزے ناچ اٹھے تھے۔

سوکوان نے شروع میں یہ کوشش کی تھی کہ اپنا زیادہ دباؤ اریق بوغا اور یورجی پر ڈالے اس لئے کہ یہ حصے اسے کمزور دکھائی دیئے تھے۔ اس بنا پر کہ دائیں جانب کو مانگا اور کروک جی تھے۔ جب کہ بائیں جانب اکیلا یورجی اور وسط میں اریق بوغا تھا۔ سوکوان اریق بوغا اور یورجی پر زبردست ضربیں لگاتے ہوئے اپنی فتح مندی کے دروازے کھولنا چاہتا تھا لیکن کوہستانی سلسلے سے نکل کر کوغٹائی اور مار تو دونوں نے اس کے ارادوں پر مٹی ڈال کے رکھ دی تھی۔

کوغٹائی اور مار تو دونوں اب سوکوان کے لشکر کے وسطی حصوں تک بربادی کے کھلے بادباؤں۔ وقت کے دکھتے نشانوں کی طرح موت کا پیغام دینے لگے تھے سوکوان اور اس کے مانچو لشکر یوں کی خوشی نہیں کے سارے رنگیں قرینے انہوں نے دھو ڈالے تھے۔ اس کے سامنے جو بھی آیا اسے کوغٹائی اور مار تو نے زندگی کی ماں کو بیوہ اور اجاڑ کرتی موت کی طرح ابدی خیند سلا کے رکھ دیا۔ کوغٹائی اور مار تو کے صلوں کو سوکوان ہی نہیں مانچو قبائل کے لشکر کی ایسا محسوس کر رہے تھے جیسے وہ دونوں دور کے سبک ساطلوں کی داؤں کی طرح اپنے بازو میں سندھ کو اٹھا کر ان کے اوپر پھینک دیں گے۔ مانچو

حمیا یعنی پان' مانچو' منگولی' ہوئی اور تبتی اور ان سب میں مسلمانوں کا بھی خاصا بڑا حصہ تھا۔ نئے جمہوری آئین کے تحت ان کو چینی قوم کا ایک حصہ سمجھ کر وہاں سے نکل کر مغرب کا رخ کیا۔ جب یہ تاتاری چینی ترکستان میں سے گزرے تب یہاں انہوں نے اسلام قبول کر لیا اس لئے کہ چینی ترکستان میں ان دنوں اونیورسٹوں کا قبیلہ آباد تھا۔ جو سب مسلمان تھے اس لئے کہ قتیہ بن مسلم کے تھوڑے دن بعد اونیورسٹوں جو ترکوں کا ایک نامور قبیلہ ہے۔ اس کے سردار کراخان نے اسلام قبول کر لیا۔ اور یہ لوگ مشرقی ترکستان جسے چینی ترکستان بھی کہتے ہیں اس میں آباد ہو گئے تھے۔ ادھر مانچو قبائل نے خوجریا میں داخل ہونے کے بعد آہستہ آہستہ قوت اور طاقت پکڑنا شروع کر دی تھی۔ منگولوں کے زوال کے بعد آنے والے دور میں مانچو قبائل نے ایسی طاقت پکڑی کہ پورے چین پر یہ قابض ہو گئے اور انہوں نے چین پر 1644ء سے 1911 تک حکومت کی۔ یہ دور مسلمانوں کے لئے بڑا تباہ کن ثابت ہوا تھا۔ مسلمان چونکہ مانچو قبائل کے خلاف منگولوں کا ساتھ دیتے رہے تھے لہذا مانچو حکمرانوں نے ان کے ساتھ امتیازی سلوک رکھا اور ظلم و ستم کا نشانہ بنایا انہوں نے تقسیم کر دیا اور حکومت کر دی عملی اپنائی اور چینوں اور مسلمانوں کے درمیان فرقی کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو غیر چینی قرار دیا اس طرح انہوں نے مسلمانوں کو حکومت سے الگ کر دیا۔ مانچو حکمرانوں نے سکیاگ کا سوا اور یون مان کے صوبوں پر بھی قبضہ کرنے کی کوشش کی یہ وہ صوبے تھے جن میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ مانچو قبائل نے 1755ء میں ایک بہت بڑا لشکر مشرقی ترکستان کی طرف روانہ کیا تاکہ مشرقی ترکستان کو اپنی عملداری میں شامل کر لیں۔ جو کلیتاً مسلمانوں کا علاقہ تھا۔ لیکن اس میں انہیں خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی۔ بعد کے دور میں مشرقی ترکستان چینی ترکستان کہلانے لگا اور اب چین کے مکمل تسلط کے بعد اس کو سکیاگ کا نام دے دیا گیا ہے۔ مانچو کے دور حکومت میں جب مسلمانوں پر مظالم ہوئے تو مسلمان چین سے نکل کر۔ فاروسا سکا پور۔ فلپائن۔ کپوچیا۔ کوریا۔ نپال۔ ویت نام۔ ہانگ کانگ حتیٰ کہ جاپان میں جا کر آباد ہونا شروع ہو گئے تھے۔ تبتائی خان سادی درجہ دیا گیا۔ قوی جھنڈے میں پانچ رنگ دیئے گئے جو ان پانچ گروہوں کی نمائندگی کی دہلیں

کیا۔ وہاں پہلے سے تین بڑے قبیلے۔ تنگ۔ تورکوت اور تاتاری آباد تھے۔ حملہ آور ہو کر مانچو قبائل نے ان کو مانچو ریا سے نکال باہر کیا۔ تنگ اور تورکوت تو وہیں آس پاس کی سر زمینوں میں آباد ہو گئے جب کہ تاتاریوں کے دور حکومت میں چین کے لگ بھگ بارہ صوبوں میں سے آٹھ صوبوں کے والی اور گورنر مسلمان تھے۔ لیکن مانچو قبائل نے ان سب والیوں کو ہٹا کر ان کی جگہ اپنے سرکردہ لوگوں کو مقرر کر دیا تھا اور مسلمانوں کو در بدری پر مجبور کیا تھا۔ مانچو کی طرف سے مسلمانوں پر ان مصائب کے باوجود چین میں مسلمانوں نے اپنے قومی وجود کو قائم رکھا۔ جب وہ سیاست سے بے دخل ہوئے تو وہ تجارت زراعت اور علم و ادب کی طرف مائل ہو گئے۔ چنانچہ چینی مسلمانوں نے سب سے زیادہ کتابیں اسی دور میں لکھیں۔ اس دور کے سب سے بڑے مسلمان مصنف لیوش اور مانو تو ہیں۔ لیوش جس کو لیوش بھی کہا گیا ہے عربی سیکھی اور اسلام کے متعلق ایک سو کتابیں لکھیں۔ ان میں سے صرف سیرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 'عقائد اسلام' ارکان خمسہ اور رسول عربی ابھی تک شائع ہوئی ہیں۔ یہ چاروں کتابیں 1925ء میں جمہوری انقلاب کے بعد شائع ہوئیں۔ یہ کتابیں اور دوسرے مسلمان مصنفین کی کتابیں جن کے نام اردو دائرہ مصارف اسلامی میں اسین کے عنوان کے تحت لکھا گیا ہے۔ عربی مدرسوں میں نصاب کے طور پر پڑھائی جاتی تھیں۔ ان میں سے سیرت محمدی کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس دور میں مسلمانوں کی ادبی سرگرمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے۔ مورخ بدرالدین چینی نے لکھا ہے کہ اگر حکومت ان کی ادبی سرگرمیوں کو نہ دہاتی تو بہت امکان تھے کہ ان کی ادبی تحریکیں اور ذہنی بیداری غیر مسلم سوسائٹی پر ضرور اثر انداز ہوتی۔ تجارت اور زراعت پر توجہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس دور میں مسلمانوں میں خوشحالی عام ہو گئی اور جب مانچو دور میں قحط اور سیلابوں کی تباہ کاری پھیلی تو مسلمان رؤسا اس قابل تھے کہ لاوارث بچوں کو لے لیتے تھے اور ان کی پرورش کرتے تھے۔ اس کے علاوہ نشہ آور چیزوں سے پرہیز کی وجہ سے چینی مسلمانوں کی جسمانی صحت غیر مسلم چینوں کے مقابلے میں بہت اچھی تھی اور ان کے جسم کمزوری سے محفوظ رہے۔ 1911ء کے بعد مسلمانوں سے کچھ اچھا سلوک کیا گیا اس لئے کہ چین کو نسلی لحاظ سے پانچ گروہوں کا ملک قرار دیا

ایک عالم نو تھا جسے میں دیکھتا رہا گیا۔ امیر محترم! کبھی کبھی انسان کے سامنے ایسا صحیفہ اچانک کھل جاتا ہے جس میں اس کے ماضی حال کی پوری روداد لکھی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی انسان کا دل ایسے صحیفے کے اور اتق کھول دیتا ہے۔ جس میں تدبیر کی علامت۔ جس میں گزرے کل کی کہانیاں جس میں فطرت کا تعقل جس میں عمر حاضر کے معنی کے تاظر میں حقیقتیں اور سچائیاں کھل رہی ہوتی ہیں۔ میں بھی زندگی کی حقیقت اور اس کائنات کے خالق کی اصلیت کو پا چکا ہوں۔ امیر محترم! سوالات کو جنم دیتے تجسس اور کسی کی کھوج میں جل تھل مرقعش جذبوں میں میں نے اب یہ راز پایا ہے کہ فطرت کے تاجر کی حقیقت میں سوائے خداوند کے ہر قسم کو فنا ہے لہذا جسے فنا نہیں کیوں نہ اس پر ایمان لایا جائے میں حلقہ گوش اسلام ہو چکا ہوں۔

امیر محترم! جنگ کی ابتداء سے پہلے ہی میرے لشکر میں جو مسلمان ہیں ان کے ہاتھوں میں اسلام قبول کر چکا تھا۔ لیکن اس کا اظہار میں اپنے حلوں کی ابتدا پر کرنا چاہتا تھا سو وہ میں نے کر دیا۔ امیر محترم! میں اسلام قبول کر چکا ہوں اب میں بھی مسلم تو م کا ایک فرد اور آپ سب اور آپ کی ملت کی ایک اکائی ہوں۔

کوغٹائی نے اپنے گھوڑے کو روک دیا۔ اس کی طرف دیکھتے ہوئے کو مانگا۔ مارتو یورجی بھی اپنے گھوڑوں کو روک چکے تھے۔ پیچھے سارا لشکر رک گیا تھا۔ ایک تیز دست کے ساتھ کوغٹائی نیچے اتر اس کی طرف دیکھتے ہوئے ارادتا اور عقیدت میں کو مانگا۔ مارتو اور یورجی بھی اتر گئے تھے جو نبی یورجی گھوڑے سے اتر کوغٹائی تیزی سے آگے بڑھا اور اسے اپنے ساتھ لپٹا لپٹا پھر کئی بار اس کی پیشانی چومی اور کہنے لگا۔ میں تمہیں اپنے دین کے حلقے میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ یورجی خدا کی قسم مجھے اسی وقت کا انتظار تھا کہ تم بھی ہماری ملت کی ایک اکائی بن جاؤ وہ وقت آ گیا ہے۔ میں تمہیں اس تبدیلی پر تہ دل سے اٹھوں بار سلام پیش کرتا ہوں۔ یورجی! میرے دل میں پہلے ہی تمہارے نیلے بڑی عزت بڑا وقار تھا۔ لیکن یوں جانو اب اس وقار۔ اس عزت میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ اس کے ساتھ ہی کوغٹائی مڑا اپنے گھوڑے پر سوار جو باقی لوگ بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور لشکر پہلے کی طرح واپس میدان جنگ کا رخ کر رہا تھا۔

ہے۔ مسلمانوں کو مکمل آزادی دی گئی اور انہوں نے اس دور میں ثقافتی میدان میں اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ اسی دور میں جمہوری انقلاب کے بعد بڑے بڑے شہروں میں مسلمانوں کی متعدد انجمنیں قائم ہوئیں جن میں انجمن امتداد دہرتی سب سے زیادہ مشہور ہے اور اس نے مسلمانوں کی بقا اور بہتری کے لئے کوشش کا کام کیا۔

مانچو قبائل کا تعاقب کرنے کے بعد جس وقت کوغٹائی اپنے سارے متحدہ لشکر کے ساتھ واپس میدان جنگ کی طرف جا رہا تھا تب اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا کر وہ یورجی کے قریب آیا۔ کو مانگا اور مارتو بھی اس کے دائیں بائیں تھے کوغٹائی جب یورجی کے پاس آیا تو یورجی مسکراتے ہوئے کوغٹائی کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ پھر کوغٹائی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

امیر محترم! خدا جھوٹ نہ بلوائے آپ کا چہرہ بتاتا ہے کہ آپ مجھ سے بہت کچھ پوچھنا چاہتے ہیں اور جو کچھ آپ مجھ سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ میرے ضمیر کی کھٹک میرے دل کی آواز مجھے بتاتی ہے کہ آپ کیا پوچھنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ پوچھئیے! آپ نے کیا پوچھنا ہے؟ میں آپ کے چہرے پر ان گنت کھمرے سوال دیکھتا ہوں۔ اور ان سوالوں کا جواب بھی میرے پاس ہے۔

کوغٹائی مسکرایا پھر یورجی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔  
یورجی! میرے عزیز بھائی اپنے حلوں کی ابتدا کرتے وقت تم نے خداوند قدوس کی کبریائی اس کی تکبیر کے نعرے بلند کئے تھے۔ جب کہ اس سے پہلی جنگوں میں تم نے کبھی ایسا نہیں کیا تھا۔ بس تمہاری اسی تبدیلی کی بنا پر میرے دل میں ایک تجسس میرے ضمیر میں ایک استفہام تھا جسے میں رفع کرنا چاہتا ہوں۔

کوغٹائی مزید کچھ کہنا چاہتا تھا کہ یورجی مسکراتے ہوئے بول پڑا۔  
امیر محترم! خدا کی قسم میں آپ کی طرف سے ایسے ہی سوال کی توقع رکھتا تھا۔ امیر محترم کبھی کبھی انسان کی زندگی میں بڑی تیزی سے انقلاب واقع ہوتے ہیں۔ میرے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ ہوا وقت کے ساتھ بدلنے انداز میں لاکھ گھیرا اندھروں کی فلک بوس دیوار کے اس پار میں نے یعنی اپنے ضمیر کی پورنی بستوں کی روشنی کو دیکھا اور یہ

کوغٹائی! عزیز بیٹے میں نے تمہیں یہاں آنے کی زحمت دی ہے دراصل جس دشت تم مانچو قبیلے کے تعاقب میں لگ گئے تو میں نے ان کے پڑاؤ کی ہر چیز کو سینے کے بعد برخان کالہ دن نام کے اسی پہاڑ کا رخ کیا۔ اسی پہاڑ کے اوپر میرے دادا چنگیز خان کو دفن کیا گیا تھا۔ میں ابھی اس کی قبر کی طرف نہیں گیا۔ مجھے تمہارا انتظار تھا۔ میں تمہیں ساتھ لے کے جانا چاہتا تھا اور اس کی روح کو بتانا چاہتا تھا کہ آج ہم نے اس کے دشت کی حفاظت وحشی مانچو قبائل سے خوب کی ہے۔ میرے ساتھ آؤ میں تمہیں برخان کالہ دن کے اوپر لے کے جانا چاہتا ہوں وہاں تمہیں اپنے دادا کے علاوہ دوسرے عزیز اقارب کی قبریں دکھانا چاہتا ہوں۔

کوغٹائی۔ کو مانگا۔ مارتو اور یورجی چپ چاپ ان کے ساتھ ہو لیے تھے۔ ایک ہموار جگہ اریق بوغارا رک گیا اور ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کوغٹائی اور اس کے ساتھیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

یہاں چنگیز خان کو دفن کیا گیا تھا۔ جب وہ مارتو قبائلی دستور کے مطابق ہر بیوی اپنے ہی خیمے میں رہی۔ باہر نہ نکلی بلکہ چنگیز خان کے تابوت کو باری باری ہر بیوی کے یورت میں رکھا گیا اور ہر بیوی نے اپنے اپنے یورت میں چنگیز خان کا روح فرسما تم کیا۔

جب وہ مر گیا تو ہر سنگول کے لب پر ایک ہی سوال تھا کہ ان کے سردار چنگیز خان کی روح کہاں آرام کرے گی۔ وہ ان بوڑھوں میں سے نہیں تھا جو پرانے قبائلی دستور کے مطابق جب کام کے نہیں رہتے تھے تو انہیں غذا کے بدلے چربی کھانے کو دی جاتی تھی نہ وہ کسی ہتھیار سے مارا گیا تھا ہتھیاروں کی موت کے متعلق یہ عقیدہ تھا کہ یہ جادوئی آسمان کی ضرب سے واقع ہوتی ہے عقیدے مطابق سانس رک جانے کے بعد بھی چنگیز خان کی روح اس کے جسم میں ہی تھی کیونکہ اس کا خون نہیں بہا تھا اور اگر خون نہ بہے تو روح خون کے ساتھ جسم میں رہتی ہے۔

اریق بوغارا تھوڑی دیر کے لئے رکا بھر کہتا چلا گیا۔ یہ روح جسے سنگول سولدو کہتے ہیں کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ چپکے سے جادوئی

کوغٹائی اپنے لشکر کے ساتھ جب چنگیز خان کے دشت میں داخل ہوا تو کچھ سوار اس کے سامنے آئے پھر ان میں سے ایک کوغٹائی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

محترم کوغٹائی! وہ سامنے طاقت کے پہاڑ برکان کالہ دن کے پاس اریق بوغارا کڑک چلی اور کچھ دیگر سنگول سالار آپ کے منتظر ہیں۔ اریق بوغارا نے مجھے یہ پیغام دیا ہے کہ آپ لشکر کو پڑاؤ کی طرف جانے کا حکم دے دیں اور خود اپنے سالاروں کے ساتھ آپ ہمارے ساتھ اریق بوغارا کی طرف چلیں۔

آنے والے سواروں کا کوغٹائی نے گہری نگاہ سے جائزہ لیا پھر لشکر کو اس نے پڑاؤ کی طرف جانے کا حکم دے دیا تھا۔ جبکہ خود وہ کو مانگا۔ مارتو اور یورجی کے ساتھ ان سواروں کے ساتھ ہوا تھا۔

سنگولوں کے دشت کے انتہائی سرسبز پہاڑ برخان کالہ دن کے پاس پہنچے تو انہوں نے دیکھا وہاں اریق بوغارا اور کڑک چلی اپنے دیگر سالاروں کے ساتھ ان کے استقبال کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ برخان کالہ دن کو سنگول طاقت کا پہاڑ بھی کہہ کر پکارنے لگے۔

کوغٹائی اور اس کے ساتھی اریق بوغارا کے پاس آ کر اپنے گھوڑوں سے اتر گئے۔ اریق بوغارا آگے بڑھا سب سے باری باری گلے ملا انہیں مانچو قبائل کے خلاف شاندار فتح پر مبارکباد دی۔ پھر کوغٹائی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔



جہاں کہیں بھی حملہ آور ہوتے ہیں تو نوگھوڑوں کی دسوں کے پرچم ان کے سامنے لہرائے جاتے ہیں۔ کوغٹائی شاید اریق بوغانا سے اس موضوع پر مزید کچھ سنائیں چاہتا تھا لہذا جوہنی اریق بوغانا مہلے کے لئے رکاوٹ کوغٹائی نے اسے مخاطب کیا۔

مجتہم اریق بوغانا میرے خیال میں ہم اپنے لشکریوں کی طرف چلیں میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ برخان کالہدون کی اس چوٹی پر تم نے سنگولوں کی روایات بتاتے ہوئے میرے علم میں اضافہ کیا میرا ادھر آنے کا مقصد مکمل ہو چکا ہے کیا مجھے اب واپس نہیں لوٹ جانا چاہیے۔

اریق بوغانا نے غور سے کوغٹائی کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

کوغٹائی میرے بیٹے جس مقصد کے لئے تم ادھر آئے تھے وہ یقیناً پورا ہو چکا ہے لیکن میں یہ پسند کروں گا کہ تم چند روز مزید یہاں قیام کرو تاکہ شمال کے وحشی قبائل مانچو دوبارہ لوٹ کر دشت پر حملہ آور نہ ہوں ویسے تم نے ان کی طاقت اور قوت کو اس قدر کم کر دیا ہے کہ آنے والے دور میں وہ ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہیں کریں گے پھر بھی میں اطمیناناً چاہوں گا تم چند روز یہاں قیام کرو۔

کوغٹائی شاید خود ایسا چاہتا تھا اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اس لئے کہ یہاں قیام کر کے وہ کچھ دن مزید اپنی بیوی آئی یاروق کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا کچھ سوچتے ہوئے اس نے پھر اریق بوغانا کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اگر ایسا ہے تو پھر جو لشکر میں لے کر آیا ہوں اس کی ساتھ میں دریائے قزل تم کے کنارے چند روز تک پڑاؤ کروں گا تاکہ قاعدہ کو خبر ہو کہ میں یہیں ہوں جبکہ باقی لشکر تھیل بیکال اور کوہستان ذنگائی کے درمیانی میدانوں میں قیام کر لیں۔

کوغٹائی ایسا اس لئے چاہتا تھا کہ وہ دریائے قزل تم کے کنارے پڑاؤ کر کے آئی یاروق کے ساتھ رہنا چاہتا تھا اور جب وہ یہاں سے کوچ کرے تو آسانی کے ساتھ آئی یاروق کو دریائے قزل تم کے اس پار اس کے باپ قاعدہ کی طرف روانہ کر دے۔

یہ طے ہونے کے بعد سب برخان کالہدون کی چوٹی سے اترے اپنے حصے کے لشکریوں کے ساتھ کوغٹائی نے دریائے قزل تم کے کنارے پڑاؤ کر لیا تھا باقی لشکریوں

آسمان کو چلی جائے گی وہاں جہاں سے دنیا میں آئی تھی کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ روح تحت اثری میں اتر جائے گی بس ایسے سوال تھے جو چنگیز خان کی سوت پر سنگولوں کو پریشان کیے ہوئے تھے۔

جب میرے دادا چنگیز خان کو سفید سورا کا لباس پہنا کر کھڑکھڑاتی گاڑی میں یہاں لایا گیا تو اس کی ایک بیوی نے سب کو یاد دلایا کہ چنگیز خان کو اس کو ہستانی سلیسے کے ادھر پر ایک اونچا درخت بہت پسند تھا اور وہ اکثر کہا کرتا تھا۔ کہ اس درخت کا سایہ بوزھے کے لیے بڑے آرام کی جگہ ہے یہ بوزھا درخت دائیں جانب ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں اس کے نیچے ہی اس کی قبر کھودی گئی۔

جڑوں کے نیچے جو زمین کھودی گئی تھی وہ اس قدر چوڑی گہری کھودی گئی کہ اس میں ایک چھوٹا سا خیر نصب کیا گیا جس میں گوشت اور پکا ہوا اناج ایک کمان ایک تلواریں رکھی گئی وہ گھوڑا جس پر سوا ہوا کرتا تھا اسے مار دیا گیا اسے جلایا گیا اور اسے جلانے کے بعد بڑیاں بڑی ترتیب سے علیحدہ کر دی گئیں اور ہڈیوں کو بھی خان کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔

چنگیز خان کی زندگی میں بیس نوجوان لڑکیاں جو ناناچ گا کر ان سے خوش کرتی تھیں اور اس کے ساتھ رہتی تھیں۔ لیکن قبر کے نیچے میں وہ اپنے پرانے سورا کے بھورے نندے پر جنوب کی چراگاہوں کی طرف اکیلے دن دیا گیا۔

تدفین کے بعد اس کی قبر بند کر دی گئی اور کچی مٹی کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے دبا دیا گیا تا بوت کی گاڑی کے گلے نکلے کر دیئے گئے جھاریوں کے جھنڈ میں کود اور کانور جلایا گیا سب نے مشورہ کیا کہ یوران گوت قبیلے کے لوگ ہی اس وقت تک چنگیز خان کی قبر کی حفاظت کریں گے جب تک اطراف کے درخت اتنے بڑے نہ ہو جائیں کہ قبر کے پرانے نشان والے صنوبر کو اطراف سے چھپانے لیں اور اب دیکھو اس بڑے بوزھے صنوبر کے درخت کے نیچے چنگیز خان کی قبر کالی حد تک چھپ چکی ہے سنگولوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ چنگیز خان کے مرنے کے بعد اس کی روح اس کے جسم سے نکل کر سنگولوں کے نو سفید گھوڑوں کی دسوں کے پرچم میں سما گئی ہے اور فتح کا باعث بنتی ہے اسی بنا پر سنگول

کی دستوں میں خواہشوں کی سربریدہ لاشوں کر بناک سنانوں میں زیت کے المیوں کی جلتی آگ نا آشا دوریوں تلے چپ چاپ سگتے مقدر اور گونجتی ہواؤں میں گیت سنا تی خون ردلاتی بانسری کے نفسوں کی نسوں خیز جمن جیسی اداس اور افسردہ ہو کر رہ گئی تھی۔

کوغنائی اس کی اس کیفیت کو بھانپ گیا تھا آگے بڑھا اس کے شانہ تھپتھپا پھر کہنے لگا۔

آئی یاروق میں تمہاری حالت کو سمجھتا ہوں فکر مند مت ہو بہت جلد ہم ملیں گے دیکھ مجھے بھوک لگی ہے آؤ مل کر کھانا کھائیں۔

آئی یاروق نے اپنی حالت سنبھال لی تینوں نے مل کر کھانا کھایا وہ رات تینوں نے تقریباً جاگتے ہوئے گزار دی اندھیرے منہ کوغنائی آئی یاروق کو لے کر دریائے قزل تم کے کنارے آیا سیرم ان دونوں کے ساتھ تھی پیچھے دائیں بائیں ذرا فاصلے پر اس راز کو راز رکھنے کے لئے کراہت اور کرغیر ترک سلح حالت میں حلقہ بنا چکے تھے تینوں دریا کے اس کنارے آئے جہاں لکڑی کا پل تھا پل کے کنارے آئی یاروق رک گئی بیچاری رو دینے والی ہو رہی تھی پھر لمحہ بھر کے لئے اس نے چاند کی چاندنی میں باری باری کوغنائی اور سیرم کی طرف دیکھا پھر کوغنائی کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی۔

آپ دونوں کے جانے کے بعد وقت اور لمحے میرے لیے انتہائی مشکل اور ناقابل برداشت ہو جائیں گے جب نٹ کھٹ بھنورے نورستہ کلیوں کے خوشبو بھرے بدن کوئی رتوں کے نیت سانسیں گے جب رقص کرتیاں شگونوں کی بلائیں لیں گی تب شگونوں کی بھیجی سمیوں۔ پیوں کی مادہ بند تھیلیوں کی طرح میرے تمام جذبے سمجند ہو کر سوگ میں تبدیل ہو جائیں گے آپ دونوں کے جانے کے بعد وقت کی ساعتیں دھند میں لپٹی مدیوں کی بوسیدہ اور اس وراثتوں کی طرح مجھ پر زوالی کریں گی مہکتے جنگل بھکتی نعلیں چنیتے بلبل۔ چنکتے ستارے رستے بادل میرے لئے من کے گھور اندھیرے میں سوکھے جذبوں کی قبر جو اس مرگ خواہشوں۔ نوئے آدرش بے تعبیر سپنوں اور یادوں کے در بند شہروں کی صورت اختیار کر لیں گے اور ساری خوشیاں ٹھٹی میں بند ریت کی طرح آہستہ آہستہ دوز ہوتی چلی جائیں گی۔

کے ساتھ اریق بوغا جھیل بکال اور کوہستان خشگائی کے درمیانی میدانوں میں ٹھہر گیا تھا دوسری جانب اریق بوغانے پہلے ہی بایان اور شیراسون کو قبلائی خان کی طرف روانہ کر دیا ہوا تھا۔

کوغنائی چند روز تک اپنے لشکریوں کے ساتھ دریائے قزل تم کے کنارے ٹھہرا ہوگا کہ ایک روز قبلائی خان کی طرف سے قاصد آئے جو قبلائی خان کا یہ پیغام لے کر آئے کہ کوغنائی دوسرے سالاروں اور لشکریوں کو لے کر فوراً اس کی طرف روانہ ہو جائے قبلائی خان نے یہ بھی پیغام بھجوایا تھا کہ جنوبی چین میں اپنی فتوحات کی تکمیل کے لئے اس نے اپنے باقی لشکریوں کے ساتھ دریائے کیانگ سی کے کنارے قیام کر رکھا ہے لہذا کوغنائی اور دوسرے سالاروں کو بھی اس نے حکم دیا کہ وہ منگولوں کے آبائی دشت سے نکل کر دریائے کیانگ سی کے کنارے اس سے آئیں۔

جس روز قبلائی خان کے قاصدوں نے یہ پیغام دشت میں پہنچایا اس روز یہ پیغام سننے کے بعد کوغنائی اپنے یورت میں داخل ہوا۔ یورت میں اس وقت آئی یاروق اور سیرم بٹھی باتیں کر رہیں تھیں کوغنائی کو دیکھتے ہی دونوں اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئیں تھوڑی دیر تک بڑے غور سے اس کی طرف دیکھتی رہیں پھر بڑے پیار سے آئی یاروق نے کوغنائی کو مخاطب کیا۔

آپ معمول کے خلاف آج کچھ اداس اور افسردہ ہیں کیا میں وجہ پوچھ سکتی ہوں۔ ایک اداس سی نگاہ کوغنائی نے آئی یاروق پر ڈالی پھر کہنے لگا۔

قبلائی خان کے قاصد آئے ہیں اور اس نے نی الفور مجھے واپس بلا لیا ہے آنے والے صبح کو میں لشکریوں کے ساتھ کوچ کروں گا اور دریائے کیانگسی کا رخ کر لوں گا۔

کوغنائی کے ان الفاظ پر آئی یاروق کی حالت عجیب و غریب ہو گئی تھی۔ آنکھوں کے رنگیں اظہار بیان اور سرخ رنگ ہونٹوں کی شش کہانیوں کی طرح خوش و خرم رخساروں پر حروف سنی کے رقص اور جسم میں احساس جوانی کے رقصاں خطوط کی طرح پر سرت پختہ فرش پر رقصاں طہور اور دو دھیا فرش پر ایسراؤں کے ناچ کی طرح پرسکون رہنے والی آئی یاروق اس سے لمحوں کے فاصلوں میں نہ ملنے والی شے کی طرح مبہم۔ بے کراں خلاؤں

سے جدا ہونا چاہیے۔

میں تمہیں یقین دلانا ہوں کہ بہت جلد تمہیں اپنے پاس بلاؤں گا اس روز شفق رنگ لحوں کی خوشبو۔ دصال وطن کے انسانے ہم پر صورت الہام آریں گے اب مسکراؤ۔

آئی یاروق نے فوراً اپنے آپ کو سنبھال لیا پھر وہ واقعی ہوا کے عکیت پر ناجتی خوشبودار شب کی دلہیز پر بلندوں کی جلت رنگ کی طرح مسکرائی تھی۔

باری باری آئی یاروق کو غنائی اور سیرم سے ملی پھر دریائے تزل تم کے ملی کے ذریعے وہ دوسری طرف گئی دوسری طرف قائد کے نماز اس کے منتظر تھے جن کے ساتھ وہ وہاں سے چلی گئی تھی اس کے جانے کے بعد کو غنائی اور سیرم بھی وہاں سے ہٹ گئے پھر آنے والی صبح کو فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد جو لشکر تلالی کی طرف سے سنگولوں کے دشت کی طرف آئے تھے وہ واپس جنوبی چین کے دریائے کیا گنگ سی کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

سورج طلوع ہونے کے تھوڑی دیر بعد آئی یاروق اپنے باپ قائد کے سامنے کھڑی تھی اسے دیکھتے ہی قائد اپنی جگہ سے اٹھا آگے بڑھا کر آئی یاروق کو اس نے اپنے ساتھ لپٹا لیا اس کی پیشانی چومی اس کا بازو پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا کچھ دیر خاموش رہی پھر قائد آئی یاروق کو مخاطب کرتے کہنے لگا۔

سیر کی بیٹی حالات نہیں بنا جانے کس سمت بیجا میں گئیں میں تمہیں اس شادی پر مبارک باد دیتا ہوں میں جانتا ہوں تو نے کو غنائی کو ایک نسل بے بہار سمجھ کر اسے اپنی زندگی کا ساتھی بنایا ہے اس سے بے پناہ محبت کی ہے میں خود بھی تسلیم کرتا ہوں کہ اس سے بہتر زندگی کا ساتھی اور شوہر تمہیں مل ہی نہیں سکتا پر بنی تم سے شادی کرنے اور تمہارے ساتھ چند بیٹے رہنے کے بعد وہ واپس جا چکا ہے اب تمہارا کیا ہے گا۔

مسکراتے ہوئے آئی یاروق نے قائد کی طرف دیکھا پھر کہنے لگی۔

اے سیرے باپ میرا شوہر ایک دن ضرور مجھے لینے آئے گا۔

قائد کی پھر فکر گیری آواز سنائی دی سیر کی بیٹی کیسے تمہیں لینے آئے گا ایک عرصے

اس موقع پر سیرم نے آگے بڑھ کر آئی یاروق کو اپنے ساتھ لپٹا لیا اور اسے مخاطب کرتے کہنے لگی۔

آئی یاروق تمہاری بھئی بھئی آنکھیں تمہارے بے خواب دلکین ہم دونوں کو بھی نگر کی دیک کی طرح چاتی رہیں گی تمہارے بغیر ہم دونوں بھی رات بھر جاگنے کی اذیت میں مبتلا رہیں گے تمہاری معصوم آنکھوں کا دکھ ہم دونوں کے لئے وہاں رات دن کی ہے مزاری کا گرداب بنا رہے گا۔ یاد رکھنا آئی یاروق جگمگاتے ستاروں کے مسکراتے اور مسرت کی قوس ترائی تمہارے بغیر ہمارے لیے فرقتوں کی چٹائیں جلتے محسوس ہوں گے دقت نہیں اندھیروں میں کھو جانے والی کالی چگا دروں کی طرح کا تار ہے گا تمہارے بنا بہاروں کے فوخیز خواب سنگولوں کے گیت کبھرتی وادیاں سمندر کے ٹھکتے ساحل ہمارے لئے اجازت کا سماں پیش کرتے رہیں گے۔

سیرم کے ان الفاظ پر آئی یاروق رو پڑی تھی سیرم بچاری بھی آنسو بہانے لگی تھی اس موقع پر کو غنائی آگے بڑھا کر آئی یاروق کا گال چھتھپایا پھر بڑے پیار اور محبت میں اسے مخاطب کر کے کہہ رہا تھا یہ جدائی عارضی ثابت ہوگی خداوند قدوس نے چاہا تو بہت جلد گندہ دقت کا چراغ روشن ہوگا اور ظلمتوں کے زغے میں گھری ہماری امیدیں ستاروں کی روشنی میں دھل کر نمودار ہوگی۔ فرقت رتوں کی گراہیں تمام ہوں گی۔ مجبور اور بے بس حالات کا خاتمہ ہو جائے گا ضمیر کا بوجھ ظلمت کے زندان اور فکر کی دیک چھٹ جائے گی دہر کے کردار میں ہم تینوں طوفانوں کو بتوار بنا کر اپنی ہمتیوں کی صباحت کا سامان کریں گے اس روز ہم تینوں ایک دوسرے کے سایوں میں گم ہوں گے ہمارے چاروں طرف پھیلی تازی ظلمتوں کے بجائے برستی برسات بھیگی رتوں مست پھوار گنگاتی راہوں کو گل کے گیتوں جھینگروں کی مہار کا نہ ختم ہونے والا ایک سلسلہ ہوگا انشاء اللہ بہت جلد ہم تینوں اکٹھے رہیں گے اپنی آبرو کا ثور بن کر اپنی منزلوں کے گم سرائیوں کو تلاش کر لیں گے راستوں کے الجھاؤ سے نکل کر گیتوں کی فصل اور تہقیبوں کی بہاروں سے گلے ملیں گے یہ عارضی اور وقتی جدائی ہمیں نئی زندگی اور نئے حوصلوں کا سہن دے گی دیکھو اب جیت ہم ایک دوسرے سے جدا ہو رہے ہیں رو کر نہیں ہم تینوں کو مسکراتے ہوئے ایک دوسرے

دلائی ہوں کہ صدیوں کے سفر تک بھی میری اور کوغنائی کی آنکھوں میں محبت کے اجاڑے بڑھتے رہیں گے جس روز وہ مجھے یہاں لینے آئے گا آپ دیکھیں گے خاصوشی میں ڈوبے گھروں میں برکھا کے برستے بادل ناچ اٹھیں گے پانی میں نبائے بودوں جیسی خوشیاں چاروں طرف رقص کرنے لگیں گی اور گلیوں میں ہوکا پھیرا جو میرا مذاق اڑانے گا خوشیوں کے جھرنوں کی چھنا چھن میں تبدیل ہو جائے گا۔

آئی یاروق جب خاصوش ہوئی تب قاعدہ پھر بول پڑا۔

آئی یاروق میری بیٹی مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس نے ایک ساتھ دو لڑکیوں سے شادی کی ہے ایک تم اور دوسری کا نام سیرم ہے کیا یہ درست ہے آئی یاروق مسکرا دی اور کہنے لگی۔

ہاں یہ درست ہے کوغنائی کی دو بیویاں ہیں ایک میں اور دوسری سیرم وہ مجھے بہنوں کی طرح عزیز ہے اور مجھ سے بے پناہ محبت کرتی ہے میرے باپ آپ کو میرے متعلق فکر مند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ ایک وقت ضرور آئے گا بلکہ بہت جلد آئے گا جب کوغنائی اور سیرم دونوں مجھے لینے یہاں آئیں گی میں آپ کو یہ بھی یقین دلاتی ہوں کہ اگر قبلائی خان نے میرے شوہر کوغنائی کو اجازت نہ دی کہ وہ مجھے وہاں سے اپنے ساتھ لے جائے تب کوغنائی اس کے لشکر کو چھوڑ دے گا ہماری طرف آئے گا میں اور سیرم اس کے ساتھ ہوں گی بلکہ میرا خیال ہے لشکر کے بہت سے حصے بھی اس کا ساتھ دیں گے اس طرح ہم شہر کی طرف نکل جائیں گے اور اپنا مستقبل پرسکون ماحول میں گزاریں گے۔

قاعدہ مسکرا دیا پھر آئی یاروق کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہنے لگا۔

میری بیٹی نیچے جاودانی آسمان سے میری دعا ہے کہ تیرے یہ خیال عملی جامع بنیں اب تو اٹھ آرام کر میں تیرے لئے دعا گو ہوں کہ تیرا مستقبل تابناک اور روشن رہے اس کے ساتھ ہی آئی یاروق وہاں سے اٹھی اور اپنی خواہگاہ کی طرف چلی گئی تھی۔

نے میں اور تم قبلائی خان کے خلاف برس بیکار ہیں اگر کوغنائی قبلائی خان کو بتا بھی دیتا ہے کہ اسے نے آئی یاروق سے شادی کر لی ہے تو قبلائی خان کسی بھی صورت اسے تمہیں اپنے پاس بلائے کی اجازت نہیں دے گا اور اگر کوغنائی کی جرات اور جنگی مہارت کوغنائی کی کارکردگی دیکھتے ہوئے وہ اسے تمہیں اپنے پاس بلائے کی اجازت دے بھی دیتا ہے تو میری بیٹی تم وہاں کیسے رہو گی وہاں تمہارے بے شمار دشمن ہیں باہان ہے شیر اسون ہے آج وہ ہے کرک جی ہے جن کے ساتھ ہم برس بیکار رہے ہیں کیا وہ تمہاری جان کے دشمن نہ ہو جائیں گے اور تمہیں قتل کرنے کی کوشش نہ کریں گے اور اگر تم یہاں بیٹھ کر کوغنائی کا انتظار کرتی ہو تو بیٹی!

عمروں کی منڈیر پر سال تو پرندوں کی طرح ایک ایک کر کے اڑ جاتے ہیں سیٹیاں بہاتی ہواؤں کے دوش پر بادل زمین کا ماتھا چوم کر رو دیتے ہیں اور کھو جانے والی آوازوں کے سیل کی طرح بعد دم ہو کر رہ جاتے ہیں بیٹی تم کیسے اور تنہا دھلے شفاف مناظر اور گھنے جیزوں کے سایوں میں عجیب سی بے وزنی کی کیفیت میں دھوئیں سے لکھی تحریروں کا انتظار کرو گی انتظار زمین کے ہر سام سے پھوٹا درد کا دریا ہے پتھروں کے سینے سے نکلتا ہے رنگ آلود کر دینے والا ایک چشمہ ہے جو جان کا روگ بن جاتا ہے پھر تم کیسے ایک دریا ترینے سے اپنے نکل بے باہر جیسے شوہر کا انتظار کرتی رہو گی میں ڈرتا ہوں اس وقت سے جب سہری دھوپ میں تمہارا انتظار خزاں کا زرد آئینل اوڑھ لے گا اور تمہارے لئے جلتے سورج کے ساتھ لامتناہی دکھ کا سفر شروع ہو جائے گا۔

جب تک قاعدہ بولتا رہا آئی یاروق اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتی رہی جب وہ خاصوش ہوا تو بڑے خوش کن انداز میں اسے مخاطب کرتے ہوئے آئی یاروق بولی۔

میرے باپ آپ کے اندیشے درست نہیں ہیں اور میں ان سے اتفاق نہیں کرتی میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ ایک روز میرا شوہر کوغنائی بعد استقامت افق کے اس پار سے نمودار ہوگا اور اپنی تابانوں کے ساتھ میرے لئے تحفظ کا حسین سا بھان بن جائے گا میرے باپ گو سورج کی چلا چل پر گوسایوں کو ضرور ڈھلنا پڑتا ہے لیکن میں آپ کو یقین

قبلائی خان جب رکا تو مسکراتے ہوئے اسے مخاطب کر کے کوغنائی کہنے لگا۔

عظیم خاقان مجھے ان دونوں سے نہ کوئی گلہ ہے نہ ہی کوئی شکوہ ایسے حادثات انسانی زندگی میں رونما ہوتے رہتے ہیں خداوند قدس کی اس وسیع کائنات کے اندر کہیں زخم ملتے ہیں کہیں پھول کھلتے ہیں کہیں چاند قمر صاف ہے کہیں آفتاب ڈھلتا ہے کہیں حسن سوزتے ہیں کہیں بادل برستے ہیں۔ کہیں کوئی تہمتوں سے سارے دکھ غم دھولیتا ہے کہیں اشکوں سے ستارے پلکوں میں تاج اٹھتے ہیں عظیم خاقان اس کائنات میں کہیں خاموش چپ صحراؤں میں طوفان دم بخود ہیں کہیں ڈوبتے سورج کی تہائیوں میں سرکتے سایوں کی سرگوشیاں اپنے کام میں لگی ہوتی ہیں اس کائنات میں ایک تنوع ہے جو حادثہ منگولوں کے آبائی دشت میں پیش آیا میں اسے بھی تنوع کا حصہ سمجھ کر فراموش کر چکا ہوں بایان اور شیرامون کو اپنے طور پر میں معاف کر چکا ہوں مجھے ان سے کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے آپ بے فکر رہیں میری طرف سے کوئی زیادتی نہیں ہوگی قبلائی خان نے مسکراتے ہوئے کوغنائی کی بیٹھ تھپتھپائی اور کہنے لگا بیٹے مجھے تم سے ایسی ہی امید تھی یقیناً تم لشکریوں کے سپہ سالار ہونے کا حق رکھتے ہو دیکھ مجھے تمہاری آمد کا انتظار تھا اب تم جتنے دن آرام کرنا چاہتے ہو اس کے بعد میں اپنی مہم کی ابتدا کروں گا۔

کوغنائی فوراً بول اٹھا۔

خاقان میں اپنے اور اپنے لشکریوں کو صرف آنے والی شب کو آرام کی رات سمجھتا ہوں اگر آپ مہم کی ابتدا کرنا ہی چاہتے ہیں تو کل صبح سویرے مہم کی ابتدا کی جائے گی مجھے ذرا اس کی تفصیل بتائیں۔

قبلائی خاقان کوغنائی کے اس جواب سے بڑا خوش ہوا اور کہنے لگا۔

بیٹے ان سرزمینوں میں آمد سے پہلے ہم نے جنوبی چین کے خلاف لشکر کشی کی تھی اور لشکر کشی سالار اعلیٰ بایان تھا ہم نے جنوبی چین کے کئی حصوں پر قبضہ کر لیا کئی شہر بھی فتح کیے اس کے بعد دشت میں میرے بھائی نے بغاوت کھڑی کر دی میں اسے فروغ کرنے چلا گیا اس کے بعد کچھ عرصہ تک مجھے قائدوں سے الجھنا پڑا اس بنا پر میں جنوبی چین کی طرف دھیان نہ دے سکا جنوبی چین پر حملہ آور ہونے کے دوران جنوبی چین نے تم

شام سے تھوڑی دیر پہلے ایک روز کوغنائی اپنے بایان شیرامون اور آچو کے لشکر کے ساتھ دریائے کیانگ سی کے کنارے اس جگہ آیا جہاں قبلائی خان نے پڑاؤ کر رکھا تھا پڑاؤ سے نکل کر قبلائی خان اور اس کے بیٹے اور اس کے پوتے تیمور نے اپنے سارے سالاروں کے ساتھ اس کا بہترین استقبال کیا قبلائی خان کے کہنے پر کوغنائی نے لشکر کو پڑاؤ کرنے کا حکم دے دیا تھا جبکہ قبلائی خان کوغنائی کو مانگا راتو اور جو رچی کو اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

قبلائی نے جو اپنے لئے نشست گاہ بنائی تھی وہاں سب بیٹھ گئے یہ ایک خاصا بڑا شامیانہ تھا جس کے اندر بہترین نشستوں کا اہتمام کیا گیا تھا نشست سنبھالنے کے بعد قبلائی خان بڑے پیار اور توصلی انداز میں کوغنائی کی طرف دیکھتا رہا پھر کہنے لگا۔

کوغنائی میرے بیٹے بایان کے ساتھ جو حادثہ ہمارے آبائی دشت میں پیش آیا اس سے نکلنے میں معذرت خواہ ہوں اس کا مجھے بے حد دکھ اور صدمہ بھی ہوا میں جانتا ہوں جو کچھ بھی ہوا اس میں بایان اور شیرامون کی غلطی ہے حادثے کی پوری اطلاع تحریری طور پر میرے بھائی نے مجھے دے دی ہے میں نے اپنے طور پر بایان اور شیرامون کو خوب ڈانٹا اور تنبیہ بھی کی ہے میرے خیال میں آئندہ وہ ایسا کرنے کی کوشش نہیں کریں گے میری اپنی طرف سے برابر یہ کوشش رہے گی کہ وہ ایٹھا کر کے پھلے کھول کر تمہارے سامنے پیش کریں اور تم سے فرما برداری کا اظہار کریں اس لئے کہ میں تمہیں اپنے سارے لشکریوں کا سپہ سالار اعلیٰ مقرر کرتا ہوں فی الحال میں ان پر سختی نہیں کر رہا اس لئے کہ میں جنوبی چین کے خلاف مہم کی ابتدا کرنے لگا ہوں اگر اس موقع پر میں ان پر سختی کروں تو لشکر میں بغاوت اٹھنے کے آثار ہیں اور بی الحال میں ایسا نہیں چاہتا لیکن تم دیکھو گے کہ ایک وقت ایسا آئے گا یہ بایان اور شیرامون اپنے سر تمہارے پاؤں میں رخنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

سکتے اس لئے کہ ہمارے لشکر میں باہن اور شیرامون کے علاوہ آچو کرک چنی اور کئی دوسرے سالار اس کے بدترین دشمن ہیں اس لئے کہ ماضی میں آئی یاروق نے اپنے باپ قاعدو کے ساتھ مل کر ہمارے سرداروں کو زبردست نقصان پہنچایا تھا کئی سوانح پر اس نے ہزارے سالاروں کو کھست سے بھی دوچار کیا لہذا آئی یاروق کا نام ان کے لئے تکلیف دہ ہوگا اور وہ اس سے انتقام لینے پر تیار ہو جائیں گے۔

بہر حال وقت گزرنے دو مجھے امید ہے حالات ضرور پلٹا کھائیں گے اور میں تمہیں اجازت دوں گا کہ تم باعزت طور پر آئی یاروق کو یہاں اپنے پاس لاکر رکھو بیٹے آئی یاروق سے تمہاری شادی پر میں بڑا خوش ہوں مجھے امید ہے اس شادی کے بعد اب قاعدو اور آئی یاروق ہمارے آبائی دشت کے علاوہ ہمارے علاقوں پر حملہ آور نہیں ہوں گے۔

کوغٹائی مسکرایا اور کہنے لگا یقیناً اب وہ حملہ آور نہیں ہوں گے۔

قبلائی خان نے تہقہ لگایا اور کہنے لگا۔

یقیناً ایسا ہی ہوگا بیٹے جیسا تم کہہ چکے ہو کہ لشکر کل یہاں سے جنوبی شہر لنگان کی طرف کوچ کرے گا اب تم انھو اپنے پورت میں جاؤ تمہاری بیوی یرم بڑی بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہی ہوگی اس کے ساتھ ہی کوغٹائی کو مانگا پورچی مارواٹھے اور وہاں سے چلے گئے تھے اگلے روز قبلائی خان نے اپنے سارے سالاروں کے ساتھ وہاں سے کوچ کیا اس کا رخ اب جنوبی چین کے شہر لنگان کی طرف تھا۔

قبلائی خان اور کوغٹائی دونوں اپنے سارے سالاروں اور لشکریوں کے ساتھ جب جنوبی چین کے بڑے شہر لنگان کے قریب پہنچے تو شہر سے باہر جنوبی چین کا ڈیر پان شی اپنے لشکریوں کے ساتھ پہلے ہی پڑاؤ کیے ہوئے تھا اور قبلائی خان نے اس کے سامنے اپنے لشکریوں کو پڑاؤ کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ جنوبی چین کا شہر لنگان جنوبی چین کے بہترین اور عظیم شہروں میں سے ایک تھا جو جنوبی چین کے حکمران سنگ خاندان کی طاقت عظیم الشان فصیل بند شہروں پر قائم تھی لیکن شہر لنگان جس میں لگ بھگ چھ لاکھ خاندان آباد تھے ایک انفرادی حیثیت رکھتا تھا۔

سن بادشاہ اور اس کی ماں کو ہم نے گرفتار کر لیا تھا اور وہ دونوں ماں بیٹا اس وقت ہمارے شہر خان بلنچ میں پر سکون زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن ان دونوں کا وزیر یان سی انجادرجہ کا عیار اور فریب دینے والا شخص ہے یہی مصروفیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جو شہر ہم نے فتح کیے تھے ان میں سے کچھ پر اس نے قبضہ کر لیا ہے اپنی طاقت اور قوت میں اس نے خوب اضافہ کر لیا ہے اور اب ہم سے کمرانے کا عزم کیے ہوئے ہے۔

یہاں سے کوچ کرنے کے بعد جنوبی چین کے سب سے بڑے شہر لنگان کا ہم رخ کریں گے جنوبی چین کا باغی وزیر یان سی جو اب جنوبی چین کا اپنے آپ کو حکمران خیال کرتا ہے اپنے لشکر کے ساتھ لنگان شہر ہی میں قیام کیے ہوئے ہے جب تک اس یان سی پر قابو نہیں پایا جاسکتا اس وقت تک جنوبی چین مکمل طور پر ہمارے مسلط میں نہیں آتا یہ یان سی بڑا عیار انتہائی ہوشیار اور جنگ کا بھی وسیع تجربہ رکھتا ہے یہاں تک کہنے کے بعد قبلائی خان رکاکچھ دیر مسکراتا رہا پھر اپنا ت کوغٹائی کے کان کے قریب لے گیا پھر کہنے لگا۔

بیٹے میں تمہیں یرم اور آئی یاروق سے بیک وقت شادی کرنے پر مبارک باد دیتا ہوں۔

قبلائی خان کے ان الفاظ پر کوغٹائی چونکا قبلائی خان کی طرف دیکھا اور پوچھنے لگا۔

آپ کو کس نے بتایا۔

کیا تم نے آئی یاروق سے شادی کرنے کا ذکر میرے بھائی اریق بوا سے کیا تھا۔ کوغٹائی نے مسکراتے ہوئے جب اثبات میں گردن ہلائی تب قبلائی خان کہنے لگا۔

اس نے جو خط بھری طرف روانہ کیا ہے۔ اس میں باہن اور شیرامون کے خلاف شکایت کے علاوہ آئی یاروق کا بھی ذکر کیا ہے فی الحال تمہاری اس شادی کی اطلاع میرے ہاؤر میرے بھائی تک محدود ہے کوئی اور نہیں جانتا یا تمہارے کچھ سرداروں کو اس کا علم ہو وہ بھی فی الحال ابھی راز ہی رہنے دو فی الحال ہم آئی یاروق کو یہاں بھی نہیں منگوا

باگیس کھینچتے ہوئے راکا بھر بایان کا نام لیتے ہوئے اس نے انفرادی مقابلے کے لئے لکارا۔

اس کی اس پکار پر بایان کا رنگ پیلا اور ہلکی ہو کر رہ گیا تھا کوغنائی قریب ہی کھڑا تھا بڑے غور سے اس کا جائزہ لے رہا تھا قبلائی خان کی نگاہیں بھی کوغنائی کی نگاہوں کا تعاقب کیے ہوئے تھیں اس موقع پر قبلائی خان بول پڑا:

کوغنائی میرے بیٹے میں دیکھتا ہوں تم بڑے غور سے بایان کی حالت کا جائزہ لے رہے ہو میں جانتا ہوں بایان پیلا ہو رہا ہے اور اس کا ہونا ایک فطری عمل ہے یہ جو دیوہیکر شخص انفرادی مقابلے کے لئے میدان میں اترا ہے کوغنائی میرے بیٹے اس کا نام سوتا لگ ہے میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ اس سے پہلے جو ہم نے جنوبی چین کے خلاف ہم نے جھنڈی کی تھیں ان مہموں کا سہ سالہ اعلیٰ بایان تھا اور جنوبی چین میں اس نے خوب فتوحات حاصل کیں تھیں اس کے بعد بد قسمتی سے ان فتوحات کو ہم جاری نہ رکھ سکے اور بایان نے ہمارے چند مفتوحہ علاقوں پر بھی قبضہ کر لیا۔

یہ جو انفرادی مقابلے کے لئے آیا ہے اور جس کا نام میں نے سوتا لگ بتایا ہے اس سے ہمارا پہلے بھی پالا پڑ چکا ہے پہلے بھی ایک بار اس نے انفرادی مقابلے کے لئے لکارا تھا پہلے ایک سو راکا اس نے قتل کیا پھر اس نے بیک وقت ہمارے دو سو راکاں کو مقابلے سے لئے لکارا بد قسمتی سے وہ دو بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکے ان دونوں کا بھی اس نے خاتمہ کر دیا۔

اسے یاں سی طاقت کا دیوتا خیال کرتا ہے بڑی بڑی چٹانیں اور پتھر اٹھا کر مچھو دیتا ہے گذشتہ مہموں میں لشکریوں کی سہ سالہ کی چونکہ بایان کے ہاتھ میں تھی لہذا سوتا لگ کو میرے خیال میں بایان کا نام یاد ہے اسی بنا پر اس نے آج بایان کا نام لے کر انفرادی مقابلے کی دعوت دی ہے لیکن میرا ال کہتا ہے بایان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

قبلائی خان راکا بھر بایان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

بایان میرے بیٹے کیا میں نے غلط کہا ہے۔

بایان نے ٹھہری میں اپنے سز کو بلایا پھر کہنے لگا۔

اس شہر کے بارہ صدر دروازے تھے سوزنیں کا بیان ہے اس میں چونٹھ عام میدان اور سات سو مندر تھے جن کی دیواریں قلعوں کی دیواروں کی طرح مضبوط تھیں شہر کے درمیان میں جو دریا بہتا تھا اس سے نہریں نکالی گئیں تھیں جن پر تین سو ساٹھ پل تھے (مارکو پولو جس کو جھوٹ بولنے اور مبالغے کا بڑا شوق تھا وہ ان پلوں کی تعداد بارہ ہزار بتاتا ہے) ان میں سے کچھ پل پتھر کے بنے ہوئے تھے اور اتنے اونچے تھے کہ ان کے نیچے سے سمندری کشتیاں بھی گزر سکتی تھیں۔

شہر لننگان کی سڑکوں پر اینٹوں یا پتھروں کا فرش تھا اور ان کا پانی نہروں میں جا گرتا تھا ہر سڑک پر ایک مینار تھا جس میں آگ نہیں لگ سکتی تھی اس میں غلے کا گودام تھا ہر گھر میں تصویریں آویزاں تھیں اور کینوں کی مکمل فہرست دروازے پر لگی رہتی تھی مختلف مخلوق کے سروں پر محافظوں کی چڑکیاں تھیں جن کا سردار شہر کا کوتوال تھا جب کہیں آگ لگتی تھی تو پہلے محافظ آگ بجھانے کی خدمت بھی انجام دیتے تھے۔

جنوبی چین کے شہر لننگان کی تعمیر ہی زندگی کا لطف اٹھانے کے لئے ہوئی تھی بیچ میں بہت بڑا باغ تھا اس کی جھیل کے اطراف شاہی محل اور اس علاقے کے مندر تھے یہاں ڈونگوں اور آرام وہ کشتیوں میں آمد رفت ہوتی تھی اور سڑکوں کے مقابل یہاں بڑا سکون اور خاموشی تھی شہر کی زیادہ تر عمارتیں پتھر سے بنی ہوئی تھیں شہر کی فصیل اس قدر چمکی تھی کہ اس فصیل پر گاڑیاں اور چھڑے چل سکتے تھے۔

دونوں لشکریوں نے صرف ایک شب ایک دوسرے کے سامنے پڑاؤ کر کے آرام کیا اگلے روز جنوبی چین کے ہائی وزیر بایان شی جگ کی ابتداء کرنے کے لئے طبل اور تھارے بجا دیئے تھے۔

اس کے بعد قبلائی خان کوغنائی اور دوسرے سالار حرکت میں آئے وہ بھی اپنے لشکر کی ہمیں درست کرنے لگے تھے جس وقت یاں سی کے لشکر میں جنگ کے طبل بجا رہے تھے قبلائی خان کوغنائی بایان شیرا سون آجی کر وک چئی کو مانگا مار تو پوری اور دیگر سالار ایک جگہ جمع تھے کہ یاں سی کے لشکر سے ایک دیوہیکر سوار اپنے گھوڑے کو سر پٹ دوڑاتا ہوا لگا دونوں لشکروں کے وسط میں آئے ہوئے اس نے اپنے گھوڑے کی

خاقان میں انفرادی مقابلے کے لئے میدان میں اترنے لگا ہوں مجھے امید ہے کہ میں آپ لوگوں کو ایسی نہیں کروں گا۔

اس کے ساتھ ہی کوشٹائی نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا دی تھی۔

جس وقت گھوڑا میدان کے وسطی حصے کی طرف جا رہا تھا کوشٹائی نے آسمان کی طرف دیکھا پھر بڑی عاجزی اور انکساری میں وہ اپنے خداوند قدوس مہربان کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

اے مالک مکان و لامکان! یہ نیلی جھیلیں تارے جنگل یہ صحاف جہرے۔

زعفران کھیت یہ رنگوں کی مہکار سب تیرے ہونے اور تیری ذات کے مظہر ہیں میرے اللہ! میرا مقابل ایک نقش زماں ایک سنگ گراں کی صورت میدان کے وسط میں کھڑا ہے میرے اللہ مجھے اہمیت دے مجھے استطاعت عطا کر کہ میں اس پر غالب رہوں۔

میرے اللہ سلسلہ روز و شب میں فضاؤں کی یکسانیت کو تو ہی اس کی یکسانیت کے حصار سے نکالتا ہے تو ہی کالی راتوں کے ایوانوں شام کے چوراہوں بے نور آسمان پر چاند تاروں کے آجمل پھیلاتا ہے میرے اللہ میری مدد فرما کہ میں وقت کو ایجاب اور لکھوں میں زہر گھول دینے والے کے خلاف تیرے نام کی برکت حیرتی ذات کے تقدس تیری حمایت کے ساتھ حیرتوں کے حروف اور پرانے لیوں کی طرح حرکت میں آؤں اور اپنے سامنے انہیں پرانے ریت کے ٹکری طرح مٹانا چلا جاؤں۔

یہاں تک کہنے کے بعد کوشٹائی خاموش ہو گیا تھا اس کا گھوڑا بھگتے ہوئے سوتاگک کے قریب آن رکا تھا اسے دیکھتے ہی سوتاگک نے اسے مخاطب کیا۔

کون ہو پہلے اپنا نام رکھو پھر مقابلے کی ابتداء کریں تاکہ میں جان سکوں کہ جسے میں نے مقابلے کے لئے لکھا ہے وہی اترے یا کوئی اور کوشٹائی کے چہرے پر طنز یہی سکر اہٹ نمودار ہوئی اور کہنے لگا۔

میرے کئی نام ہیں ان ناموں میں سے تجھے جو بھی پسند آئے جن لینا میں حیرتی ذات کا ایسے بھی ہوں تیری جان کا حادثہ بھی تیرے کھوئے سکون کا دکھ بھی تیرے خم و چوچ کا لہراتا خوش بھی اور تیرے لیے فنا ساز نقیب اور سراہوں کی دھول بھی ہوں ان الفاظ

عظیم خاقان جو کچھ آپ نے کہا درست ہے یہ سوتاگک ہمارے خلاف چلتی پھرتی ایک موت اور مرگ ہے انفرادی مقابلہ اس سے کرنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔

بایان کے ان الفاظ پر کوشٹائی کے چہرے پر ہلکی سی سکر اہٹ نمودار ہوئی چند لمحے وہ عجیب سے انداز میں بایان کی طرف دیکھتا رہا پھر اسے مخاطب کیا۔

بایان میرے عزیز بھائی تمہیں نگر مند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ سوتاگک سے انفرادی مقابلہ ضرور کیا جائے گا۔

کوشٹائی کو دک جا پڑا اس لئے کہ اس کی بات کانتے ہوئے قبائلی خان بول پڑا۔

کوشٹائی میرے بیٹے اگر تم اس سے انفرادی مقابلہ کرنے کا عزم کیے ہوئے ہو تو مجھے خدشہ ہے کہ وہ تم سے مقابلہ کرنے سے انکار کر دے گا اس لئے کہ مقابلے کے لئے اس نے بایان کو طلب کیا ہے میرے خیال میں وہ ہر صورت میں بایان کو بلا کر اس سے مقابلہ کرے گا اس لئے کہ گذشتہ مہموں میں بایان نے ہی جنوبی چین کے اکثر شہروں کو فتح کیا اور اس کی جواں مردی اور اس کی دلیری کی ان علاقوں میں دھوم مچ گئی تھی اسی بنا پر سوتاگک اس کا نام لے کر اسے انفرادی مقابلے کی دعوت دے رہا ہے۔

قبائلی خان جب خاموش ہوا تو کوشٹائی نے پھر کہا شروع کیا۔

عظیم خاقان! اس کا حل میرے پاس ہے بایان کے بجائے میں خود سوتاگک کے مقابلے میں اتروں گا میں لشکر یوں کا سالار اعلیٰ ہوں اور خاقان یہ فرض مجھے ہی ادا کرنا ہے اس کے مقابل جا کر اگر وہ میرا نام پوچھتا ہے تو میں اپنا صحیح نام کوشٹائی بتاؤں گا اور ساتھ یہ بھی لکھوں گا کہ میں بایان کا نائب ہوں اور ہمارا یہ طے شدہ معاملہ ہے کہ جب تک تم بایان کے نائب کو زیر لور چسپ نہیں کرتے اس وقت تک بایان تمہارے مقابلے میں نہیں آئے گا مجھے امید ہے کہ میرے ان الفاظ سے سوتاگک مطمئن ہو جائے گا اور انفرادی مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا مجھے امید ہے کہ دونوں لشکروں کے

مہمیاں میں لگے زہر کر کے ہارزت اور سرخرو ہو کر لوٹوں گا۔

اس کے ساتھ ہی کوشٹائی نے اپنے گھوڑے کی پیٹھ چھینیلی اور کہنے لگا۔



کر جو چاہے نام رکھ دینا پر ایک بات طے شدہ ہے آج اس مقابلے میں میرے خداوند نے جاہا تو میں تیری سانسوں کی دیران گزرگاہ میں بے کراں تیرگی گھنی تاریک گچھاؤں کو تازگی بھرتا چلوں گا۔ سن! وقت کی دیوار پر آج میں تیرے لیے چلتے زرد جتوں اور بے خواب لمحوں کی فونی کہانیاں لکھوں گا۔ سوتاگ نے شاید کوغنائی کی اس گفتگو کو سخت ناپسند کیا تھا اپنے گھوڑے سے اتر اپنی تلوار نیام سے نکالی ڈھال بھی نکالی پھر دونوں کو ایک طرف پھینکتے ہوئے کہنے لگا اگر تو جوان مرد ہے تو پھر نیچے اتر میری طرح نہتا ہو کر مجھ سے مقابلہ کر۔

کوغنائی ایک زہریلی جست کے ساتھ اپنے گھوڑے سے اتر سوتاگ کی طرح اس نے اپنی تلوار اور ڈھال ایک طرف پھینک دی اس کے ایسا کرنے پر سوتاگ کے چہرے پر عجب سے سکرہٹ نمودار ہوئی تھی پھر سوتاگ آگے بڑھا ایک دم اس نے حملہ آور ہوتے ہوئے کوغنائی کا بازو پکڑا پک جھپکتے میں اس نے کوغنائی کا بازو دوہرا کرتے ہوئے اس کی پیٹھ پر اپنی کہنی سے ایسی زوردار ضرب لگائی کہ کوغنائی مل کھاتا ہوا زمین پر گر گیا تھا۔

اس کے قریب کھڑے ہو کر سوتاگ نے ایک قہقہہ لگایا کہنے لگا۔  
کیسا ہے؟

کوغنائی کھڑا ہوا اپنے کپڑے جھازے اس کے لشکر کے سامنے قبلائی خان کو مانگا ماز تو یورجی اور دیگر سالار پریشان اور فکر مند ہو گئے تھے جو نبی وہ اٹھا سوتاگ پھر آگے بڑھا چاہتا تھا کہ پہلے کی طرح کوغنائی کا بازو پکڑے اس کی پیٹھ پر پہلے کی طرح زوردار ضرب لگائے لیکن اس بار کوغنائی محتاط تھا جو نبی اس نے کوغنائی کا بازو پکڑنا چاہا کوغنائی نے اس کا بازو پکڑ لیا پھر فرماتے ہوئے لہجے میں کہنے لگا۔ سوتاگ! تو نے جو پہلا وار میں تسلیم کرتا ہوں کہ وہ سرنِ غلطی تھی میں سمجھ نہیں پایا تھا لیکن اب میں محتاط ہوں اب میرا بازو مردانہ تو بہت دور کی بات تو مجھے جیسے بھی دکھیل نہیں سکے گا اس کے ساتھ ہی دونوں نے سوتاگ کے بازو پر اپنی گرفت مصبوط کی سوتاگ نے زور لگاتے ہوئے جیسے ہٹا چاہا لیکن ایک جھکے کے ساتھ کوغنائی نے اپنی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ اپنی طرف

میں جو تو اپنے لیے پسند کر لے اسے ہی میرا نام دے دے اتنا ہی کافی ہے۔  
سوتاگ نے بڑے غصے اور غضبناکی میں کوغنائی کو مخاطب کیا۔

یہ تو تیرا میرا مقابلہ فیصلہ کرے گا کہ تو میری ذات کا الیہ بنتا ہے کہ میں۔ تو میری جان کا حادثہ ثابت ہوتا ہے کہ میں کھوئے سکون کا دکھ اور خم و بیچ کا لہرا تا فروش تو بنتا ہے کہ میں تو میرے لئے فنا ساز نقیب سراہوں کی دھول بنتا ہے یا میں تجھے اس میدان جنگ میں دھول بنا کر ازا دیتا ہوں میں نے تجھ سے تیرا نام پوچھا ہے۔  
کوغنائی کا سکرایا کہنے لگا۔

میرا نام کوغنائی سے میں باہان کا سالار ہوں ہمارے ہاں یہ رسم ہے کہ جب کسی بڑے سالار کو پکارا جاتا ہے تو پہلے اس کا نائب میدان میں اترتا ہے پھر وہ خود آتا ہے اسی بنا پر پہلے تیرا میرا مقابلہ ہوگا  
سوتاگ نے قہقہہ لگایا کہنے لگا۔

اس نے تمہیں موت کا لقمہ بنانے کے لئے کیوں بھیج دیا خود کیوں نہیں میدان جنگ میں اتر اگر وہ سوراہا بہادر ہوتا تو تمہیں میدان میں نہیں اترنے دیتا خود میدان میں آنا میں نے باہان کو مقابلے کے لیے پکارا تھا اس کے نائب کی میرے سامنے کیا حیثیت ہے نہیں جب سراہوں کی دھول بے انتہا لہروں کی بیستابک دھمک کی طرح تجھ پر حملہ آور ہوں گا تو یاد رکھنا تو لال مٹی کے آب خوردے کی طرح تو ڈر کر کرجی کرجی کرتا چلا جاؤں گا۔

کوغنائی کا رنگ سرخ ہو گیا تھا انتہائی برہمی میں سوتاگ کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ہوتاگ تو بکتا ہے میں تیرے سامنے کوئی پرانے چھروں کی دیوار اور مضمل راہ گزر نہیں ہوں جو تو مجھے روند کر رکھ دے نہ میں تیرے سامنے انتقام کی زردی اور مسافرت کی پریشانی ہوں کہ تو مجھے بنا دے میں تو خود اپنی ذات میں ایک طوفان ہوں فرقتوں کی دھوپ ان دیکھے الیوں اور تو ہم مناجتے عتاکہ کی طرح تم پر حملہ آور ہوں گا تیری حالت زندگی کی بوجہ مانگ اور خواہوں کی در یوزہ مری نہ بنا دوں تو کوغنائی سے بدل

اس میدان جنگ میں کچے برتن کی طرح توڑوں گا ضرور۔

کوغٹائی نے بھی کھولتے ہوئے لہجے میں جواب دیا کہنے لگا۔

سوتاگک! میں تیرے سامنے کوئی اڑتے تند لہجوں میں طفل معصوم کا عزم اور آوازوں کی تند لہروں میں خاموشی کا شیشہ نہیں جسے تم توڑ کر کچی کرچی کر دو گے میں تو اس مقابلے کے دوران بے جان کرتی بھٹکتی آرزوں کی طرح تجھ پر نزول کروں گا اور تجھے منجوس سالوں کی غلاظت میں تبدیل کرتا چلا جاؤں گا میرا نام بایان نہیں کوغٹائی ہے میں تیرے ذہن کے طاہر کو پابند نفس کروں گا تیری زندگی کو ذائقوں سے محروم تیری زندگی کے کریںوں کو کچی کرچی تیرے شعور کے درپن کو ریزہ ریزہ کر کے رکھ دوں گا یاد رکھنا میرے ساتھ مقابلہ آسان نہیں یہ تجھے برا مہنگا پڑے گا اب باتیں نہ کر دقت بر باد نہ کر آگے بڑھ کر مجھ پر حملہ آور ہو پھر دونوں مل کر ایک دوسرے کے لئے عدم کی بستی آباد کریں۔

کوغٹائی کے کہنے پر سوتاگک آگے بڑھا ہاتھ اٹھا کر اس نے کوغٹائی پر ضرب لگائی چاہی لیکن کوغٹائی کا قد اس سے لمبا تھا اس کے اٹھے ہوئے ہاتھ کو اس نے وہیں پکڑ لیا۔ سوتاگک نے دوسرا ہاتھ استعمال کرنا چاہا کوغٹائی نے اسے بھی اپنی گرفت میں لے لیا پھر سوتاگک کو مخاطب کیا۔

میں نے سنا ہے تو بڑا طاقتور پر قوت ہے تیرے دونوں بازوؤں کو میں نے گرفت میں لے لیا ہے ذرا مجھ سے اپنے بازو تو چھڑا کے تو دیکھ۔

دونوں تھوڑی دیر تک قوت آزمائی کرتے رہے۔ سوتاگک نے لاکھ کوشش کی کہ کوغٹائی سے اپنے بازو چھڑا سکے لیکن مایوس رہا ناکام رہا اس کی بے بسی اور مجبوری کو دیکھتے ہوئے کوغٹائی کے چہرے پر پرسکون مسکراہٹ تھی اچانک کوغٹائی حرکت میں آیا اپنا دایاں پاؤں اٹھایا اور پوری قوت سے اس نے سوتاگک کے گھٹنے پر دے مارا تھا پھر دوسرا پھر تیسرا اور اس کے بعد چوتھا اور اس نے کیا اور پے در پے اس کے گھٹنے پر ضرب لگاتے ہوئے اس نے سوتاگک کو اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کر دیا تھا اس کے بعد کوغٹائی اپنی طاقت اور قوت کو استعمال کرتے ہوئے ہوا میں اچھالا دونوں ہاتھ باندھے اور دونوں۔

کھینچا اور اس کے پیٹ میں لگا تار دو بار گھٹنے کی ضرب لگائی پھر اچانک اس نے سوتاگک کا بازو چھوڑ دیا اپنے دونوں ہاتھوں کو اس نے ملایا پھر پوری طاقت سے دونوں ہاتھوں کی ضرب اس کی پیٹھ پر لگائی سوتاگک اس کے پاؤں پر گر گیا تھا۔

کوغٹائی پھر حرکت میں آیا ایک پاؤں زمین پر ہی رہنے دیا دوسرا پاؤں اٹھایا اس سے کئی ضربیں اس نے سوتاگک کی گردن پر دے ماری تھیں۔ سوتاگک لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹ گیا تھا لیکن جلد ہی کھڑا ہو گیا دوبارہ مقابلہ کرنے کے لئے مستعد ہو گیا۔ کوغٹائی مسکرایا اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

کیسا ہے؟

سوتاگک کے چہرے پر بھی گہری طنز یہ مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر کھا جانے والے انداز میں اس نے کوغٹائی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا دیکھ اجنبی ابھی تو مقابلے کی ابتداء ہے میں نے تم پر اپنی ضربوں کی ابتداء کرنی ہے جب میں ایسا کروں گا تو یاد رکھنا تیری حالت میرے سامنے تک دو تار یک خستہ صدیوں سویلوں کے سایوں دیکھ دو گہری ٹوٹی دہلیز اور کرب کے مضمون کی داستان بن کر رہ جائے گا میرا مقابلہ کرنے کے بجائے تو اپنے سامنے میں اترنا پسند کرتے گا اپنے گشودہ انسانوں کو تلاش کرنے کو ترجیح دے گا ابھی تو یہ ابتداء ہے میں تمہیں یقین دلاتا ہوں اس مقابلے کی انتہا تیرے حق میں انتہائی ہونا ک اور خونی ہوگی۔

کوغٹائی نے ایک تہیہ لگایا اور کہنے لگا۔

میں تیری طاقت اور قوت تیری مہارت کا جائزہ لے چکا ہوں تیرے بے کل من تجھے تن مورکھ شعور شرارتی؛ بننا سے جو الفاظ اٹھ رہے ہیں وہ میری پریشانی کا باعث نہیں بن سکتے یہ بھی اپنے دل کے صغے پر لکھ رکھنا کہ میں تیرے جیسے خوار اور پریشان انسان کو اپنی دل کا پتھر نہیں بننے دوں گا تیرے جذبوں کے بھڑکاؤ تیرے احساسات کے اہال کو مجند کر رکھ دوں گا۔

سوتاگک غصہ کھا گیا غضبناکی میں کہنے لگا۔

حالات کچھ بھی ہوں تو کیسی بے باکی اور بے خونی کا اظہار کرے لیکن میں تجھے

اپنے پاؤں کی ٹھوک سوتا نگ کے پیٹ پر ماری سوتا نگ زمین پر انتہائی بے بسی کی حالت میں گر گیا تھا کوغنائی آگے بڑھا کھوار بلند کی اور گرائی اور سوتا نگ کی اس نے گردن کاٹ کر رکھ دی تھی۔

سوتا نگ کا خاتمہ کرنے کے بعد کوغنائی اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اپنا منہ یان شی کے لشکر کی طرف کیا اور بلند آواز میں وہ کہہ رہا تھا۔

یان شی! اتونے ہمارے سالار بایان کا مقابلہ کرنے کے لئے سوتا نگ کو میدان میں اتارا تھا میں بایان کا ایک نائب ہوں نام میرا کوغنائی ہے تو دیکھتا ہے میں نے سوتا نگ کا خاتمہ کر دیا ہے اب میں تجھے انفرادی مقابلے کے لئے پکارتا ہوں یان شی اگر تم میں تھوڑی سی بھی غیرت ہے تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر میدان میں اتر اور میرے ساتھ تیغ زن کا مقابلہ کر۔

یہ الفاظ ادا کرنے کے بعد کوغنائی تھوڑی دیر تک دونوں لشکروں کے درمیان میں کھڑا ہو کر انتظار کرتا رہا جب دشمن کے لشکر سے کوئی بھی نمودار نہ ہوا تو اس نے اپنے گھوڑے کی باگیں کھینچتے ہوئے اپنے گھوڑے کا رخ موڑا اور وہ اسے اپنے لشکر کی طرف سرپٹ دوڑا رہا تھا۔

جب وہ اس جگہ آیا جہاں قبلائی خان اپنے سالاروں کے ساتھ کھڑا تھا تو قبلائی خان نے اسے نیچے اترنے کے لئے کہا کوغنائی نیچے اترتا قبلائی خان آگے بڑھا اور اس سے بغلیں ہوا اس کی پیشانی چومی پھر کہنے لگا۔

میرے نایاب عزیز فرزند سوتا نگ کو زیر کر کے تو نے جنوبی چین کے شہر لن نگان کی فتح کا دروازہ ہمارے لئے کھول دیا ہے سوتا نگ یقیناً ایک چٹان تھی جسے تو نے ریزہ ریزہ کیا یہ ایک طوفان تھا جسے تو نے نفس میں بند کر کے رکھ دیا میں تیری عظمت تیری دلیری کو سلام کرتا ہوں۔

قبلائی خان کے بعد کوماڈنگا ہارتو۔ یورجی آگے بڑھے پر جوش انداز میں کوغنائی سے گلے ملے اور اسے مبارک باد دی اس دوران بایان اور شیرامون کے علاوہ آچو کر دک جی اور دیگر سالار بڑے توصلی انداز میں کوغنائی کی طرف دیکھ رہے تھے پھر آہستہ آہستہ

باندھے ہوئے ہاتھوں کی مضبوط ضربیں اس نے سوتا نگ کی پیٹھ پر لگائی سوتا نگ زمین پر گر گیا تھا کوغنائی پر جنون اب پوری طرح سوار ہو گیا تھا گردن سے پکڑ کر اس نے سوتا نگ کو اوپر اٹھایا پھر اسے اپنے دونوں ہاتھوں پر بلند کرتے ہوئے زمین پر پٹخ دیا تھا۔

سوتا نگ نے اسے اپنے لیے غصت جانا اس لئے کہ کوغنائی نے اسے ہوا میں بلند کر کے جہاں پٹخا تھا وہاں اس کی تلوار اور ڈھال پڑی ہوئی تھی۔ سوتا نگ نے فوراً اپنی تلوار پر گرفت کی طوفانی انداز میں مڑنا چاہتا تھا کہ مڑ کر کوغنائی پر حملہ آور ہو کر اس کو کاٹ کر رکھ دے لیکن وہ دنگ رہ گیا اس لئے کہ اس نے دیکھا کوغنائی بھی طوفانی انداز میں حرکت میں آچکا تھا جو وہی سوتا نگ مڑا اس نے دیکھا کوغنائی اپنے ہاتھ میں تلوار اور ڈھال لیے مستعد تھا اس موقع پر کوغنائی نے تہقہہ لگایا اور کہنے لگا۔

میں نے تیری آنکھوں میں رقص کرتی شیطانت پڑھ لی تھی میں جانتا تھا زمین پر گرنے کے بعد اپنے آخری حربے کے طور پر اپنی تلوار اٹھا کر ضرور مجھ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کر دے گا سو دیکھ میں نے تمہارے سامنے اپنا کیسے دفاع کیا اب اپنی تلوار پر اکتفا نہ کرو اپنی ڈھال بھی اٹھا لو میرے مقابل آؤ پھر دیکھو کس کی تلوار کس کو کاٹتی ہے۔

سوتا نگ آگے بڑھا اپنی تلوار کا ایک ہولناک دار اس نے کوغنائی پر کیا جسے کوغنائی نے بڑی آسانی سے روک لیا تھا دونوں کچھ دیر تک ایک دوسرے پر وار کرتے رہے پھر وقت کی آنکھ نے دیکھا کوغنائی آہستہ آہستہ سمندروں کو اچھال کر بھاپ بناتے اور بادلوں کی شکل میں اڑتے طوفانوں اور تپش کی صورت اختیار کرنے لگا تھا اس کے حملوں میں بے پناہ تیزی آگئی تھی اور وہ سکوت کے بے کراں سمندر میں طوفانوں کے خروش کی طرح بار بار سوتا نگ پر جان لیوا حملہ کرنے لگا تھا۔

کچھ دیر تک دونوں جم کر ایک دوسرے پر وار کرتے رہے پھر کوغنائی غالب آتا دکھائی دیا اس لئے کہ اپنے دفاع کی حکمیل کے لئے سوتا نگ اٹلے پاؤں پیچنے لگا تھا جوں جوں اس کی تھکن کی کیفیت بڑھتی گئی تو توں کوغنائی کے جذبے اور جوش میں اضافہ ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ سوتا نگ لڑکھڑانے لگا ایک موقع پر جب ہولناک وار کرنے کے بعد کوغنائی نے دیکھا کہ سوتا نگ اب آہستہ آہستہ اپنا توازن کھو چکا ہے تب اس نے

یان شی نے جب اندازہ لگایا کہ قبلائی خان اور اس کے سالاروں کا مقابلہ کرنا اس کے بس کی بات نہیں رہی اس نے اپنے لشکر میں پسپائی کے بگل بجا دیئے اور یہ بگل بجتے ہی یان شی کا لشکر لن نگان میں داخل ہو کر محصور ہو گیا تھا جنوبی چین کے وزیر یان شی کے خلاف قبلائی خان کوغنائی اور بایان کی یہ شاندار فتح تھی۔

لیکن قبلائی خان کو اس شاندار فتح کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑا اس لئے اس جنگ میں اس کا بیٹا چنگ کم مارا گیا تھا اور یہ قبلائی خان کے لئے ایسا دکھ ایسا روگ تھا جو یقیناً ناقابل برداشت تھا۔ چنگ کم کے مرنے کی خبر سن کر قبلائی خان تھوڑی دیر تک گم سم کھڑا رہا پھر اس نے اپنے سالاروں کو زخمی لشکریوں کی دیکھ بھال کرنے اور لشکریوں کے کھانے کا اہتمام کرنے کا حکم دے دیا تھا آن کی آن میں دیکھتے ہی دیکھتے وہاں خیموں کا شہر آباد کر دیا گیا اور زخیموں کی دیکھ بھال کی جانے لگی تھی۔

ایسا کرنے کے بعد قبلائی خان نے روتے دل کے ساتھ اپنے بیٹے چنگ کم کی تدفین کا فریضہ انجام دیا اور اس کے تدفین کے بعد اس نے اس کے بیٹے اور اپنے پوتے تیمور کو اپنا ولی عہد مقرر کر دیا تھا۔

اپنے بیٹے کے مارے جانے کے بعد تین دن تک قبلائی خان نے جنگ کو سونف کر دیا بس چپ چاپ اپنے پڑاؤ میں پڑا رہا اس کی بیوی جاسوئی اپنے بیٹے چنگ کم کے مرنے پر بیمار ہو گئی تھی وہ شاید بیٹے کے صدے کو برداشت نہ کر سکی بستر سے لگ گئی تھی۔

ادھر جنوبی چین حکمران خاندان سنگ کے وزیر نے بھی اپنا پیٹیرا بدلا گولن نگان شہر سے باہر نکلتے کھانے کے بعد وہ شہر میں محصور ہو گیا تھا لیکن اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ قبلائی خان کوغنائی خان کے سامنے لن نگان شہر کا دفاع نہیں کر سکتا۔

اسے جب خبر ہوئی کہ جنگ کے دوران قبلائی خان کا بیٹا چنگ کم مارا گیا ہے اور قبلائی خان اس کے سوگ میں کھو گیا ہے تب اس نے ان حالات سے فائدہ اٹھایا چھوٹا سا ایک لشکر اس نے شہر کی حفاظت کے لئے لن نگان شہر میں رکھا باقی لشکر کو لے کر رات کی تاریکی میں نکلا اور لن نگان کے بعد دوسرے بڑے شہر کو کین کا رخ کیا۔ کو کین میں پہلے سے ایک بہت بڑا لشکر تھا سنگولوں پر پھر ضرب لگانے کے لئے یان شی نے کو کین کو

بایان شیراسون آچو کر دک چہی سب آگے بڑھے اچھے الفاظ میں انہوں نے کوغنائی کو اس کی فتح مندی پر مبارکبادی ان کی گفتگو کا جواب کوغنائی دینا ہی چاہتا تھا کہ چونکہ پڑا حسرت لگا کر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور قبلائی سے کہنے لگا۔

خاقان دشمن حملے کی ابتداء کرنے لگا ہے اس کے ساتھ ہی سارے سالار اپنے اپنے لشکروں کے سامنے چلے گئے تھے۔

لشکر کے صرف تین حصے کیے گئے تھے درمیانی حصہ قبلائی خان کے پاس تھا اس کے ساتھ اس کا بیٹا چنگ کم اور پوتا تیمور اور کر دک چہی تھے بائیں طرف لشکر کے حصے کی کمانداری بایان کے پاس تھی اور اس کی مدد کے لئے شیراسون اور آچو اس کے ساتھ تھے دائیں طرف کوغنائی تھا کو مانگا مار تو یورچی اس کے ساتھ تھے۔

یان شی کا لشکر آگے بڑھا اور وہ قبلائی خان کے لشکر پر موسموں کی دیکھی اور خواہشوں کے جگنو کو منجمد اور رائیگاں کر دینے والی شب گزیدہ ساعتوں روز و شب کے نگار خانے اور ماہ و سال کی تقویم میں زندگی کے خدو خال کو تکبیر دینے والے قاتل لمحوں کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔

دوسری جانب قبلائی خان کوغنائی اور بایان نے بھی اپنے کام کی ابتداء کی وہ بھی جوانی کا رروائی کرتے ہوئے ذہنوں کو نئے سانچوں میں ڈھالتے سراپوں کی دھول جیون کی پیتا کو ریشہ زدہ کرتے نموں کے طوفانوں اور جسموں کو جوانی کی سج دھج اور تمازت سے محروم کر دینے والی اذیتوں کی حشر سامانیوں کی طرح حملہ آور ہو گئے تھے۔

دونوں لشکریوں کے اس طرح ٹکرانے سے لن نگان شہر کے نواح میں انا کی وسعتیں سمٹنے لگیں تھیں۔ قضا کی نانا نوس چادریں چاروں سمت پھیلنے لگیں تھیں موت کی قرعہ دقت کی نوٹی نہیں پر سوکھے پھولوں اور خشک پتیوں کی طرح انسانی جسموں کو اڑانے لگی تھیں جلد ہی یان شی کے سارے ارادے سارے گمان، فضاؤں میں اڑتے دکھائی دیئے اس لئے کہ قبلائی خان کوغنائی اور بایان کی سرکردگی میں لشکر کے تینوں حصوں نے یان شی کے لشکریوں کو کاٹنا شروع کر دیا تھا یان شی کے لشکر کی حالت بڑی تیزی سے نیند آتی پاگل سرگوشیوں اور تھکی رحوں کی داستانِ ظلمت جیسی ہونا شروع ہو گئی تھی۔

لشکر کے سارے امور کو غنائی کے حوالے کیے اور خود اپنے اس یورت میں گھس گیا جس میں اس کی بیوی جاسوئی اور پوتا تیمور تھے شاید اس طرح وہ اپنے بیٹے جنگ کم کے مرنے کا غم ہلکا کرنا چاہتا تھا۔

کو غنائی اپنے لشکر میں بھاگ دوڑ کرتے ہوئے زخموں کی دیکھ بھال کرتا رہا لشکر کے کھانے کا اہتمام بھی اس نے کیا اس کام میں کو مانگا مارتو اور یورجی اس کا ساتھ دے رہے تھے شام سے تھوڑی دیر پہلے ان تینوں سرداروں کے ساتھ کو غنائی اس جگہ آیا جہاں بایان شیرامون آچو کروک چپی بیٹھے ہوئے تھے جونہی وہ ان کے قریب آ گیا سب اٹھ کھڑے ہوئے کو غنائی نے کچھ دیر گہری نگاہوں سے ان کا جائزہ لیا پھر بایان کی طرف وہ دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

بایان تیری میری اگر کوئی ذاتی دشمن ہے تو اسے ایک طرف رکھنا لشکر کے جو اہم معاملات ہیں ان میں تیرے میرے ذاتی اختلافات حائل نہیں ہونے چاہیے میں تھوڑی دیر تک اپنے یورت کی طرف جا رہا ہوں میرے بعد لشکر کی ساری ذمہ داری تمہاری ہوگی۔

بایان منہ سے کچھ نہ بولا عجیب سے جذبے میں وہ کو غنائی کی طرف دیکھتا رہا اس نے اثبات میں اپنی گردن کو خم کر دیا تھا کو غنائی کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ کو مانگا مارتو اور یورجی کے ساتھ آگے بڑھ گیا تھا۔

کو غنائی کے جانے کے بعد بایان اور شیرامون تھوڑی دیر تک بڑی اراہتمندی سے اسے دیکھتے رہے جب وہ زرادور چلا گیا تو بایان سب کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا۔

میرے عزیز بھائیوں یہ کو غنائی بھی عجیب و غریب آدمی ہے دراصل ہم اسے سمجھ نہیں پاتے یہ کبھی یہ صدہا سالوں پر محیط خونخوری زاد ہے بنائی رود کی مثلث بن جاتا ہے۔ کبھی تیرے پر خواب جیسی آرزوئیں لیے خواہشوں کے نور میں دل پر ثبت جدائیوں اور سوکھے ٹھہرے لکھے ناموں جیسا خشک ہو کر رہ جاتا ہے پر اپنی ذات کا انکشاف نہیں کر سکتا کبھی بلٹی رتوں کی دھول اور خزاں کی تاریک راتوں سے ددر رہ کر اپنے چہرے پر سمندری چاہت بسا لیتا ہے اور کبھی نامعلوم زمانوں کا باسی بن کر اوروں کے لئے اپنے چہرے پر

اپنا مرکز بنایا جو لشکر پہلے سے کوکین میں تھا اور جو لشکر یان شی اپنے ساتھ لے کر گیا تھا اس سے اس کی طاقت اور قوت میں خوب اضافہ ہوا اور منگولوں کو پسا کرنے کے لئے اس نے بڑی تیزی سے جنگی تیاریوں کی ابتداء کر دی تھی۔

یان شی نے منگولوں کا مقابلہ کرنے اور انہیں پسپائی اختیار کرنے پر مجبور کرنے کے لئے ایک دوسرا اور خاصا بڑا قدم اٹھایا اس نے اپنے تیز رفتار قاصد ٹانگ کنگ کے جنگوں کی طرف روانہ کیے یہ ایک ساحلی جنگل تھا جو دور دور تک میلوں میں پھیلا ہوا تھا اور اس جنگل کے اندر آلائی قبیلے کے وحشی اور خونخوار جنگجو بستے تھے۔ یان شی نے ان وحشی قبائل کے سرداروں سے رابطہ قائم کیا اور انہیں یہ پیغام بھجوایا کہ منگولوں کے خاقان قبلائی خان نے لن نگان پر قبضہ کر لیا ہے اور وہاں اپنا قبضہ مستحکم کرنے کے بعد وہ یقیناً کوکین کا رخ کرے گا یان شی نے ان سے یہ معاملہ طے کیا کہ جونہی منگول لن نگان سے نکل کر اس کا مقابلہ کرنے کے لیے کوکین کا رخ کریں تو وہ راستے ہی میں ان پر حملہ آور ہونا شروع کر دیں یا ان سے شب خون کا کھیل کھیلیں انہیں بے پناہ نقصان پہنچائیں اور اپنے نقصان کو دیکھتے ہوئے وہ پسپائی اختیار کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

یان شی کے اس پیغام کا ٹانگ کنگ کے جنگل کے وحشیوں نے مثبت جواب دیا اس لئے کہ ماضی میں یان شی کے ان قبائل کے ساتھ اچھے دوستانہ تعلقات رہے تھے انہیں تعلقات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ٹانگ کنگ کے وحشیوں نے منگولوں کے خلاف یا ٹنگ شی کی مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا اور انہوں نے یان شی کو یقین دلایا کہ جونہی منگول لن نگان سے نکل کر کوکین کا رخ کرتے ہیں وہ ان کے خلاف اعلان جنگ کر دیں گے یوں یان شی نے ایک طرح سے منگولوں کے خلاف ایک نیا محاذ کھول دیا تھا اور یہ محاذ بڑا خونخوار تھا اس لئے کہ ٹانگ کنگ کے جنگل میں بسنے والے وحشی تہذیب سے نا آشنا اور خون آشام قسم کے قبائل تھے جوڑنے مرنے لوٹ مار کے علاوہ کچھ نہیں جانتے تھے۔

اور قبلائی خان یان شی کو شکست وغیرہ کے بعد مطمئن تھا گو اس میں اس کا بیٹا چنگ کم مارا گیا تھا یہ اس کے لئے بہت بڑا نقصان تھا بہر حال وہ اسے برداشت کر گیا تھا اس کی مدد میں کے بعد اس کا پوتا تیمور اس کی بیوی جاسوئی پریشان تھے قبلائی خان نے

رکھ دیا تھا لیکن یہاں کوغنائی نے اپنے بہترین جذبوں اور ایثار کا اظہار کیا وہ میرے نائب کی حیثیت سے میدان میں اترا اور اس وحشی سے جا کے کہا کہ وہ بایان کا نائب ہے اگر وہ اسے زیر کرے تو اس کے مقابلے میں بایان نکلے گا اس طرح قربانی میرے عزیزوں ہر کوئی کسی کے لئے نہیں دیتا خاص کر اس شخص کے لئے جس کے ساتھ اس کی چپقلش بھی ہو چکی ہو بہر حال میں کسی مناسب موقع پر کوغنائی کے سامنے اپنے جذبوں کا اظہار کروں گا ایک بات یاد رکھنا اپنے دل اپنے ذہن اپنے ضمیر میں اسے اپنا بھائی تسلیم کر چکا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی بایان اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا ہمیں یہاں بیٹھ کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے کوغنائی اپنے یورت کی طرف گیا ہے اس کی غیر موجودگی میں ہمیں لشکر گاہ کا چکر لگانا چاہیے تاکہ اگر کسی معاملے میں کوئی کمی یا کوتاہی رہ گئی ہو تو اسے پورا کر دینا چاہیے بایان کی طرف دیکھتے ہوئی سب اٹھ کھڑے ہوئے پھر اس کے ساتھ ہو لیے تھے کوغنائی اپنے یورت میں داخل ہوا یورت میں اس وقت سیرم کے علاوہ اس کا بھائی تو ماں اور ماروئی بھی بیٹھے ہوئے تھے تینوں اسے دیکھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے کوغنائی یورت میں ان تینوں کے سامنے آیا اور انہیں دیکھتے ہی گلوں اور شکوؤں سے بھر پورا آواز میں سیرم بول پڑی۔

ہم تینوں کافی دیر سے بیٹھے ہوئے آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ کو بہت پہلے اپنے یورت میں لوٹنا چاہیے تھا۔ اس پر سکر اتے ہوئے کوغنائی کہنے لگا۔

سیرم تم جانتی ہو اپنے بیٹے کی موت کی وجہ سے قبائلی خان اپنی بیوی اور پوتے کے ساتھ اپنے یورت میں ایک طرح سے گوشہ نشین ہو گیا ہے بیٹے کا دکھ اس کے لئے ایک بہت بڑا کرب ہے اس لئے لشکر کے سارے انتظامات اس نے میرے خوالے کر ایسے تھے ابھی ابھی نازغ ہونے کے بعد سیدھا تمہاری طرف آیا ہوں۔  
کوغنائی کا جواب سن کر سیرم خوش ہو گئی تھی پھر کہنے لگی۔

وہ سورا جس نے بایان کو انفرادی مقابلے کے لئے پکارا تھا اس کے مقابلے کے لئے آپ کیوں گئے بایان وہ شخص ہے جس نے ہمارے ساتھ دشمنی کی مگلوں کے آباؤ

جمال نشینی سجا کر سامنے آتا ہے اور شام جاں کو اور تاریک جذبوں کے خشک لحوں کو اپنائیت کے نئے احسان میں سمو کر دوئیں روئیں کو خوشی کی بازگشت سے ہمکنار کر جاتا ہے۔

بایان جب خاموش ہوا شیرامون مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

بایان میرے بھائی لگتا ہے تمہاری کیفیت بھی ہم سے مختلف نہیں ہے گذشتہ کئی ماہ سے ہم بھی اس کوغنائی کا جائزہ لیے رہے ہیں جو کچھ ہم نے نتیجہ اخذ کیا ہے وہ کچھ بول کہ یہ اپنی ذات میں اخلاق اور ایثار کی ضمانت ہے انسانوں کی شیطانییت سے دور کر یہ شخص جب حرکت میں آتا ہے تو گردنیں تھدیر کو زیر اور آفاق کو تسخیر کرنے کے جذبوں کا اظہار کرتا چلا جاتا ہے دشمن کے سامنے آتا ہے تو ان کے ذہنوں کو دھواں دھواں اور میدان جنگ کی بوند باندی کو حوادث کی آندھیوں میں بدلتا چلا جاتا ہے یہ ایسا سالار ہے جو نرم رومی کو گرم رومی میں تبدیل کرنے کا ہنر جانتا ہے ایسا سورا ہے جو اپنی ذات کے تاریک غاروں سے نکل کر داستان کے جادو کھڑے کرنے کی مہارت جانتا ہے جہاں تک میں اسے سمجھ پایا ہوں یہ نیکی کے تفکرات کا کوند۔ جرات مندی کی رنگین تباہ آندھیوں اور طوفانوں میں کھڑا ہو کر بھی صد اقسوتوں سے مول تول نہ کرنے والا ایک سچا اور مخلص انسان ہے۔

جب تک شیرامون بولتا رہا بایان آچو کر دیکھی اور دیگر چھوٹے سالار مسکراتے رہے جب خاموش ہوا تو بایان نے ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں کہنا شروع کیا۔

شیرامون تم ٹھیک کہتے ہو اس کے ایثار اس کے اخلاق اس کی وفاداری پر شک نہیں کیا جاسکتا جس طرح یان شی کے پہلوان سورا سوتاگ نے میرا نام لے کر مجھے مقابلے کے لئے لکارا تھا اگر اس کو میرے ساتھ ذاتی دشمنی ہوتی تو کبھی بھی یہ میری جگہ اس کے مقابلے میں نہ جاتا بلکہ یہ چاہتا میں ضرور اس کے مقابلے میں جاؤں تاکہ وہ میری گردن کاٹ دے اس لئے کہ سوتاگ سے مقابلہ کرنا تم سب جانتے ہو ہم سب کے بس کی بات نہیں اس لئے کہ جب چند برس پہلے ہم نے جنوبی چین پر یلغار کی تھی تو انفرادی مقابلوں میں ایک چھوڑ ہمارے دو دو اکٹھے سورا ماؤں کو سوتاگ نے زیر کر کے

کوغنائی کے یوں منہ پر ہاتھ رکھنے پر سیرم مسکرا دی خاموش رہی جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو کوغنائی کو مخاطب کرتے ہوئی دھیرے سے لہجے میں اس نے پوچھ لیا۔  
کیا آپ نے آئی یاروق کی یہاں واپسی کے لئے کچھ کیا اس کے بغیر یہ پورت اجزا اجزا سا لگتا ہے یاد رکھیے گا ہم دونوں کے لئے آئی یاروق جوئے محبت کی روانی چاہت کی معتبر گھٹا ہے وہ آپ ہی نہیں میری سانسوں میں بھی خوشبو کا تکلم اور رنگ و بپے میں چاہت کا ایک نشہ ہے میں سمجھتی ہوں اس کے بغیر میں اپنے پورت میں ادھوزی ہوں اس لئے کہ آدھے پورت کی وہ مالک ہے۔

کوغنائی نے سیرم کی بات کاٹ دی اور کہا سیرم تم فکر مند مت ہو حالات بڑی تیزی سے میرے حق میں پلٹا کھا رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ میں بہت جلد آئی یاروق کو یہاں لانے میں کامیاب ہو جاؤں گا پھر ہم تینوں مل کر خوشگوار زندگی کی ابتداء کریں گے۔

کوغنائی کے ان الفاظ کے جواب میں سیرم کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ جلال الدین اور صدر الدین ان کے لئے کھانا لے آئے ماروئی وہاں سے جانا چاہتی تھی کہ ایک دم کوغنائی نے اس کی راہ روک لی اور کہنے لگا۔

ماروئی میری بہن یہ اجنبیوں جیسا رویہ تم نے کب سے اختیار کرنا شروع کر دیا اب جبکہ تمہارے بھائی کے پورت میں کھانا آیا ہے اور تم بھاگنے لگی ہو ہرگز نہیں تم ہمارے ساتھ کھانا کھا کر جاؤ گی میں صدر الدین سے کہہ دیتا ہوں کہ وہ سیف الدین سے کہے کہ آج وہ اکیلے ہی کھانا کھائے کیونکہ ماروئی میری بہن آج اپنے بھائی کے ساتھ کھانا کھائے گی۔

ماروئی مسکراتے ہوئے رک گئی تھی صدر الدین اور جلال الدین سے کھانے کے برتن لے کر۔ اور نواس نے ایک طرف رکھ دیئے تھے پھر صدر الدین کو مخاطب کرتے ہوئے کوغنائی کہنے لگا۔

صدر الدین واپس جا کر سیف الدین سے کہنا کہ ماروئی اس وقت میرے پورت میں ہے اور ہمارے ساتھ کھانا کھا کر واپس آ جائے گی صدر الدین اور جلال الدین

دشت میں آپ کے ساتھ جھڑا کیا شیراموں وہ ہے جو ہمارا بدترین دشمن ہے آپ نے ایک طرح سے دشمن کے اس سورما کے سامنے جا کر بایان کی زندگی بچائی ہے اگر بایان اس کے مقابلے میں جاتا تو وہ یقیناً بایان کی گردن کاٹ کر رکھ دیتا اور بایان کو یہ سزا ملتی چاہیے تھی اس لئے کہ ایسے سرکش اور باغیوں کا ایسا ہی حشر ہونا چاہیے۔  
سیرم کی اس گفتگو کے جواب میں کوغنائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

تم اتنی سنگدل اور بے رحم تو نہیں ہو جس قسم کی تم گفتگو کر رہی بایان کیسا بھی سہی لیکن وہ میرے لشکریوں کا سالار ہے اب چونکہ قبلائی خان نے مجھے اپنے سارے لشکریوں کا سالار اعلیٰ مقرر کیا ہوا ہے تو وہ میرے لشکر میں میرے ایک نائب کی حیثیت سے رہتا ہے دیکھو میں اپنے نائب کو کیسے موت کے حوالے کر سکتا تھا میرے دل میں پورا یقین تھا کہ میں اس سورما کو بچھاؤ دوں گا لہذا بایان کے بجائے میں میدان میں اتر اور میرے خدا نے اس کے مقابلے میں مجھے کامیابی اور کامرانی عطا کی یہ ہمارے لیے ایک اجتماعی خوشی ہے میں اپنی انفرادی شہرت پر اجتماعی کامیابیوں کو ترجیح دیتا ہوں سیرم..... جب کوغنائی خاموش ہوا تو ماروئی کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

کوغنائی میرے عظیم بھائی آپ نے دونوں لشکروں کے درمیان جنگی بچائی کی بساط بن کر مقابلے کے لئے آنے والے اس سورما سے اپنی پہچان کروائی آپ اس پر حاصل عمر روان کوغنائی جنگوں کو روندتی۔ دعاؤں سے لبریز گھٹاؤں کی طرح چھا گئے اس کے طاق دل میں کرب کی قوسیں اور اس کے اسم کو خون میں اتار کر رکھ دیا میرے بھائی میں آپ کو اس کامیابی پر تہ دل سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

ماروئی جب خاموش ہوئی تو سیرم کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ کوغنائی نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور کہنے لگا۔

اب جبکہ ماروئی خاموش ہو گئی ہے تو میں جانتا ہوں تم تعریفی الفاظ ادا کرو گی ان کی ضرورت نہیں ہے دیکھو جو کچھ میں نے کیا ہے اس میں کسی کو میری تعریف کرنے کی ضرورت نہیں میں لشکریوں کا سالار ہوں اور ایسا کرنا میرے اولین فرائض میں شامل ہے۔

کہا کوغنائی جب بیٹھ گیا تب اس نے قبلائی خان کی طرف دیکھتے ہوئے کس قدر پریشانی میں پوچھ لیا۔

خاقان خیریت تو ہے؟

قبلائی مسکرایا پھر کوغنائی کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہنے لگا۔

کوغنائی فکر کی کوئی بات نہیں کچھ اہم مسائل آن پڑے ہیں جن کی بناء پر میں نے یہ مجلس بلائی ہے پہلی بات جو میں سب سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ احمد نگودار فوت ہو چکا ہے اور اس کی جگہ ابا قخان کا بیٹا ارغون ایلخانی حکومت کا حکمران بنا ہے یہ تو ایک خبر ہے کوغنائی میں جانتا ہوں احمد نگودار تمہارا بہترین دوست تھا تمہیں اس کے مرنے کا بے حد دکھ ہوگا مجھے بھی اس کے مرنے کا دکھ ہے۔

دوسری خبر یہ ہے کہ ارغون نے میری بیٹی کو کاچین کا رشتہ طلب کیا ہے اس کی طرف سے جو سفیر آئے ہیں انہوں نے یہ ساری اطلاعات دی ہیں میں نے اس سلسلے میں اپنی بیوی اور اپنے پوتے سے مشورہ کیا ہے اور وہ اس بات متفق ہیں کہ کوکا چین کو ارغون کے حرم میں داخل کر دینا چاہیے آپ سب لوگوں کو بلانے کا مقصد یہ ہے کہ آپ سے اس سلسلے میں مشورہ کیا جائے کہ آپ لوگوں کو اس رشتے پر کوئی اعتراض ہے۔ کوغنائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

خاقان مجھے تو اس سلسلے میں کوئی اعتراض نہیں باقی سالار بیٹھے ہوئے ہیں ان سے پوچھ لیا جائے تو بہتر ہے کوغنائی کے بعد باقی سالار بھی بول اٹھے اور اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا اس پر قبلائی خان بول پڑا۔

میں بے حد خوش ہوں کہ کوکا چین کی شادی کے سلسلے میں ہم سب ایک نقطہ پر متفق ہیں بہر حال عنقریب کوکا چین کو ارغون کے حرم میں داخل کرنے کے لئے تہذیب کی طرف روانہ کر دیا جائے گا اس سلسلے میں میرا لائحہ عمل یہ ہے کہ مارکو پولو اپنے دینی ساتھیوں کے ساتھ واپس جانا چاہتا ہے جب یہ واپس جائے گا تو میری صلاح یہ ہے کہ کوکا چین کو ان کے ساتھ روانہ کر دیا جائے گا کوکا چین کو ہم ریشم کی شاہراہ کے راستے روانہ نہیں کر سکتے اس لئے کہ قاندو کے حلوں کی وجہ سے یہ شاہراہ غیر محفوظ ہے لہذا مارکو پولو اپنے

دندوں وہاں سے چلے گئے جبکہ وہ چاروں یورت میں بیٹھ کر کھانا کھانے لگے تھے۔

کوغنائی کھانا کھا کر فارغ ہوا یہی تھا کہ یورت کے دروازے پر صدر الدین نمودار ہوا اور کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

امیر آپ کو قبلائی خان نے فی الفور طلب کیا ہے کوئی اہم مسئلہ ہے۔

کوغنائی نے غور سے صدر الدین کی طرف دیکھا اس کے چہرے پر کچھ پریشانی تھی پھر کہنے لگا۔

قبلائی خان تو اپنے یورت میں چلا گیا تھا اس نے کہا کہ کسی معاملے میں مجھ سے کوئی گفتگو نہ کی جائے پھر ایسا کیا معاملہ ہوا کہ وہ یورت سے نکل آیا اور مجھے طلب کیا ہے۔

صدر الدین کہنے لگا۔

امیر اس کا مجھے تو علم نہیں بحر حال قبلائی خان نے فی الفور آپ کو بلایا ہے۔

کھانے کے بعد کوغنائی نے ہاتھ دھو کر انگوٹھے سے صاف کیے پھر سرسرم مار دی اور تو اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

تم تینوں بیٹھ کر باتیں کرو میں دیکھتا ہوں قبلائی خان کیا کہتا ہے کھانے کے برتن صدر الدین لے جاتا ہے اس کے ساتھ ہی صدر الدین نے آگے بڑھ کر کھانے کے برتن لے لیے تھے پھر وہ کوغنائی کے ساتھ ہی وہاں سے چلا گیا تھا۔

کوغنائی جب قبلائی خان کے یورت کے سامنے کھلے شامیانے کی صورت میں جو نشست گاہ بنی ہوئی تھی اس میں آیا تو اس نے دیکھا وہاں پہلے سے قبلائی خان اس کا پوتا تیمور کونانگا مارکو یورجی بایان، شیرامون اویانگ۔ نوریس۔ آچو مارکو پولو کر دہنگی جمال الدین سیف الدین اور دیگر سب سالار بیٹھے ہوئے تھے۔

کوغنائی جب اپنے لئے مخصوص نشست کی طرف گیا تو سب سے پہلے بایان اس کے احترام میں اپنی جگہ سے اٹھا اس کے بعد شیرامون اور دیگر سارے سالار اس کے احترام میں کھڑے ہو گئے تھے قبلائی خان یہ صورت حال دیکھ کر خوش ہوا اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی ہاتھ کے اشارے سے اس نے کوغنائی کو اپنے پہلو میں بیٹھنے کے لئے



کو غنائی اگر آچو لشکر سے نکل جاتا ہے تو تمہاری طاقت اور قوت میں کوئی فرق تو نہیں پڑے گا آچو کی جگہ لینے کے لئے تمہارے پاس کافی سالار ہیں لشکر کا کوئی حصہ بھی علیحدہ نہیں کیا جائے گا اس لئے کہ جو بحری بیڑہ اس نے تیار کیا ہے اس میں کام کرنے والے بندرگاہ پر اس کے منتظر ہیں اور یہ وہاں جائے گا اور اپنے بحری بیڑے کے ساتھ حرکت میں آتے ہوئے ان مشرقی جزیروں پر حملہ آور ہوگا اب بولو تم کیا کہتے ہو۔

کو غنائی نے کچھ سوچا پھر کہنے لگا۔

خاقان مشرق کے وہ جزیرے بہت دور سمندر میں ہیں آپ جانتے ہیں اس سے پہلے ہمیں سمندری جنگ کا کوئی تجربہ نہیں ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ سمندر میں آچو کے بحری بیڑے کو نقصان ہو اور ہمیں فوائد حاصل کرتے کرتے نقصان کا سامنا کرنا پڑ جائے۔

قبلائی مسکرایا اور کہنے لگا کو غنائی تم بے فکر رہو آچو محتاط رہے گا اگر ایسا کوئی معاملہ ہو تو واپس آ جائے گا بہر حال ان جزیروں پر حملہ آور ہونے کا میں نے مصمم ارادہ کر رکھا ہے امید ہے تم کوئی اعتراض نہیں کرو گے۔

کو غنائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

اگر ایسا ہے تو پھر اسے روانہ کر دیں ہو سکتا ہے یہ اپنے بحری بیڑے کے ذریعے مشرق کے ان سنہری جزیروں پر غالب آ جائے۔

قبلائی خان پھر کہنے لگا۔

عزیزو تمیں مسائل تو حل ہوئے اب چوتھا معاملہ میں تم سے کہنے لگا ہوں وہ یہ کہ جنگ کے بعد سورج غروب ہوتے ہی دوسری سمت کے دروازے سے یان شی لشکر کے بڑے حصے کو لے کر کوکین کی طرف جا چکا ہے۔ لن نگان کی حفاظت کے لئے اس نے چھوٹا سا لشکر چھوڑا تھا جسے اس نے یہ احکامات جاری کیے تھے کہ اس کی غیر موجودگی میں وہ ہم کو اپنے ساتھ مصروف رکھے ایک طرح سے ہمیں الجھائے رکھے لیکن شہر کی حفاظت کے لئے جو لشکر چھوڑا گیا تھا اس نے اس سے اتفاق نہیں کیا تھوڑی دیر پہلے ہی اس کے آدیسوں نے مجھ سے رابطہ قائم کیا ہے اور انہوں نے انکشاف کیا ہے کہ شہر کے اندر چھوٹا سا لشکر ہے یان شی جا چکا ہے اگر شہر کے لوگوں کو امان دے دی جائے تو وہ شہر کو ہمارے

ساتھیوں کے ساتھ ہندوستان اور سری لنکا کے راستے ایران جانا چاہتا ہے جب یہ ایسا کرے گا تو کوکا چین کو اس کے ساتھ بھیجا جائے گا یہ اور اس کے ساتھی کوکا چین کو تیز پہنچانے کے بعد اپنی منزل کی طرف چلے جائیں گے کیا اس سلسلے میں بھی تم لوگ متفق ہو۔

قبلائی خان کی اس گفتگو میں سب نے جب اتفاق کیا تب قبلائی خان پھر بول پڑا۔

میرے عزیز ساتھیوں یہ دو موضوع تھے جو ہم نے حل کر دیے اب تیسرے موضوع کی طرف آتا ہوں تیسرا موضوع کچھ اس طرح ہے کہ کوریا کے کچھ تاجر تھوڑی دیر پہلے میری خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے مجھے اطلاع دی ہے کہ مشرقی سمندر میں جزیروں کا ایک گروہ ہے ان جزیروں میں کل سونے کے تختوں سے مرصع ہیں اور اس کے سمندروں سے گلابی رنگ کے سوتی نکالے جاتے ہیں یہاں کے مقامی چینی لوگ اور کوریا کے رہنے والے ان مشرقی جزیروں کے گروہ کو بے تن کے نام سے پکارتے ہیں (ان جزیروں کو شروع میں نی چون یعنی مشرق کے آفتاب بعد میں ان جزیروں کو چینی بے پن کہہ کر پکارنے لگے اس کے بعد آہستہ آہستہ تلفظ کے بگڑنے کی وجہ سے یہی لفظ چین جاپان میں تبدیل ہو گیا۔

قبلائی خان کا اشارہ بھی جاپان کے جزیروں کی طرف تھا اور وہ ان پر حملہ آور ہونا چاہتا تھا لہذا اپنے سارے سالاروں خصوصیت سے کو غنائی کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

کو غنائی میرے بیٹے کوریا کے تاجروں نے ان مشرقی جزیروں میں میری دلچسپی کو بڑھا دیا ہے تم جانتے ہو کہ کئی ماہ پہلے میں نے آچو کو بحری بیڑہ تیار کرنے کا حکم دیا تھا بحری بیڑہ تیار ہو چکا ہے اب میں آچو کو حکم دینے لگا ہوں کہ وہ اپنے بحری بیڑے کے ساتھ حرکت میں آئے اور ان مشرقی جزیروں کے گروہ پر حملہ آور ہو اور ان جزیروں میں رہنے والوں کو اپنا مطیع اور فرمانبردار بنائے۔

قبلائی رکا پھر کہنے لگا۔

ہے تو پھر اس کا بیچھا نہیں کیا جائے گا۔

کوئین کو فتح کرنے کے بعد اگر زائے تون کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیں تو جنوبی چین کے اندر جو دوسرے شہر ہیں وہ بڑی تیزی سے ہمارے سامنے تسخیر ہوتے چلے جائیں گے۔

میرا ارادہ ہے کہ کوئین اور کین ٹان کو فتح کرنے کے بعد زیتون کی بندرگاہ کا رخ کیا جائے یہ بندرگاہ بڑی اہمیت کی حامل ہے اس لئے کہ جنوبی چین کی ساری تجارت اس بندرگاہ کے ذریعے سے ہوتی ہے اس بندرگاہ پر اگر ہم قبضہ کر لیں تو معاشی اور اقتصادی لحاظ سے بھی ہم بہت سے فوائد حاصل کر سکتے ہیں اس بندرگاہ کو فتح کرنے کے بعد میں اپنی بیٹی کوکا چین کو تمبریز کی طرف روانہ کروں گا۔ اس لئے مارکو پولو اپنے دینی تاجر ساتھیوں کے ساتھ اپنے ملک واپس جانا چاہتا ہے میں مارکو پولو سے اس سلسلے میں بات کر چکا ہوں اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ واپس جاتے ہوئے وہ میری بیٹی کوکا چین کو اپنے ساتھ لے جائے گا اور اپنے ملک کی طرف جاتے ہوئے کوکا چین کو تمبریز چھوڑنا چلا جائے گا زائے تون کی بندرگاہ پر قبضہ کرنے کے بعد ہم یونن شہر کی طرف بڑھیں گے پھر اپنی فتوحات کے دائرے کو تبت برما اور کوریا تک پھیلاتے چلے جائیں گے ان علاقوں کو فتح کرنے کے بعد ہم بحرِ قزاق کو بھی استوار کریں گے۔

امید ہے انتہائی جنوبی علاقوں تک پہنچنے تک آچو بھی اپنے بحرِ بیڑے کے ساتھ مشرق کے سنہری جزیروں کو فتح کر چکا ہوگا اور مجھے امید ہی وہاں سے وہ دولت کے انبار لے کر لوٹے گا اس طرح ان مشرقی جزیروں تک ہماری سلطنت کی حدود پھیل جائے گی پھر آچو کے بحرِ بیڑے کو جنوب کی سمت استعمال کیا جائے گا کوریا کے تاجروں نے مجھے سامراہ کی کہانیاں سنائی ہیں بحرِ بیڑے کو جاہد اور سامراہ کی طرف روانہ کیا جائے گا وہاں سے گرم مصالحے اور دوسری اشیاء حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں کے لوگوں کو بھی اپنا فرمانبردار بنانے کی کوشش کریں گے۔

قتبائی خان جب خاموش ہوا تب کوغٹائی نے قبلائی خان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا شروع کیا۔

حوالے کر دیں گے۔

میں انہیں عہد دے چکا ہوں کہ ہمارا لشکر پر اس انداز میں لن نگان شہر میں داخل ہوگا کس کی جان ضائع نہیں کی جائے گی کسی پر حملہ نہیں کیا جائے گا کوئی قتل عام نہیں کیا جائے گا کسی گھر کو نہیں لوٹا جائے گا تھوڑی دیر تک یہ ٹکس برخواست ہوگی اور ہم شہر پر قبضہ کر کے اس شہر کا لقمہ ونس اپنے ہاتھ میں لیں گے۔

لن نگان کی تسخیر کے بعد اب دوسرا مرحلہ شروع ہوگا دو تین دن تک شہر کا لقمہ ونس درست کیا جائے گا اس کے بعد اگلی کارروائی کی ابتداء کی جائے گی جو کچھ اس طرح ہوگی۔ لن نگان کے بعد اس شہر سے قریب ترین دو بڑے شہر آتے ہیں ایک کوئین جہاں۔ یان شی جا چکا ہے وہاں جا کے اپنی قوت میں اضافہ کرے گا۔ دوسرا کین ٹان اب جو میں نے لائے ٹکس طے کیا ہے وہ یہ کہ تین دن بعد سب سے پہلے بایان اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ کین ٹان کا رخ کرے گا یہ علاقے بایان کے دیکھے ہوئے ہیں اس لئے کہ پہلی مہموں میں بایان ان سارے علاقوں کو فتح کرتا رہا ہے بایان کے ساتھ شیرامون اور کر و کچی ہوں گے جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ مشرقی جزیروں پر حملہ آور ہونے کے لئے آچو اپنے بحرِ بیڑے کی طرف روانہ ہو جائے گا۔

جہاں تک میرا اور کوغٹائی کا تعلق ہے تو ہم بھی تین دن بعد کوچ کریں گے ہم کوئین کا رخ کریں گے جہاں اس وقت یان شی ہے مجھے امید ہے اس بار یان شی کھلے میدانوں میں ہمارا مقابلہ نہیں کرے گا بلکہ کوئین شہر میں محصور ہو کر جنگ کو طول دینے اور ہمیں تھکا دینے کی کوشش کرے گا۔

بایان کا یہ کام ہوگا کہ جوئی یہ کین ٹان پہنچے شہر پر حملہ آور ہو جائے کین ٹان میں اس وقت یان شی کی کوئی بڑی طاقت نہیں ہے چھوٹا سا ایک لشکر ہے جس پر بایان بڑی آسانی سے قابو پاسکتا ہے شہر پر قبضہ کرنے کے بعد بایان وہاں اپنا عامل مقرر کرے گا لشکر کا ایک حصہ وہاں حفاظت کے لئے چھوڑے گا باقی لشکر کے ساتھ یہ ہم سے کوئین سے باہر آن لے گا اس طرح ہم سب مل کر کوئین شہر کو فتح کریں گے کوئین شہر میں اگر ہمارا قبضہ ہوگا تو یان شی کا خاتمہ کر دیا جائے گا اور اگر وہ بھاگے میں کامیاب ہو جاتا

کوغٹائی اور بابیان نے قبلائی کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر قبلائی کے کہنے پر سب اٹھے۔ جس طرح لن نگان شہر کے لوگوں نے شہر حوالے کرنے کا وعدہ کیا تھا اس طرح شہر قبلائی خان کے حوالے کر دیا گیا اور قبلائی خان شہر کے نظم و نسق میں لگ گیا تھا تین دن بعد طے شدہ لاکھے عمل کے مطابق بابیان شیرامون اور کروک چلی اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ کین ٹان پر حملہ آور ہونے کے لئے نکلے آچو اپنے بحری بیڑے کی طرف روانہ ہو گیا جبکہ قبلائی خان اور کوغٹائی اپنے لشکریوں کے ساتھ لن نگان شہر میں ایک محافظ لشکر چھوڑنے کے بعد کوکین شہر کا رخ کر رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

خاقان آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں درست ہے لیکن کیا جنوبی چین کے سارے علاقوں کو فتح کرنے کے بعد سیام تبت کور یا اور دوسرے ملحقہ علاقوں کی تسخیر کے بعد کیا ایسا ممکن نہیں کہ ہم اپنی فتوحات کے دائرے کو روک دیں اور جو علاقے فتح کیے ہیں ان کی تنظیم اور بہتری کے لئے کام کرنا شروع کر دیں اس لئے کہ شمالی چین پہلے ہی ہمارے قبضے میں ہے جنوبی چین پر بھی اگر ہم اپنی تسخیر کو مکمل کر لیتے ہیں تو وسیع و عریض علاقے ہمارے زیر نگیں آجائیں گے اس طرح کچھ عرصے کے لئے اپنی فتوحات کو روکتے ہوئے ہمیں ان علاقوں کے نظم و نسق کی طرف دھیان دینا ہوگا ورنہ ہمارے خلاف جگہ جگہ بغاوتیں بھی اٹھ کھڑی ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔

قبلائی خان کوغٹائی کی اس گفتگو کا جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ اس سے پہلے ہی بابیان بول پڑا۔

محترم خاقان جو کچھ کوغٹائی نے کہا ہے میں سو فیصد اس سے اتفاق کرتا ہوں اس لئے کہ برما تبت اور کوریا تک اپنی فتوحات کے دائرے کو وسیع کرنے کے بعد ہمیں اپنے حملوں کو روک کر مفتوح علاقوں کے نظم و نسق کی طرف دھیان دینا ہوگا اگر ایسا نہیں کریں گے تو جگہ جگہ بغاوتیں اور پریشانیاں اور سرکشیاں اٹھ کھڑی ہوں گی جن پر قابو پانا ہمارے لیے مشکل ہو جائے گا لہذا ان علاقوں تک فتوحات کا سلسلہ بڑھانے کے بعد ہمیں حملوں کی طرف کم اور نظم و نسق کی طرف زیادہ دھیان دینا ہوگا۔

جب تک بابیان بولتا رہا قبلائی خان خاموش رہا اس کے خاموش ہو جانے کے بعد اس نے کہنا شروع کیا۔

کوغٹائی اور بابیان میں تم دونوں کی تجویز سے اتفاق کرتا ہوں جن علاقوں کا تم دونوں نے ذکر کیا ہے ان کو فتح کرنے کے بعد خشکی پر نئے حملوں کی ابتدا نہیں کی جائے گی جن علاقوں پر حملہ آور ہونے کے لئے میں نے نشاندہی کی ہے ان کے خلاف صرف آچو اپنے بحری بیڑے کے ساتھ حرکت میں آئے گا اور اگر بحری بیڑہ آس پاس کے جزیروں پر حملہ آور ہوتا ہے تو اس کے حملہ آور ہونے یا اس کے ہم سے جدا ہونے کے بعد ہماری لشکری اور عسکری طاقت اور قوت میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

جاتی ہے منگول جو چشم انسانیت کو لہو لہو کر دینے کے ماہر تھے جو عقیدت کی روشنی اہل صدق کی دعاؤں کو ان کبی داستانوں میں تبدیل کر دینے کا ہنر جانتے تھے جو دنیا کے مانے ہوئے جنگجو اور خونخوار کہلاتے تھے ان وحشی آلائی قبیلے کے سامنے بے بس دکھائی دے رہے تھے آلائی قبیلے کے وحشیوں نے حملہ آور ہو کر منگولوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا بایان شیرامون کر دک جی نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ آلائی قبیلے کے ان وحشیوں کو جوابی حملہ کرتے ہوئے مار بھگائیں لیکن وہ منگول کی جیت کی ساری جہتوں خوش گمانیوں کی ساری سطحوں ان کی ذات کی اندرونی دنیا کے سارے خانوں ان کے سارے پر تو سارے جذبوں ان کے سب اچھوتے اسلوب اور لڑنے کے انوکھے انداز پر برق تپان کی طرح نازل ہوتے ہوئے انہیں خاک و خون نہلانے لگے تھے۔

بایان شیرامون اور کر دک جی نے جب یہ حالت دیکھی تو انہوں نے اپنے لشکریوں کو ابھارا ان کے ابھارنے پر منگول ایک بار سنپھلے برقانی علاقوں کی برقانی آندھیوں دھواں اگلتے آتش فشاں اندنی آندھی ندیوں آسمان سے گرتی کڑکتی برق اور سیاہ آسمان سے نازل ہوتے عذاب کی طرح انہوں نے آلائی وحشیوں پر جوابی حملے کرنے شروع کیے منگول حیران اور پریشان تھے کہ ان کا کوئی حربہ یا ان کا کوئی حیلہ ان وحشیوں کے مقابل کامیاب نہ ہو رہا تھا۔ آلائی وحشی اسی طرح دامادہ دکھی اور زخموں سے چور کر دینے والے امیر آتش۔ کانسہ ذات کو کرچی کرچی کر دینے والے یا بے کراں شعلوں کے طوفانوں اور موسموں کی رخ بھنگی کو بھڑکتی آگ کے شعلوں میں تبدیل کر دینے والے ہنرمندوں کی طرح حملہ آور ہوتے ہوتے بڑی تیزی سے منگولوں کی تعداد کم کرتے چلے جا رہے تھے قریب تھا کہ وحشیوں کے آگے منگول بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے پگھلی برف کے بہاؤ کی طرح خون میں نہا جاتے طاقتور بھنور میں پھنس کر غم دیز کی خراب تلہ پس جاتے کہ شاید ندرت کو ان کی بے بسی پر رحم آیا میں اس لمحہ ان کے قریب ہی اس انداز میں خداوند قدوس کی کبریائی کے نعرے بلند ہوئے کہ بایان شیرامون اور کر دک جی حیرت زدہ ہو گئے تھے اللہ اکبر کی صداؤں نے زمین سے آسمان تک فضاؤں کو ہلا کر رکھ دیا تھا اور تکبیر کی یہ آوازیں اس طرح چاروں طرف پھیل گئی تھیں

بایان شیرامون اور کر دک جی بڑے مطمئن انداز میں اپنے لشکر کے ساتھ کہیں ناں کا رخ کیے ہوئے تھے وہ جانتے تھے کہیں ناں میں یاں شی کا کوئی بڑا لشکر نہیں ہے وہ بہت جلد اس شہر پر قبضہ کرنے کے بعد لننگان کے بعد سب سے بڑے شہر کو کہیں کے باہر قبلائی خان اور کوغٹالی سے آن ملیں گے لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ خداوند قدوس نے اس کائنات کے اندر جو قانون فطرت ڈالا ہے وہ ان کے خلاف کچھ اور ہی فیصلے کر چکا تھا۔

بایان شیرامون کر دک جی ابھی لننگان اور کہیں ناں کے درمیانی حصے میں سفر کر رہے تھے کہ اچانک شرقی جانب سے ٹانگ کنگ کے جنگلوں کے باسی آلائی قبیلے کے وحشی اور خونخوار جنگجو نمودار ہوئے جس شاہراہ پر بایان شیرامون اور کر دک جی اپنے لشکر کے ساتھ سفر کر رہے تھے اس کے قریب ہی آلائی قبائل کے وحشی اس طرح نمودار ہو گئے تھے جیسے صدیوں سے جلے تلے سے اچانک چینی چلائی بذر و صیں اٹھ کھڑی ہوئی ہوں پرندوں کے غول کے غول کمزوں کے گروہ اور حشرات ارض کی طرح منگولوں کے چاروں طرف پھیل گئے پھر وہ بے بس پرندوں کو بے پرواز گھروں کے درد باہم کو کھٹکتاتی اور بادلوں کو ہانکتی آگ کی لو بھری آندھیوں اور پودوں کی شاخوں کو بریدہ کر دینے والی ہولناک آتش نشانیوں کی طرح منگولوں پر حملہ آور ہو گئے تھے منگولوں پر وہ اس طرح چھانے لگے تھے جیسے صحرای شادابی پر بادِ موسوم چھلتی ہوئی ہر چیز کو نابود کرتی چلی

شب اور منزلوں کے قرب سے دور ویران سرائے جیسی ہونا شروع ہو گئی تھی۔

کوغٹائی کو مانگا مارتو یورجی کے حملوں میں ایسی تیزی ایسی سختی ایسی جانثاری ایسی بولناکی تھی کہ آلائی وحشی اسے زیادہ دیر برداشت نہ کر سکے اور پھر مزید یہ کہ ان کے درمیان گھرے ہوئے بایان شیراسون اور کروک جی نے بھی جب دیکھا کہ ان کی مدد کے لیے کوغٹائی کو مانگا مارتو اور یورجی پہنچ چکے ہیں تو انہوں نے بھی دفاع کی چادر اتار پھینکی جارحیت اختیار کی اور انہوں نے بھی ان وحشیوں کا قتل عام شروع کر دیا تھا جو ان کی طرف پیٹھ کئے ہوئے کوغٹائی مارتو یورجی اور کو مانگا کا مقابلہ کر رہے تھے اس طرح لمحوں کے اندر حملہ آوروں کی حالت گزرتی چلی گئی یہاں تک کہ انہوں نے وحشی سے انداز میں نامعلوم انداز میں کچھ الفاظ کہے جسے سنتے ہی سارے وحشی ایک طرف سنبے پھر وہ بھاگ کھڑے ہوئے کوغٹائی نے بایان شیراسون اور کروک جی کو اپنے لشکر کے ساتھ وہیں رکنے کو کہا اور انہیں یہ بھی کہا کہ وہ اپنے زخموں کی دیکھ بھال کریں خود وہ کو مانگا مارتو اور یورجی کے ساتھ آلائی قبیلے کے وحشیوں کے تعاقب میں لگ گیا تھا یہ تعاقب کچھ دور تک جاری رہا یہاں تک کہ انہوں نے پشت کی طرف سے قتل عام کرتے ہوئے وحشیوں کی تعداد کافی کم کر دی پھر کوغٹائی تعاقب ترک کر کے واپس میدان جنگ کا رخ کر رہا تھا۔

کوغٹائی جب اس جگہ آیا جہاں جنگ ہوئی تھی جہاں وہ بایان شیراسون اور کروک جی کو زخموں کی دیکھ بھال کرنے کے لئے چھوڑ گیا تھا تب اس نے دیکھا ایک دم بایان شیراسون اور کروک جی متوں اس کے گھوڑے کے سامنے آن کھڑے ہوئے ان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کوغٹائی اپنے گھوڑے سے اتر اس کے پیچھے پیچھے کو مانگا مارتو اور یورجی بھی اپنے گھوڑوں سے اتر کر دائیں بائیں کھڑے ہو گئے تھے۔

پھر اچانک پہلے بایان حرکت میں آیا اپنی لکوار اور خنجر کی چرمی پٹی اس نے اپنی کمر سے کھولی اور آگے بڑھ کر اس نے وہ پٹی کوغٹائی کے پاؤں میں رکھ دی تھی پھر پیچھے ہٹا اور کمر پر بندھا ہوا پیکاکھول کر اس نے اپنے شانے پر رکھ لیا تھا جو فرما بار بار کی کا اظہار تھا اس کے بعد شیراسون اور کروک جی نے بھی ایسا ہی کیا تھا ان کے اس رویے کے جواب میں

جیسے ہوا کی بھینی چادر اوڑھے ڈھلتی رات کے سناٹوں میں سکھ کے سپنوں کے چکھ بہن کر اپنے ماتھے پر چاند سجائے ہوں یہ تکبیریں بلند ہونے پر بایان شیراسون اور کروک جی نے سکھ کا سانس لیا انہوں نے محسوس کیا کہ آلائی قبائل کے سامنے ان تکبیروں نے ان کے اطراف میں اپنائیت کے حساب اور قوتوں کے نصاب پھیلا دیئے ہوں پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے پہلے کوغٹائی اپنے لشکر کے ساتھ نمودار ہوا ایک طرف سے آلائی وحشیوں پر وہ ازل سے تشناب تلامطم آشنا سمندر کالے مردہ پہاڑوں سے نزول کرتے لاوے سرخ سیال موت اور چشم خلیل میں ہلاکت کے فرش بچھائی گرد میں انی تعبیروں کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا بایان شیراسون اور کروک جی نے دیکھا کوغٹائی کے ساتھ کو مانگا بھی بڑی جانثاری کے ساتھ کوغٹائی کے پہلو پہلو لشکریوں کی کمانداری کرتے ہوئے آلائی قبائل پر حملہ آور ہوا تھا ان دونوں کے تھوڑی ہی دیر بعد ایک اور لشکر نمودار ہوا اس کی کمانداری مانچو قبیلے کا بردار مارتو کر رہا تھا۔ قریب آ کر مارتو نے بھی کوغٹائی کے انداز میں تکبیریں بلند کیں پھر وہ بھی دوسری سمت سے آلائی قبائل پر قتل گاہوں کی تعداد میں اضافہ کرتے لہراتے آتشی خروش اور روح و جسم کو فشار ضبط میں مبتلا کرتے فرقتوں کے غبار آلود تصورات کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

چند ہی ساعتوں بعد ایک اور لشکر نمودار ہوا اس کی کمانداری یورجی کر رہا تھا قریب آ کر اس نے بھی کوغٹائی اور یورجی کی طرح تکبیریں بلند کیں پھر وہ تیسری سمت سے قبائل پر خستہ اور غم زدہ کر دینے والی یاس و حرماں بھری تاریکی کی آفتابوں اور خطہ خشک کھینچ دینے والی فنا ساز ساعتوں کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا اب صورت حال یہ تھی کہ سچ میں بایان شیراسون اور کروک اپنے لشکر کے ساتھ تھے ان کے اطراف میں آلائی قبیلے کے وحشی تھے ان وحشیوں پر ایک طرف سے کوغٹائی اور کو مانگا دوسری طرف سے مارتو اور تیسری طرف سے یورجی موت کا نہ ختم ہونے والا کھیل شروع کر چکے تھے۔

تھوڑی دیر پہلے جو اساتہ منگولوں کی آلائی قبیلے کے وحشیوں کے سامنے تھی اب ویسی ہی حالت آلائی قبیلے کے وحشیوں کی کوغٹائی مارتو یورجی اور کو مانگا کے سامنے تھی بڑی تیزی سے آلائی قبیلے کے ان وحشیوں کی حالت نیالی مجبوری کی چادر کھلائی تھی۔ بہت ہی

تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

میرے عزیز مجھے تم سے کوئی شکوہ نہیں گلہ نہیں اس لئے کبھی کبھی انصافوں میں لکھی سچائی اور صداقتوں کے علم غلط فہمیوں کی بناء پر رسم دنیا کی سولیوں اور اندھیر نگری کی ظلمتوں میں کھو جاتے ہیں مجھے بے حد خوشی ہے کہ تم تینوں نے خواب نگر کا لبادہ اتار کر سوچوں کے بے درد آنگن سے وفا پرستی کے حروف اور خلوص کے موتی جن لیے ہیں یاد رکھنا وقت کی دھند میں ہم سب انفرادی مصلحتوں کے بجائے اجتماعی مفاد کے لئے یکجا ہیں اگر ہم اتفاق اور اتحاد کی زنجیر اپنے پاؤں میں ڈال کر ایک اور نیک ہو جائیں تو یاد رکھنا تاریکیوں کے دشت میں ہم بد سے بدترین دشمن کے خلاف بھی جنگ لڑ سکتے ہیں۔

بایان مزید کچھ کہنا چاہتا تھا کہ کوغنائی آگے بڑھا اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور کہنے لگا۔

بایان جو کچھ تم کہہ چکے ہو اتنا ہی کافی ہے اب تمہیں معذرت طلبی کے لئے مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے میں نے کہا نہ مجھے تم سے کوئی گلہ کوئی شکوہ نہیں اب ایسا کریں۔۔۔۔۔

کوغنائی کو رک جانا پڑا اس لئے کہ بایان بول پڑا۔

امیر محترم آپ کے کہنے پر ہم نے سارے زخموں کی دیکھ بھال کر لی ہے اب بتائیں ہمارے لئے کیا حکم ہے کیا پہلے کی طرح کین نان کی طرف پیش قدمی کریں کوغنائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

نہیں اب تمہیں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم میرے ساتھ کو کین چلو گے پہلے ہم سب متحد ہو کر کو کین کو فتح کریں گے اس کے بعد کین نان کو فتح کرنا ہمارے لئے کوئی مشکل عمل نہیں رہے گا۔

کوغنائی کے اس نواب سے بایان شیرامون اور کروکھی بے حد خوش ہو گئے تھے پھر کوغنائی کے کہنے پر ان تینوں نے اپنے کندھوں پر رکھے پلکے ہاتھ سے چیزے کی پٹیاں اٹھا کر کمر سے باندھ لیں پھر اچانک بایان کو کچھ یاد آیا اور کوغنائی کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

کوغنائی کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ بایان اس سے پہلے ہی کوغنائی کو مخاطب کرتے ہوئے بول اٹھا۔

امیر محترم ہماری بد قسمتی کہ ہم آپ کو سمجھ نہیں پائے آپ کے یہاں آنے کے ساتھ ہی ہم نے آپ سے کردہ اور کینے کی فصل بولی تھی ہم آپ کی وفاداریوں کو فراموش کرتے ہوئے بھونکے گدھوں کی طرح اپنے گندے پروں کو سینے سیاہ چونچ کھولے تیج مار کر جھپٹ پڑنے کے کام کے پیچھے لگے رہے امیر محترم ہم آپ کے مقابلے میں غلاظت کا ڈھیر بن گئے تھے ہم نے تیز غرائی موجوں کے سامنے گھڑے کوزے اور کشتکول کھڑے کر کے موجوں کی روانگی کو روکنے کی ناکام کوشش کی امیر محترم ہم اچھلتے کودتے جھرنوں اور جوان ندیوں کے جھر منٹ میں سمندر کی تہ تک پر سکون بننے والے ساگر کو فراموش کر کے ندیوں چشموں کی روانگی میں کھوئے رہے ہم نے اپنے کینے میں ایک ایسے نایاب شخص کو دکھ پہنچایا جو زمین کے رنگین اوراق کی بیاض کھولنے کا ہنر جانتا ہے دشمن پر اس طرح حملہ آور ہوتا ہے جس طرح بارش کا قطرہ قطرہ زمین کے بدن میں گھس جاتا ہے امیر محترم آپ کے معاملے میں جس طرح سرد جھونکے کی صورت ہوا متغفل گھروں کے دروازوں پر دستک دیتی ہے بیدار قدرت ایک کرب خیز لذت کے ساتھ ہمارے ضمیروں پر دستک دیتی رہی لیکن ہم نے آپ کو نوحہ گری کا سرد لٹھ جان کر فراموش کیے رکھا امیر محترم آپ ہمارے لئے اجالوں کی ساعت میں اپنا اپنائیت کے ستاروں کا ایک جھر منٹ تھے لیکن ہم آپ کی طرف پیٹھ کر کے اندھیروں میں بھٹکتے رہے ہم گلستانوں کے بجائے بیابانوں کی آب یاری کرتے رہے آپ کے معاملے میں عہد وفا کے راستوں پر خوابوں کی سنہری منزلوں کو ترجیح دیتے رہے زعفرانی وادیوں میں ہم کردہ سے کام لیتے ہوئے تشنگی کے بیج کاشت کرتے رہے امیر محترم آپ نے سلسلے میں ہم سے جو کوتاہیاں غلطیاں زیادتیاں ہوئیں اس کے لئے میں بایان اپنی شیرامون اور کروکھی کی زیادتیوں کی بھی معافی مانگتا ہوں اس کے ساتھ ہی بایان آگے بڑھنا چاہتا تھا کہ جھک کر کوغنائی کے پاؤں پکڑے پھر کوغنائی نے اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا کیا پیچھے ہٹ کر پہلے کی طرح کھڑا ہونے کے لئے کہا جب بایان کھڑا ہو گیا تو کوغنائی ان

کائنات کی ہر چیز کا خالق ہے تمہارے متعلق میرا دل میرا ذہن آئینے کی طرح صاف اور شفاف ہے باہان یہ تو تم تینوں پر ٹانگ کنگ کے جنگلوں کے وحشی آلائی قبائل حملہ آور ہوئے تھے اگر کسی موقع پر تم تینوں کے سامنے موت آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آن کھڑی ہوئی تو خدا کی قسم تم تینوں کی حفاظت کے لئے میں اس موت کے سامنے بھی سینہ تان کر کھڑا ہو جاؤں گا اس لئے کہ تم تینوں کی حفاظت کرنا میرے منصب کا تقاضا ہے اور میں نے زندگی میں کبھی بھی اپنے منصبی فرائض سے غفلت نہیں برتی میرے خیال میں کافی باتیں ہو چکی اب ہمیں یہاں سے کوچ کرنا چاہیے۔

بایان شیرامون اور کروچکی نے کوغٹائی کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر تھوڑی دیر بعد وہ متحدہ لشکر میدان جنگ سے کین ٹان کی طرف جانے کے بجائے کوکین کا رخ کر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

امیر محترم حیرت کی بات ہے جب ہم انتہائی مشکل میں تھے آپ ہماری مدد کے لئے پہنچ گئے اگر آپ تھوڑی دیر تک یہاں نہ پہنچتے تو ٹانگ کنگ جنگل کے یہ وحشی آلائی قبائل یقیناً ہمارے لشکریوں کے ساتھ ساتھ ہم تینوں کو بھی ختم کر دیتے میں شیرامون کر دہکی خصوصیت سے آپ کو مانگا مار تو اور یورچی کے شکر گزار ہیں کہ آپ بردقت پہنچے اور ان وحشی قبائل سے ہمیں قتل ہونے سے بچایا۔

بایان تھوڑی دیر کے لیے رکا پھردہ کوغٹائی کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔  
امیر محترم مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آئی جب لن نگان سے ہم کین ٹان اور آپ خان قان کے ہمراہ کوکین کی طرف روانہ ہو گئے تھے پھر آپ کو کیسے خبر ہو گئی کہ یہ وحشی ہم پر حملہ آور ہوئے ہیں اور ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔

بایان کے اس سوال پر تھوڑی دیر تک کوغٹائی مسکراتا رہا آگے بڑھا بڑے پیار انداز میں اس نے بایان کے شانے پر ہاتھ رکھا پھر شفقت بھرے انداز میں اسے مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

بایان میں لشکریوں کا سالار اعلیٰ ہوں اور اپنے منصب کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے ہر سالار اور ایک ایک لشکری کی سلامتی اور حفاظت کا خیال رکھنا میرے فرائض میں شامل ہے میں نے ان محتسب کے علاوہ جو خان قان نے خبریں دینے کے لئے مقرر کر رکھے ہیں کچھ اپنے بھی تجربے لن نگان شہر سے روانہ کیے تھے تاکہ وہ دو حصوں میں بٹ کر ہمارے اور تمہارے لشکر کے اطراف میں پھیل کر دشمن کی نقل و حرکت کے متعلق خبریں دیتے رہیں جوئی انہوں نے مجھے اطلاع کی کہ ٹانگ کنگ کے جنگلوں کے وحشی تم تینوں کے لشکر پر حملہ آور ہوں گے تو میں فوراً قبلائی خان سے علیحدہ ہوا تمہارا رخ کیا اس کے بعد جو حالات پیش آئے وہ تم سب کے سامنے ہیں۔

کوغٹائی تھوڑی دیر کے رکا اس کے بعد وہ دوبارہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھے ہوئے تھا۔

بایان شیرامون اور کروچکی کبھی اپنے دل اپنے ذہن میں یہ بات بٹھا کر نہ رکھنا کہ میری تمہارے ساتھ کوئی دشمنی ہے قسم اس خداوند قدوس کی جو اس زمین اور آسمان اور

رخ کر رہے تھے کوغنائی تو بایان کی طرف چلا گیا جبکہ قبلائی خان لشکر کے ایک حصے کے ساتھ اس شاہراہ کے کنارے پڑاؤ کیے ہوئے ہے جو لننگان سے کوکین کی طرف جاتی تھی۔

دراصل کوغنائی کے جانے کے بعد قبلائی خان نے وہیں پڑاؤ کر لیا تھا جہاں سے کوغنائی اس سے علیحدہ ہوا تھا اس کا لائے عمل یہ تھا کہ بایان شیرامون اور کردگی کی مدد کرنے کے بعد کوغنائی جب لوٹے گا تو پھر متحد ہو کر کوکین کی طرف پیش قدمی کی جائے گی لیکن یان شی بھی مستعد تھا اسے جب خبر ملی کہ کوکین کی طرف آنے والی شاہراہ کے کنارے قبلائی نے چھوٹے سے ایک لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر رکھا ہے تو وہ اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے حرکت میں آیا اور قبلائی خان کی طرف بڑھایا یان شی کے پاس وہ لشکر بھی تھا جو کوکین میں پہلے سے تھا اور آلائی قبیلے کے وحشی ان گنت تعداد میں اس کے ساتھ تھے لہذا اسے پکا یقین تھا کہ شاہراہ کے کنارے پہلے وہ قبلائی خان کو شکست دے گا اس کے بعد وہاں سے کین نان کی طرف جانے والی شاہراہ کا رخ کرے گا اور وہاں قبلائی کے دوسرے سالاروں کو بھی شکست دے کر ان کا صفایا کرنا چلا جائے گا۔

لیکن فطرت انسانی خواہشوں اور تدبیروں سے ماور ہو کر اپنے فیصلے کرتی ہے کوغنائی نے جو اپنے لشکر سے مخبر پھیلائے ہوئے تھے انہوں نے بھی کوغنائی کو اطلاع کر دی کہ یان شی اپنے اور وحشی آلائی قبائل کے متحدہ لشکر کے ساتھ قبلائی خان پر حملہ آور ہونے کے لئے بڑی تیزی سے پیش قدمی کر رہا ہے یہ خبر ملتے ہی کوغنائی اپنے اور بایان کے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے قبلائی خان کے پڑاؤ کی طرف بڑھا تھا ساتھ ہی ساتھ اس کے طلا یہ گرا سے یان شی کے لشکر کی نقل و حرکت سے متعلق پوری طرح آگاہ کیے ہوئے تھے۔

قبلائی خان کے پڑاؤ کے نزدیک پہنچ کر کوغنائی اور بایان نے آپس میں صلاح مشورہ کیا پھر ایک جگہ وہ گھات میں چلے گئے کوغنائی کا ارادہ تھا کہ جوئی یان شی قبلائی خان پر حملہ آور ہوگا وہ مختلف سمتوں سے اس پر اور آلائی وحشیوں پر حملہ آور ہونگے ان کی شکست اور ان کی ہزیمت کو یقینی بناتے چلے جائیں گے۔

دوسری جانب سنگ حکمرانوں کے باغی وزیر یان شی کو بھی اپنے مخبروں کے ذریعے قبلائی اور اس کے لشکریوں کی نقل و حرکت کی خبریں پہنچ چکی تھیں ناگنگ کے جنگلوں کے وحشی کیونکہ ان گنت تعداد میں یان شی سے مل چکے تھے لہذا اسے امید تھی کہ اس بار وہ سنگلوں کو بدترین شکست دے کر نہ صرف یہ کہ جنوبی چین سے نکالے گا بلکہ شمالی چین بھی ان سے چھینے ہوئے انہیں اپنے آبائی دشت کی طرف بھاگ جانے پر مجبور کر دے گا۔

یان شی اپنے طور درست ہی سوچ رہا تھا اس لئے کہ جس قدر لشکر اس کے پاس تھا اس سے کئی گناہ زیادہ وحشی اس سے آئے تھے ان میں سے چھوٹا سا ایک حصہ اس نے بایان شیرامون اور کردگی پر حملہ آور ہونے کے لئے بھیجا تھا اور اگر کوغنائی کو مانگا یورپی مار تو بردقت ان کی مدد کے لئے نہ پہنچے تو وہ وحشی سنگلوں کے سارے لشکر کا خاتمہ کرنے کے ساتھ ساتھ بایان شیرامون اور کردگی کو بھی قتل کر کے کوکین شہر سے باہر یان شی سے جا ملے اس لئے کہ وہاں آلائی قبیلے کا ایک بہت بڑا لشکر پہلے سے موجود تھا۔

اب یان شی کو یہ خبر ملی کہ بایان شیرامون اور کردگی کین نان کی طرف بڑھ رہے تھے اور ان پر جو آلائی قبیلے کے وحشی حملہ آور ہوئے ان پر کوغنائی اور اس کے ساتھیوں نے جوابی حملہ کرتے ہوئے انہیں بدترین شکست دیا ہے اور وہ کوکین کی طرف بھاگ گئے ہیں۔

ساتھ ہی یان شی کو یہ بھی خبر ملی کہ قبلائی اور کوغنائی اپنے لشکریوں کے ساتھ کوکین کا



برسوں کی گہری نیند سے بیدار ہو کر بدامنی اور اضطراب پھیلانے کے لئے خزاں زدہ بھوکھ اٹھ کھڑے بھرنے ہوں پھر وہ تینوں بھی آتی جاتی سانسوں کے سلسلوں کو کاٹی پیہم انوکھی اذیت اور خیالات کچ چاندنی تک کو زنجیر کر دینے والے عہد نامہ کی خونیں قصوں کی طرح ٹوٹ پڑے تھے۔

لن نگان اور کوکین شہروں کے درمیان کھلے میدان جنگ میں ہر شے کے ہونٹوں پر تشنگی رقص کرنے لگی تھی بے کسی کے رنگوں کی گردش نے ہر چیز کا احاطہ کر لیا تھا زندگی کا روپ خون میں دھلنے لگا تھا دل کے حصاروں میں سوچوں کی خون آشام دیوایاں رقص کرنے لگی تھیں بڑی تیزی کے ساتھ ان دیرانوں میں قضاء قدر کے عناصر ظلم کی خونیں داستانیں کھڑی ہوتے دکھ رہے تھے۔

یان شی اور خونخوار آلائی قبائیل کا خیال تھا کہ وہ بہت جلد قبلائی اور اس کے سالاروں کو شکست دے دیں گے لیکن ان کی امیدیں ہوا میں اڑتی دکھائیں دیں اس لئے کہ ایک پہلو سے کوغنائی، بحر کی سطح پر لرزاں طوفانوں تاریکی کے کفن اور حالی شب کی طرح ان پر چھائے ہوئے بڑی تیزی سے ان کی تعداد کم کر رہا تھا دوسری جانب سے نفرت کی ترکتاز کرتے عذاب بھرے رتوں کی طرح باہان ان کے اندر گھستا چلا جا رہا تھا سامنے کی طرف سے قبلائی خان نے بھی ان کی تعداد کم کرنا شروع کر دی تھی۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آہستہ آہستہ یان شی کی حالت شام غم کی پنہائیوں خون سے تریہ تر جذبوں اپنے اپنے آزر کے مستلاشی پتوں اور اندھیرے دروازوں کے اس پار اسیر ہوئی خواہشوں جیسی ہونا شروع ہو گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد یان شی اور اس کے لشکر کی شکست اٹھا کر بھاگ کھڑے ہوئے تھے پہلے انہوں نے کوکین کا رخ کیا لیکن جب قبلائی خان کوغنائی اور باہان نے پوری طاقت اور قوت کے ساتھ ان کا تعاقب کیا تب انہوں نے اس شاہراہ کو چھوڑ بائیں طرف مڑے اور کین نان شہر کے پاس سے گزرتے ہوئے انہوں نے اپنا رخ سمندر کی طرف کر لیا۔

یان شی کے لئے یہ بدترین شکست تھی آلائی قبائیل نے جب دیکھا کہ یان شی کا ساتھ دیتے ہوئے وہ بھی ذلیل و خوار ہوئے ہیں تب انہوں نے یان شی کا ساتھ چھوڑ دیا

دوسری جانب جب یان شی اپنے لشکر کے ساتھ قبلائی خان کے سامنے آیا تو قبلائی خان بڑا پریشان ہوا اس لئے کہ یان شی جو لشکر لے کر آیا تھا اس کے مقابلے میں قبلائی خان کے پاس جو لشکر تھا اس کی حیثیت ایسے ہی تھی جیسے آگ کے طوفانوں کے سامنے رکھا ہوا پانی کا ایک قطرہ بہر حال یان شی کا مقابلہ کرنے کے لئے قبلائی مستعد ہو گیا تھا دونوں کا لشکر ایک دوسرے پر حملہ آور ہونے کے لئے صفیں درست کرنے لگے تھے۔

پھر دیکھتے ہی دیکھتے یان شی اور آلائی وحشی عرصہ پاتال میں گم اور وقت کے ساگر کی تہ میں چھپے گنم اور نا آشنا سوجوں کے طوفانوں یادوں کے آنکھوں کے شاداب لمحوں سناٹوں کے انبار اور بدن کے رنگوں تک کو اڑا دینے والے کہنے تاریکیوں کے فسوں کی طرح حملہ آور ہو گئے تھے۔

قبلائی خان جو جنگ کا وسیع تجربہ رکھتا تھا بوڑھا ہو چکا تھا ایسے طوفان وہ اپنی زندگی میں بہت دیکھ چکا تھا جوابی کارروائی کرتے ہوئے وہ بھی اپنے مختصر سے لشکر کے ساتھ یان شی اور آلائی وحشیوں پر نئی خاموشی میں لپٹے جزیروں میں دوتوں پذیر ہوتے ڈراؤنے مناظر جسم کے سارے زاویوں تجسیم کی ساری کمانوں شعور آگاہی تک کو برباد کر دینے والے زہریلے عذابوں کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

قبلائی خان کی خوش قسمتی کہ اسے زیادہ دیر تک دشمن کا سامنا نہ کرنا پڑا اس لئے کہ تھوڑی ہی دیر بعد ایک سمت سے زور دار انداز میں تکبیریں بلند ہوئیں پھر قبلائی خان اور اس کے لشکریوں کے دیکھتے ہی دیکھتے کوغنائی کا لشکر نمودار ہوا لشکر کے آگے کوغنائی کا مانگا مارو اور یورجی تھے کوغنائی نے یان شی اور آلایوں کے لشکریوں کے ایک پہلو کو ہدف بنایا اور وہ ان پر تہائی کے کرب بھرے الم کھڑے کرتی ان گنت ہجر کی راتوں کھنڈروں میں آندھیاں گزرنے کے انداز شریانوں کے خون تک کو مجتہد اور نشان منزل تک کو منادینے والے آشفنگی کے اندھے بہرے سودا کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔

کوغنائی اور اس کے سالاروں کے ساتھ ہی ساتھ باہان شیرامون کر و کچی بھی حرکت میں آئے یان شی کے لشکر کی دوسری سمت اس طرح نمودار ہوئے جس طرح

اور وہ اپنے آبائی جنگل مانگ گنگ کی طرف چلے گئے جب کہ یان شی اپنی بندرگاہ زائی  
توں کی طرف گیا وہاں اس کا بحری بیڑہ کھڑا ہوا تھا اور وہاں قیام کرتے ہوئے اور بدلتے  
ہوئے حالات کا جائزہ لینے لگا تھا۔

قبلائی خان اور کوغٹائی ابھی تک اسی میدان جنگ میں قیام کیے ہوئے تھے جہاں  
اس نے یان شی کو بدترین شکست دی تھی یہاں قبلائی خان کو دو صدیوں کا سامنا کرنا پڑا  
ایک یہ کہ وہاں اس کی بیوی فوت ہو گئی شاید وہ اپنے بیٹے چنگ کم کی موت کا صدمہ  
برداشت نہ کر سکی تھی دوسرا صدمہ قبلائی خان کے لئے کچھ یوں تھا کہ اس نے آچو کی  
سرکردگی میں بحری بیڑہ جاپان پر حملہ آور ہونے کے لئے بھیجا تھا وہ سمندر میں اٹھنے والے  
طوفانوں کی وجہ سے ناکام لوٹ آیا تھا اور اس کی اطلاع قبلائی خان کو دی گئی تھی۔

قبلائی خان نے آچو کو پیغام بھجوایا کہ پہلے تیز رفتار کشتیوں میں قاصد جاپان  
بھجوائے جائیں اور انہیں اطاعت قبول کرنے کا پیغام بھجوایا جائے ساتھ ہی آچو کو یہ بھی  
پیغام بھیج دیا کہ اگر جاپانی اطاعت قبول نہ کریں تو پھر وہ ایک بار پھر اپنے بحری بیڑے  
کے ساتھ حرکت میں آئے اور جاپانیوں پر حملہ آور ہو۔

یہ احکامات جاری کرنے کے بعد قبلائی خان پھر حرکت میں آیا میدان جنگ سے  
اس نے کوچ کیا جنوبی چین کے دوسرے بڑے شہر کو کین کا رخ کیا اس وقت وہاں یان  
شی کا کوئی لشکر نہیں تھا لہذا شہر کے لوگوں نے قبلائی خان کی اطاعت قبول کر لی۔

یہاں کچھ دن قیام کر کے قبلائی خان اور کوغٹائی نے شہر کا نظم و نسق درست کیا اس  
کے بعد شہر کی حفاظت کے لئے ایک لشکر چھوڑا اس کے بعد وہاں سے کوچ کیا کین نان کا  
رخ کیا۔

کین نان میں بھی کوئی محافظ لشکر نہ تھا لہذا اس پر بھی قبلائی خان کا قبضہ ہو گیا  
یہاں بھی قبلائی خان نے چند ہفتے قیام کیا اس کے بعد وہ یان شی کی سب سے بڑی  
بندرگاہ زائے تون کی طرف بڑھا۔

ادھر جنوبی چین کے باغی وزیریان شی کو پتا چلا کہ منگول کو کین اور کین نان پر قبضہ  
کرنے کے بعد بڑی بڑی برقی رفتاری سے اس کی بندرگاہ زائے تون کا رخ کیے ہوئے ہیں

تب اپنے بحری بیڑے کو وہ حرکت میں لایا اور زائے تون کی بندرگاہ خالی کرتے ہوئے وہ  
کھلے سمندر میں جو چھوٹے چھوٹے جزیرے تھے ان میں منتقل ہو گیا تھا یان شی کا ارادہ تھا  
کہ ان جزیروں میں اپنی طاقت اور قوت کو مستحکم کرنے کے بعد منگولوں کے ساتھ چھاپہ  
مار جنگ کی ابتداء کرے گا۔

کین نان سے نکل کر قبلائی خان اور کوغٹائی زائے تون کی بندرگاہ پہنچے بندرگاہ  
خالی تھی لہذا اس پر انہوں نے قبضہ کر لیا اور اپنے لشکر کے ساتھ انہوں نے پڑاؤ کر لیا تھا۔  
ادھر جو قاصد قبلائی خان کے حکم پر جاپان کی طرف روانہ کیے تھے اور جاپانیوں کو  
انہوں نے اطاعت قبول کرنے کے لئے کہا تھا ان قاصدوں نے جاپان کے حکمران ہو  
جو کو یہ پیغام بھجوایا۔

منگول سلطنت تم سے مہربانی کا سلوک کرنا چاہتی ہے وہ یہ نہیں چاہتی کہ تم  
اطاعت قبول کرو بلکہ تم کو عظیم منگول سلطنت کا جز بن جاؤ۔

جاپان کے حکمران ہو جو نے ان قاصدوں سے ملنے تک سے انکار کر دیا قاصدوں  
کا پیغام کسی اور کے ذریعے ہو جو تک پہنچایا گیا اس طرح اس نے قبلائی خان کے  
قاصدوں کو اپنی پیش میں حاضر ہونے تک نہ دیا۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے آچو اپنے بحری بیڑے کے ساتھ روانہ ہوا تاکہ  
جاپان پر حملہ کرے اس بحری بیڑے میں تیس ہزار منگول روانہ ہوئے اور ان کے ساتھ  
دو گئے چینی اور کوریائی تھے وہ بڑی بڑی کشتیوں میں سفر کر رہے تھے جن کے اندر گھوڑے  
بھی رکھے گئے تھے۔

جس طرح ہسپانوی بحری بیڑے نے انگلستان کے مقابل کوئی کامیابی حاصل نہ  
کی تھی اسی طرح یہ منگول بیڑہ جاپان میں ناکام رہا زمین پر اتر کر انہوں نے پڑاؤ کے  
اطراف مورچے بنانے شروع کیے ہی تھے کہ جاپانی جنگجوؤں کے دستے ان پر ٹوٹ  
پڑے جو تیر اندازی اور تیغ زنی میں انتہائی مہارت رکھتے تھے اور منگولوں کے حملوں سے  
بالکل خائف نہ تھے۔

اس دوران ایک طوفان کی وجہ سے منگولوں کی بار برداری کی کشتیاں منتشر ہو گئیں

نے ملتوی کر دیا۔

تاہم آچو کو اس نے حکم دیا کہ بحری بیڑے میں کام کرنے والے کو ریا کے وہ لوگ جو بغاوت اختیار کر چکے ہیں ان کے خلاف حرکت میں آئے اس پر آچو نے ان باغی کورین کو کچل کر رکھ دیا جنوبی چین کا یاغی وزیر یان شی بھی حملوں کی تیاری کر رہا تھا آچو اس پر بھی حملہ آور ہوا اور اس کی طاقت کو بھی اس نے مسل کے رکھ دیا اس طرح سمندر کی طرف سے قبلائی خان کو کافی حد تک سکون اور آسودگی ہی ہو گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

اور بہت سی ڈوب گئیں کچھ دنوں تک منگول ساحل پر جاپانیوں سے لڑتے رہے اس دوران وہ نئی کشتیاں بنانے کی کوشش کرتے رہے لیکن جاپانی حکمران ہو جو کے لشکریوں کے حملوں سے وہ عاجز آ گئے یہاں تک کہ جاپان کی سر زمین میں منگولوں کو بدترین شکست ہوئی ان میں سے کچھ بھاگ کھڑے ہوئے اور کچھ کو گرفتار کر لیا گیا جن منگولوں نے ہتھیار ڈال دیئے تھے انہیں جاپانیوں نے قتل کر ڈالا۔ چینی اور کوریا والوں کو غلام بنالیا کیونکہ وہ انہیں منگولوں کے غلام سمجھتے تھے بہت کم لوگ زندہ بچ کے آچو کے ساتھ واپس لوٹے۔

جب آچو کی سرکردگی میں یہ بحری بیڑہ ناکامی کا منہ دیکھتے ہوئے زائے تون کی بندرگاہ پہنچا تو اس کا قبلائی خان کو بے حد صدمہ ہوا قبلائی نے ایک اور بحری بیڑے کی تیاری کا حکم دیا اور اس نے چینی راہبوں کو جاسوس بنایا اور جاپانی جزیروں کی طرف روانہ کرنے کا تہیہ کیا۔

لیکن جب دوسرے حملے کی تیاریاں ہوئیں تو کوریا کا وہ علاقہ جسے منگول فتح کر چکے تھے اس کی بندرگاہوں میں بغاوت شروع ہو گئی کوریا کے ملاح کشتیاں چھوڑ کر بھاگ گئے اس لئے کہ پہلے بحری حملے میں کافی کورین مارے گئے تھے اور کوریا والے اب اپنا مزید نقصان نہیں چاہتے تھے۔

اس طرح کشتیاں چھوڑ کر بھاگنے والے یہ کورین اور ان کے سربراہ سمندر میں نکل کر بحری قزاق بن گئے اور ساحلوں کو لوٹ لوٹ کر دولت جمع کرنے لگے دوسری جانب وہ چینی عہدیدار جن کے سپرد بحری بیڑے کے لئے رسد فراہم کرنا تھا وہ بھی قرابہی میں کوتاہی کرنے لگے اس صورت میں قبلائی خان نے کوغٹائی اور بایان کو بلا کر مشورہ کیا انہوں نے صلاح مشورہ کرنے کے بعد قبلائی خان کو یہ مشورہ دیا کہ جاپان پر دوسرے حملے کو ختم کر دینا چاہیے اگر قبلائی خان نے دوسرے حملے پر اصرار کیا تو چینی اور کورین جو اس کے لشکر میں شامل ہو چکے ہیں کھلا بغاوت کر دیں گے اس لئے جاپانیوں کے خلاف ایک اور مہم بھیجنا بے کار ہے قبلائی خان نے بایان اور کوغٹائی کے اس مشورے کو قبول کر لیا اور جاپان پر حملہ آور ہونے کے لئے پھر بحری بیڑی کو روانہ کرنے کا ارادہ اس

محافظ تھا اور بڑا خاقان تھا جہاں جہاں بھی منگولوں کی حکومتیں تھیں انہیں حکومت کرنے کے لئے قبلائی خان کی رضا مندی حاصل کرنا پڑتی تھی لہذا ارغون کا ارادہ تھا کہ جب قبلائی خان کی بیٹی کوکا چین اس کی بیوی بن جائے گی تو اس کے تعلقات قبلائی خان کے ساتھ مزید مستحکم ہو جائیں گے لیکن اس کی بد قسمتی کہ کوکا چین کے پہنچنے سے پہلے وہ فوت ہو گیا کوکا چین خود بھی ارغون سے شادی کرنے پر دل سے راضی نہ تھی اس لئے کہ وہ بڑی عمر کا تھا کوکا چین انتہائی خوبصورت اور جوان تھی ارغون کے بیٹے اور بیٹیاں اس کے ہم عمر تھے۔

ارغون کے مرنے کے بعد غازان تہران کے تخت پر بیٹھا وہ کم عمر تھا لیکن اس میں جو سب سے بڑی بات تھی وہ یہ کہ اس نے اپنے باپ ارغون کے برخلاف اسلام قبول کر لیا تھا اس نے مسلمانوں کی بہتری کے لئے بڑا کام کیا اس نے ایک طاقتور سلطنت قائم کی جس نے ایران کو چین کی بلا دستی سے آزاد کر دیا قبلائی نے ارغون کو مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنی سلطنت میں کاغذ کے سکے چلائے لیکن تخت نشین ہونے کے بعد غازان نے قبلائی خان کا مشورہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اس نے حکم دیا کہ اس کے علاقے میں کاغذی سکے نہیں چلیں گے اس نے کاغذی سکے نہ چلانے کی یہ وجہ پیش کی کہ یہاں کا موسم بہت نم ہے یہاں کاغذ نہیں چل سکتا۔

اس سے پہلے ایران کے جتنے حکمران تھے وہ اپنے سکوں پر بڑے خاقان قبلائی خان کا نام کندہ کر داتے تھے لیکن غازان کیونکہ اسلام قبول کر چکا تھا لہذا اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا وہ جان گیا تھا کہ اب اس کی طاقت اور قوت قبلائی خان سے کم نہیں اور سمجھ گیا خاندان زریں کی سرداری کا زمانہ گزر گیا اور یہ کہ منگولوں کی فوجی طاقت گزری ہوئی بات ہے اس نے اپنے طور پر یہ بھی کوشش کی کہ اسلام کے احیاء کی خاطر چھوٹی چھوٹی منگول سلطنتوں کو آپس میں ملایا جائے اور انے کسی حد تک کامیابی بھی ہوئی اس لئے کہ اس نے چنگیز خان کے بڑے بیٹے جوچی کے بیٹے برقاٹ خان سے تعلقات پیدا کر لیے تھے برقاٹ خان بھی اسلام قبول کر چکا تھا۔

غازان نے تخت نشین ہونے کے بعد ایک اسلامی سلطنت کی بنیاد ڈالی اسے

ایران کے حکمران ارغون نے جو احمد نمودار کے بعد تخت نشین ہوا تھا اور جس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اس نے چونکہ قبلائی خان کی بیٹی کوکا چین کا رشتہ مانگا تھا لہذا زائے تون کی بندرگاہ سے قبلائی خان نے مارکو پولو اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اپنی بیٹی کوکا چین کو ایران کی طرف روانہ کیا تا کہ وہ ارغون کے حرم میں داخل ہو سکے۔

جو کشتی مارکو پولو اور اس کے ساتھیوں کو لے کر گئی اس نے براہ اور سری لنکا کے راستے ایران کی طرف جانا تھا اس لئے کہ خشکی کے راستے اسے ایران نہیں بھیجا جاسکتا تھا راستے میں قاعدہ کا علاقہ پڑتا تھا اور قاعدہ قبلائی خان سے ایسی دشمنی رکھتا تھا کہ اس کی بیٹی تو بہت دور کی بات وہ اس کے قاتلوں تک کو وہاں سے گزرنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

مارکو پولو اور اس کے ساتھیوں کو سمندر میں ایک سے زیادہ بار طوفانوں کا سامنا کرنا پڑا سمندری طوفانوں کی وجہ سے چند روز تک ساٹرا کے ساحل پر رکے رہے لہذا سیلون پہنچنے میں انہیں کافی دن لگ گئے شہزادی کوکا چین کی خوش قسمتی کہ جب وہ تیز پہنچی تو ایران کا حکمران ارغون جس نے اس کا رشتہ طلب کیا تھا فوت ہو گیا تھا اور اس کی جگہ غازان تخت نشین ہوا تھا۔

ارغون ہلاکو خان کے بیٹے ابا تاق خان کا بیٹا تھا اپنی پہلی بیوی کے فوت ہونے پر اس نے قبلائی خان سے اس کی بیٹی کوکا چین کا رشتہ مانگا تھا اس لئے کہ قبلائی خان دشت کا

حکمت اور سائنس کا شوق تھا اور نباتات کیسیا اور فولاد سازی کا ماہر تھا اسے فوجی تماشے حکومت میں منت نئے تجربے پسند نہ تھے وہ اسن سے حکومت کرنا چاہتا تھا قافلوں کی تجارت کو فروغ دینے کا کام شروع کیا حالانکہ ہلاکو کی طرح وہ اپنے لشکر کی طاقت اور قوت میں بھی اضافہ کرتا رہا۔

اسے ایک بار خبر دی گئی کہ بحر روم کے صلیبی مسلمانوں پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں لہذا وہ اپنے لشکر کے ساتھ نکلا صلیبوں کا رخ کیا لیکن بحر روم کے کنارے اسے کوئی صلیبی نظر نہ آیا لہذا وہ اپنے لشکر کے ساتھ لوٹ آیا اس نے تبریز کے پہاڑوں پر ایک محل اور باغ بھی بنوایا لیکن اسے سب سے زیادہ فکر اس بات کی تھی وہ ایک مستحکم سلطنت کی بنیاد ڈالے اس نے ہتھیاروں سے لڑنے مرنے کی ممانعت کر دی اس کے امراء کو اجازت نہ تھی کہ وہ کسانوں کی املاک ضبط کر سکیں اس نے اپنے امراء کو احکامات جاری کیے کہ وہ جانتا ہے کہ تم لوگ لوٹ مار کرنا چاہتے ہو جب تم کسانوں کے مویشی ہنگالے جاؤ گے اور ان کی فصلیں لوٹ چکو گے تو اس کے بعد کیا کھاؤ گے تم میرے پاس روزی طلب کرنا کے لئے آؤ گے تو میں اس کے جواب میں سخت مزائیں دوں گا۔

غازان کی طبیعت میں ولولہ اور اس کا رجحان عملی تھا جنگوں اور فتوحات میں اسے کوئی ناکہ نظر نہ آتا تھا اس کے علاوہ وہ منگولوں کی گذشتہ لڑائیوں سے سبق حاصل کرنا چاہتا تھا اس نے اپنے علاقے کو آہن پاشی کے ذریعے زرخیز بنانے کی کوشش کی وہ زمین کی زرخیزی تناسب سے حاصل عائد کرنا ان سارے مساعی اور کوششوں میں وہ ایک انتہائی کامیاب مسلمان حکمران ثابت ہوا۔

شہزادی کوکا چین جب تبریز پہنچی اور اسے خبر ہوئی کہ ازغون مرچکا ہے اور اس کی جگہ اس کا نوجوان بیٹا غازان تخت نشین ہوا ہے تو اس نے بے پناہ خوشی کا اظہار کیا اور خوشی وہ غازان کے حرم میں داخل ہوئی غازان سے شادی کرنے کے بعد کوکا چین نے بھی اسلام قبول کر لیا اس طرح زائے قون کی بندرگاہ سے روانہ ہونے کے بعد کوکا چین خیریت تبریز پہنچی اور ازغون کے بجائے وہ اس کے مسلمان بیٹے غازان کی بیوی بن گئی تھی۔

زائے قون کی بندرگاہ میں قبلائی اپنی شامیانہ نشست میں اپنے پوتے تیمور کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اس نشست گاہ میں بایان شیرامون کر دو چکی اور آچودا ظل ہوئے قبلائی خان نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے اپنے سامنے بیٹھنے کے لیے کہا جب وہ سب بیٹھ گئے تو گفتگو کا آغاز بایان نے کیا۔

خاقان انے آپ نے ہم چاروں کو بلایا ہے خیریت تو ہے۔

قبلائی کے خیرے پر ہلکا سا تسم نمودار ہوا ایک گہری نگاہ اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے اپنے پوتے تیمور پر ڈالی پھر ان چاروں کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا میرے عزیز آج میں ایک انتہائی اہم موضوع پر تم لوگوں سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں اور تم لوگوں سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ تم لوگ میری فیصلے سے اتفاق کرو گے جس اہم موضوع پر میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں اس سے پہلے تم چاروں کے تاثرات کو غنائی کے متعلق جاننا چاہتا ہوں بایان پہلے تم کہو تمہارے کو غنائی کے متعلق کیا تاثرات ہیں پھر میں جس موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں اس کی ابتداء کروں گا۔

بایان نے پہلے عجیب سے انداز میں سب کو دیکھا پھر قبلائی خان سے کہہ رہا تھا۔ خاقان میں نے ایک عرصہ کو غنائی کے ساتھ کام کیا ہے شروع میں مجھے اس سے نفرت بھی تھی رشک بھی تھا لیکن اب معاملہ کچھ اور ہے اب اس کی میری نگاہوں میں جو عزت ہے اس کا میں اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔

کر دیگی کی طرف دیکھا تب کر دیگی بول پڑا۔

محترم خاقان میں شروع ہی سے اس کو غنائی کو پسند کرنے لگا تھا لیکن میں نے کبھی بایان سے اس کی ناراضگی کی وجہ سے اپنے جذبات کا اظہار نہیں کیا کو غنائی ہمارے لشکروں کی زیب و زینت ہے خاقان جس طرح بانکا جمل طغیان پر آیا ہوا تیز دریا دونوں کناروں کی تخریب کاری کرتا ہوا اپنا راستہ بنانے کا فن جانتا ہے جس طرح شمال کی رخ کر دینے والی بوران زمین کو ادھیرنے اور کوساروں کو چاک کرنے کے عمل سے آگاہ ہے اس طرح کو غنائی بھی دشمنوں پر ہزاروں سنگتی ساعتوں کی طرح حملہ آور ہو کر ان کے تن کی شریانیں خشک کر کے اپنی کامیابی کو یقینی بنانے کے لئے ایک بے مثل اور تالیاب تیغ زن ہے۔

کر دیگی جب خاموش ہوا تب آچو کی طرف دیکھتے ہوئے قبلائی خان بول پڑا۔

تم کو غنائی کے متعلق کیا کہنا پسند کرو گے۔

آچو مسکرایا پھر وہ کہہ رہا تھا۔

محترم خاقان میں بھی کو غنائی کے متعلق بہت کچھ کہہ سکتا ہوں کو غنائی ہمارے اندر فتح مندی کا مہتاب فوز مندی کا ستارہ کامیابی کا شاداب منظر اور سچی تعبیروں کا سپنا ہے ہمارے اور ہمارے لشکریوں کے لئے وہ ہمزائوں کی مہک جذبوں کے جمال کا وصل اور گلابوں کا لبوس ہے جبکہ ہمارے دشمنوں کے لئے وہ نوائے سوگواں بھلساں دینے والی بکھرتی آگ المیوں سے سجا حادثہ ہے خاقان وہ جب دشمن پر حملہ آور ہوتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے نفرت کی کرنوں کے رتھ اور تباہ کن ہجر کے تھے حرکت میں آگئے ہوں کو غنائی ان جوانوں میں سے ایک ہے جو بد سے بدترین حالات میں بھی دشمن کے سامنے اس طرح جم جانے کا ہنر جانتے ہیں جس طرح بھرے کھولتے سمندر کے سامنے سیاہ پتھر کی چٹانیں جس طرح تیزی سے چلتی آندھیلوں کے سامنے اونچے گہرے دیورخ کھڑے ہوتے ہیں۔

چاروں کے خیالات سننے کے بعد قبلائی خان کچھ دیر سوچتا رہا پھر ان چاروں کی

طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

یہ زمانہ ایک بنیا ہے اور اس بنیے کا ہر کوئی مقروض ہے لیکن کو غنائی وہ جوان ہے جو اندھیری رات کے تہا مسافر کی طرح بھی اپنی عمر کے سارے قرضے اتارنے کا ہنر جانتا ہے کو غنائی ایسا جرات مند وفا شعار ہے کہ قطرہ قطرہ تہائیوں چراغوں کی طرح چلتی یادوں اور زندہ زمیں کی مردہ کبر آلود فضاؤں میں کھڑا ہو کر بھی اپنی کامیابی کے سفر کو اس کے منطقی انجام تک پہنچانے کا ہنر جانتا ہے کو غنائی پتھروں میں پڑا ہوا ایک چمکتا ہیرا اور گرد میں رکھا ایک جگمگاتا موتی ہے۔

جس طرح گندم کے خوشے بھوک کو مٹاتے ہیں جس طرح لطیف چاندنی اندھیرے کی کثافت کا تعاقب کرتی ہے اس طرح کو غنائی بھی بدترین سنگتی راہ گزاروں پر اڑتے روشن لمحوں کی طرح دشمن کا تعاقب کرتے ہوئے اسے شکست دینے اور اپنی کامیابی کی تحریریں رقم کرنے کا ہنر جانتا ہے بس اس سے زیادہ میں کو غنائی کے متعلق کیا کہہ سکتا ہوں۔

ان الفاظ پر قبلائی خان خوش ہو گیا تھا تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا پھر شیرامون کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

شیرامون تم کیا کہتے ہو شیرامون نے کچھ سوچا پھر قبلائی خان کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

عظیم خاقان! کو غنائی جیسے نو جوان نہ روز روز پیدا ہوتے ہیں نہ روز روز ملتے ہیں کو غنائی میری نگاہوں میں تعبیر کے منظر منظر اور تعبیر کے منظر ذہیر خوابوں میں حیات کی ایک صفت ہے بہا ہے نہ نا آشنائی کے غبار آلود راستوں درد کی تاریکیوں اور اندھیرے میں کھڑی کا پتی پر چھائیوں کے اندر کھڑا ہو کر بھی دشمن کی نفرت کرودہ تعصب کو اپنے لئے پیار میں ڈوبی بچے کی معصوم مسکراہٹ میں جذب مل کرنے کا فن جانتا ہے عظیم خاقان کو غنائی ہمارے لشکریوں کی خوشبوؤں کا لہزار ان کی آرزوؤں کی سنہری طلیان ہے یہ ہم سب سمیت پورے لشکریوں کے لئے پراسرار اندھیروں میں پہرے داروں کی گونجی آواز اور بے معنی سرگوشی کا ایک تحفظ ہے۔

اس کا جواب سن کر بھی قبلائی خان مسکرایا پھر اس نے جب ذمہ معنی انداز میں

تھا کہ اب جبکہ ہم جنوبی چین کو فتح کر چکے ہیں صرف ناگنگ کے جنگلات کے آلائیوں سے انتقام لینا باقی ہے اس لئے کہ انہوں نے اپنے جنگلات سے نکل کر نہ صرف ہمارے لشکریوں کو نقصان پہنچایا بلکہ یان شی کے ساتھ مل کر ہمارے ساتھ جنگ کی ان سے انتقام لینا ہمارا فرض بنتا ہے اس کا کہنا ہے کہ آئی یاروق کو یہاں لانے پر باہان شیرامون کرو چکی اور آچو نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو آلائی قبائل کو کچلنے کے بعد وہ اپنی بیوی سیرم کو لے کر لوٹے گا راتے میں آئی یاروق کو لے گا اور پھر اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ یا تو شمرقد میں جا کر آباد ہو جائے گا یا واپس تمبریز کا رخ کرے گا اب تم چاروں بولو اس سلسلے میں تم کیا کہتے ہو۔

وہ چاروں تھوڑی دیر تک آپس میں سرگوشی کے انداز میں صلاح مشورہ کرتے رہے اس کے بعد شاید وہ کسی فیصلے پر متفق ہو گئے تھے پھر باہان ان کی نمائندگی کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

محترم قبلائی خان اگر کوغٹائی یہاں سے شمرقد یا تمبریز چلا گیا تو یاد رکھیے گا اس کے جانے کے بعد ہم ایک طرح سے اپناج اور ناکارہ ہو کر رہ جائیں گے لشکریوں کے سالار اعلیٰ کی حیثیت سے کوغٹائی فتح مندی کا نشان اور کامیابیوں کی لٹکار ہے اس کا نام ہی دشمن پر وحشت طاری کرنے کے لئے کافی ہے اگر آئی یاروق اس کی بیوی ہے تو یہ انکشاف ہم پر پہلے کیوں نہ کیا گیا کیوں دونوں میاں بیوی میں اس قدر جدائی ڈالی گئی کیوں نا آئی یاروق کو اسی وقت یہاں لایا جاتا جب مانچو قبائل کو بدترین شکست دینے کے بعد فاتح کی حیثیت سے کوغٹائی ادھر آیا تھا۔

باہان رکا اس کے بعد وہ پھر کہہ رہا تھا۔

آئی یاروق اگر کوغٹائی کی بیوی ہے تو یاد رکھیے گا ہم چاروں کی نگاہوں میں کوغٹائی اب ہمارا بھائی ہے ایسا بھائی جس کے لئے ہم اپنے خون کا آخری قطرہ تک نچھاور کر سکتے ہیں آئی یاروق چونکہ ہمارے بھائی کی بیوی ہے لہذا آج سے وہ ہماری بہن ہے یہاں آ کر ہمارے لشکر میں اگر وہ نہتی اور غیر مسلح ہو کر گھومتی ہے تو دنیا کی کسی طاقت کو اس پر غلط نگاہ ڈالنے کی جرات نہ ہوگی کوئی اس کی طرف میلی آنکھ سے نہ دیکھ سکے گا اگر

کوغٹائی سے متعلق تم سب نے باری باری اپنے جذبات کا اظہار کر کے یقین جانو میرا دل خوش کر دیا ہے تم نیلے جاودانی آسمان کی میں تم چاروں سے ایسے ہی الفاظ ایسے ہی جملوں کی توقع رکھتا تھا دیکھو میں نے ابھی کوغٹائی کو بلایا نہیں اسے میں بلانے والا ہوں اس لئے کہ میں دو انتہائی اہم موضوع پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں ایک موضوع کوغٹائی کی ذات سے متعلق ہے دوسرا لشکریوں کے فرائض کے متعلق اب جبکہ میں کوغٹائی کے متعلق تمہارے جذبات سے آگاہ ہو چکا ہوں تو میں تم سے متعلق ایک سوال کرتا ہوں کہ اگر میں قائد کو بیٹی آئی یاروق کو یہاں لاؤں تو تم چاروں کے کیا تاثرات ہوں گے۔

باہان شیرامون کرو چکی اور آچو چاروں نے ایک بار ایک دوسرے کی طرف عجیب سے انداز میں دیکھا پھر باہان نے قبلائی خان کو مخاطب کیا۔

لیکن آپ آئی یاروق کو کس غرض کے تحت یہاں لائیں گے اور وہ یہاں کیوں آئے گی جبکہ وہ ہماری بدترین دشمن ہے۔

قبلائی خان مسکرایا اور کہنے لگا۔

نہ وہ ہماری بدترین دشمن ہے نہ وہ ہماری مخالف ہے وہ کوغٹائی کی بیوی ہے۔

باہان شیرامون کرو چکی اور آچو قبلائی خان کے اس انکشاف پر دنگ رہ گئے تھے پھر قبلائی خان نے تمبریز سے آتے ہوئے آئی یاروق سے اس کی ملاقات منگولوں کے آبائی دشت میں مانچو قبائل کے ساتھ مقابلہ کرنے کے دوران آئی یاروق کے اس کے پاس آنا اور اس سے شادی کرنے کے سارے واقعات تفصیل سے کہہ سنائے تھے۔

سب کچھ بتانے کے بعد کچھ دیر خاموشی رہی اس کے بعد قبلائی خان نے پھر نہیں مخاطب کیا۔

تم پر انکشاف کر چکا ہوں کہ آئی یاروق کوغٹائی کی بیوی ہے کوغٹائی اسے اپنے پاس یہاں بلانا چاہتا ہے لیکن اسے خدشہ ہے کہ آئی یاروق یہاں آئی تو تم چاروں اس سے نفرت کا اظہار کرو گے اس کی زندگی کے درپے ہو جاؤ گے اسے ختم کرنے کی کوشش کرو گے اس طرح اسے خدشہ ہے کہ لشکر میں بدامنی بغاوت اور سرکشی اٹھ کھڑی ہوگی تمہیں یہاں بلانے سے تھوڑی دیر پہلے اس نے میرے ساتھ مختصری گفتگو کی ہے وہ کہہ رہا

دیکھے گا تو وہ آنکھ پھوڑ دی جائے گی ہم اس کی حفاظت کا خود انتظام کریں گے اس لئے کہ وہ کوغنائی کی بیوی ہے اور کوغنائی وہ شخص ہے بہا ہے جس سے ہاتھ دھونا انتہا درجہ کی بد قسمتی ہوگی۔

قبلائی خان نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تم چاروں نے پہلے کی طرح ایک بار پھر میرا دل خوش کر دیا ہے میں تم لوگوں سے ایسے ہی جواب کی توقع رکھتا تھا اب میں کوغنائی اور دوسرے سالاروں کو بلاتا ہوں اس کے بعد جن اہم دو موضوع پر میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں وہ تم سب کے سامنے کروں گا پھر آچو کی طرف دیکھتے ہوئے قبلائی خان کہنے لگا۔

آچو میرے بیٹے جاؤ کوغنائی اور سارے سالاروں جمال الدین سیف الدین کو مانگا سب کو بلا کر لاؤ ان سب کی موجودگی میں میں دو اہم موضوع پر فیصلے کروں گا قبلائی خان کے حکم پر آچو وہاں سے اٹھا اور چلا گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد قبلائی خان کی اس نشست گاہ میں کوغنائی کو مانگا مار تو یورجی سیف الدین جمال الدین صدر الدین جلال الدین اور کچھ دیگر سالار داخل ہوئے تھے ہاتھ کے اشارے سے قبلائی خان نے کوغنائی کو اپنے پہلو میں بیٹھنے کے لئے کہا اس طرح قبلائی کے بائیں جانب اس کا پوتا تیمور اور دائیں جانب کوغنائی تھا باقی سارے سالار ایک حلقے کی صورت میں قبلائی خان کے سامنے بیٹھ گئے تھے ایک نگاہ قبلائی خان نے ان سب پر ڈالی پھر ان سب کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

میرے عزیزو میں نے تمہیں دو موضوع پر گفتگو کرنے کے لئے بلایا ہے پہلا موضوع کوغنائی کی ذات سے متعلق ہے پہلے اس موضوع پر گفتگو کرتا ہوں اس کے بعد دوسرا موضوع جو لشکروں کی نفس و حرکت سے ہے اس پر بات کروں گا اس کے بعد کوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے قبلائی بول پڑا۔

کوغنائی میرے بیٹے پہلے موضوع کی حیثیت سے پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم اپنی بیوی آئی یاروق کو کب یہاں لانا پسند کرو گے۔

قبلائی کے اس جملے پر کوغنائی ہی نہیں کو مانگا مار تو یورجی صدر الدین جلال الدین

سیف الدین اور جمال الدین بھی چونک سے پڑے تھے عجیب سے انداز میں کوغنائی نے قبلائی خان کی طرف دیکھا تو مسکراتے ہوئے قبلائی خان بول پڑا۔

کوغنائی میرے بیٹے تم مجھے اس طرح شک و شبہ کی نگاہ سے مت دیکھو تمہاری آمد سے پہلے میں اپنی بیٹی آئی یاروق سے متعلق بیان شیراسون کرو چکی اور آچو کے ساتھ تفصیل سے بات کر چکا ہوں اس کے بعد جو گفتگو قبلائی خان نے ان چاروں سے کی تھی اس کی تفصیل بھی اس نے کوغنائی اور دوسرے سالاروں سے کہہ دی تھی۔

قبلائی خان کے ان انکشافات پر تھوڑی دیر تک کوغنائی بڑی مومنیت سے بیان شیراسون کرو چکی اور آچو کی طرف دیکھتا رہا کچھ کہنا چاہتا تھا کہ بیان اس سے پہلے ہی بول پڑا۔

کوغنائی میرے بھائی آپ نے ہم سب سے بڑی زیادتی کی اگر ہمارے آبائی دشت میں آپ نے آئی یاروق سے شادی کر لی تھی تو آپ کو اس کا کھل کر اظہار کرنا چاہیے تھا آپ ہمارے بھائی ہیں اس رشتے سے آئی یاروق اب ہماری بہن ہے اور اسے مزید وقت ضائع کیے بغیر فی الفور آپ کو وہاں سے نکال کر یہاں لانا چاہیے آئی یاروق کے ساتھ یہ بڑی زیادتی ہے کہ شادی کے بعد وہ بیچاری وہاں ہر روز کسی نیلے پر کھڑی ہو کر تمہاری راہ دیکھتی ہوگی اس لئے مزید وقت ضائع کیے بغیر آئی یاروق کو عزت اور وقار کے ساتھ یہاں لانا چاہیے یہاں وہ آپ کے یورت میں رہے گی جب جنگ کا سلسلہ ختم ہو جائے گا تو وہ آپ کی رہائش گاہ میں رہے گی ہم سب آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر کسی نے بھی آئی یاروق پر حملہ آور ہونا تو بہت دور کی بات اس کی طرف میلی آنکھ سے بھی دیکھا تو وہ زندہ نہیں رہے گا۔

بیان جب خاموش ہوا تو بڑی مومنیت اور شکرگزاری کا اظہار کرتے ہوئے کوغنائی بول پڑا۔

میں تم سب لوگوں کا شکر گزار ہوں کہ تم لوگوں نے مجھے اس قدر اہمیت اور اس قدر عظمت دی ہے بیان جس وقت میں نے آئی یاروق سے شادی کی تھی اس وقت حالات کچھ اور تھے اس لئے میں نے اپنی شادی کو خفیہ رکھا تھا بہر حال میں تم سب کا شکر



تل کران کی ایسی سرکوبی ان کا ایسا خاتمہ کریں گے کہ آئندہ ان جنگلوں سے نکل کر کوئی بھی باغی گروہ ہم پر حملہ آور ہونے کی جرات نہیں کرے گا۔

کوغٹائی جب چپ ہوا تو بایان بول پڑا۔

جو کچھ میرے بھائی کوغٹائی نے کہا ہے یہ ہمارے لئے آخری فیصلہ ہے اور میرے خیال میں اسی پر عمل کرنا چاہیے میں اور کوغٹائی دونوں لشکر لے کر نکلیں گے مجھے اخید ہے ہم دونوں مل کر آلائیوں کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

قبائلی نے مسکراتے ہوئے اپنے تاثرات کا اظہار کیا کہنے لگا۔

اگر تم دونوں کی یہی تجویز ہے تو میں تم دونوں سے اتفاق کرتا ہوں اب تم دونوں مل کر یہ طے کر لو کہ کب تک تم زائے تون کی بندرگاہ سے اپنی مہم کا آغاز کرنا چاہتے ہو۔

قبائلی خان کے اس سوال پر کوغٹائی یا بایان میں کوئی کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ ایک مسلح جوان بڑی تیزی سے کوغٹائی طرف آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

امیر مغرب کی سرزمینوں سے ایک ترک جوان آیا ہے نام اپنا نامان بتاتا ہے وہ پریشان اور بد حال ہے کسی انتہائی اہم موضوع پر آپ سے گفتگو کرنا چاہتا ہے۔

آنے والا وہ مسلح جوان جب خاموش ہوا تو بڑی فکر مندی سے قبائلی خان کے کوغٹائی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ لیا۔

کوغٹائی میرے بیٹے یہ نامان کون ہے۔

کوغٹائی فکر مند ہو گیا تھا قبائلی خان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

یہ میری بیوی آئی یاروق کے جاٹار اور وفادار محافظوں میں سے ایک ہے اس کا یہاں آنا کسی علت سے خالی نہیں ہے۔ پھر کوغٹائی نے آنے والے مسلح جوان کی طرف دیکھتے پریشان کن لہجے میں کہا۔

نامان کو یہیں لے آؤ دیکھتے ہیں وہ کیا پیغام لے کر آیا ہے۔

وہ مسلح جوان چلا گیا تھوڑی دیر بعد وہ نامان کو ساتھ لے کر آیا قبائلی خان نے اسے ہاتھ کے اشارے سے کوغٹائی کے پاس بیٹھنے کے لئے کہا جب وہ بیٹھ گیا تب قبائلی

خان نے اسے مخاطب کیا۔

گزار ہوں کہ تم لوگ آئی یاروق کے یہاں لانے پر اپنی رضا مندی اپنی خوشنودی کا اظہار کر چکے ہو اب میں بہت جلد آئی یاروق کو یہاں لانے کا اہتمام کروں گا اسے یہاں لانے کے لئے کیا لائحے عمل ترتیب دینا ہے اس پر بعد میں گفتگو کریں گے پہلے اس دوسرے موضوع پر بات کریں جو لشکریوں کی نفس و حرکت سے تعلق رکھتا ہے۔

کوغٹائی جب خاموش ہوا تب قبائلی بول پڑا۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ پہلا مسئلہ حل ہوا آئی یاروق کو بہت جلد یہاں لایا جائے گا دوسرے موضوع پر گفتگو کرنے کے بعد یہ طے کیا جائے گا کہ آئی یاروق کو کیسے اور کس طرح عزت کے ساتھ یہاں لایا جائے۔

اب دوسرا موضوع یہ کہ میرے عزیز و کہ تم یہ جانتے ہو یا ناشی کے ساتھ مقابلے میں آلائی قبائلی نے ہمارے خلاف جنگ کی تھی اور پسپا ہونے کے بعد وہ پھر اپنے جنگوں کی طرف چلے گئے ہیں جب تک ان کا خاتمہ نہیں کیا جاتا ان کی سرکوبی نہیں کی جاتی یا رکھنا آنے والے دنوں میں بھی وہ ہمارے لئے درد سبب رہیں گے اس لئے ان پر حملہ آور ہو کر ان کا خاتمہ کرنا اب ہمارے اولین فرائض میں ہو گیا ہے ان سے کیسے نبٹا جائے گا اس کا فیصلہ کوغٹائی کرے گا۔

قبائلی جب خاموش ہوا تو کوغٹائی کچھ دیر سوچنے کے بعد سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

آلائی قبائلی کا خاتمہ کرنا اور ان کی سرکوبی کرنا واقعی ہمارے اولین فرائض میں ہونا چاہیے اس لئے کہ آنے والے دنوں میں بھی وہ اچانک ہم پر حملہ آور ہو کر ہمارے لئے نقصان کا باعث بن سکتے ہیں اب ایسا ہے کہ لشکر اس وقت سارے کا سارا زائے تون کی بندرگاہ پر پڑاؤ کیے ہوئے ہے۔

آچو کا بحری بیڑہ بھی یہیں ہے میں یہ پسند کروں گا کہ خاقان آپ یہیں ذائے تون کی بندرگاہ میں رہیں آپ کے ساتھ آچو ہے گا میرے خیال میں شیرامون کر وہنگی کو بھی آپ اپنے پاس رکھیں آلائی قبائلی پر ضرب لگانے کے لئے میں اور بایان اپنے لشکروں کے ساتھ ہانگ گنگ کے جنگلوں کا رخ کریں گے اور مجھے امید ہے کہ ہم دونوں

آپ منگولوں کے آبائی دشت میں وحشی مانچو قبائل کا مقابلہ کرنے کے لئے گئے اور وہاں میرے ذریعے آئی یاروق نے آپ سے رابطہ قائم کیا اور آپ سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا تب بھی قائدو مطمئن تھا اس نے جس روز آپ کی اور آئی یاروق کی شادی ہونا تھی آئی یاروق کو سمجھا کر بھیجا تھا کہ شادی کے بعد آئی یاروق آپ کو قبلائی خان کا لشکر چھوڑ کر قائدو کے پاس آنے کی ترغیب دے لیکن آئی یاروق نے ایسا نہیں کیا آئی یاروق حقیقت میں چاہتی تھی کہ آپ قائدو کے پاس جانے کے بجائے قبلائی خان کے سالار اعلیٰ ہی رہیں قبلائی خان کے سالار اعلیٰ کی حیثیت سے ہی آئی یاروق آپ کے لیے اور اپنے لیے عزت اور وقار خیال کرتی تھی۔

آپ کے پاس بیوی کی حیثیت سے رہنے کے بعد آئی یاروق اس وقت اپنے باپ کی طرف روانہ ہوئی جب آپ دشت سے اس سمت کوچ کر رہے تھے تب اس معاملے پر قائدو نے پہلے دن تو نہیں بعد میں تفصیل سے گفتگو کی جس روز پہلے دن آپ سے علیحدہ ہو کر آئی یاروق اپنے باپ کے پاس آئی تو اس نے اس کا بہترین انداز میں استقبال کیا تھا لیکن بعد میں اس نے آئی یاروق سے پوچھنا شروع کر دیا تھا کہ اس نے آپ کو کس خدمت قبلائی کے لشکر کو چھوڑ کر اس کے پاس جانے کے لئے آمادہ کیا ہے۔ قائدو کے بار بار پوچھنے پر آئی یاروق کھل کر اس کے سامنے آگئی اور اس نے صاف انکار کر دیا کہ کوغنائی قبلائی خان کے لشکر کو چھوڑ کر کسی بھی صورت نہیں آئے گا اس لئے کہ قبلائی خان کے پاس ہی اس کی عزت اور وقار ہے۔

آئی یاروق کی اس فیصلہ کن بات کو قائدو نے ناپسند کیا اس نے آئی یاروق کو اس بات پر آمادہ کرنا شروع کر دیا کہ وہ امیر کوغنائی سے اپنے رشتے کو منقطع کر دے تاکہ قائدو اس کی شادی کہیں اور مناسب جگہ کر دے۔

لیکن آئی یاروق دل کی گہرائیوں سے آپ کو پسند کرتی ہے لہذا اس نے قائدو کی بات ماننے سے انکار کر دیا ساتھ ہی اس نے اپنے باپ کو یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ وہ ہرگز آئیندہ منگولوں کے آبائی دشت پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہ کرے ان نے قائدو پر یہ بات بھی واضح کر دی کہ آئیندہ اگر قائدو نے منگولوں کے دشت پر حملہ آور ہونے کی

میرے عزیز کوغنائی مجھے بتا چکا ہے کہ تم ہماری بیٹی آئی یاروق کے محافظوں میں سے ایک ہو کہو تم کیا پیغام لے کر آئے ہو۔

نامان نے فکر گیر سے انداز میں ادھر ادھر دیکھا اس کی آنکھوں میں پریشانی اور فکر مندی تھی اس کی طرف دیکھتے ہوئے کوغنائی نے اس کی ہمت بڑھائی۔

تمہیں فکر مند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آئی یاروق کے متعلق یہاں بیٹھے سب لوگ جانتے ہیں کہ وہ میری بیوی ہے کھل کر کہو جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو کسی بات پر کوئی پردہ نہ رکھنا۔

کوغنائی کے ان الفاظ پر نامان کے چہرے پر آسودگی سی پھیل گئی اس نے کچھ سوچا پھر وہ کہہ رہا تھا۔

امیر کوغنائی آپ کی بیوی آئی یاروق کو اس کے باپ قائدو کے ہاں جان اور عزت دونوں کا خطرہ ہے۔

نامان کے ان الفاظ پر کوغنائی تو چونکا ہی تھا قبلائی باپان اور دوسرے سارے لوگ بھی پریشانی کا شکار ہو گئے تھے نامان کو مخاطب کرتے ہوئے کوغنائی کہنے لگا۔

آئی یاروق کو اپنے باپ قائدو کے ہاں جان اور عزت کا کیا خطرہ ہے ایک بیٹی کو اپنے باپ کے ہاں ایسا خطرہ کیسے لاحق ہو سکتا ہے جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو تفصیل کے ساتھ کہو۔

نامان رکا پھر اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

امیر کوغنائی جس وقت آپ نے تمبریز سے ان علاقوں کا رخ کیا تھا تو راستے میں قائدو نے اپنی بیٹی آئی یاروق کی تنگی آپ سے اس لئے طے کی تھی کہ آپ آئی یاروق کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر واپس اس کے پاس جائیں گے قائدو آپ کو اپنے لشکریوں کا سالار اعلیٰ بنانا چاہتا تھا وہ آپ کی جنگی مہارت کو خاقان قبلائی خان کے خلاف استعمال کرنا چاہتا تھا۔

قائدو کو اس وقت مایوسی ہوئی جب اسے خبر ہوئی کہ آپ قبلائی خان کے لشکر میں سالار کی حیثیت سے شامل ہو چکے ہیں اس نے پھر بھی ہمت نہ ہاری وہ ناامید نہ ہوا جب

قائدو نے اپنے قاصدو کے ذریعے خطائی ترکوں کے حکمران کو یہ بھی ترغیب دی ہے کہ اگر وہ قائدو کی منگولوں کے آبائی دشت پر قبضہ کرنے میں اس کی مدد کرے تو وہ اپنی اکلوتی حسین اور خوبصورت بیٹی آئی یاروق کو اس سے بیاہ دے گا اس نے خطائی ترکوں اور ہسی قبائیل پر یہ انکشاف نہیں کیا کہ اس کی بیٹی آئی یاروق شادی شدہ ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد نائمان تھوڑی دیر کے لئے رکا اس کے بعد گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

امیر کوغنائی یہ سارے کام قائدو سے اس کا سپہ سالار اعلیٰ پلو جس کردار ہے جو چنگیز خان کے ایک جرنیل کو دکا کوکا پوتا ہے دراصل یہ پلو جس بھی دل کی گہرائیوں سے آئی یاروق کو پسند کرتا ہے اس سے شادی کرنا چاہتا تھا لیکن جب آپ نے آئی یاروق سے شادی کر لی تو پلو جس بڑا مایوس ہوا لہذا اس نے قائدو کو مشورہ دیا کہ منگولوں کے آبائی دشت پر آئی یاروق کے کہنے پر حملے روکنے نہیں چاہیے بلکہ اپنے آبائی دشت پر قبضہ کرنا چاہیے اور آئی یاروق کو مجبور کرنا چاہیے کہ وہ کوغنائی سے علیحدگی اختیار کرے۔

یہاں تک تو قائدو نے پلو جس کی بات مان لی لیکن جب اس کے بعد خطائی ترکوں اور ہسی قبائیل کی طرف قاصد بھیجتے ہوئے خطائی ترکوں کے حکمران کو قائدو نے یہ لالچ دیا کہ اگر وہ آبائی دشت پر اس کا قبضہ کرنے میں اس کی مدد کرے تو وہ اپنی اکلوتی اور حسین بیٹی آئی یاروق کی اس سے شادی کر دے گا تو قائدو کے اس فیصلے سے پلو جس کو پھر مایوس ہوئی اب معاملہ کچھ یوں ہے کہ پلو جس کسی بھی صورت یہ نہیں چاہے گا کہ آئی یاروق کو خطائی ترکوں کے حکمران کے حرم میں داخل کیا جائے وہ خود آئی یاروق کو حاصل کرنا چاہتا ہے اگر معاملات ایسے ہی رہے تو پھر میرا اندازہ ہے قائدو اور پلو جس کے درمیان اختلافات اٹھ کھڑے ہوں گے لیکن یہ بہت دور کی بات ہے فی الحال ہمیں ان واقعات کو سامنے رکھنا چاہیے جو رونما ہو چکے ہیں۔

نائمان جب خاموش ہوا تو قبلائی خان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا شروع

کیا۔

میرے عزیز ہم سب تمہارے ممنون اور شکر گزار ہیں کہ تم نے آئی یاروق سے

کوشش کی تو اس کا سدباب کرنے کے لئے یقیناً کوغنائی کو چین کی سرزمینوں سے نکل کر منگولوں کے آبائی دشت میں آنا پڑے گا اس طرح قائدو اور کوغنائی کے درمیان معرکہ آرائی ہوگی اور یہ بات آئی یاروق کے لئے ناپسندیدہ ہوگی اس لئے کہ کوغنائی اس کا شوہر ہے وہ کسی بھی صورت نہ چاہے گی کہ اس کا باپ کوغنائی سے نکرائے۔

لیکن قائدو نے اپنی بیٹی کی ان ساری باتوں کو ماننے سے انکار کر دیا قائدو نے جب اندازہ لگایا کہ آئی یاروق کسی بھی طور اس کی بات ماننے پر تیار نہیں ہوتی تب اس نے قزل شہر میں جو اپنا قصر ہے اس کے ایک کمرے میں آئی یاروق کو محصور کر دیا ہے اس پر سخت پہرہ لگا دیا ہے یوں جانیں اس کے قصر کو آئی یاروق کے لیے زندان بنا دیا گیا ہے اسے ناباہر نکلنے کی اجازت ہے نہ کسی سے ملنے جلنے دیا جاتا ہے بس نظر بندی کے دن کاٹ رہی ہے۔

دوسری طرف قائدو ایک اور بہت بڑا قدم اٹھانا چاہتا ہے یاد رکھیے قائدو کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ وہ منگولوں کے آبائی دشت پر قبضہ کر کے منگولوں کا خاقان اعظم بن جائے وہ گذشتہ کئی برسوں سے وقفے وقفے سے منگولوں کے آبائی دشت پر حملہ آور ہوتا رہا ہے تاکہ دشت پر قبضہ کرے لیکن اس کی بد قسمتی کہ اسے ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا گذشتہ مہینوں میں شمال کے وحشی قبائل سے رابطہ قائم کیا اور ان کی مدد سے دشت پر قبضہ کرنا چاہا لیکن امیر کوغنائی کی وجہ سے قائدو کے ارادوں کو ناکامی اور ہزیمت ہی اٹھانا پڑی۔

اب قائدو جو نیا قدم اٹھا رہا ہے وہ یہ ہے کہ وہ خطائی ترکوں اور ان کے ایک ہمسائے ہسی قبیلے کے وحشیوں کو اپنے ساتھ ملا کر اپنی قوت میں اضافہ کر کے دشت پر قبضہ کرنے کے درپے ہے ہسی قبائل انتہا درجہ کے وحشی ہیں (ہسی قبائیل کے متعلق مورخین نے لکھا ہے کہ یہ خانہ بدوش تھے ان کا پیشہ تراتزی تھا قتل و غارتگری اور بربریت کے بڑے شوقین تھے)۔

قائدو نے اپنے قاصد خطائی ترکوں اور ہسی قبائیل کی طرف روانہ کیے ہسی قبائل تبت کی ڈھلانوں میں آباد ہیں جبکہ خطائی ترک ان کے پڑوس ہی میں رہتے ہیں

متعلق اصل حالات سے ہمیں آگاہ کیا ہے۔

قتلانی خان تھوڑی دیر کے لئے رکا سوچا اس کے بعد کوغنائی کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

کوغنائی میرے بیٹے حالات میں یکسر تبدیلی کی وجہ سے ہمیں اپنالائے عمل بھی تبدیل کرنا ہوگا جیسا کہ ہم پہلے طے کر چکے تھے کہ تم اور بایان ٹانگ ٹانگ کے جنگلات میں آلائی قبائیل پر حملہ آور ہونے والے تھے لیکن اب تم اس مہم میں حصہ نہیں لو گے میں چاہوں گا کہ تم فی الفور قاعدہ سے آئی یاروق کی رہائی کا سامان کرو اس کے لئے تم کیا لائے عمل اختیار کرو گے اس کی ترتیب تم خود ہی دو گے میں سمجھتا ہوں آلائی قبائل کی نسبت آئی یاروق والی مہم ہمارے لئے زیادہ اہمیت رکھتی ہے آلائی قبائل کی خلاف بایان کے ساتھ شراسون یا کروچی یا آچو چلے جائیں گے۔

قتلانی جب خاموش ہوا تب بایان بول پڑا۔

محترم خاقان! میں آپ کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتا ہمیں فی الفور آئی یاروق کی رہائی کے لئے کچھ کرنا چاہیے اور اس مہم میں امیر کوغنائی کے ہمراہ جاؤں گا محترم خاقان آپ جانتے ہیں پچھلی مہم میں میرا امیر کے ساتھ جھگڑا ہو گیا تھا اس جھگڑے کو یقیناً میری بہن آئی یاروق نے بھی دیکھا ہوگا اس طرح اس کے شوہر کے خلاف ایسا ردیہ روا رکھنے پر یقیناً میں اس کی نظروں میں گرا ہوں گا اس مہم میں شامل ہو کر میں اس کی نگاہوں میں ایک جانثار بھائی کی حیثیت سے ابھرنا چاہتا ہوں میری آپ سے التماس ہے کہ آپ مجھے امیر کوغنائی کے ساتھ اس مہم میں جانے کے لئے روکیے گا نہیں۔

بایان جب خاموش ہوا تو شیراسون بول پڑا۔

خاقان بایان ٹھیک کہتا ہے بایان محترم کوغنائی کے ساتھ جائے گا اور اسے جانا چاہیے کہ مانگا مارو اور یورجی کو بھی ان کے ہمراہ ہونا چاہیے اس لئے کہ قاعدہ کے علاوہ خطائی قبیلے کے لشکر اور وحشی ہسی قبائل سے نبنا کوئی آسان کام نہ ہوگا جب امیر کوغنائی اور بایان قاعدہ کے خلاف حرکت میں آئیں گے تو یاد رکھیے گا قاعدہ خطائیوں اور ہسیوں کو اپنی مدد کے لئے بلائے گا اور یہ کوئی چھوٹا موٹا مسعر نہیں ہوگا اس کے لئے ہمیں

پوری تیاری سے تین بڑی قوتوں کا سامنا کرنا پڑے گا اس طرح بایان کا امیر کوغنائی کے ساتھ جانا ضروری ہے۔

شیراسون رکا اس کے بعد اپنا سلسلہ کلام رکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

جہاں تک ٹانگ ٹانگ کے جنگل میں آلائی قبیلے کے وحشیوں کے خلاف مہم کا تعلق ہے تو اس مہم کو بھی التوا میں نہیں ڈالا جائے گا میں اور کروچی اس مہم پر روانہ ہوں گے اور مجھے امید ہے کہ ہم دونوں کے آلائی قبائل کو زیر کرتے ہوئے ٹانگ ٹانگ کے جنگل کو ان سے صاف کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

جب تک شیراسون بولتا رہا قتلانی خان مسکراتا رہا جب وہ خاموش ہوا تو وہ کہنے لگا۔

شیراسون تم نے بڑی اچھی تجویز پیش کی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں اب میں کوغنائی سے کہوں گا کہ وہ قاعدہ کے خلاف اور آئی یاروق کی رہائی کے لئے لائے عمل تیار کرے۔

کوغنائی تھوڑی دیر تک گہری سوچوں میں ڈوبا رہا پھر اس نے اپنا سراونچا کیا اور قتلانی خان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

قتلانی میرے محترم قاعدہ اور اس کے حمایتیوں سے نبنا کوئی آسان کام نہیں ہے قاعدہ کی اپنی بڑی قوت ہے خطائی ایک بہت بڑی طاقت ہیں وحشی ہسی قبائل بھی شمال کی طرف سے نمودار ہونے والے مانچو قبائل سے طاقت اور قوت میں کم نہیں ہیں لہذا ان تینوں قوتوں سے ہمیں کسی طریقے سے نبنا ہوگا۔

ہمارے پاس ایک بہت عمدہ اور اچھا لائے عمل ہے چند دن پہلے ہم نے اپنی بہن کو کاجین کو ایران کی طرف روانہ کیا تھا۔ کسی کو خبر نہیں کہ کواکاجین سمندر کے راستہ سے روانہ ہو چکی ہے آج ہی دور اور نزدیک تک اپنے قاصد اور مخبر پھیلا دیئے جائیں گے جو کہوستان القالی اور تھان شیان کے دروں اور صحرائے گوبی کے اس پار تک یہ خبریں پھیل جائیں گے کہ ایران کے اہلحکمران کے حرم میں داخل ہونے کے لئے قتلانی خان نے اپنی کواکاجین ایک بہت بڑے قافلے کے ساتھ تہریز کی طرف جارہی ہے اور وہ شہرا

دریائے قزل تم کے بائیں کنارے سفر کرتا ہوا آگے بڑھے گا جیسا کہ نامنمان بتا چکا ہے کہ قائد نے اپنی بیٹی اور میری بیوی آئی یاروق کو قزل شہر میں نظر بند کر رکھا ہے ظاہری بات ہوگی کہ قزل میں قائد کا ایک خاصا بڑا لشکر بھی ہوگا جو نہ صرف یہ کہ قزل کی حفاظت کرے گا بلکہ آئی یاروق پر بھی نگاہ رکھے گا تاکہ وہ بھاگے نہیں۔

اب بایان کا یہ کام ہوگا کہ دریائے قزل تم کے بائیں کنارے آگے بڑھتے ہوئے اچانک قزل شہر پر حملہ آور ہوگا قزل شہر میں جو محافظ لشکر ہوگا اس کا خاتمہ کر دے گا اور آئی یاروق کو بحفاظت رہا کروالے گا اتنی دیر تک مجھے امید ہے کہ میں قائد کے اس لشکر سے نبٹ چکوں گا جو ہمارے کاروان کی راہ روکے گا اگر خطائی یا ہسی قبیلے کے لوگ حملہ آور ہوتے ہیں مارتو اور یورجی ان سے بھی نبٹ چکے ہوں گے اس کے بعد قائد اگر مزید کوئی کارروائی کرتا ہے تو ہم سب متحد ہو کر اس پر حملہ آور ہوں گے اور کہیں بھی اس کے پاؤں نہیں جمنے دیں گے اس طرح اگر ہم قائد کی طاقت اور قوت کو کچل کر رکھ دیں تو آنے والے دنوں میں کبھی بھی قائد ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہیں کرے گا۔

کوغٹائی جب خاموش ہوا تو کچھ دیر تک قبلائی خان مسکراتا رہا اس کے بعد اس نے باری باری بایان شیرامون کو مانگا یورجی مارتو کو رکھی اور آچو کی طرف دیکھا پھر سب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے عزیزو جو لائحہ عمل کوغٹائی نے پیش کیا ہے میں ذاتی طور پر پوری طرح اس سے متفق ہوں تم میں سے اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو کہے اس پر مارتو بولا اور کہنے لگا۔  
خاقان میرے خیال میں جو تجویز امیر کوغٹائی نے پیش کی ہے اس پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنی مہم کو سو فیصد سر کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

مارتو جب خاموش ہوا تو بایان بول پڑا۔

میرے خیال میں اس سے بہتر کوئی تجویز ہو ہی نہیں سکتی اب یہ آخری فیصلہ ہے کہ قائد کے خلاف اسی طریقے سے نبٹا جائے گا جو طریقہ ہمیں کوغٹائی نے بتایا ہے اب سب سے پہلے یہ کام کرنا ہوگا کہ آج ہی خبر طلبا یہ گرو اور نقیب کو ہستان القائی صحرائے گوبلی اور تھان شیان کے دروں کے اس پار تک بھیجے جائیں جو یہ خبر فوراً پھیلا دیں کہ قبلائی

ریشم پر سفر کرے گی یہ خبر بھی مشہور کر دی جائے گی کہ شہزادی کوکا چین کے ساتھ بے شمار دولت اور ان گنت قیمتی اشیاء ہیں جو جہیز کے طور پر اس کے باپ قبلائی خان نے اسے مہیا کیں ہیں۔

یہ خبر سن کر یادرکھیے گا قائد کے منہ سے جس دہس کی رال ضرور گرے گی وہ ضرور تہیہ کرے گا کہ اس کاروان کی راہ روکے جو شہزادی کوکا چین کو نلے کرتیریز کی طرف جائے گا اب ہم ایسا کریں گے کہ اونوں گھوڑوں اور شجروں پر مشتمل ایک بڑا کاروان تیار کیا جائے گا اس کاروان میں میرے لشکر کے کرغیز اور کرائت ترک شامل ہوں گے سب پوری طرح مسلح ہوں گے اونوں پر دود ہو کر بیٹھے ہوں گے اپنے پاس ڈھالیں رکھیں گے کمانیں اور تیروں کے ڈھیر سے بھی اپنے آپ کو مسلح کر لیں گے لیکن اپنے لباس سے سب یہی ظاہر کریں گے کہ وہ کوئی کاروان ہے جو شہزادی کوکا چین کو تیریز کی طرف لیجا رہا ہے۔

اس کاروان کی تعداد کچھ زیادہ نہیں رکھی جائے گی اس کاروان کی حفاظت کے انتظام بھی کیے جائیں گے جو کچھ اس طرح ہوں گے۔

اس کاروان کے ذرا پیچھے شاہراہ سے ہٹ کر دائیں جانب کوہستانی سلسلوں کی آڑ میں اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ سفر کروں گا شاہراہ کے بائیں طرف مارتو اور یورجی ہوں گے جبکہ کو مانگا میرے ساتھ ہوگا میرا کام یہ ہوگا کہ جب قائد و یا اس کے لشکر والے کاروان کی راہ روکیں گے تو کاروان میں شامل جو ہمارے لشکر ہی ہوں گے وہ تو ان کے خلاف جنگ کریں گے ہی میں بھی اپنی گھات سے نکل کر ان پر نوٹ پڑوں گا کو مانگا بھی میرے ساتھ ہوگا مارتو اور یورجی مستعد رہیں گے ایسے موقع پر ہو سکتا ہے خطائی لشکر ہی اور ہسی قبیلے کے وحشی حملہ آور ہو جائیں اگر ایسا ہوتا ہے تو مارتو اور یورجی ان کی راہ روک کر انہیں شاہراہ ریشم کے نزدیک نہیں آنے دیں گے تاکہ وہ قائد سے نبل جائیں۔

اب ایک تیسرا قدم بھی اٹھایا جائے گا جہاں تک میرے بھائی بایان کا تعلق ہے تو ہمارے ساتھ شاہراہ ریشم پر سفر کرنے کا لیکن صحرائے گوبلی سے یہ ہم سے علیحدہ ہو جائے گا اور اپنے آبائی دشت کا رخ کرے گا یہ کوہستان خنگائی کے دروں سے گزرنے کے بعد

خان کی بیٹی جو ہرات سے لدے ہوئے قافلے کے ساتھ ایلخانی سلطنت کے حکمران کے حرم میں داخل ہونے کے لئے شاہراہ ریشم پر سفر کرے گی یہ خبر پھیلانے کے چند دن بعد ہم اپنے کام کی ابتداء کر دیں گے اور مجھے امید ہے کہ آئندہ قائد کو قزل شہر اور دریائے قزل لم کے کنارے دوسرے کسی بھی شہر میں رہنے کی جرات اور جسارت نہ ہوگی اور ہمارے ہاتھوں بدترین شکست اٹھانے کے بعد مجھے امید ہے وہ شرفدار رخ کرے گا اور آئندہ کبھی اپنے آبائی دشت پر حیرانہ نظر ڈالنے کی کوشش نہیں کرے گا۔

یہ فیصلہ ہونے کے بعد مجلس برخاست کر دی گئی اور اسی وقت ان گنت نقیب مخبر طلاء گر مغرب کی طرف روانہ کر دیئے گئے تاکہ وہ در دور تک شہزادی کو کاچین کے سفر کی خبریں کوستان القائی صحرائے گوبی اور تھیان شیان کے دروں کے اس پار تک پھیلانے کے فرائض انجام دیں۔

اس مجلس سے اٹھ کر کوغنائی جب اپنے یورت میں داخل ہوا تو یورت میں اس وقت سیرم اکیلی بیٹھی بڑی بے چینی سے اس کا انتظار کر رہی تھی کوغنائی کو دیکھتے ہی سیرم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اس کے چہرے پر سوالات کا ایک ہجوم تھا پھر کوغنائی کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگی۔

قبلائی خان نے آپ کو طلب کیا تھا خیریت تو تھی۔

اس پر ردنا ہونے والے سارے حالات کی پوری تفصیل کھڑے کھڑے کوغنائی نے بتادی تھی آئی یاروق کے متعلق سن کر سیرم پریشان ہو گئی پھر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

یہ قائد و کسا باپ ہے کہ اپنی بیٹی آئی یاروق کو اپنے ہاتھوں سے جہنم میں ڈھکھلا چاہتا ہے لیکن ہم اس کی خواہش کو پورا نہیں ہونے دیں گے میں آپ سے گزارش کر رہی ہوں کہ اس مہم میں میں پیچھے نہیں رہوں گی آپ کے ساتھ جاؤں گی۔

اس پر کوغنائی کچھ کہنے ہی والا تھا کہ سیرم پھر بولی پڑی۔

دیکھئے انکار مست کیجئے گا میں ہر صورت آپ کے ساتھ جاؤں گی۔

کوغنائی مسکرا دیا اور کہنے لگا اچھا تم میرے ساتھ چلنا تمہیں منع کس نے کیا ہے۔

یہاں تک کہتے کہتے کوغنائی رک گیا اس لئے کہ یورت کے دروازے پر کومانگا مار تو یورجی جمال الدین سیف الدین سانگا صدر الدین جلال الدین نمودار ہوئے تھے ان کے ساتھ ناعمان بھی تھا سیرم کو مخاطب کرتے ہوئے کوغنائی بول پڑا۔

میں ذرا ان کے ساتھ جاتا ہوں اپنے کوچ کا لائے عمل طے کرتا ہوں پھر لوٹتا ہوں تم پریشان نہ ہونا اس کے ساتھ ہی کوغنائی خیمے سے باہر نکلا صدر الدین اور جلال الدین کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

تم دونوں بھائی ناعمان کو اپنے ساتھ لے جاؤ صاف سترے یورت میں اس کے آرام اور طعام کا بندوبست کرو۔

کوغنائی کے کہنے پر ناعمان کو صدر الدین اور جلال الدین ایک طرف لے گئے باقی کے ساتھ اپنے کوچ کا لائے عمل طے کرنے کے لئے کوغنائی کراست اور کرغیز ترکوں کے درمیان اپنی نشست گاہ کی طرف گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

خوبصورت لوگوں کی تصویریں

یہ وہی کاروان تھا جس کے متعلق چند ہفتے پہلے قبلائی خان اور کوغٹائی نے اپنے مجبوروں کے ذریعے دور دور تک یہ خبر پھیلادی تھی کہ قبلائی خان کی بیٹی شہزادی کوکا چین انتہائی قیمتی اشیاء کے ساتھ شاہراہ ریشم پر سفر کرتے ہوئے تہریز کی طرف جائے گی تاکہ وہاں کے حکمران کے حرم میں داخل ہو۔

اب صورت حال یہ تھی کہ شاہراہ ریشم پر کراست اور کرغیز ترکوں کا لشکر سفر کر رہا تھا جو بظاہر شہزادی کوکا چین کا کارواں ہی لگتا تھا اس لئے کہ اس کے پاس ضرورت سے زیادہ سامان تھا پر وقت کی نگاہ دیکھ رہی تھی کہ اس کاروان سے ذرا پیچھے۔ ٹیلوں کی اوٹ میں رہتے ہوئے کوغٹائی اپنے لشکر کے ساتھ سانپ کی طرح ریگتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا اور اس کاروان کے بائیں جانب مارٹو اور پورچی اپنے قبائل کے ساتھ رواں دواں تھے کراست اور کرغیز ترکوں کے اس کاروان کی سرکردگی کو مانگا کر رہا تھا۔

کوہستان القائی کے بیچ میں سے کافی وسیع ہو کر گزرنے والی شاہراہ ریشم پر گزرنے کے بعد یہ کاروان تھان شیان کے دروں کو عبور کرنے کے بعد ذرا آگے آیا تب ایک بہت بڑا لشکر ان کی راہ روک کھڑا ہوا قافلے میں شامل کراست اور کرغیز ترک کیونکہ پہلے سے جانتے تھے کہ تھان شیان کے دروں کے اس پار ان کی راہ ضرور روکی جائے گی لہذا دروں کو عبور کرنے کے ساتھ ہی وہ حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے کے لئے مستعد ہو گئے تھے جونہی ان کی راہ روکی گئی کراست اور کرغیز ترک اپنی سواروں سے اترے پھر وہ راہ روکنے والوں پر خون کی حدت پیدا کرتے کوہستانی جھگڑوں صدیوں پرانے راستوں تک کو دھول دھول کر دینے والے پر عذاب کھولتے بگولوں اور زمین کی کوکھ تک میں ہیجان پیدا کرنے والے خون کے پیاسے وقت کے ناپسائ لحوں کی طرح حملہ آور ہو گئے تھے۔

راہ روکنے والا قافلہ کا لشکر دو وجوہات کی بناء پر حیران اور پریشان ہو گیا تھا اس لئے کہ ان کی پریشانی کی پہلی وجہ یہ تھی کہ وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے شہزادی کوکا چین کے ساتھ سفر کرنے والا لشکر اس قدر بے باکی سے ان پر حملہ آور ہو جائے گا۔

ان کی پریشانی اور حیرت کی دوسری بات یہ تھی کہ جو کراست اور کرغیز ترک اپنی

رات دھیرے دھیرے سگتے ہوئے اپنے انجام کے قریب پہنچ چکی تھی بانسریوں کے دل کا درد بجاتے گہرے اندھیرے کوچ کرنے کے لئے اپنی بساط سمیٹ رہے تھے روشنی کی ستوں کو تھامے ہو اسی فضاؤں کے گانوں میں گنگائی سحر کے پیغام سنانے لگی تھیں سر ما اپنے عروج پر تھا چاروں طرف برف کی سیاہی پھیلی ہوئی تھی آسمان پر نگر داں بے سمت بھٹکے تھکے ہارے بادل اپنے شانوں پر پانی کی ندیاں لیے انجانی منزلوں کی طرف رواں تھے چاند تاروں کے قافلے خزاں کی طیلیمان اوڑھے رخصت ہونے کی تیاریوں میں تھے برف سے لدے اندھے برفانی پہاڑ جھمبند بے زباں ندیاں تھمرکتے جیسے جاگ اٹھے تھے برف سے لدے کوہستان القائی اور شمال کی طرف سے نزول کرنے والی وحشی اقوام کا راز داں صحرائے گوبی شرق کی طرف سے نمودار ہونے والے سورج کا استقبال کرتے ہوئے بیدار ہو گئے تھے۔

کراست اور کرغیز ترکوں کا ایک بہت بڑا کاروان شاہراہ ریشم پر شرق سے مغرب کی طرف رواں دواں تھا یہ ایسی قافلہ تھا جو کوغٹائی اور قبلائی خان نے صلاح مشورہ کرنے کے بعد ترتیب دیا تھا اس قافلے میں کراست اور کرغیز ترک تھے جو پوری طرح مسلح تھے ان کے ساتھ اوٹس، خیریں اور دیگر بار برداری کے جانور سامان سے لدے ہوئے تھے اور ان سامان میں لشکریوں کی خوراک کے علاوہ ہتھیار اور دوسری ضروریات کا سامان تھا۔

ہوں اور چاروں طرف چنگیز خان کی ردا اور ہلا کو کی عبا سایہ زن ہو گئی ہو۔

جس وقت کاروان کی صورت میں سفر کرتے کراٹ اور کرغیز ترک کو مانگا کی سرکردگی میں قائد کے لشکر پر حملہ آور ہوئے اس وقت قائد کے لشکریوں کو یقین تھا کہ وہ بہت جلد ان پر قابو پا کر ان کی ہر چیز کو لوٹ لیں گے اور شہزادی کو کاپچیں کو گرفتار کر کے قائد کے پاس لے جائیں گے پھر قبائلی خان کو پیغام بھجوائیں گے کہ کاپچیں کی حراست کو استعمال کرتے ہوئے قبائلی خان سے مراعات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

اس کے بعد جب کوغنائی خوفناک جھگڑوں کی طرح ان پر حملہ آور ہوا تب ان کی امیدیں کسی حد تک کم ہوئیں تھیں بعد میں جب مارتو اور یورجی بھی ان پر حملہ آور ہو کر ان کا قتل عام کرنے لگے تو ان کی ساری امیدیں سراپوں میں تبدیل ہوتی چلی گئیں تھیں بہر حال وہ جنگ کو زور و شور سے جاری رکھتے ہوئے تھے قائد کا سپہ سالار اعلیٰ اور چنگیز خان کے مشہور جرنیل کو دا کو کا پوتا پلوچس جو اس لشکر کی راہنمائی کر رہا تھا چلا چلا کر لشکریوں کا حوصلہ بڑھانے اور اپنے حملوں میں تیزی پیدا کرنے کے احکامات جاری کر رہا تھا لیکن اس کی ساری کوششوں کے باوجود کوغنائی کو مانگا مارتو اور یورجی کے تیز حملوں کے سامنے اب اس کے لشکریوں کی حالت بڑی تیزی سے ٹوٹنے و دے زنگ آلود زنجیروں جتنے صحراؤں میں آہستہ آہستہ ختم ہوتی گھا ہر پل ڈوبتی پر چھائیوں اور کانوں کی طرح جان کے ناسور جیسی ہو گئی تھی۔

تھوڑی دیر کی مزید جنگ کے بعد پلوچس نے جب اندازہ لگایا کہ اگر اس نے جنگ جاری رکھنے کی کوشش کی تو حملہ آور اس کے لشکر کو کاٹ کر رکھ دیں گے اور پھر جس وقت اس کے لشکریوں کی حالت بدترین ہو رہی تھی عین اس وقت پلوچس اور اس کے لشکریوں تک یہ خبر پہنچ گئی کہ ان پر حملہ آور ہونے والا کوغنائی اور اس کے خونخوار جرنیل ہیں کوغنائی کا نام پلوچس کے لشکریوں کے لئے پہلے ہی وحشت کی ایک بہت بڑی علامت تھی کوغنائی کا نام سنتے ہی ان کے رہنے سے اوسان خطا ہو گئے لہذا وہ بھاگ کھڑے ہوئے پلوچس خود بھی یہی چاہتا تھا لہذا اپنے کچھ لشکر کو لے کر وہ اس سمت بھاگا جہاں چند میل شمال میں خود قائد ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ پلوچس کا انتظار کر رہا تھا

سواروں سے اتر کر حملہ آور ہوئے تھے وہ تعداد میں ان سے بیس گنا سے بھی کم ہوں گے اس کے باوجود وہاں پر ٹوٹ پڑے تھے۔

جب کراٹ اور کرغیز ان پر حملہ آور ہوئے تو قائد کے لشکر کی بھی اپنے کام کی ابتداء کرتے ہوئے بغاوت کی اگندگی تاریکی اور سم گر قبیلے کے پاسانوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے تھے قائد کے لشکریوں کا خیال تھا کہ بہت جلد وہ اس کاروان کے محافظوں پر حملہ آور ہو کر ان کا خاتمہ کر دیں گے ابھی تک انہیں یہ خبر نہ ہوئی تھی کہ شہزادی کو کاپچیں ان کے ساتھ - زنجیں کر رہی اور یہ کہ انہیں دھوکے اور فریب میں رکھا گیا ہے عین اس وقت جب قائد کے لشکر کی کراٹ اور کرغیزوں کو گھیر کر ان کا خاتمہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے کوہستانی سلسلوں سے کوغنائی اپنے لشکریوں کے ساتھ صدیوں کی زنجیریں کاٹتے طوفانی شرمنزلوں کے نشانات کی جستجو کرتے گرم روتاقلوں کی طرح نمودار ہوا پھر قائد کے لشکر پر آماں تک میں موجزن و دشتوں کے سیل بے اماں - سراپوں کو عذابوں میں بدلتے سرکش ہوا دن کے سے متحرک آتش فشاںی لاوے اور رگ و پے میں تلخیاں بھر دینے والی پتھروں کی ناگہانی بارش کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔

کوغنائی کے حملہ آور ہونے کے باوجود قائد کے لشکریوں کی تعداد اب بھی زیادہ تھی پر اب قائد کے لشکر کے خلاف دو اور عذاب حملہ آور ہونے والے تھے اور وہ بائیں جانب کاروان کے ساتھ ساتھ سفر کرنے والے مارتو اور یورجی تھے۔

کوغنائی کے حملہ آور ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد بائیں جانب کے کوہستانی سلسلوں کے اندر سے مارتو اور یورجی آوارہ مزاج طوفانوں اور تہر بلا خیز ازاتی خوفناک بوراں کی طرح نمودار ہوئے پھر وہ بھی قائد کے لشکر پر لٹوں کی یورش میں دکھ کے صحرا کھڑے کرتی خون ریزیوں کی طرح حملہ آور ہو گئے تھے۔

دونوں لشکریوں کے ٹکرانے سے ایسا محسوس ہونے لگا تھا جیسے تھیمان شیان کے دروں کے قریب کرب و حادثات میں ذہلتا قدرت کا بدترین احتساب اٹھ کھڑا ہو بلواروں ڈھالوں کی طرح طرح کی خوفناک آوازوں سے ایسا محسوس ہونے لگا تھا جیسے نبض انقلاب پر کھلتی آگ - گرم تلاطم و اضطراب نے اپنے سلگتے ہوئے لب رکھ دیئے



بعد دونوں نے عمل کی ابتداء کی اریق بوغا اپنے لشکر کے ساتھ شہر پناہ کے مشرقی دروازے کے قریب ہی اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر گیا تھا جبکہ رات کی گہری تاریکی میں قزل شہر کی فصیلوں پر رسوں کی بیڑھیاں پھینک کر بایان اپنے لشکر کے کچھ حصے کے ساتھ فصیل پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

لشکر کا جو حصہ بایان شہر کی فصیل پر لے گیا تھا اس کی مدد سے اس نے شہر کی فصیل پر پہرہ دینے والے قائدوں کے سارے لشکریوں کا خاتمہ کر دیا اس کے بعد شہر پناہ کا مشرقی دروازہ کھول دیا گیا دروازے کھلتے ہی اریق بوغا اور بایان کے لشکر کا باقی حصہ شہر میں داخل ہو گئے شہر کے اندر قائدوں کا جس قدر حفاظتی لشکر تھا اس کا خاتمہ کر دیا گیا اور شہر کا لقمہ و نسیق بایان نے اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔

☆☆☆☆☆

کہ کسب پلوچس کا روانہ کی ہر چیز کو لوٹ کر اور شہزادی کو کا چین کو گرفتار کر کے اس کے سامنے پیش کرے گا پلوچس جب بچے کچھ لشکر کے ساتھ بھاگا تب کوغٹائی نے اپنے پورے لشکر اور سالاروں کے ساتھ اس کا تعاقب شروع کر دیا تھا کوغٹائی کے ساتھ لشکر میں سپاہیانہ لباس میں سیرم بھی شامل تھی۔

دوسری طرف زائے تون کی بندرگاہ سے روانہ ہونے کے بعد بایان بھی کوغٹائی کے ساتھ سفر کرتا رہا۔ جہاں کوہستان القائی اور صحرائے گوبی کی حدود ملتی ہیں وہاں سے رات کے پہلے پہر میں بایان علیحدہ ہوا بڑی تیزی سے اس نے اپنا رخ دائیں جانب بدلا کوہستان خنگائی کے سلسلوں سے ہوتا ہوا وہ پہلے آبائی دشت کی طرف بڑھا اور اپنے آگے آگے اس نے قاصدوں کے ذریعے اپنی آمد سے اریق بوغا کو اطلاع کر دی تھی۔

جونہی وہ اس جگہ پہنچا جہاں دریائے قزل تم کوہستان خنگائی کے دروں سے نکل کر مغربی میدانوں کا رخ کرتا ہے وہاں اپنے لشکر کے ساتھ اریق بوغا اس کا منتظر تھا۔

پہلے دونوں ملے بایان نے تفصیل کے ساتھ کوغٹائی کے ساتھ اپنے اور شیرامون کے علاوہ دیگر سنگول سالاروں کے بہتر تعلقات کے علاوہ جنوبی چین میں جو فتوحات حاصل ہوئیں تھیں اس کی تفصیل اریق بوغا سے کہی تھی۔

اریق بوغا یہ سن کر بے حد خوش ہوا کہ بایان اور کوغٹائی کے تعلقات بھائیوں جیسے ہو گئے ہیں اسے یہ سن کر بھی بے حد خوش ہوئی تھی کہ جنوبی چین پر اس کے بھائی قبائلی خان نے مکمل طور پر قبضہ کر لیا۔

آجس میں تفصیل سے گفتگو کے بعد بایان اور اریق بوغا دونوں اپنے لشکریوں کو لے کر دریائے قزل تم کے کنارے کنارے قائدوں کے شہر قزل کی طرف بڑھے تھے۔

سورج طلوع ہونے سے پہلے وہ قزل شہر کے نواح میں پہنچے بایان اور اریق بوغا دونوں کی خوش قسمتی کہ اس وقت قزل کی حفاظت کے لئے کوئی بڑا لشکر نہیں تھا اس لئے کہ قائد قزل سے باہر جنوب کی طرف تھا سپہ سالار اعلیٰ پلوچس کا روانہ کی راہ روکنے کے لئے گیا تھا اور اسے کوغٹائی کے ہاتھوں شکست کا سامنا ہوا تھا۔

قزل شہر کے پاس پہنچنے کے بعد اریق بوغا اور بایان نے صلاح مشورہ کیا اس کے

سے میری رگوں میں اپنائیت کا گرم لوہا اتار کر رکھ دیا ہے اب وہ میرے پیش و عقب میں راحت دل و جان بنے والا سکھ سنا ہے آئی یاروق میری بہن میں نے اپنے ماضی کی کتاب بند کر دی ہے اور یادوں کے یوسیدہ اوراق کو پھاڑ کر ان کا خاتمہ کر دیا ہے اب کوغنائی نہ صرف میرا بھائی ہمارے لشکریوں کا سالار اعلیٰ بلکہ میرا امیر ہے اور اس کی ذات کی حرمت کو میں اپنی ذات پر ترجیح دیتا ہوں کوغنائی ایک امیر ایک بھائی کی حیثیت سے ہمارے دلوں کا حوصلہ ہماری کامیابیوں کی بیساکھی ہماری منزلوں کی دکشا اور ہمارے لشکریوں کی مسافت کا بادبان ہے وہ معصوم پیکر امیر ہی نہیں اب میرے لئے ایک ایسا بھائی ہے جس کی سلامتی جس کی حفاظت کے لئے میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک نثار کر سکتا ہوں۔

بایان کے ان الفاظ پر آئی یاروق عجیب سے انداز میں اس کی طرف دیکھ رہی تھی پہلے جہاں اس کا چہرہ اکتایا ہوا تھا آنکھوں میں کرب کے بھنور اور خیالات بکھرے دکھ کے پتھروں جیسے ہو رہے تھے وہاں اب اس کا چہرہ شبنم میں دھلی آسودگی جیسا آنکھوں میں طمانیت کی سوچ اور اس کی جموئی حالت ایسی ہو گئی تھی جیسے گلابوں میں خوشبو جیسے صف میں گوہر۔ جیسے آنکھوں میں تھرکتی ساعتوں کے دھنک رنگ کچھ در اس کی ایسی ہی کیفیت رہی پھر اچانک اس کے خیالات کے تالاب میں ہلچل مچ گئی چہرہ افاق کی سرخ ہتھیلی جیسا ہو گیا بایان کو اس نے پھر مخاطب کیا۔

بایان میرے بھائی سمجھ نہیں آتی کہ میں تمہیں موت اور زیست کا سنگم یا لفظوں کا بیوپاری سمجھ کر رد کر دوں یا گردش روز شب میں ایک بدلا ہوا انسان سمجھ کر تجھے اپنا بھائی کہہ لوں۔

بایان پھر بولا اور کہنے لگا۔

آئی یاروق میری عزیز بہن پہلا بایان مر چکا ہے اب ایک ایسا بایان جنم لے چکا ہے جسے اب امیر کوغنائی کا بھائی بلکہ اس کا ادنیٰ غلام اور ساتھی سمجھ سکتے ہیں میں نے اندازہ لگالیا ہے کہ ابھی تک تمہیں میری باتوں پر اعتبار نہیں ذرا کو اس کے ساتھ ہی بایان مزا اس کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

قزل شہر میں قائد کی ہائش کے لئے جو عمارت تھی اس کے ایک کمرے میں آئی یاروق بیچاری انتہائی بے بسی کے عالم میں بیٹھی ہوئی تھی کہ اس کمرے کا دروازہ کھلا اور بایان اندر داخل ہوا اسے دیکھتے ہی آئی یاروق چونک سی پڑی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی چہرے پر دور دور تک دیرانیاں اور خدشات رقص کرنے لگے تھے اندر داخل ہوتے ہی بڑے خوشگوار لہجے میں بایان نے آئی یاروق کو مخاطب کیا میں اپنی بہن کو تحفظ بھرا سلام پیش کرتا ہوں۔

آئی یاروق نے مشکوک بھرے انداز میں بایان کی طرف دیکھا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

بایان تم یہاں کیسے تم تو ہمارے لئے دلوں میں دکھ کی بستیاں شعور کی مجالوں میں کیلے ڈالنے خوابیدہ ارمالوں میں دکھ اور زیست کے حقائق میں الم بھرنے والے تھے تم تو ان لوگوں میں تھے جو اپنی کلیساؤں کو ادمورا چھوڑ کر دوسروں کے لئے دیران بستیاں اور شکت راہیں استوار کرتے ہیں۔

بایان مسکرایا پھر آئی یاروق کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میری بہن تمہارا کہنا درست ہے اس لئے کہ میں کبھی بازار میں جکتے انسانی ضمیر اور دوسروں کے لئے گوشہ دل میں کھولتی آتش سوزاں جیسا انسان تھا پر اب میں نے اندھیروں میں بھٹکتی یادوں سے چھٹکارا پایا ہے امیر کوغنائی نے اپنے اخلاق اپنے کردار

آئی یاروق بایان کی گفتگو کے جواب میں کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ عین اسی لمحہ ایک مسلح جوان اس کمرے کے دروازے پر نمودار ہوا اور بایان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

محترم بایان میں امیر کوغنائی کی طرف سے آیا ہوں امیر نے تھان شیان کے دروں کے قریب قائد کے سپہ سالار پلوچس کے لشکریوں کو بدترین شکست دی ہے آئی یاروق کا باپ قائد ان دروں سے ذرا شمال میں ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیے ہوئے ہے اور پلوچس شکست اٹھانے کے بعد قائد کی طرف بھاگا ہے جبکہ کوغنائی اپنے لشکر کے ساتھ اس کے تعاقب میں ہیں آپ کے لئے امیر کا یہ حکم ہے کہ آپ اس وقت جہاں کہیں بھی ہیں اپنے لشکر کے ساتھ نکل کر جنوب کا رخ کریں پلوچس کے پاس جو لشکر ہے جس کے ساتھ وہ شکست اٹھا کر بھاگا ہے اس کی تعداد اس وقت امیر کوغنائی کے لشکر سے زیادہ ہے پلوچس جب قائد سے ملے گا تو ان کے لشکر کے تعداد نہ صرف یہ کہ کئی گنا زیادہ ہو جائے گی بلکہ ان کی مسکری طاقت بھی بڑھ جائے گی لہذا امیر نے آپ کی طرف یہ پیغام بھجوایا ہے کہ وہ پلوچس اور قائد کے لشکر پر جنوب کی طرف سے اور آپ شمال کی طرف سے حملہ آور ہو جائیں اس طرح دو طرفہ حملہ سے پلوچی اور قائد کو شکست دے کر بھاگ جانے پر مجبور کیا جائے گا۔

جب تک آنے والا قاصد بولتا رہا بایان چپ چاپ سنتا رہا جب وہ خاموش ہوا تب بایان نے آئی یاروق کو مخاطب کیا۔

آئی یاروق میری بہن تم اسی کمرے میں آرام کرو تمہاری حفاظت کے لئے میں کچھ دستے مقرر کر دیتا ہوں بایان اپنی بات مکمل نہ کر پایا تھا کہ سچ میں بولتے ہوئے آئی یاروق نے اس کی بات کاٹ دی اور کہنے لگا۔

بایان میرے بھائی میں یہاں نہیں رکوں گی آپ تھوڑی دیر کہیں میں ابھی جنگی لباس پہن کر لوٹی ہوں میں آپ کے ساتھ جاؤنگی میدان جنگ میں اپنے شوہر کوغنائی سے ملوں گی میرے خیال میں سیرم بھی ساتھ آئی ہوگی۔

بایان مسکرایا اور کہنے لگا تمہارا اندازہ درست ہی سیرم لشکر میں سپاہیانہ لباس میں

تھوڑی دیر بعد وہ لوٹا اس کے ساتھ اریق بوغا تھا اریق بوغا کو دیکھتے ہوئے آئی یاروق چونکی وہ آگے بڑھا بڑے پیار سے آئی یاروق کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرا پھر کہنے لگا۔

آئی یاروق میری بیٹی میں باہر ہی کھڑا ہوا تھا۔

جو الفاظ تم سے بایان نے کہے ہیں ان میں سچائی اور حقیقت ہے اب حالات پہلے جیسے نہیں رہے اب یوں جانوں تمہارا شوہر کوغنائی میرے بھائی قبائلی خان کے لشکریوں کا سالار اعلیٰ ہے بایان کے علاوہ سارے سالار اس کے ماتحت ہیں شاید بایان نے تمہیں ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ یان شی کے ساتھ ایک جنگ میں بایان شیرامون اور کروچکی کی زندگی خطرے میں پڑ گئی تھی اگر کوغنائی بروقت ان کی مدد کو نہ پہنچتا تو تا تک کنگ کے جنگلوں کے وحشی آلائی قبیلے کے لوگ ان تینوں کا خاتمہ کر دیتے کوغنائی نے ان تینوں کے ساتھ اپنے تعلقات کو بس پشت ڈال کر آلائی قبیلے کو روند کر ان سب کی جانیں بچائیں اس کے بعد بایان شیرامون کروچکی نے اپنی تلواریں اپنے نجر کی پٹیاں بلکہ اپنے کمر کے پٹکے بھی اتار کر کوغنائی کے پاؤں میں ڈالتے ہوئے اپنی فرما برداری کا اظہار کر دیا تھا اب یوں جانو بایان شیرامون اور کروچکی کے علاوہ آچو بھی تمہارے اور کوغنائی کے بھائی ہیں میرے خیال میں بایان کے کردار کی صفائی کیلئے میرے اس قدر الفاظ ہی کافی ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد اریق بوغا رکا تو بایان نے آئی یاروق کو مخاطب کیا۔

آئی یاروق میری بہن یہاں سے نامان ہمارے پاس پہنچا تھا اور تمہارے پورے حالات اس نے تفصیل کے ساتھ ہم سب سے کہے تھے تمہارے حالات سننے ہی ہم نے تمہارے باپ کے لشکریوں کے لئے ایک جال بچھایا اور ہم روانہ ہو گئے میں صحرائے گوبی سے ہوتا ہوا دریاے قزل تم کے کنارے اس طرف آیا ہوں جبکہ کوغنائی کو مانگا اور یورجی شاہراہ ریشم پر سفر کرتے ہوئے مغرب کی طرف بڑھے ہیں اس کے بعد بایان نے شہزادی کوکا چین کے کاروان کا منصوبہ اور اس کے پیچھے پیچھے لشکریوں کے آنے کی ساری تفصیل آئی یاروق سے کہہ دی تھی۔

ہے آئی یاروق نے جواب میں کچھ نہ کہا بڑی تیزی سے وہ عمارت کے دوسرے حصے کی طرف چل گئی تھی تھوڑی دیر بعد وہ لوٹی وہ جنگی لباس پہنے ہوئے تھی اور اپنے آپ کو اس نے ہتھیاروں سے سجا رکھا تھا اسے لے کر بایان اور اریق بوغا باہر نکلے پھر اریق بوغا کو مخاطب کرتے ہوئے بایان کہنے لگا۔

اریق بوغا میرے محترم آپ اپنے لشکر کے ساتھ قزل شہر ہی میں رہیں ہو سکتا ہے ہمارے ہاتھوں شکست اٹھانے کے بعد پلوچس اور قائد اپنی قوت کو جمع کرنے کے لئے قزل شہر کا رخ کریں اگر آپ لشکر کے ساتھ شہر کے اندر ہوں گے تو شہر کی آپ حفاظت کر سکیں گے اور قزل سے مایوس ہو کر قائد اور پلوچس کسی اور سمت کا رخ کریں گے میں اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ جس طرح امیر نے کہا ہے اس طرح کرتا ہوں میری بہن آئی یاروق میرے ساتھ ہوگی۔

اریق بوغا نے بایان کی اس تجویز سے اتفاق کیا اپنے لشکر کے ساتھ وہ قزل شہر ہی میں رہا جبکہ بایان اپنے لشکر کو لے کر شہر سے نکل گیا تھا آئی یاروق اس کے ساتھ تھی۔

☆☆☆☆☆

کوٹھائی کو مانگا مار تو اور یورجی اپنے متحدہ لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے اپنے آگے آگے بھاگتے ہوئے قائد کے سپہ سالار پلوچس کا تعاقب کیے ہوئے تھے پلوچس اپنی جگہ مطمئن تھا اس لئے کہ شکست اٹھانے کے بعد وہ غیر محفوظ نہیں تھا کیونکہ تھوڑا سا آگے ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ قائد و خیمہ زن تھا اور وہ اسی کی طرف بھاگ رہا تھا پلوچس ایک طرح سے یہ امید بھی تھی کہ کوٹھائی اور اس کے سالار جس طرح اس کا تعاقب کر رہے ہیں اگر وہ جاری رہا تو جب وہ اس کا تعاقب کرتے ہوئے قائد کے قریب پہنچیں گے تو قائد اپنے لشکر کو ان کے خلاف حرکت میں لائے گا تو جو شکست اسے تھان شیان کے جنگوں کے قریب ہوئی ہے قائد کے ساتھ مل کر کوٹھائی اور اس کے سالاروں کی بھولی میں وہ اس سے بھی زیادہ ذلت آمیز ہزیمت کے حروف لکھ کر رہے گا۔

دوسری جانب کوٹھائی بھی براعتا تھا اس کے خبر اس کے طلا یہ گر بڑی تیزی سے اپنا کام سرانجام دے رہے تھے اس کے نقیبوں نے اسے اطلاع دے دی تھی کہ چند میل آگے بہت بڑے لشکر کے ساتھ قائد و خیمہ زن ہے اور پلوچس اس کی طرف بھاگ رہا ہے کوٹھائی کے طلا یہ گردن نے اسے یہ خبر بھی پہنچا دی تھی کہ تبت کی ڈھلانوں کے وحشی ہسی قبائل اور خطائی جن کے ساتھ دشت پر قبضہ کرنے کیلئے قائد نے معاہدہ کیا تھا وہ شاہراہ ریشم کے کافی جنوب میں پڑاؤ کر گئے ہیں اس لئے کہ انہیں خبر مل گئی ہے کہ قائد کے ساتھ قبلائی خان کی قوت ٹکرائی ہے اور وہ نتیجے کے انتظار میں ہیں اس کے بعد وہ

حرکت میں آئیں گے۔

ہسی قبائل اور خطائیوں سے بے پرواہ ہو کر کوغٹائی اپنی پوری شدت سے پلوچس کے تعاقب میں تھا یہاں تک کہ پلوچس کے قریب جا پہنچا قائد کو خبر ہو چکی تھی کہ پلوچس شکست اٹھا کر اس کی طرف بھاگ رہا ہے لہذا اس کی آمد سے پہلے ہی اس نے اپنے لشکر کو استوار کر لیا تھا جو نبی پلوچس پہنچا تاہم وہ اسے اپنے لشکر کے بائیں جانب متعین کیا اور کوغٹائی کے سامنے وہ جم گیا تھا۔

لیکن کوغٹائی بھی تیز طوفانوں کی طرح بے روک تھار کئے والا نہیں تھا آتے ہی وہ قائد اور پلوچس کے متحدہ لشکر پر بھاگو فانی تبدیل کرتی دشت نور دی۔ ارتقاء کو تمام کرتے در بدری کے آزاد اور جینے کے وسائل و اسباب کو تباہ و برباد کر دینے والے شدت کے رواں طوفانوں کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔

کوغٹائی اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ سامنے کی طرف سے مکرایا تھا اس کے ساتھ کومانگا تھا جبکہ کوغٹائی کے کہنے پر قائد اور پلوچس کے لشکر پر دائیں جانب سے مار تو اور بائیں جانب سے یورجی آگے بڑھے پھر وہ دونوں قائد اور پلوچس کے دونوں پہلوؤں پر قوتوں کی دلکشی کو بکھیر کر زردیوں کی کہانیوں میں تبدیل کر دینے والی نفرت کی آگ ہر شے کی صورت اور جسامت اوصاف خصائص۔ قوت اور استبداد کو فنا محوں میں تبدیل کر دینے والے مرگ کے اندھے جھکڑوں کی طرح حملہ آور ہو گئے تھے۔

دوسری جانب قائد اور پلوچس بھی جنگ کا وسیع تجربہ اور ایک بڑا لشکر رکھتے ہوئے دشمن کے آگے جھکنے والے نہ تھے جو ابلی کاروائی کرتے ہوئے وہ بھی کوغٹائی کو مانگا مار تو اور یورجی پر آنکھوں سے خون برسا دینے والے نرات کے اندھروں ہذیان کی آنچ کو تیز کرتے کالے تمدن کے آلاب اور زندگی کو ابتداؤں سے دوچار کر دینے والے وحشت بھرے خوابوں کی طرح ٹوٹ پڑے تھے۔

دونوں لشکریوں نے کوہستانی سلسلوں سے گھرنے ان میدانوں میں وحشت برپا کر کے رکھ دی تھی زیت بدترین نامہ اعمال میں ملبوس ہونے لگی تھی انسانی خون پر تارت زمین کے چہرے کو سرخ کرنے لگا تھا وقت کی گرسنہ جھولی میں یاسیت کے اجوال

رقم ہونے لگے تھے چاروں طرف مین کرتے درخت لہولہان پگڈنڈیاں اوپر ادا اس نیلا آسمان ٹیلوں پر سسکتی آئیں۔ پہلی دھوپ میں پھنسی روتی بھوری زمین خدشات بھرے انداز میں دونوں لشکروں کو نگرانتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

جس وقت جنگ اپنے عروج پر آئی تب قائد کے بھجروں نے اطلاع دی کہ اریق بوغا اور بایان دریائے قزل لم کے کنارے پیش قدمی کرتے ہوئے قزل پر حملہ آور ہوئے شہر پر انہوں نے قبضہ کر لیا اور آئی یاروق کو انہوں نے رہا کر دیا ہے۔

قزل شہر قائد کا بڑا پسندیدہ شہر تھا اکثر و بیشتر وہ اسی شہر میں رہائش رکھتا تھا اس کے حصن جانے اور آئی یاروق کے رہا ہو جانے پر قائد کی حالت کانٹوں کے حصن میں پھنسے جذبوں اور پتھر ملی مسافت کے اکیلے مسافر جیسی ہو کر رہ گئی تھی تاہم اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا کوغٹائی اور اس کے سالاروں کو پسا کرنے کے لئے بڑی شدت کے ساتھ اپنے لشکریوں کو ابھارنے لگا تھا۔

پھر قائد اور پلوچس کی بد قسمتی کہ جس وقت وہ اپنے لشکریوں کو لٹکارتے ہوئے زور زور سے حملہ آور ہونے کے لیے چیخ چلا رہے تھے ان کی پشت کی طرف سے بایان اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ ذرے ذرے کو خاک و خون میں تبدیل کر دینے والی پتھروں کی ناگہانی بارش سکون کی چادر کو جھیر جھیر کر دینے والے برفانی خزاؤں کے اندھے عذابوں اور ہر طاقت اور شستی کو خست کر دینے والے نامہربان موسموں کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔

کوغٹائی کو مانگا مار تو اور یورجی کے سامنے پہلے ہی قائد اور پلوچس کی حالت اداس شب میں یادوں کے لباس خلاؤں میں اڑتی آرزوؤں کی دھجیں جیسی ہو رہی تھی وہ بڑی مشکل سے ان چاروں کے حملوں کو روک رہے تھے اب جو بایان پشت کی طرف سے حملہ آور ہوا تب قائد اور اس کے لشکر کی حالت ٹوٹے ٹکس کی کرچیوں اور اھولوں پر سوار ہواؤں کی پچکیوں جیسی ہونا شروع ہو گئی تھی۔

آن کی آن میں قائد اور پلوچس کے لشکر کے ایک سرے سے دوسرے تک یہ خبر پھیل گئی کہ سامنے کی طرف سے کوغٹائی ان کی صفوں کو التا جا رہا ہے جبکہ ان کی

ہے کہ تمہیں خیر و عافیت کے ساتھ نظر بندی سے رہا کر دیا گیا ہے۔

آئی یاروق پھر ویسے ہی لہجے میں بولی۔

میں آپ کی ممنون اور شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری رہائی کا سامان کیا۔

کوغٹائی نے گھورنے کے انداز میں اس کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

کیسی باتیں کرتی ہو تم میری بیوی ہو تمہیں میرا شکر یہ کیوں ادا کرنا چاہیے نظر

بندی سے رہائی میرا فرض تھا بہر حال اس گفتگو کو چھوڑو ذرا میرے پیچھے دیکھو کون کھڑا

ہے آئی یاروق نے چونکتے ہوئے کوغٹائی کے پیچھے دیکھا وہاں حسین اور پر جمال سیرم

خوبصورت جنگلی لباس میں کھڑی مسکرا رہی تھی آئی یاروق آگے بڑھی سیرم بھی حرکت میں

آئی پھر دونوں پر جوش انداز میں ایک دوسرے سے بے تکلیف ہو گئیں تھیں۔

اپنے پہلو میں ان دونوں کو کوغٹائی نے بیٹھنے کے لئے کہا جب وہ بیٹھ گئیں تب

کوغٹائی نے پلوچس کو پیش کرنے کے لئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد دو مسلح جوان پلوچس کو پکڑا کر لائے اور کوغٹائی کے سامنے لا کھڑا کیا

کوغٹائی تھوڑی دیر تک بڑے غور سے اسے دیکھتا رہا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

پلوچس تمہارا ہمارے خلاف جنگ کرنا اتنا بڑا جرم نہیں تمہارا سب سے بڑا جرم یہ

ہے کہ تم نے میری بیوی کے خلاف ریشہ دو انیاں شروع کیں تم نے اس کے باپ قائد کو

بھڑکایا کہ یہ کوغٹائی کو چھوڑ کر کسی اور سے شادی کرے اور تم بھی اس سے شادی کے

خواہش مند تھے تم نے ہی میری بیوی کو نظر بند کرنے کیلئے قائد کو کہا یاد رکھنا آئی یاروق

میری روح۔ میرے جسم کا ایک حصہ ہے اگر اسے تھوڑا سا بھی گزند پہنچتا تو میں تمہارے

جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے چیل کوڑوں کے سامنے پھینک دیتا۔

سن قسمت کے بیو پارٹی اچھے بیواہن کے نیچے بدی کی خواہش رکھنے والے کیا

تجھے شکست دے کر ہم نے تیری ہوس کے پندار کو سلگتے خیالوں میں تبدیل نہیں کر دیا۔

کالے اعمال کے پجاری اندھی ہوس کے بھکاری تیری یادوں کی دستوں تیری انا کے

صحیفوں کو اور تیری نظر کی دسترس میں کیا خوب ہم نے روتی رت کے رتکے بھرے ہیں

اب تو بھئی شمعوں کی طرح اداس اور افسردہ کیوں ہے اپنی گردن کو سیدھا کر تیرگی کے

پشت کی طرف سے بایان اپنی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ حملہ آور ہو چکا ہے اس خبر

نے قائد اور پلوچس کے لشکریوں کے پاؤں تلے سے زمین ہلا کر رکھ دی تھی تھوڑی دیر

کے مزید جنگ کے بعد قائد اور پلوچس کو بدترین شکست ہوئی اور وہ بھاگ کھڑے

ہوئے پلوچس اپنے چند لشکریوں کے ساتھ زندہ گرفتار ہو گیا جبکہ قائد دو بچے کچھے لشکر کو

لے کر شمر قند کی طرف بھاگ گیا تھا کوغٹائی نے اس کا تعاقب نہیں کیا تھا شاید وہ یہ چاہتا

تھا کہ وہ جان بچا کر شمر قند کی طرف بھاگ جائے اور آئینہ و جنگوں سے باز رہے۔

جنگ کے اختتام پر پلوچس اور اس کے ساتھیوں کو ایک طرف کھڑا کر دیا گیا

کوغٹائی اور بایان نے سب سے پہلے اپنے زخمی ہونے والے لشکریوں کی دیکھ بھال کی

پھر کوغٹائی بایان کو مانگا مارتو یورجی ایک جگہ بیٹھ گئے اس موقع پر کوغٹائی بایان کو مخاطب

کرتے ہوئی کچھ کہنے ہی والا تھا کہ بایان نے اسے مخاطب کرنے میں پہل کر لی۔

امیر کوغٹائی آپ یقیناً مجھ سے پوچھیں گے کہ آپ کی بیوی اور میری بہن آئی

یاروق کہاں ہے پھر مسکراتے ہوئے بایان نے تالی بھائی تالی بچتے ہی ایک طرف سے

خوبصورت اور زرق برق جنگلی لباس میں آئی یاروق اس طرح نمودار ہوئی جس طرح

خواب لہجوں میں گلاب رتوں اور زندگی کے حسین سنہری لہجوں میں ہونٹوں پر کھیتی

مسکراہٹ نے اپنے وجود کا تعارف کر دیا ہو وہ مسکراتے ہوئے کوغٹائی کی طرف بڑھ

رہی تھی اس موقع پر وہ ہفت رنگ جامہ پہنے حسین دھنک اور گلابوں کے لمبوں زیب تن

کئے سات سروں کی سرسوتی جیسی دل کش ہو رہی تھی اس کے ہونٹوں پر امر ہوتے سیال

لہجوں جیسی مسکراہٹ تھی اس کے چہرے پر شبنم افروز نو خیزیوں کا احیاء تھا ایسا لگتا تھا گویا

اسرار کون و مکان سے نمودار ہو کر جگمگاتے ستاروں کا جھرمٹ اچانک سامنے آ گیا ہو

اسے دیکھتے ہی کوغٹائی اپنی جگہ پر کھڑا ہوا دوسرے لوگ بھی کھڑے ہو گئے تھے لگاتے اور

شرماتے ہوئے آئی یاروق کوغٹائی کے پاس آئی اور مٹھاس برساتی آواز میں وہ دھیمے

سے لہجے میں بولی۔

آپ کیسے ہیں؟

کوغٹائی مسکرا دیا اور کہنے لگا میں ٹھیک ہوں خداوند قدوس کی مہربانی اور اس کا شکر

جائے گا اس لئے کہ خطایوں اور ہسی قبائل کا خاتمہ کرنا بھی ضروری ہے تاکہ آگے والے دور میں وہ ہمارے خلاف مزید کوئی سازش نہ کر سکیں۔

بایان کے علاوہ دیگر سارے سالاروں نے کوغنائی کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا پھر زخیوں کی دیکھ بھال کی گئی آئی یاروق اور سیرم دونوں کوغنائی کے پورے میں منتقل ہو گئی تھیں لشکر نے ایک شب وہاں قیام کیا اگلے روز متحدہ لشکر پھر کوچ کرتے ہوئے جنوب کا رخ کر رہا تھا۔

☆☆☆☆

امین جب کسی کے خلاف سازشیں کی جاتی ہیں تو سازش کرنے والے کو اس کی سازش کی سزا بھی ملتی ہے۔

میں کوغنائی کی حیثیت سے تیرے لیے کوئی سزا تجویز نہیں کروں گا میری غیر موجودگی میں تو نے میری بیوی آئی یاروق کے ساتھ کیا سازشیں کیں یہ میری بیوی آئی یاروق مجھ سے بہتر جانتی ہے میں تیرا معاملہ اس کے حوالے کرتا ہوں یہی تیرے لیے سزا تجویز کرے گی۔

پھر کوغنائی نے اپنے پہلو میں بیٹھی آئی یاروق کی طرف دیکھا اور کہنے لگا آئی یاروق یہ پلوچس تمہارے سامنے ہے یہ تمہارے خلاف جو سازشیں کرتا ہے ان کی سزا تم خود ہی اس کو دو۔

آئی یاروق تھوڑی دیر مسکراتے ہوئے بڑے پیار اور محبت میں کوغنائی کی طرف دیکھتی رہی پھر اچانک اس کے چہرے پر کڑھکی پھیل گئی ایک دم اٹھ کھڑی ہوئی چند قدم آگے بڑھی ایک جھٹکے کے ساتھ اس نے اپنی تلوار بے نیام کی مزید آگے بڑھی تلوار کو بلند کیا تلوار برساتی اور پھر اس نے سب کے سامنے پلوچس کی گردن کاٹ دی تھی۔

پلوچس کی لاش کوغنائی کے کہنے پر کچھ سلح جواں ایک طرف لے گئے تھے اپنی تلوار کو نیام میں ڈالتے ہوئے آئی یاروق پھر کوغنائی اور سیرم کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئی تھی اس موقع پر اپنے سارے سالاروں کو مخاطب کرتے ہوئے کوغنائی کہہ رہا تھا میرے عزیز میں جانتا ہوں اس وقت اریق بوغنا قزل شہر میں ہے اور وہ اس بات کا منتظر ہوگا کہ ہم قزل شہر میں آئیں اور اس سے ملیں لیکن مجھے میرے مخبر اطلاع دے چکے ہیں کہ خطائیوں اور ہسی قبائل کا ایک بہت بڑا لشکر شاہراہ ریشم کے جنوب میں پڑاؤ کیے ہوئے ہے انہیں خبر ہوگئی ہے کہ قتلانی خان کے لشکر نے قاندو پر حملہ کر دیا ہے اور وہ اس جنگ کے نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے عمل کی ابتداء کریں گے۔

بایان کچھ قاصد اریق بوغنا کی طرف روانہ کر دو اس سے کہو کہ ہم اس سے ہلنے قزل شہر کی طرف نہیں آئیں گے آج کا دن اور آنے والی شب لشکر یہاں پڑاؤ کر کے آرام کرنے کا زخیوں کی دیکھ بھال کی جائے گی اگلے روز صبح ہی صبح یہاں سے کوچ کیا

مارگزیدہ کی طرح دستی خاموشیوں میں ریت کی سسکیاں بھر دینے والے بے سمت سیماںی  
ہواؤں کے طوفانوں۔ ہر سمت ہر نام کو نا آشنا کر دینے والی حسرتوں اور تال کو ہر شے سے  
محروم کرتی اور ہر چیز سے دست گریبان ہوتی خون ریزیوں کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔

خطائیوں اور ہسی قبائیل نے اپنی پوری طاقت اور قوت سے مقابلہ کیا لیکن کوغنائی  
بایان کو مانگا مار تو یورجی کے پہلے ہی زور دار حملوں میں خطائیوں اور ہسیوں کے قدم اکھڑ  
کر رہ گئے تھے کوغنائی اور اس کے سالاروں نے بڑی تیزی سے دونوں قبائیل کی صفیں  
اڑاتے ہوئے بڑی تیزی سے ان کی حالت بے رنگ و بو پھولوں بے آب و تاب برق۔  
بے خدو خال حسن اور بے قامت مباحثہ جیسی کرنا شروع کر دی تھی خطائی اور ہسی قبائیل  
نے جب دیکھا کہ بڑی تیزی سے حملہ آور ان کی تعداد کم کرتے جا رہے ہیں انہوں نے  
یہ بھی اندازہ لگا لیا کہ حملہ آور اگر اسی طرح زندگی کے طوفانوں اور بے روگ اندھے  
بھگڑوں کی طرح ان پر حملہ آور ہوتے رہے تو بہت جلد ان کی حالت شب گزیدہ سورے  
ظلمتوں کی رات اور بے منزل مسافر سے بھی بدترین ہو کر رہ جائے گی لہذا دونوں قبائیل  
نے آپس میں مشورہ کیا پھر اپنی جانیں بچانے کے لئے وہ بھاگ کھڑے ہوئے کوغنائی  
بایان کو مانگا مار تو یورجی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ ان کے تعاقب میں لگ گئے  
تھے۔

یہ تعاقب جنوب میں دریائے برہم پتر تک جاری رہا یہاں تک کہ دریا کو عبور  
کر کے دونوں قبائیل ہمالیہ کی ڈھلانوں کی طرف بھاگ گئے جب دونوں قبیلوں کے لشکر  
دریا کو پار کر گئے تب کوغنائی نے تعاقب ترک کر دیا پھر کوغنائی اپنے لشکر کے ساتھ  
دریائے برہم پتر کے بائیں کنارے کے ساتھ ساتھ مشرق کی طرف بڑھ رہا تھا۔

مشرق کی طرف سفر کرتے ہوئے کوغنائی اور بایان کا ٹکراؤ ایک بار برما کے ایک  
لشکر سے ہوا اسے بھی ان دونوں نے بدترین شکست دی انہیں شکست دیتے ہوئے ان  
کے ہاتھ کافی مال و اسباب بھی لگا اس کے بعد پھر انہوں نے اپنے لشکر کے ساتھ مشرق  
کی طرف سفر جاری رکھا تھا۔

کوغنائی اپنے لشکر کے ساتھ دریائے برہم پتر کے کنارے گئے جب اس جگہ

خطائیوں اور ہسی قبائیل کے لوگوں کو یہ خبر تو ہو گئی تھی کہ تھان شیان کے دروں  
کے قریب قائد کے سالار پلوچس کو قبلائی خان کے سپہ سالار اعلیٰ کوغنائی نے شکست  
دے دی ہے لیکن ان کے پاس یہ خبریں نہ پہنچیں تھیں کہ قائد اور اس کے متحدہ لشکر کو بھی  
شکست ہوئی ہے پلوچس مارا جا چکا ہے اور قائد و اپنی جان بچانے کے لئے بچے کچے لشکر  
کے ساتھ شمر قند کی طرف بھاگ گیا ہے۔

اور پھر دوسری بات یہ کہ خطائی اور ہسی دونوں قبائل کوغنائی کی طاقت اور قوت اس  
کی جنگی مہارت اور تجربے سے نا آشنا تھے کوغنائی جب اپنے متحدہ لشکر کے ساتھ شاہراہ  
برہم پتر کو عبور کرنے کے بعد بڑی تیزی سے جنوب کی طرف بڑھتے ہوئے ان کے قریب  
پہنچا تب ان کے تجربوں نے اطلاع کر دی کہ قائد و شمر قند کی طرف بھاگ گیا ہے اور یہ کہ  
پلوچس قتل کیا جا چکا ہے اور قبلائی خان کا لشکر اب ان پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے اس کے  
باوجود دونوں قبائل قبلائی خان کے لشکر سے ٹکرانے کا عزم کر چکے تھے اس لئے کہ ان  
کے پاس خاصا بڑا لشکر تھا اور انہوں نے قسمت آزمائی کا فیصلہ کر لیا تھا۔

دوسری جانب کوغنائی بھی انہیں سنبھلنے کا موقع نہیں دینا چاہتا تھا ان کی طرف پیش  
قدمی کرتے ہوئے راستے ہی میں اس نے اپنے لشکر کی ترتیب درست کر لی تھی درمیانی  
حصے میں وہ خود رہا اس کے ساتھ کو مانگا تھا اپنے بائیں جانب اس نے بایان کو رکھا دائیں  
جانب مار تو اور یورجی تھے پھر خطائیوں اور ہسی قبائیل کے پاس پہنچتے ہی کوغنائی اور اس  
کے سالاروں نے زور دار انداز میں ٹکبیریں بلند کیں پھر وہ خطائیوں اور ہسی قبائیل پر



لیا۔

کیا یہ خبر قبلائی خان تک پہنچ چکی ہے۔

آنے والا ایک قاصد پھر بول پڑا۔

جی ہاں قبلائی خان کو شیرامون کروچکی اور اپنے لشکر کے مارنے جانے کی خبر ہو

چکی ہے اور اسے اس شکست اور شیرامون اور کروچکی کے مارے جانے کا بے حد دکھ اور

صدمہ ہوا اب قبلائی خان نے آپ کو فوراً زائے تون کی بندرگاہ میں طلب کیا ہے اس

لئے کہ یہ خبریں آرہی ہیں کہ شیرامون کروچکی اور ان کے لشکر کا خاتمہ کرنے کے بعد

آلائی دیشیوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں اور ان تک یہ بھی خبریں پہنچ چکی ہیں کہ قبلائی کے

لشکر کے بہترین سالار لشکر کے ایک بڑے حصے کے ساتھ قاندو سے جنگ کرنے کے

لئے جا چکے ہیں اور قبلائی خان آچو کے ساتھ زائے تون کی بندرگاہ پر اکیلا ہے لہذا وہ

زائے تون کی بندرگاہ پر قبلائی پر حملہ آور ہونے کی تیاری میں مصروف ہیں اسی بناء پر

قبلائی خان چاہتا ہے کہ آپ فی الفور سارے لشکر کے ساتھ زائے تون پہنچیں تاکہ آلائی

قبائل کا سدباب کیا جاسکے۔

قبلائی خوزی دیر تک گردن جھکائے گہری سوچوں میں ڈوبا رہا اس دوران اس

کی دائیں بائیں اپنے گھوڑوں پر سوار باہان کو مانگا مار تو یورجی اور دیگر بڑے بڑے سالار

بڑے غور سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے آہستہ آہستہ اس نے گردن سیدھی کی ایک

گہری نگاہ باری بار کو مانگا مار تو اور یورجی پر ڈالی آخر میں اس کی نگاہیں باہان پر جم گئیں

تھیں پھر اس نے باہان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

باہان! شیرامون اور کروچکی کے مارنے جانے کا جو دکھ اور صدمہ تمہیں ہوگا اس کا

اندازہ میں لگا سکتا ہوں جن خیالات کا میں اظہار کرنے لگا ہوں اس سے تم لوگ اتفاق

کرو یا نہیں لیکن۔۔۔

قبلائی اپنی بات مکمل نہ کر سکا اس لئے کہ بڑی عقیدت اور ارادتمندی سے اس کی

طرف دیکھتے ہوئے باہان بول پڑا۔

امیر آپ کس قسم کی گفتگو کرتے ہیں میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ آپ حکم دیں

پہنچا جہاں دریائے برہم پتر مشرق کی طرف بڑھتے بڑھتے اچانک اپنا رخ بدلتے ہوئے

جنوب کی طرف جاتا ہے تو سامنے کی طرف سے کچھ قاصد آتے دکھائی دیئے کوغٹائی اور

باہان پہچان گئے کہ وہ ان کے قاصد تھے کوغٹائی نے لشکر کو روک جانے کے لئے کہا اتنی دیر

تک سامنے کی طرف سے آنے والے سوار قریب آ گئے جب وہ کوغٹائی اور باہان کے

سامنے آئے تب کوغٹائی نے انہیں مخاطب کیا۔

میرے عزیزوں تمہارے چہرے بتاتے ہیں کہ تم ہمارے لیے کوئی اچھی خبر لے کر

نہیں آئے۔

یہ کہو خاقان قبلائی ٹھیک ہے؟

آنے والوں میں سے ایک بول پڑا۔

امیر کوغٹائی خاقان قبلائی بالکل ٹھیک ہے آپ نے جو خاقان شیان کے دروں کے

پاس قاندو کے سپہ سالار پلوچس اس کے بعد قاندو کو جو شکست دی ہے اور پلوچس کو قتل کیا

ہے اس کی ساری خبریں قبلائی خان تک پہنچ چکی ہیں قبلائی خان تک یہ بھی خبر پہنچی چکی تھی

کہ قاندو سے بننے کے بعد آپ خطائیوں اور ہسی قبائل پر حملہ آور ہوں گے لہذا آپ

سے ملنے کے لئے ہم نے یہ راستہ اختیار کیا آپ لوگوں کے لئے ہم ایک انتہائی بری خبر

لیکر آئے ہیں۔

آپ جانتے ہیں آپ کے دشمن ایشیاء کی طرف روانہ ہونے کے بعد قبلائی خان

نے شیرامون کروچکی دونوں کو ٹانگ کنگ کے جنگلوں کے دیشیوں سے بننے کے لئے

بھجوا تھا لیکن بد قسمتی سے جب شیرامون اور کروچکی جنگل کے وسطی حصے میں پہنچے تو آلائی

قبائل عجیب سے انداز میں ان پر حملہ آور ہوئے۔ شیرامون اور کروچکی کو شکست ہوئی

سارے لشکر کا خاتمہ کر دیا گیا شیرامون اور کروچکی بھی اس جنگ میں کام آچکے ہیں

(مورخین لکھتے ہیں کہ قبلائی خان کو ٹانگ کنگ کے جنگلوں میں اپنے مارے جانے والے

دو چھ سالاروں کے مرنے کا بے حد دکھ اور صدمہ ہوا تھا)

یہ خبر سن کر کوغٹائی ہی نہیں باہان کو مانگا مار تو یورجی اور دیگر سالاروں کی بھی گردنیں

دکھ اور غم میں جھک گئیں تھیں کچھ دیر ایسا ہی سماں رہا پھر کوغٹائی نے آنے والوں کو مخاطب

بایان کے ان الفاظ پر کوغنائی تھوڑی دیر مسکرایا پھر آنے والے مجھوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا میرے عزیز دو تم جاؤ قبلانی خان سے جا کر کہنا آلائی قبائیل کی جرات ہوگی کہ وہ جنگلات سے نکل کر زائے تون میں اس اس پر حملہ آور ہو جائیں میں زیتون کا رخ نہیں کروں گا سیدھا آلائی قبائیل کی طرف جا رہا ہوں اور ان کا خاتمہ کرنے کے بعد قبلانی خان کے پاس آؤں گا اب تم لوگ جاؤ۔

ان قاصدوں نے عجیب سی عقیدت میں کوغنائی کی طرف دیکھا پھر اپنے گھوڑوں کے رخ انہوں نے موڑے انہیں ایڑ لگائی اور انہیں سر پٹ دوڑاتے ہوئے جدھر سے آئے تھے اسی جہتی چلے گئے تھے۔

قاصدوں کے جانے کے بعد کوغنائی نے بایان کو مانگا مار تو اور یورجی کو ہاتھ کے اشارے سے اپنے قریب آنے کے لئے کہا جب وہ سب قریب آن کر کے تب کوغنائی نے دھمکے لہجے اور رازداری میں انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیز وان وحشی قبائیل سے بننے کے لئے میرے ذہن میں ایک طریقہ کار ہے وہ تم سے میں کہتا ہوں اس میں اگر کوئی تبدیلی کرنا چاہے تو وہ ہم سب کے لئے سود مند ہوگی شیرامون اور کروہ کی یقیناً ہمارے بہترین بھیرت رکھنے والے جرنیل تھے ان وحشی قبائیل نے ان کا خاتمہ کر دیا اس کا مطلب ہے ان کی جنگی طاقت کوئی معمولی نوعیت کی نہیں ہے۔

کوغنائی پھر لہجہ بھر کے لئے رکا اور کہنے لگا۔

بایان جو لشکر تمہارے پاس ہے اس کے دو حصے کیے جائیں گے ایک تمہارے پاس ہے گا دوسرا کو مانگا کی سرکردگی میں ہوگا میرے پاس جو لشکر ہے وہ میرے ساتھ ہی رہے گا اس طرح ہمارے لشکر کے پانچ حصے ہو جائیں گے جس ترتیب کو تم نے سامنے رکھتے ہوئے ناگنگ کنگ کے جنگوں میں آلائی قبائیل سے جنگ برپا ہے وہ ترتیب میں تم سے کہتا ہوں اور وہی ترتیب رکھ کر جنگل میں داخل ہونا ہے۔

بایان جہاں تک میرا تجربہ اور جنگی بصیرت ہے اس جنگل میں آلائی قبائیل کسی بھی صورت سامنے کی طرف سے حملہ آور نہیں ہوں گے میرے خیال میرا اندازہ ہے یہی

مجھے کیا کرنا ہے۔

کوغنائی نے تیز نگاہوں سے بایان کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

بایان ایسی بات نہیں ہے جو کچھ میں کہنے لگا ہوں وہ میرے اپنے خیالات ہیں میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ میں تمہیں جو کچھ کہوں آنکھیں بند کر کے ہاں سے ہاں نہیں ملانی اپنے جذبات اپنے خیالات کا کھل کے اظہار کرنا ہے۔

کوغنائی لہجہ بھر کے لئے رکا پھر وہ کہہ رہا تھا۔

میرے عزیز شیرامون اور کروہ کی کا مارا جانا ہمارے لشکر کے لئے بہت بڑا نقصان ہے میں یہاں سے سیدھا زائے تون میں قبلانی خان کے پاس نہیں جاؤں گا اگر تم سب لوگ مجھ سے اتفاق کرو تو میں سیدھا یہاں سے ناگنگ کنگ کے جنگوں کا رخ کروں گا اور آلائوں سے نٹ کر اور ان کا خاتمہ کر کے سرخروئی کی حالت میں قبلانی خان کے پاس جانا پسند کروں گا یہ میرے اپنے خیالات میں اب تم کو تم لوگ کیا کہتے ہو۔

بایان کوغنائی کے دائیں جانب تھا جبکہ کو مانگا مار تو یورجی بائیں جانب تھے بایان اپنے گھوڑے کو حرکت میں لایا بائیں جانب گیا ان تینوں سے تھوڑی دیر تک مشورہ کرتا رہا پھر کوغنائی کے دائیں جانب آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے کوغنائی آپ نے جو کچھ کہا ہے اس سے ہم سب متفق ہیں اس پر عمل کیا جائے

گا۔

کوغنائی نے پھر بایان کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

بایان میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ آنکھیں بند کر کے میری ہاں میں ہاں نہیں ملانی تم ایک اچھے تجربہ کار اور جنگ کا وسیع تجربہ رکھنے والے سالار ہو میں تمہارے خیالات بھی جانا پسند کروں گا۔

تھوڑی دیر تک بایان دھیرے دھیرے مسکرایا پھر بڑی عاجزی میں کہہ رہا تھا۔

میرے محترم جو کچھ آپ نے کہا ہے یوں جائیں یہ میرے ہی خیالات ہیں انہیں پر

عمل کرنے میں ہماری بقا اور آسودگی ہے اس کے علاوہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

کھیل انہوں نے شیرامون اور کرودکچی کے ساتھ کھلیا ہوگا اور ان پر وہ غالب رہے۔

ہمارے لشکر کے جو پانچ حصے بنیں گے اس میں سب سے آگے بائیں تمہارا حصہ رہے گا تم اپنے لشکر کی اگلی دو صفیں چھوڑ کر تیسری صف کے آگے ہو گے لشکر کے وسطی حصے میں کومانگا اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ ہوگا یہ اپنے حصے کے لشکر کے بالکل آگے رہے گا لشکر کے پچھلے حصے میں خود ہوں گا میں بھی اپنے لشکر کی پچھلی دو صفیں چھوڑ کر تیسری صف سے پیچھے رہوں گا اسی ترتیب کے لحاظ سے مار تو دائیں جانب اور یورجی بائیں جانب اپنے اپنے لشکر کے ساتھ رہیں گے۔

ایک بات یاد رکھنا ٹانگ کنگ کے جنگلوں میں جب ہم داخل ہوں گے تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں وحشی قبائل تین اطراف سے ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش کریں گے دائیں بائیں اور پیچھے سے سامنے کی طرف سے وہ بھی ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہیں کریں گے اس لئے وہ جانتے ہیں اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو انہیں فی الفور بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جو ترتیب میں نے بتائی ہے اگر یہ ترتیب لے کر ہم آلائیوں کے جنگل میں داخل ہوں گے تو ظاہری بات ہے سامنے کے حصے کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ وحشی قبائل پیچھے یا دائیں بائیں یا تینوں اطراف سے حملہ آور ہو سکتے ہیں اب اگر وہ پچھلی سمت سے حملہ آور ہوتے ہیں تو وہ میرے حصے کا لشکر ہوگا اس کی جو پچھلی صف ہوگی اس کے جوان اپنی پیٹھوں پر اپنی ڈھال باندھ کر رکھیں گے اور اس سے جو اگلی صف ہوگی وہ اپنے آپ کو تیروں سے مسلح کیے رکھیں گے ایسا ہی مار تو یورجی اور تمہارے لشکر کے جوان بھی کریں گے اب اگر پچھلے سمت سے حملہ ہوتا ہے تو میری سب سے پچھلی صف ویسے کی ویسے ہی رہے گی صرف واپس مڑے گی اور اپنے سامنے ڈھالیں کرے گی دوسری صف والے جن کے پاس تیر اور کمان تیار ہوں گے وہ پشتی طرف سے حملہ آور ہونے والوں پر تیز تیر اندازی کریں گے ان کو خاصا نقصان پہنچائیں گے جب ایسا ہو چکے گا تو میں اپنے لشکر کے سامنے آ جاؤں گا اور پھر دشمن پر حملہ آور ہو جاؤں گا یہی طریقہ کار مار تو اور یورجی بھی کریں گے اگر دشمن دائیں بائیں سے ان کے حصوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور اگر دشمن

سامنے کی طرف سے بھی ہم پر یلغار کرتا ہے تو جو طریقہ میں نے بتایا ہے یہی طریقہ بائیں تم بھی کرو گے۔

جہاں تک کومانگا کا تعلق ہے تو اگر چاروں طرف سے ہم پر حملہ ہوتا ہے تو کومانگا جب دیکھے گا کہ ہمارے لشکر کے کس حصے میں کمزوری کے آثار ہیں تو یہ اس حصے کی مدد کو پہنچے گا اور اگر وہ وحشی سامنے کی طرف سے حملہ آور نہیں ہوتے تو پھر دوسرا رخ اختیار کیا جائے گا بائیں تم مار تو پر حملہ آور ہونے والوں پر ٹوٹ پڑنا جبکہ کومانگا یورجی کے حصے کی مدد کرے گا ساتھ ہی ساتھ تم دونوں سامنے کی طرف بھی دھیان رکھنا کہ کہیں دشمن دھوکہ دہی سے کام لے کر سامنے کی طرف سے حملہ آور ہو کر ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرے۔

بایں اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو مجھے امید ہے بہت جلد ان جنگلوں میں ہم ان وحشی قبائل کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے یہی ہے وہ تدبیر جو میرے ذہن میں ہے اب سب سے میری التماس ہے کہ اسے میری تجویز سمجھ کر آنکھیں بند کر کے اس پر تائید کی مہر مت لگانا اچھی طرح سوچو اس کے بعد اپنا اپنا فیصلہ دو۔

کوغٹائی جب خاموش ہو تو بائیں مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

امیر محترم میں تو اس سلسلے میں کوئی مشورہ نہیں کروں گا جہاں تک میرا ذاتی خیال ہے میں اس سے متفق ہوں میرے خیال میں اس سے بہتر تجویز ہو ہی نہیں سکتی کومانگا یورجی اور مار تو نے بھی جب ایسے الفاظ ادا کر دیئے تب کوغٹائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

جو کچھ میں نے کہا ہے یہ ساری ترتیب پہلے اپنے لشکریوں کو سمجھا دو میں بھی اپنے حصے کے لشکر کو یہ طریقہ کار سمجھاتا ہوں اس کے بعد آگے بڑھتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی کوغٹائی سمیت سارے سالار مڑے اور اپنے اپنے حصے کے لشکریوں کو وحشی قبائل سے نبٹنے کے لئے جو طریقہ کار وضع کیا گیا تھا اس کی تفصیل بتانے لگے تھے کوغٹائی کے ساتھ جب سارے سالار لشکر کے آگے آئے تب کوغٹائی کو کوئی خیال نہ رہا وہ چونکہ ایک دم بائیں کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

بایں میرے بھائی قبائلی خان کے جو قاصد تھوڑی دیر پہلے یہاں سے گئے ہیں

تھا وہ اپنے یورت میں داخل ہوا اندر آئی یاروق اور سیرم دونوں پریشان تھیں کہ لشکر کو روک کیوں دیا ہے جو نبی کو غنائی اندر آیا دونوں اٹھ کھڑی ہوئیں پھر بڑی پریشانی میں آئی یاروق نے کوغنائی کی طرف دیکھا اور پوچھا۔

آپ نے لشکر کیوں روک دیا ہے خیریت تو ہے

اس پر کوغنائی بڑے پیارے انداز میں دونوں کی طرف دیکھتا رہا کہنے لگا۔

لشکر میں نے اس لئے روکا ہے کہ یہاں سے زائے تون کی بندرگاہ قریب ترین ہے وہیں قبلائی خان نے اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیا ہوا ہے میں نے ابھی تک تم دونوں پر یہ انکشاف نہیں کیا کہ جس وقت میں تمہیں حاصل کرنے کے لئے مشرق سے مغرب کی طرف آیا تھا تو ہماری غیر موجودگی میں قبلائی خان نے شیرامون اور کروہکی کو ناگ کنگ کے جنگلوں کے وحشی آلائی قبائیل سے بٹنے کے لئے بھیجا تھا لیکن قاصد یہ بری خبر لے کر آئے ہیں کہ ان وحشیوں نے نا صرف یہ کہ سنگولوں کے سارے لشکر کا خاتمہ کر دیا ہے بلکہ شیرامون اور کروہکی کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔

اب قبلائی نے فی الفور مجھے اپنے پاس بلایا ہے کہ وہ قبائیل قبلائی خان پر بھی حملہ آور ہونا چاہتے ہیں لیکن میں قبلائی خان کا رخ نہیں کر رہا بلکہ اپنے سارے لشکریوں کے ساتھ ناگ کنگ کے جنگلوں کا رخ کروں گا ان کا خاتمہ کرنے کے بعد میں قبلائی خان کے پاس آؤں گا۔

سنو آئی یاروق اور سیرم لشکر میں تمہارے علاوہ اور بہت سی عورتیں اور بچے بھی ہیں جو قاصد قبلائی خان کی طرف سے آئے تھے انہیں میں نے روک لیا ہے ساری عورتیں اور بچے قاصدوں کے اور محافظ دستوں کے ساتھ زائے تون کی بندرگاہ کا رخ کریں گے میں تم دونوں کو اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتا اس لئے کہ ان جنگلوں میں ہمیں آلائی قبائیل کے خلاف بڑی بڑی برقی رفتار سے ادھر ادھر حرکت کرتے ہوئے ان کا خاتمہ کرنا پڑے گا لہذا ساری عورتوں کو ساتھ رکھا جائے تو ہمارے لئے کئی مسائل اٹھائیں گے۔

اس موقع پر آئی یاروق نے کچھ سوچا پھر وہ بوغنائی کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے

انہیں واپس بلاؤ تیز رفتار سواران کی طرف روانہ کرو انہیں کہو فی الفور میرے پاس آئیں میں ان سے ایک اور کام لینا چاہتا ہوں جسے میں بھول گیا تھا۔

نبایان یا کسی دوسرے سالار نے یہ ہنسی پوچھا کہ کیا غلطی یا کیا کوتاہی رہ گئی ہے اس وقت نبایان نے قاصدوں کو بلانے کے لئے تیز رفتار سوار روانہ کر دیئے تھے۔ لشکر بھی آگے بڑھنے لگا تھا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ قاصد واپس آئے تو مسکراتے ہوئے انہیں کوغنائی نے مخاطب کیا۔

میرے عزیزو مجھ سے ایک غلطی ہوئی تم فی الحال میرے ساتھ سڑ کر رہو میں تم سے کیا کام لینا چاہتا ہوں یہ میں تمہیں آگے چل کر بتاؤں گا اس کے ساتھ قاصد لشکر کے ساتھ پیش قدمی کر رہے تھے۔

پورا لشکر جب ایسے مقام پر پہنچا جہاں ناگ کنگ کے جنگلوں کی طرف جانے کے لئے زائے تون کی بندرگاہ قریب ترین پڑتی تھی وہاں کوغنائی نے لشکر کو روک دیا پھر نبایان اور دوسرے سالاروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

میرے عزیزو تم جانتے ہو ہمارے لشکر میں کافی عورتیں اور لشکریوں کے بال بچے شامل ہیں ناگ کنگ کے جنگلوں میں آلائی قبیلے کے وحشیوں سے بٹنے کے لئے ہم انہیں ساتھ لے کر نہیں جاسکتے یہ ہمارے لیے مسئلہ بن جائیں گے لہذا جو قاصد قبلائی خان کی طرف گئے تھے انہیں واپس میں نے اس لئے بلایا تھا کہ ان ساری عورتوں اور

بچوں کو قاصدوں کے ساتھ زائے تون کی بندرگاہ کی طرف روانہ کرتے ہیں ان کے ساتھ ان کی حفاظت کے لئے مسلح دستے بھی روانہ کرتے ہیں کیا تم لوگ میری اس تجویز سے اتفاق کرتے ہو یہی وہ غلطی تھی جو مجھ سے ہوئی جس کی بناء پر قاصدوں کو واپس بلانا پڑا۔

سارے سالاروں نے کوغنائی کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر کوغنائی کے کہنے پر سب اپنے اپنے لشکر میں شامل عورتوں کو ایک جگہ جمع کرنے کے لئے بیچھے ہٹ گئے تھے۔

کوغنائی اپنے لشکر کے بیچھے اس جگہ آیا جہاں اس کے یورت کو بھینچے والا چھڑا کھڑا

جھی۔

لیکن امیر میں اور سیرم تو آپ کے لیے مسک نہیں بنیں گے ہم تو جنگی لباس میں آپ کے لشکر میں شامل ہو کر دشمن کیخلاف جنگ کریں گی۔  
کوغٹائی مسکرایا اور کہنے لگا۔

آئی یاروق ایسا صرف تم کر سکتی ہو۔ سیرم تیغ زنی سے بالکل ناواقف ہے لشکر کی کوئی اور عورت بھی ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں۔

آئی یاروق کوغٹائی کی بات کاتے ہوئے پھر بول پڑی۔

لیکن میں اور سیرم آپ کے لئے پریشان رہیں گی اگر ان وحشیوں نے شیرامون کو روکھی اور ان کے لشکر کا خاتمہ کر دیا ہے تو یقیناً ان جنگلوں میں وہ ایک خاص اور مستحکم قوت رکھتے ہیں۔

دیکھو آئی یاروق اس سے متعلق تم پریشان مت ہو۔

میں ان سے ایسا بنوں گا کہ ان کا خاتمہ کر کے رہوں گا بس میری تم سے التماس ہے کہ مجھ سے بحث مت کرنا سیرم کے ساتھ زائے تون کی بندرگاہ کی طرف جانے کے لئے تیار ہو جاؤ لشکر کی جس قدر عورتیں ہیں انہیں ایک جگہ جمع کیا جا رہا ہے ہذا تمہارے یورت کو بھی لشکر سے باہر نکالا جائے گا پھر محافظ دوستوں کے ساتھ تم زائے تون کی طرف روانہ ہو جانا۔

آئی یاروق نے لمحہ بھر کے لئے عجیب سے پیارے انداز میں کوغٹائی کی طرف دیکھا پھر سیرم سے صلاح مشورہ کیا اس کے بعد ہار ماننے کے انداز میں کہنے لگی ٹھیک ہے جیسا آپ کہتے ہیں ویسا ہی ہوگا۔

کوغٹائی اس کا جواب سن کر خوش ہو گیا تھا یورت سے وہ باہر نکلا پھر لشکر کے اندر عورتوں کے جس قدر یورت تھے انہیں لشکر کے آگے لایا گیا اور قبائلی خان کی طرف سے آنے والوں کا قصد اور چند محافظ دستوں کے ساتھ انہیں زائے تون کی طرف روانہ کر دیا گیا تھا ان کی روانگی کے بعد کوغٹائی اپنے پورے لشکر کے ساتھ بڑی برق رفتاری سے ٹانگ کٹ کے جنگلوں کا رخ کر رہا تھا۔

ایک روز قبائلی خان اپنے پوتے تیمور ماگس پالیو چاؤ۔ آچو اور کچھ دوسرے لوگوں کے ساتھ بیٹھا کسی موضوع پر گفتگو کر رہا تھا کہ جو قاصد اس نے کوغٹائی کی طرف بھیجے تھے وہ اس کے سامنے پیش ہوئے۔

انہیں دیکھتے ہی قبائلی خان اور اس کا پوتا تیمور چونک سے پڑے تھے پھر قبائلی خان نے انہیں مخاطب کیا۔

میرے عزیزو تم کیا خبر لائے ہو کوغٹائی اس وقت کہاں ہے۔

آنے والے خبروں نے کوغٹائی سے ملاقات لشکر کی عورتوں کو ان کے ساتھ بھیجنے اور پھر زائے تون کی بندرگاہ کی طرف آنے کے بجائے سیدھا ٹانگ کٹ کے جنگلوں کے وحشیوں پر حملہ آور ہونے کے لئے پیش قدمی کی تفصیل سنا ڈالی تھی۔

یہ سب کچھ سننے کے بعد سب لوگ مطمئن ہو گئے تھے قبائلی خان مسکراتا رہا پھر بڑے فخریہ سے انداز میں وہ کہہ رہا تھا۔

کوغٹائی میرے عزیز فرزند! تم یقیناً اپنوں اور اپنے لشکر یوں کے لئے حریف دعا کی جاگتی حدت سوچوں کی جھلملاتی صنو۔ نئی خوشبو کی کہانی اور چائی کا اسم نایاب ہو جبکہ شہنشاہ نے اپنے یاسیت کے احوال لکھتا عذاب آنکھوں کے گھاٹ کو لبریز کرنا جھکڑ اور ہر شے کو خاک و خاکستر کر دینے والا شرار برق ہو۔

میرے بیٹے مجھے امید ہے کہ تم ٹانگ کٹ کے جنگلوں کے وحشیوں سے

میرے ساتھ آؤ مجھے کوغٹائی کے یورت تک لے کر چلو۔

قاصد اس کے ساتھ ہوئے تھے جب وہ کوغٹائی کے یورت کے قریب پہنچے تو انہوں نے دیکھا وہاں صدر الدین جلال الدین کے علاوہ سیرم کا بھائی توماس بھی کھڑا ہوا تھا قبلائی خان ابھی یورت سے ذرا فاصلے پر ہی تھا کہ صدر الدین یورت کے دروازے پر آیا اور دھمکے سے لہجے میں کہنے لگا۔

سیرم اور آئی یاروق میری دونوں بہنوں قبلائی خان تم دونوں سے ملنے کے لئے آ رہا ہے۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی آئی یاروق اور سیرم دونوں اپنے یورت سے باہر نکل آئی تھیں اتنی دیر تک قبلائی خان اور دوسرے لوگ بھی وہاں پہنچ گئے تھوڑی دیر تک بڑے پیار بھرے انداز میں قبلائی خان دونوں کو دیکھتا رہا پھر آگے بڑھ کر اس نے شفقت بھرا ہاتھ پہلے آئی یاروق پھر سیرم پر رکھا پھر آئی یاروق کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا۔

آئی یاروق میری عزیز بیٹی میں تجھے اپنے ہاں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں میری بیٹی تو اب کوغٹائی کی بیوی ہے اور کوغٹائی مجھے جان سے بھی عزیز ہے۔

میرے ہاں تیری حیثیت ایک انتہائی معزز ایک ایک انتہا درجہ کی بادشاہی کی سی ہوگی۔

قبلائی خان تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر تیمور آگے بڑھا اور کہنے لگا۔

میں خاقان کا چوتھا تیمور ہوں میری بہن میں تمہیں اپنے ۱۱۱۰ کی طرح اپنے ہاں خوش آمدید کہتا ہوں میری بہن تیری یہ خوش قسمتی ہے کہ تو میرے بھائی کوغٹائی کی بیوی۔

تیمور کو رک جاتا ہے اس نے آچو بول پر۔

آئی یاروق میری بہن یہ مت خیال کرنا کہ تو اجنبی سرزمینوں کی طرف آگئی ہے اب جی تمہارا وطن اور یہی تمہارا دیس ہے یہاں تمہارے ان گنت بھائی ہیں اپنے ذہن

میں یہ بات بھی دیکھ کر ہنسنے لگے کہ یہاں کسی نے اگر تمہاری طرف میلی آنکھ سے بھی دیکھنے کی کوشش کی تو تمہیں نیلے چادرنی آسمان کی تمہارے ان گنت بھائی ایسے لوگوں کو نصارت

سے خردہ کر کے دکھ دیں گے۔

شیراموں اور کردیگی کا انتقام ضرور لوگے اور ان کے لئے رگ و پے میں تمہیں بھر دیئے والا نفرت کا ثمر ثابت ہوگے۔

یہاں تک کہنے کے بعد قبلائی خان رکا پھر وہ بڑی عقیدت مندی سے کہہ رہا تھا۔ کوغٹائی میرے بیٹے میں تمہاری کالی روحوں پر گرتی برق جیسی جرات مندی ہزاروں کھمبے رنگوں میں روح کی تابانی کے جلوؤں جیسی شجاعت زرخشاں راستوں کے جال میں نئی آرائشوں کے بے تابلی کی طرح نمودار ہونے والی تمہاری شجاعت کو سلام کرنا ہوں۔ تم یقیناً میرے لیے کاتب وقت کا عنایت کردہ والا۔ ان کا سندس اور نیلے چادرنی آسمان کا دیا ہوا کامیابیوں کی خوشیاں بکھیرتا اور تال کا ایک بے مثال چادرنی

قبلائی خان پھر کہنے لگا۔

کوغٹائی تو نے جس سمت بھی رخ کیا اپنے پیچھے اور اپنے اطراف میں ہمارے لئے فوز مندیاں اور کامیابیاں ہی بکھیرتا چلا گیا پھر اچانک قبلائی خان چونکا اور آنے والے قاصدوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

یہ جو تم نے اپنے ساتھ لشکریوں کی عورتوں اور بچوں کو لانے کا ذکر کیا ہے تو کیا اس میں کوغٹائی کی بیوی سیرم اور آئی یاروق بھی ہے۔

ایک قاصد نے اثبات میں گردن ہلائی پھر کہنے لگا خاقان آپ کا اندازہ درست ہے سیرم اور آئی یاروق بھی آنے والی عورتوں میں شامل ہیں اور لشکرگاہ میں جس جگہ جس کسی کا یورت کھڑا ہوتا تھا وہاں ان کے یورت کھڑے کر دیئے گئے ہیں امیر کوغٹائی کے یورت میں اس وقت سیرم اور آئی یاروق ہیں امیر کے دونوں محافظ صدر الدین اور جلال الدین ان کی حفاظت پر مامور ہیں امیر نے جو محافظ دستے عورتوں اور بچوں کی حفاظت کے لئے اس طرف روانہ کیے تھے وہ جلال الدین اور صدر الدین ہی کی سرکردگی میں آئے ہیں۔

اس موقع پر قبلائی خان کچھ کہنا چاہتا تھا کہ میں پانچ آگے بڑھا تھوڑی دیر تک قبلائی خان کے ساتھ ہسٹ پھیر کرتا رہا پھر قبلائی خان ابھی سرور و اس کی طرف دیکھتے ہوئے باقی لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے پھر قبلائی خان قاصدوں سے کہنے لگا۔

ہوئے کہا۔

صدرالدین اور جلال الدین آئی یاروق ابھی ان سرزمینوں میں اچھی ہے اسے ہم سے کوئی شکوہ کوئی گلہ نہیں ہونا چاہیے جو بات وہ منہ سے لگا لے وہ پوری ہونی چاہیے جو چیز وہ مانگے فی الفور اسے ملنی چاہیے۔

صدرالدین اور جلال الدین نے مسکراتے ہوئے گردنوں کو خم کر دیا تھا اس کے بعد قبلائی خان اپنے ساتھیوں کے ساتھ چلا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

آئی یاروق مسکراتی رہی جب آچو خاموش ہوا تو کہنے لگی۔

میں آپ سب لوگوں کی انتہا درجہ کی شکر گزار ہوں مجھے فخر ہے کہ میں آپ جیسے بھائیوں میں آئی ہوں۔

اس بار قبلائی خان نے سیرم کپرف دیکھتے ہوئے کہا شروع کیا۔

سیرم میری بیٹی میں جانتا ہوں تو ماگس پاء سے ناراض ہے لیکن ماگس پاء اپنے کیے پر نادم ہے وہ مجھ سے کہہ رہا تھا کہ میں سیرم سے کہوں کہ تم اس سے راضی ہو جاؤ دیکھو بیٹی وہ تم سے معافی مانگنے کے لئے تیار جو غلطیاں اس سے ہوئیں ان پر وہ نادم بھی ہے۔

قبلائی خان رکا پھر وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ تمہاری غیر موجودگی میں تمہارا بھائی تو ماگس پاء سے راضی ہو چکا ہے اب وہ ماگس پاء کے پاس ہی رہتا ہے اس پر سیرم کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر کہنے لگی۔

میں نے بھی لامہ کو معاف کیا مجھے ان سے کوئی شکوہ اور گلہ نہیں ہے جو کچھ انہوں نے کیا ہے ہو سکتا ہے میری بھلائی کے لئے انہوں نے سوچا ہو لیکن خداوند قدوس نے میری بھلائی کسی اور منزل پر لکھی تھی جس پر اب میں پہنچ چکی ہوں خاقان اپنے شوہر کو غنائی کے بعد اب مجھے کسی شے کی ضرورت نہیں ہے۔

ماگس پاء آگے بڑھا سیرم کو اپنے ساتھ لپٹا لیا کئی بار اس کا سر چوما اور کہنے لگا۔

بیٹی میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری غلطیوں میری کوتاہیوں کو نظر انداز کر دیا ہے۔

جب ماگس پاء پیچھے ہٹا تب قبلائی خان نے آئی یاروق اور سیرم کو مخاطب کیا۔

تمہارے ساتھ بعد میں میری بچی تفصیل سے بات ہوگی اس وقت تمہارا سفر

کرتے تھے۔ بیٹی ہوں کی اپنے یورت میں آرام رہو صدرالدین جلال الدین بیٹاں میں

وہ تمہاری ہر شے بورت کا خیال رکھیں گے اب جاؤ اپنے یورت میں آرام کرو۔

آئی یاروق اور سیرم پہلے کی طرح اپنے یورت کے اندر چلی گئی تھیں ان کے بنائے

تے بعد قبلائی نے اپنے سامنے کھڑے صدرالدین اور جلال الدین کو مخاطب کرتے

آلائی قبیلے کے ان گنت لشکری چھید کر اپنے گھوڑوں سے گر گئے تھے اگلی چند صفوں کے لشکریوں کے زخمی ہونے پر حملہ آوروں میں لمحہ بھر کے لئے ایک بے چینی سی پھیلی تھی اسی افراتفری کے عالم میں کوغٹائی تیزی سے اپنے لشکر کے سامنے آیا اس کے ایسا کرنے سے اس کے لشکر نے اس کے پیچھے اپنی صفیں درست کرتے ہوئے اپنا رخ موڑ لیا تھا پھر دیکھتے ہی دیکھتے کوغٹائی پشت کی طرف سے نمودار ہونے والے آلائی قبائل پر اعضا شکنی طاری کرتے آندھیوں کے تیز جھونکوں کے خروش آگ و خون کا پیغام دیتے ہرخ شعلوں کے رقص و حشت بر بریت کی ستم آرائیاں اور تقدیر بدترین تو شے تحریر کرتے رازداں عناصر کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔

کوغٹائی کے تیر اندازوں نے پہلے ہی حملہ آوروں کی ایک سے زائد صفوں کو چھلانی کر دیا تھا اب کوغٹائی نے ایک انوکھے سے انداز میں حملہ آور ہوتے ہوئے اپنے لشکر کے ساتھ ان کے اندر گھسنا شروع کر دیا تھا۔

کچھ دیر تک آلائی وحشی کوغٹائی سے ٹکراتے رہے ان کی تعداد کوغٹائی کے لشکر سے زیادہ تھی اس کے باوجود کوغٹائی ان کے اندر گھسنا چلا جا رہا تھا۔

شاید حملہ آور یہ چاہتے تھے کہ دوسرا حملہ وہ اس وقت کریں جب کوغٹائی کے لشکر کی تنظیم درہم برہم ہو جائے لیکن وہ حیران اور پریشان تھے کہ ان کے مقابل لشکر کا صرف ایک حصہ جو کوغٹائی کی سرکردگی میں تھا ان سے جنگ کر رہا تھا جبکہ باقی لشکر بالکل اپنی جگہ پر سکون اور اپنی تنظیم کو برقرار رکھے ہوئے تھا اور یہ کیفیت شاید حملہ آور کے لئے نئی اور تکلیف دہ تھی۔

تھوڑی دیر کی جنگ کے بعد اچانک دائیں جانب سے چھین بلند کرتے ہوئے وحشی آلائی نمودار ہوئے انہیں دیکھتے ہی مار تو مستعد ہو گیا تھا جس طرح کوغٹائی کے لشکریوں نے فوراً مڑتے ہوئے تیر اندازی کر کے کچھ صفوں کو چھید دیا تھا ایسا ہی مار تو کے لشکریوں نے بھی کیا اور جب اگلے حملہ آور آلائی اپنے گھوڑوں سے اُرت تب اسی وقت مار تو اپنے لشکر کے سامنے آیا پھر اپنے لشکر کو حرکت میں لاتے ہوئے وہ آسمان سے آگ برسائی جہاں سوزی اور تباہ کاری اور جنونی کیفیت طاری کر دینے والے برق کے

کوغٹائی اپنے لشکر کے ساتھ ٹانگ ٹانگ کے جنگلوں میں داخل ہوا لشکر کی ترتیب اور نظم و نسق وہی تھا جو اس نے اپنے سالاروں کو جھاد دیا تھا بڑے ٹھہراؤ بڑے وقار کے ساتھ اپنی ترتیب کو درست کرتے ہوئے لشکر آگے بڑھتا رہا جنگل کے اندر وہ کافی آگے چلے گئے تب سب سے پہلے پشت کی طرف سے آلائی قبیلے کے وحشی حملہ آور ہونے کے لئے اس طرح یورش کرتے ہوئے آئے جیسے پردہ تاریکی میں ملنوف سہانی کیفیت رکھنے والے اندھے پرندے تخریب کے بیابانے کرب ناک درد کھڑے کرنے کے لئے نمودار ہوتے ہیں۔

کوغٹائی جو اپنے ہنسے کے لشکر کے ساتھ پیچھے دو صفیں چھوڑ کر تیسری صف میں تھا اس نے بھی تند آدروں کو نمودار ہوتے دیکھ لیا تھا انہیں دیکھتے ہی اس کا چہرہ ایسا ہو گیا تھا جیسے سورج آگ کی طرح تپ گیا ہو اس کی آنکھیں شعلے برسانے لگیں تھیں اس کی پچھلی دونوں صفوں کے لشکر کی مستعد اور تیار ہو گئے تھے اور شب و روز کے ہنگاموں کے اندر انوکھے جمال اور جلال کی ابتداء کرنے کے لئے وہ دزدیدہ نگاہوں سے اپنے پیچھے بھی دیکھ رہے تھے۔

جب آلائی قبیلے کے حملہ آور نزدیک آئے تب دونوں صفیں برق کی طرح حرکت میں آئیں سب سے پچھلی صف نے اپنے گھوڑوں کا رخ موڑا اور اپنے سامنے انہوں نے ڈھائیں کر لیں دوسری صف والوں نے اچانک ایسی تیز تیر اندازی کی کہ حملہ آور



حملہ آورنے جب دیکھا کہ ان کا حربہ قبلائی خان کے لشکریوں کے مقابلے میں ناکام رہا ہے تب وہ سارے حصے یکجا ہو گئے پھر پوری طاقت سے حملہ آور ہوئے دوسری جانب کوغٹائی اور بایان نے بھی اپنے لشکر کو متحدہ کر لیا تھا اور جوش خروش سے حملہ آور ہونے لگے تھے یوں متحد ہونے کے باوجود وحشی آلائیوں کا قتل عام شروع ہوا تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے کوغٹائی ان کے پیچھے لگ گیا تھا اپنے آگے آگے بھاگتے ہوئے بلند آواز میں انہیں مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

آگ سے کھیلنے اور خون سے نہانے والوں اومڑیوں کی طرح بھاگ کر تم ہلنا آپ بچانہ سکو گے اب صورت حال یہ تھی کہ سنان جنگلوں میں کوغٹائی وحشی غمزہ کرتی صحرائی آندھیوں سلگتی دوپہر میں اہلی کے درختوں سے ٹکرا کر شور آہ بکا کھڑا کرتے سرکش د بے روک بھگڑوں کی طرح آلائی قبائل کا تعاقب کرنے لگ گیا تھا۔

آلائی سمجھ گئے تھے کہ قبلائی خان کا لشکر جواب جنگل میں داخل ہوا اس سے ٹکرانا اسے پسپا کرنا آسان نہیں لہذا وہ اپنی جانیں بچانے کے لئے اپنی بستیوں کی طرف بھاگ گئے کوغٹائی بایان ان کا قتل عام کرتے کرتے ان کے پیچھے پیچھے تھے ان کے کچھ لشکری پیچھے سے تیر برساتے ہوئے ان کا تعاقب کر رہے تھے اس طرح بڑی تیزی سے بھاگتے آلائیوں کی تعداد کم ہونے لگی تھی یہاں تک کہ ان کی بستیوں تک پہنچتے پہنچتے تقریباً ان کا خاتمہ ہو چکا تھا پھر کوغٹائی اور بایان ان کی بستیوں پر بھی حملہ آور ہوئے بستیوں میں جو آلائی تھے انہوں کی اندر ان کا قتل عام کر دیا گیا اور بستیوں کو آگ لگا دی گئی اس طرح کوغٹائی اور بایان دونوں نے بے پناہ شجاعت اور جرات مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ٹانگ ٹانگ کے جنگلوں کے ان وحشیوں کا خاتمہ کر دیا تھا۔

ان کا خاتمہ کرنے کے بعد کوغٹائی اور بایان نے صرف دو روز تک ان جنگلوں کے اندر قیام کیا اب وہاں کوئی آلائی نہ تھا جو ان پر حملہ آور ہوتا اپنے زنیوں کی انہوں نے دیکھ بھال کی ان وحشیوں کی بستیوں سے جو سامان ہاتھ لگا تھا بار برداری کے جانوروں پہ لادنے کے لئے ان کے گٹھے باندھ دیئے گئے تھے پھر دو روز بعد کوغٹائی اور بایان اپنے لشکر کے ساتھ ٹانگ ٹانگ کے جنگلوں سے نکل کر زائے تون کی طرف روانہ ہوئے۔

ہولناک شراروں کی طرح ان پر حملہ آور ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد بائیں جانب سے بھی آلائیوں کا ایک بہت بڑا لشکر نمودار ہوا بائیں جانب یورچی تھا ان پر گہری نگاہ رکھے ہوئے تھے کوغٹائی اور مارتو کے ہی انداز میں اس نے بھی اپنے کام کی ابتداء کی پھر وہ بھی ان پر آخری اور تباہ کن ضرب پر اترتے سرخ بجلیوں کے گہواروں اور خاموش صحرا میں ایک لذت یکتائی کے ساتھ کروٹیں لیتے طوفانوں کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

اب صورت حال یہ تھی کہ تین اطراف سے آلائی حملہ آور ہو چکے تھے اور کوغٹائی مارتو اور یورچی ان سے ٹکرا چکے تھے بایان اور کومانگا ابھی تک منتظر تھے بایان کو انتظار تھا کہ سامنے کی طرف سے اگر کوئی حملہ آور ہو تو وہ اسے اپنا رنگ دکھائے۔ کومانگا کو اس بات کا انتظار تھا کہ اپنے لشکر کے جس حصے میں بھی کمزوری کے آثار نمودار ہوں وہ فوراً اس کی مدد کو پہنچے۔

کچھ دیر تک سامنے کی طرف سے کوئی بھی حملہ آور نہ ہوا تو بایان نے کومانگا کو پیغام بھجوایا کہ سامنے کی طرف اب کوئی نہیں آئے گا لہذا وہ اپنی مرضی کے مطابق لشکر کے جس حصے کی چاہے مدد کی ابتداء کر دے۔

یہ پیغام ملتے ہی کومانگا اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ خوابیدہ جنگلوں میں لہروں کی تڑپ کی طرح حرکت میں آیا مڑا اور جوشی آلائی کوغٹائی سے ٹکرا رہے تھے وہ ان پر زندگی کی وزنی زنجیریں کاٹنے زہریلے جنگبوزوں اور ابدی صداقتوں کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

کومانگا کے بعد بایان نے بھی اپنے کام کی ابتداء کی سب سے پہلے اس نے ایسی آوازیں بلند کیں جس طرح ہوا زردنوں کی طرح دھماکتی ہے شاید اس کا ایسا کرنا کوغٹائی کے لئے پیغام تھا کہ میں بھی اپنے کام کی ابتداء کرنے لگا ہوں سامنے کی طرف سے کوئی آلائی نہیں آ رہا پھر بایان دائیں جانب مڑا جو آلائی مارتو سے ٹکرا رہے تھے وہ ان پر چہروں کو چہرہ زائے والی لہروں کی سرسراہٹ آنکھوں میں کرب دل میں سلاکت پیدا کرنے والے الم تریدہ مناظر کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

جب وہ بندرگاہ پہنچے تو ان کے وہاں پہنچنے سے پہلے آلائی قبائل کے خلاف ان کی کامیابیوں کی خبریں پہنچ چکی تھیں لہذا قبلائی خان آچو اور دیگر سالاروں نے ان کا شاندار استقبال کیا چند روز تک مسجدہ لشکر نے زائے تون کی بندرگاہ پر قیام کیا اس کے بعد قبلائی خان اور کوغلائی حرکت میں آئے اپنے لشکروں کے ساتھ فتح اور فوز مندی کے گیت گاتے ہوئے وہ شمال میں اپنے نئے آباد کیے جانے والے شہر خان بالغ کارخ کر رہے تھے۔

اسلم راہی ایم اے  
غریب پورہ عجمرات